

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَدَنی مَدَنی

رضا خانی مذہب کا فلسفہ و عقائد

ایک نیا فلسفہ

تالیف

ابولکیم محمد صدیق قاضی

مطبوعہ الرضا

پیشکش: مولانا محمد رفیع صاحب



ایک نیا فلسفہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: آئینہ اہل سنت
 مؤلف: ابو کلیم محمد صدیق قاضی نور اللہ مرقہ
 نظر ثانی: مولانا ابو جلیل محمد خلیل خان فیضی
 کمپوزنگ: شبیر احمد رضوی (خانہ اہل کبیرہ والا)
 پروف ریڈنگ: محمد شکیل قادری عطاری (خانہ اہل)
 سن اشاعت: مارچ 2007ء
 ناشر: ایسی بک سٹال
 جامع مسجد رضاؐ کے مقبلیٰ مدرسہ تعلیم ایکس بلاک
 چیمبرز کائناتی گوجرانوالہ

صفحات: 584

قیمت: 250/-

پاکستان: شیخ محمد سرور ایسی



نیا ماقرآن پبلی کیشنز لاہور 7247350865-72250865-7243946 اور رضا مارگ ایڈ پکس ٹا ہوور مسلم کتابی لاہور 2930411-2210212
 شبیر برادر لاہور 7240006-7243946 اور رضا مارگ ایڈ پکس ٹا ہوور مسلم کتابی لاہور
 مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور آئی کتب خانہ لاہور مکتبہ اہل گوجرانوالہ مکتبہ رضاؐ کے مطبعہ گوجرانوالہ
 مکتبہ شیعہ لاہور قادری رضوی کیسٹ، آؤس شیخ ہندری مشریت لاہور مکتبہ نورانیہ رضوی لاہور
 مکتبہ نورانیہ رضوی فیصل آباد مکتبہ فیضان مدینہ لاہور مکتبہ کھاریاں، جہلم، مکتبہ و خانہ اہل وغیرہ

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	اثارات۔۔۔ ڈاکٹر محمد اشرف آصف بلالی مدظلہ العالی	17 ✓
2	مولانا سعید احمد قادری سابق دیوبندی کا اعلان حق	18 ✓
3	انتساب	19 ✓
4	احوال داغی	20

باب اول

5	عقائد اہل سنت	27
6	توحید باری تعالیٰ	27 ✓
7	شرک	30 ✓

باب دوم

8	اشعا و عبارات نو اند فرید پیا دروین ان محرمی وغیرہ کا جواب	44 ✓
9	علمائے دیوبند اور مسئلہ وحدۃ الوجود	48
10	قائلین مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز بریلوی	✓
49	رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیائے کاملین کے ارشادات گرامی	49
11	علمائے دیوبند کی سات اہم شہادتیں	53 ✓
12	مسئلہ وحدۃ الوجود کے قائلین مشہور اولیاء کرام کے اسامہ گرامی	56 ✓
13	مصنف "نو اند فرید" حضرت خواجہ غلام فرید چشتی اٹکائی رحمۃ اللہ علیہ	✓
57	علمائے دیوبند کی نظر میں	57 ✓
14	مصنف رضا خانی مذہب اور مصنف گمراہ کن حقائق کیلئے نو اند	62 ✓

15	قول لعل	67
----	---------	----

باب سوم

16	"تذکرہ خوشیہ" کے متعلق امام احمد رضا بریلوی نور اللہ مرقدہ کا فتویٰ	68
17	"تذکرہ خوشیہ" کی ایک حکایت کے متعلق امام احمد رضا بریلوی کا فتویٰ	70

باب چہارم

18	علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ کی تصانیف و تالیفات کی بعض عبارتوں پر اعتراضات کا جواب	72
19	علامہ دبیچہ بند اور علامہ غیر مقلدین کا مسک	75
20	رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان انشاء بشرائیں کی مختصر تشریح	76
21	مصنف رضا خانی مذہب کی دعوہ کو ردی	80
22	رسالہ عید میلاد النبی کی عبارت	81
23	تسکین الخواطر کی عبارت	87
24	لغة حاضر و ناظر کے معنی کی تحقیق	87
25	تسکین الخواطر کی عبارت کا سبب اباب	93
26	ایک شبہ اور اس کا ازالہ	96
27	مصنف رضا خانی مذہب کی پیش کردہ آیات و احادیث نبوی کا مضموم	99
28	تسکین الخواطر کی دوسری عبارت	101
29	علامہ عبدالوہاب شمرانی کا مختصر ذکر شری	104
30	تاثرات علامہ دبیچہ بند	106
31	رمائز اثبات البساع کی عبارت	110
32	مسئد غنائیں البسعت و جماعت کا موقف	111

33	علامہ دبیچہ بند کا فیصلہ	114
34	مصنف رضا خانی مذہب کی کلم علمی	117

باب پنجم

35	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد مدظلہ العالی کی تالیف "حیات مولانا احمد رضا بریلوی" کی ایک عبارت پر اعتراض اور اس کا جواب	118
----	--	-----

باب ششم

36	مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کی بعض تصانیف و تالیفات کی بعض عبارتوں پر اعتراضات اور اس کا علمی جواب	124
37	انعام نمبر ۱: "رضا خانی مذہب میں خدا کی شادی" اور اس کا جواب	125
38	حضرت حاجی انداد اللہ را ایک مجدد کا واقعہ	127
39	مولانا احمد رضا بریلوی پر تنقید کرنے والوں حضرت شاہ ولی اللہ مجددیہ دہلوی کے متعلق بعض زور ظلم کو چشم پوشا	130
40	انعام نمبر ۲: "خدا سب اختیار ہے" اور اس کا جواب	131
41	تفسیر ابن جریر کے بارے میں علامہ کے تاثرات	133
42	مصنف رضا خانی مذہب جواب دے	134
43	فاضل بریلوی پر انعام کی حقیقت	136
44	علامہ عبدالغنی نائسی و شقی علامہ البسعت دو مگر محققین کی نظر میں	141
45	انعام نمبر ۳: "خدا جھوٹ بولتا ہے" اور اس کا جواب	147
46	انعام نمبر ۴: "خدا کا عورتوں کے ساتھ بیساع کرنا ولواط کرنا اور مفلح بننا ممکن ہے" اور اس کا جواب	149
47	شبہ پاشی کے لغوی معنی	151

48	عربی شجرہ طریقت پر تنقید اور اس کا جواب	155
49	مصنف رضا خانی مذہب کے گمراہی شہادت	157
50	الزام نمبر ۵: "حضور علیؑ کا بیٹا ابوہریرہ مقتدی، احمد رضا، ام اور اس کا جواب	158
51	تین مستند واقعات	160
52	مصنف رضا خانی مذہب سے چند سوال	163
53	پردہ افشاء ہے زما..... سنہ ۱۹۱۷ء	165
54	الزام نمبر ۶: "مولانا احمد رضا بریلوی صحابہ سے افضل" اور اس کا جواب	167
55	دیوبندی، مہلبی کاتبوں کے ناپاک منصوبوں کی چند جھلکیاں	169
56	الزام نمبر ۷: "صحابی رسول پر کفر کا فتویٰ" اور اس کا جواب	169
57	مخالفین کی فریب کاری	170
58	غزوہ عقبہ یا غزوہ ذی قرد	172
59	صرف نسبت کے بدلنے سے سبکی نہیں بدلتا	175
60	فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنے سے پہلے گمراہی بھی خیر لیجئے	176
61	حدائق بخشش حصہ سوم کے اشعار کا جواب	177
62	یہ اشعار حضرت ام المؤمنین کے بارے میں نہیں	179
63	اعلانِ توبہ	181
64	کتاب و سنت کی روشنی میں توبہ کی اہمیت	181
65	کراماتِ اولیاء اللہ	184
66	ایک ضروری وضاحت اور بزرگانِ دین کا عمل	186
67	غیر صحابہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنے کا ثبوت علماء سلف و خلف سے	187
68	فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ پر شیعہ و منافقین الزام کی حقیقت	191

69	امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کو شیعہ کہنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ	193
70	امام احمد رضا بریلوی کے شیعہ ہونے کی انوکھی دلیل اور اس کا جواب	197
71	گوشورانہ سید خلیفہ ہند زمرہ کے بالاکوٹ تاقیام پاکستان اگست ۱۹۴۷ء	199
72	شجرہ نسب مولانا دلائی علی برادران و خلفائے	202
73	الزام نمبر ۸: "مرزا غلام احمد دہلوی کے بھائی" اور اس کا جواب	204
74	مولانا مرزا غلام قادر بیگ بن مرزا حسن جان بیگ علیہ الرحمۃ	205
75	مرزا غلام قادر بیگ بن مرزا غلام مرتضیٰ	212
76	مرزا غلام قادر بیگ کے نام انگریزی حکومت کا ایک مکتوب	213
77	سندات غیر خواجہ مرزا غلام مرتضیٰ ساکن قادیان	216
78	دلی اللہ کی تعریف	221
79	مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے دوا دار حافظ محمد صدیق کا ایک کشف "مصنف رضا خانی مذہب" کا جواب دے	226
80	احادیث ابدال پر اعتراض اور اس کا جواب	231
81	مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے دارالعباد حافظ محمد صدیق کا ایک ملفوظ مصنف رضا خانی مذہب کیلئے لمحہ فکریہ	233
82	الزام نمبر ۹: "راڈھی سندانے والوں پر لعنت کا ذکر" اور اس کا جواب	236
83	سنت سے ناپسندیدگی کا اظہار کرنے والے کے متعلق امام قاضی ابو یوسف حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ	240
84	آیات قرآنی	241
85	احادیث مبارکہ	241
86	اقوال فقہاء کرام	243

246	107	ماں کے غیر مقلدین کے قتل
249	108	الزام نمبر 1: "امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کفر کا کوہِ ثلث اور پاخاند پاک ہے" اور اس کا جواب
252	109	مسلمان سے بدظنی لگانا و کیرہ ہے
253	90	ذرا بچہ بھی پڑھیں
255	91	سلف النبا علیہم کے اقوال
259	92	ذرا گھر کی خبر لیجئے
260	93	مقدم شیخ ابو الخیر جو چندی کے واقعہ پر اعتراض اور اس کا جواب
263	94	اقوال علامہ امت
267	95	صاحبِ تعمیر شیخ حامی عبدالوہاب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام
270	96	الزام نمبر 1: "تمن خدا کا قائل مشرک نہیں" اور اس کا جواب
271	97	احکام شریعت کی ایک عبارت
275	98	منہ مالکا احکام
276	99	الزام نمبر 1: "اسوات و اجداد کو قائدہ پہنچے یا نہ پہنچے مگر کفن چوروں کو قائدہ ضرور پہنچے گا" اور اس کا جواب
278	100	الزام نمبر 1: "مولانا احمد رضا بریلوی حقیقت کے آئینہ شمس" اور اس کا جواب
278	101	تراویح اور عجز و انکساری کی نغیبات
279	102	دائیں کو ذرا دو کیجیے
281	103	مصنف و رضا خانی مذہب کے گھر کی شہادت
286	104	حدیث مبارکہ
289	105	مصنف و رضا خانی مذہب کیلئے لکھ کر یہ

294	106	مولانا عبدالحی کہنوی غفرلہ کا فتویٰ
باب ہفتم		
297	107	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے شانِ غوثیت آپ رشی اللہ عنہ میں کہے گئے اشعار پر مقرر ضمین کے اعتراضات کا مسکت جواب
309	108	سات مسندوں کے نام
309	109	ارایام کرام کے سات طبعات
315	110	مقامِ غوثِ بربانِ اولیاء
باب ہشتم		
331	111	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور زانو سپرد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہے گئے فقید اشعار پر مقرر ضمین کے اعتراضات کا تحقیقی جواب
333	112	۴ اسم قرآن اللہ
336	113	خواجہ محمد معصوم سرہندی بن خواجہ محمد الف تانی کا ایک مشاہدہ
345	114	شبِ معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب
350	115	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدسیت
351	116	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ آخر
351	117	شانِ اکابر و باطن
351	118	ہر شے کے جاننے والے
372	119	اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ کرنے کا مفہوم
باب نهم		
375	120	مختلف علماء اہلسنت کی تالیفات و تصنیفات کی بعض عبارات پر اعتراض اور اس کا جواب

121	"انارک کی بچکان" اور اس کا جواب	379
122	دوا شعرا اور ان کا جواب	381
123	الزام نمبر ۱۷: "مگو یا رضا خانی امت کا خدا احمد رضا ہے" اور اس کا جواب	381
124	الزام نمبر ۱۸: "رضا خانی سلام" اور اس کا جواب	382
125	غیر فنی پر سلام بھیجنے کا مسئلہ	383
126	الزام نمبر ۱۹: "احمد رضا ساقی کوثر" اور اس کا جواب	383
127	الزام نمبر ۲۰: "اقبل اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی ضرورت" اور اس کا جواب	385
128	دیگر اعتراضات اور ان کے جوابات	386
129	بدعت کی تعریف	389
130	الزام نمبر ۱۸: "فکاری نیا" اور اس کا جواب	389
131	الزام نمبر ۱۹: "نئی کو انسان کہنے والا کافر ہے" اور اس کا جواب	391
132	آستانہ دینی پور مدینہ منورہ کی طرح متقلد ہے پر اعتراض اور اس کا جواب	392
133	الزام نمبر ۲۰: "ایسی سچ لیں ہو گئے" اور اس کا جواب	393
134	الزام نمبر ۲۱: "شیطان کی وسعت" اور اس کا جواب	395
135	فتاویٰ مظہری کا ایک فتویٰ اور اس کا جواب	396
136	الزام نمبر ۲۲: "بیمار کے وقت نبی کی حاضری" اور اس کا جواب	398
137	الزام نمبر ۲۳: "خدا کو چھوڑ دیا کو کچڑ" اور اس کا جواب	401
138	الزام نمبر ۲۴: "ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا" اور اس کا جواب	402
139	مرافعت قیام کی احادیث کا مفہوم	402
140	الزام نمبر ۲۵: "حضرت محمد علی علیہ السلام حاضر و ناظر" اور اس کا جواب	404
141	مسئلہ حاضر و ناظر اور اہل سنت کا موقف	404

142	الزام نمبر ۲۶: "اللہ تعالیٰ کو ماننے والے بے دین ہیں" اور اس کا جواب	406
143	"مصنف رضا خانی مذہب" کی پیش کردہ آیات کا جواب	407
144	الزام نمبر ۲۷: "ابوالفتح ہر گھڑ میں موجود" اور اس کا جواب	409
145	الزام نمبر ۲۸: "شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے" اور اس کا جواب	410
146	تغیب عالم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبارت کا جواب	413
147	الزام نمبر ۲۹: "بند را در گدھے سے گار" اور اس کا جواب	414
148	الزام نمبر ۳۰: "اگر الوہیت عطا فرماتا بھی" اور اس کا جواب	415
149	مولوی احمد رضا علیہ الرحمہ کی کائناتی اور اس کا جواب	417
150	الزام نمبر ۳۱: "فرمان نبوی سے قصاص" اور اس کا جواب	419
151	الزام نمبر ۳۲: "فخر عالم کہتا ہے" اور اس کا جواب	420
152	الزام نمبر ۳۳: "اللہ تعالیٰ کے سامنے احمد رضا" اور اس کا جواب	421
153	الزام نمبر ۳۴: "خدا تعالیٰ کو کذاب سمجھو" اور اس کا جواب	422
154	الزام نمبر ۳۵: "اولیاء اللہ غیب دان ہیں" اور اس کا جواب	423
155	الزام نمبر ۳۶: "خدا کا جنت دہا یا جہنم علیہ السلام" اور اس کا جواب	426
156	الزام نمبر ۳۷: "خدا حضور کی اطاعت کرتا ہے" اور اس کا جواب	429
157	الزام نمبر ۳۸: "کوئی حکم خدا نہیں ہوتا مگر حضور کے" اور اس کا جواب	430
158	الزام نمبر ۳۹: "اولیاء کرام ہا لک یا ملوک" اور اس کا جواب	431
159	الزام نمبر ۴۰: "خزائن اللہ کے پاس نہیں" اور اس کا جواب	432
160	الزام نمبر ۴۱: "احکام شریعت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں نہیں" اور اس کا جواب	433
161	الزام نمبر ۴۲: "آسمانوں اور زمین کا کون" اور اس کا جواب	435

162	الزام نمبر ۳۳: "اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے یا حضور" اور اس کا جواب	436
163	الزام نمبر ۳۴: "خدا حاجت روا یا" حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کا جواب	437
164	الزام نمبر ۳۵: "اللہ تعالیٰ حق رکھ نہیں" اور اس کا جواب	437
165	الزام نمبر ۳۶: "حضور زین العابدین کے مرثیہ" اور اس کا جواب	441
166	الزام نمبر ۳۷: "احمد رضا بریلوی کا دعویٰ نبوت" اور اس کا جواب	443
167	الزام نمبر ۳۸: "مکرہ یہ طریقہ میں مجاورت" اور اس کا جواب	445
168	الزام نمبر ۳۹: "نسبت سے رحمت مل گئی" اور اس کا جواب	446
169	الزام نمبر ۴۰: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان" اور اس کا جواب	448
170	الزام نمبر ۴۱: "حضور اپنے رب کے وزیر اعظم ہیں" اور اس کا جواب	449
171	الزام نمبر ۴۲: "جہنم کی نعمت خدا سے ملتی ہے یا حضور سے" اور اس کا جواب	450
172	زیر بحث مسئلہ کے حضور دلائل	452
173	الزام نمبر ۴۳: "حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جلال و جلال و کمال و افضال کے ان میں متشکل ہیں" اور اس کا جواب	453
174	الزام نمبر ۴۴: "خالق حاجت روا یا مخلوق" اور اس کا جواب	456
175	الزام نمبر ۴۵: "خدا تعالیٰ آدمیوں کے مالک نہیں" اور اس کا جواب	457
176	الزام نمبر ۴۶: "قرآن نور یا احمد رضا خان بریلوی" اور اس کا جواب	458
177	الزام نمبر ۴۷: "ناقل بریلوی کا جلال عقیدہ" اور اس کا جواب	458
178	الزام نمبر ۴۸: "یوحنا کا تمغہ تحریف اسلام کے ہاتھ سے نہیں" اور اس کا جواب	460
179	ہمت باغی کی ایک مثال	461
180	الزام نمبر ۴۹: "عقیدہ قسم نبوت پر حملہ" اور اس کا جواب	461

181	مسئلہ قسم نبوت اور مرزا یحییٰ کا موقف	463
182	مسئلہ قسم نبوت اور یو یو یو یو کا موقف	464
183	اجرائے نوبہ کا رد و ازہ کس نے کھولا جس کے ذریعے مرزا نظام احمد قادیانی داخل ہوا	464
184	الزام نمبر ۵۰: "حضور نبی کریم پر سے کے پیچھے" اور اس کا جواب	465
185	الزام نمبر ۵۱: "اصل وطن بریلی ہے" اور اس کا جواب	466
186	الزام نمبر ۵۲: "خفا عت کی حاجت نہیں" اور اس کا جواب	466
187	مسئلہ شفاعت اور ذیلی منت و جوارحیت کا موقف	467
188	الزام نمبر ۵۳: "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھائی ہیں" اور اس کا جواب	468
189	الزام نمبر ۵۴: "یوحنا خدا کے ساتھ نفی کی دلیل" اور اس کا جواب	468
190	الزام نمبر ۵۵: "تالاقی اور احمق وغیرہ الفاظ سے یاد کیا" اور اس کا جواب	469
191	غائب کا مقبوم	470
192	الزام نمبر ۵۶: "احمد رضا خان بریلوی کا سفید جھوٹ" اور اس کا جواب	471
193	نبی اور رسول کی تعریف	471
194	الزام نمبر ۵۷: "اختیارات کلی کی ایک من گھڑت کہانی" اور اس کا جواب	473
195	مسئلہ علم غیب اور اہل سنت کا موقف	474
196	مصنف رضا خانی مذہب کی علم غیب کی لہی میں پیش کردہ آیات کا مقبوم	475
197	الزام نمبر ۵۸: "سند کڑا جائز ہے" اور اس کا جواب	477
198	الزام نمبر ۵۹: "اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے" اور اس کا جواب	478
199	الزام نمبر ۶۰: "کن جکار اللہ کی شان نہیں" اور اس کا جواب	479

200	الزام نمبر ۱: "اللہ تعالیٰ ناکہ نہیں" اور اس کا جواب	480
201	الزام نمبر ۲: "دونوں جہان میں حق تعالیٰ کا تصرف نہیں" اور اس کا جواب	480
202	الزام نمبر ۳: "واضح البلاء کون؟" اور اس کا جواب	481
203	مسئلہ نور و بشر اور اہل سنت کا مسلک	490
204	الزام نمبر ۴: "آستان علی پور خانہ کعبہ ہے" اور اس کا جواب	495
205	الزام نمبر ۵: "اللہ تعالیٰ کی ادنیٰ یا بڑی جماعت علی کی" اور اس کا جواب	496
206	الزام نمبر ۶: "کیا انبیاء میری جماعت علی کے خادم ہیں" اور اس کا جواب	497
207	الزام نمبر ۷: "کے چار ہے ہیں" اور اس کا جواب	498
208	الزام نمبر ۸: "میر جماعت علی شاہ مدینہ ہیں" اور اس کا جواب	499
209	الزام نمبر ۹: "خدا کا چہرہ روایا میری جماعت علی" اور اس کا جواب	500
210	الزام نمبر ۱۰: "میر جماعت علی یوسف مدینہ السلام سے افضل" اور اس کا جواب	505
211	الزام نمبر ۱۱: "نبی معصوم نہیں" اور اس کا جواب	510
212	الزام نمبر ۱۲: "نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں" اور اس کا جواب	510
213	الزام نمبر ۱۳: "حضور کا وہن مبارک و عقل کی طرح تھا" اور اس کا جواب	511
214	الزام نمبر ۱۴: "خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت" اور اس کا جواب	512
215	الزام نمبر ۱۵: "اللہ تعالیٰ نے اہلس کو عظم خیب دیا" اور اس کا جواب	513
216	الزام نمبر ۱۶: "بریلوی امت کا سلام" اور اس کا جواب	515
217	کعبہ اللہ کا اولیاء کی زیارت کو جانا	520
218	الزام نمبر ۱۷: "درویش شریف" جہاڑ دھنا" اور اس کا جواب	527
219	ایک خواب اور اس کا جواب	528

220	الزام نمبر ۱۸: "حضور بہاؤ پور آیا کرتے تھے" اور اس کا جواب	539
221	الزام نمبر ۱۹: "ایک شعر اور اس کا جواب	539
222	شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اور اس کا جواب	539
223	الزام نمبر ۲۰: "رضا خانی ملاؤں کی شہادت" اور اس کا جواب	540
224	داعی اعلیٰ حضرت، اور بارغ فردوس کے اشعار کا جواب	543
225	"داعی اعلیٰ حضرت" اور "بارغ فردوس" میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شان میں کہے ہوئے اشعار کا جواب	546
226	مولوی رشید احمد ننگوئی کی وفات پر سرشہ	547
227	کبریات شہر کو مدینہ منورہ بنادیں اور اس کا جواب	550
228	فرشتے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور اس کا جواب	552
229	اہلس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سی آواز نکال سکتے ہیں اور اس کا جواب	553
230	روحہ رسول تین روز خالی رہا اور اس کا جواب	554

ضمیمہ

231	مصنف رضا خانی مذہب کے دس سوال اور ان کا جواب	557
232	ہمال کی دس فضیلتیں	557
233	آپ کا آل قرآن مجید کی شہادت	560
234	گم کی گواہی	560
235	آپ کا امام حدیث شریف کی شہادت	561
236	ایمان والہ دین اور دنیاوی نعمتوں کے خزانے ہیں	561
237	سابعہ دہانی کے لوازمات	562

238	حدیث شریف کی شہادت	563
239	امام رازی کا فرمان	563
240	عبدالعزیز دہلوی کا فرمان	564
241	شاہ ولی اللہ کا فرمان	564
242	مصنف رضا خانی نے جب کی بے شعوری اور نویں سوال کا جواب	566
243	مصنف رضا خانی نے جب سے سوال (۱۶) سوالات	568
244	کتاب "اوراق غم" کی عبارتوں کا جواب	570
245	اس میں میرا کیا تصور تھا جیسا کیا دیا پایا!	572
246	اس امر میں، میں جماعت المسلمین کا منظور ہوں	573
247	یہ جملہ کیوں کیا اور اوراق غم کیوں اٹھایا؟	574
248	شیطان و ملک الموت کو حضور سے زیادہ علم تھا	578
249	صحابہ کرام کو معاذ اللہ کا فر کہنے والا کتنی ہے	579
250	حضور جیسا علم معاذ اللہ بچے پاگلوں اور جانوروں کو ہے	579
251	خدا سزاؤ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے	579
252	رحمۃ للعالمین حضور کی صفت خاص نہیں	579
253	آخری معروض	580
254	عرض ضروری	580
255	باشمبلی کی جستی ۲۳۲	581
256	باد بان، جسارت اور اسلامی، جمہوریہ کی نشا پرائی کا پردہ چاک ہو گیا	581
257	جھوٹوں پر خدا کی لعنت	582

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم

اسلام ایک عالمگیر مذہب اور جامع دین ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و حمایت سے سر فراز و سر بلند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں عاصدین اور فائزین کی ریشہ وانیوں نے ہاؤر و نہی یہ غالب رہا ہے۔ اس کے بدخواہوں کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی ہے اور اس کے پیغمبرین ہمیشہ رسوا ہو رہے ہیں۔

کفار مکہ اور منافقین مدینہ سے لے کر آج کے استعمار تک اس کے خلاف ہجوم عوام کا ایک سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ برطانوی استعمار کی گود میں جنم لینے والی ایک مائش نے امت مسلمہ کے جمہور اور سواد اعظم کے عقائد و معمولات پر طعن زنی کو اپنا تصد حیات قرار دیا اور انتشار و افتراق کا کام شروع کیا اس مکروہ سلسلے کی ایک نازیبا پوشش رضا خانی "مذہب" کتاب ہے۔ جس میں اسی سازشی گروہ نے اپنے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کیلئے اہلسنت و جماعت پر کچھڑا چھالا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل حضرت مولانا ابوبکر محمد صدیق لائمی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو ٹھنڈا کرے۔ جنہوں نے اس پردہ چھپے ہوئے ان سازشوں کو بے نقاب کیا ہے اور "آئینہ اہلسنت" کی وساطت سے غیر جانبدار دماغ کو سواد اعظم کی عظمت و لمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طہا بن حق کیلئے مفید ترین بنائے آمین۔

محمد اشرف آصف جلالی

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام دارودعوت والالابور

۲۰۰۰ء - ۲۰۰۱ء

مولانا سعید احمد قادری سابق دیوبندی کا اعلان حق

یاد رہے کہ ۲۵ سال دیوبندی مذہب میں رہ کر میں ان کے عقائد کی ترجمانی کرتا رہا ہوں آخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور محبوب و دعا گو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کرم سے مناظر اسلام مولانا ابوالرضا محمد عبدالاحرز صاحب فوری ہجتم مرکزی دارالعلوم غوثیہ جوہی لکھنؤ کے ساتھ تمام شکار عبادت پر چنگو ہوئی۔ جس سے مجھے یقین ہو چکا ہے کہ دیوبندیوں کی تمام گستاخانہ عبادت کفریہ ہیں۔ میری جتنی بھی تصدیقات ہیں میں نے ان کو منسوخ کر دیا ہے۔ آج سے لے کر میری کسی تصنیف کو کوئی دیوبندی نہ چھاپے اور نہ اس کا حوالہ دے۔ تمام کفریہ عبادت اور اپنی دیوبندی دور میں سابقہ مطبوعہ کتب کو میں نے ”رذی کی نوکری“ میں پھینک دیا ہے اور عقیدہ حق سنی بریلوی کو دل و جان سے قبول کر کے علماء حق مسلک بریلوی کے ساتھ شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حبیب اعظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیائے کائنات کے صدقہ موافق فرما کر اپنی پناہ میں رکھے (آمین) اور مولانا بی محمد عبدالعزیز صاحب فوری کے علم و عمل اور عمر میں برکت فرمائے اور ان کا سایہ نوری ہم پر قائم و دائم فرمائے (آمین)

انشاء اللہ آئندہ کیلئے میں اپنے بیانات میں دیوبندیوں کے عقائد کی تصحیح کرنی کروں گا تاکہ مسلمانوں کو حق و باطل کا پہچان مل سکے اور یہ واضح ہو جائے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا پیغام حق بخش عشق رسالت اور حفظ ناموس رسالت کا پیغام ہے۔ اسی لئے علماء دیوبند نے بھی اعلیٰ حضرت کو ”ناشوق رسول“ تسلیم کیا ہے اور ان کا بر علماء دیوبند میں سے مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ ”اگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خاں صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو غرور کافر ہو جاتے“ (کتاب اشاعت اب صفحہ نمبر ۱۳) اس اعتراف کے بعد اعلیٰ علم و تصدیق کچھ کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے خلاف علماء دیوبند کا ہر دیکھنا ہانکنا بھڑکنا اور غلط ہے۔ (مولانا سعید احمد قادری صدیق اکبر ناؤن نیویں آبادی (دھلے)

موجودہ انوار سورج ۲۳ جولائی ۱۹۹۲ء)۔ (ایمان و خدائے مصطفیٰ کو جراثیم الہیہ جون ۱۹۹۹ء صفحہ نمبر ۱۲)

(۳) بیعت اہلسنت - ابوالکلام محمد دہلوی (۱۲۱۵ھ)

انتساب

مدد الافاضل حضرت علامہ

مولانا سعید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہی

(الحموی ۱۳۶۷ھ)

کے نام

”جن کی مذہبی و دینی اور سیاسی خدمات اعلیٰ ست کیلئے مشعل راوی ہیں“

مرتبہ اول افتخار ہے عز و شرف

ابو کلیم قاتی

احوال واقعی

سابقہ

مولوی سعید احمد قادری دیوبندی کی تالیف "رضاخانی مذہب" حصہ اول و دوم کا بنظر عمیق مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ موصوف کی یہ تالیف کذب بیانی، دوہرے ٹکڑے، الزام تراشی اور رشوک و دھوکہ کا پرفریب مرکب ہے۔ اور جاہلانہ بیہودہ اور ٹیپو زبان استعمال کی گئی ہے کہ شیطان بھی پڑھ کر پناہ مانگنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ نیز معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے ایسے دینی مدارس سے تعلیم حاصل کی ہے جن میں اخلاقیات پر درس دینا شجر ممنوعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور وطن و تشیع کرنے اور گالی گلوچی دینے کی خوب مشق کرانی جاتی ہے۔ تحقیق صوفیاء نے سچ فرمایا ہے کہ بعض مرتبہ علم، حجاب اکبر بن کر انسان کو صراطِ مستقیم سے دور لے جا کر قعر ضلالت کی دلدل میں ایسا ڈالتا ہے جس سے لکھنا اُس کیلئے انتہائی دشوار ہو جاتا ہے اور پاکانِ امت پر طنز و مزاح کرنا اس کی زندگی کا نصب العین بن جاتا ہے۔ مولوی سعید احمد بھی اسی مقام پر پہنچ چکا ہے۔

○

بعض مقامات پر مؤلف نے قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور عبارات فقہ کے خود ساختہ مفہیم اور مطالب و معانی اخذ کر کے مذہبِ حق اہل سنت پر جاہلانہ تنقید کی ہے جو کہ اس کی جہالت و حماقت کی منہ بولتی تصویر ہے یا جان بوجھ کر تجاہل و اہل فتنہ سے کام لیا ہے۔

"مس" مقامات پر ایک طویل حدیث مبارکہ کا ایک جملہ نقل کر کے اُس پر جاہلانہ تبصرہ کرنا اپنے لئے جنم میں جانے کا سامان بھی مہیا کیا ہے۔ میں اپنے اس دعویٰ پر فقط ایک مثال دے رہا ہوں۔

مولوی سعید احمد قادری دیوبندی متعدد جہلی عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

"خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ لیتا ہے۔"

(پھر لکھتا ہے) بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

دورہ طلب کرتا ہے کہ میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

ان ربی استشارنی فی امی ماذا افعل بہم۔ (ترجمہ) یہ شک میرے

ہے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا

کراؤں۔ (اناس و احسن صفحہ نمبر ۸۳) (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ حصہ دوم)

مولوی سعید احمد قادری دیوبندی کا جاہلانہ تبصرہ

تلف ہے ایسے رضا خانوں پر جو اس قسم کے باطل عقیدے رکھتے ہیں اس

(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ حصہ دوم)

قارئین کرام! یہ ایک طویل حدیث مبارکہ کا ایک جملہ ہے جس کو امام احمد بن حنبل

مسند میں سند احمد میں روایت کیا ہے۔ اور مولوی سعید احمد کا اس عقیدہ کو باطل کہہ کر

ملی ملا، اہل سنت کی طرف نسبت کرنا الزام تراشی کے سوا کچھ نہیں۔ اور حدیث رسول پر

دانا تہرا کرنا کفر ہے۔ حدیث نبوی ملاحظہ ہو۔

یہ شک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا کہ میں

ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کی اے میرے رب جو کچھ تو چاہے وہی کر، وہ تیری

امارت ہے اور تیرے بندے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ لیا، میں نے وہی

کراؤں۔ اس نے تیسری بار مجھ سے مشورہ طلب فرمایا، میں نے پھر وہی عرض کی۔ پھر

میرے رب کریم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے شک میں تیری اُمت کے معاملہ میں تجھے ہرگز رسوا نہ کروں گا۔ اور مجھے بشارت دی کہ میں تیرے ستر (۷۰) ہزار اتنی سب جنتیوں سے پہلے میری ہمراہی میں داخل جنت ہوں گے۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار اور ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائے گا۔ پھر میرے رب نے قاصد (فرشتہ) بھیجا کہ میرے حبیب تو دعا کرتی رہی دعا قبول کی جائے گی اور مانگ تجھے دیا جائے گا۔ میں نے اپنے رب کریم کے قاصد سے کہا کہ کیا میرا رب میری ہر مانگی ہوئی چیز دے گا تو اس قاصد نے عرض کی کہ حضور اسی لئے تو رب تعالیٰ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے کہ آپ جو کچھ بھی مانگیں آپ کو عطا فرمائے الخ

(مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۹۰ مطبع مصر)

افسوس صد افسوس اُن علمائے دیوبند پر جنہوں نے اسکی بے بنیاد اور فقہ تالیف پر تقاریب لکھ کر مؤلف کو محققِ دوراں اور تالیف کو ایک جامع اور مدلل کتاب قرار دیتے ہوئے اس کی مدح و تحریف میں زمین کے قبابے ملانے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ جن کی ایک ایک سطر سے بغض و حسد اور عداوت و اہل سنتِ اعلیٰ من القس ہے۔ اور ان کے مسلکِ علم کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے جن کے ناموں کے ساتھ مولوی سعید احمد نے محققِ دوراں، قرآنی نزماں و اور منسقر قرآن جیسے القاب لکھنے میں شرم محسوس نہیں کی، چہ ایک تقاریب ملاحظہ ہوں۔

تقریب..... نمبر ۱

بیتہ اہلسنت جیت اہلالتحاف الخافہ استاذ المحدثین مقدم المفسرین حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی سابق مدرس دارالعلوم دیوبند، وصال شیخ الحدیث جامعہ صمدیہ گوجرانوالہ۔

..... محترم اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس طرح کی کتاب (یعنی رضا خانی مذہب) اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے کیلئے اور کفر و شرک اور بدعات کی قلمت کو مٹانے کیلئے نہایت

ضروری اور مفید ہے۔ اور ساتھ ہی اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کتاب کے مصنف ایک برگزیدہ حلقِ عالم ہیں الخ (رضائانی مذہب صفحہ ۵۰)

تقریب..... نمبر ۲

قرآنی دوراں، استاذی العلماء، رئیس المفسرین حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی است برکاتہم (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

..... برادر عزیز مولانا سعید احمد قادری کی کتاب "رضائانی مذہب" دیکھی، واللہ! اس کتاب میں دلائل اور ناقابل تردید حوالوں اور دلائل پر مشتمل ہے۔ اس دورِ فتن میں ماحول محترم کی تالیف ایک کہ اللہ رحمہ ہے..... الخ (رضائانی مذہب صفحہ ۶۰)

تقریب..... نمبر ۳

لاریا و کار سلف، قدوۃ العلماء، فاضلِ حلال مولانا فضل حبیب اللہ رشیدی (جامعہ رشیدیہ سیالوالہ)

..... جناب عزیز مولانا سعید احمد قادری نے رضائانی پارٹی کی کتب سے جن حقائق کو پیش کیا ہے وہ لا جواب ہیں اور ایسے حقائق کہ جن کی تردید اہل بدعت قیامت تک نہیں کر سکتے اور انشاء اللہ نہ کر سکیں گے الخ (رضائانی مذہب صفحہ ۶۰)

تقریب..... نمبر ۴

فخر الاصفاء، سلطان العارفین، سراج السالکین، بحر طریقت رہبر شریعت جانشین علامہ المفسر حضرت مولانا سعید اللہ الورد (لاہور)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جناب ابوالکلام محمد صاحب قرآنی رحمت اللہ علیہ نے جامع تیز افہامیت اس کا مدلل اور حقیقت پر مبنی اور فرار کلام و بدعت کے دھوکے کو خاک میں ملایا ہے اور انشاء اللہ علامہ دوح بنیاد لکھنؤ کا حقیقت و مدلل جواب بھی دے سکیں گے جن علامہ دوح بنیاد نے رضائانی مذہب پر لکھا۔ یہ لکھ کر ان اعمال نامہ کیا ہم درکت وین اور انکے اہل سنت کا حلق جواب دیں۔ حالانکہ انکے ان کتبہ صوفیوں (نورانی)

..... برادر عزیز مولوی سعید احمد قادری صاحب جیسے باصلاحیت اور ہونہار
نوجوان عالم دین نے جس محنت اور خلوص سے یہ عجیب و غریب مرتب کیا ہے اسے دیکھ کر بڑی
خوشی ہوئی اس لحاظ (رضاخانی مذہب نمبر ۱۲، حصہ دوم)

تقریب..... نمبر ۵

مفسر قرآن پروفیسر حضرت علامہ نور الحسن خان دامت برکاتہم العالیہ شعبہ
اسلامیات، پنجاب یونیورسٹی (لاہور)

..... اس پر آشوب و ہزین دور میں مولوی سعید احمد قادری جیسے نوجوان علماء
کا وجود ہزار نعمت ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے ”رضاخانی مذہب“ اس محنت اور
کاوش سے مرتب دیا ہے..... کہ بے ساختہ تحسین و آفرین کے کلمات زبان سے نکلنے
لگتے ہیں..... اس لحاظ (رضاخانی مذہب نمبر ۱۲، حصہ دوم)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے علماء دیوبند کی تقاریر موجود ہیں۔ مولوی سعید
احمد قادری نے تو کچھ عرصہ قبل اپنی تالیف سے رجوع کر لیا ہے اور توبہ نامہ شائع کر دیا ہے۔
مگر تقاریر لکھنے والے علماء دیوبند میں سے کئی ایک بغیر توبہ کے دارقانی سے چل بے چلے
اور جو اس وقت موجود ہیں انہیں دھو ستو توبہ دی جاتی ہے۔

ہم ٹیک ویڈیو آپ کو سمجھائے دیتے ہیں



”رضاخانی مذہب“ کو شائع ہوئے تقریباً ۱۵ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔
اور اس کے علاوہ اس کے حصہ اول پر حکومت پاکستان نے پابندی بھی لگا دی تھی۔ مگر اس
کے باوجود یہ کتاب پاکستان کے مختلف علاقوں سے طبع ہو کر منظر عام پر آ رہی ہے۔ علماء
اہل سنت نے اس کا رد لکھنے کی طرف اس لئے توجہ نہ دی کہ اس بے بنیاد کتاب کا جواب
دینے کی بجائے اپنی صلاحیتوں کو کسی اور ٹیک کام پر صرف کرنا چاہیے۔ لیکن جب مخالفین

اہل سنت نے بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو اس مرتع کذب کے ذریعے گمراہ کرنے کی
اہل کوشش کی تو اس کا جواب لکھنا از حد ضروری سمجھا گیا۔



راقم الحروف حضرت ابو کلیم فانی کا بے حد مشکور و ممنون ہے کہ جنہوں نے تہذیب
کے دائرہ میں رہتے ہوئے مولوی سعید احمد قادری دیوبندی کی تالیف ”رضاخانی مذہب“ کا
اہل اور حقائقہ جواب لکھ کر عوام اہل سنت پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اجابت کا سہرا
بہار موصوف کی اس مساعی جلیلہ کو واریں کی بے کراں نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بنائے۔
جماعت رضائے مصطفیٰ رجسٹرڈ پاکستان خانیوال کے اراکین قابل صد ستائش
ان میں کی جدوجہد سے یہ کتاب منظر عام پر آئی اور شیخ محمد سرور اویسی صاحب مدظلہ العالی کا
میں بے حد مشکور ہوں جنہوں نے آئینہ اہل سنت کو ذریعہ ترویج کر کے دیوبند طبع سے آراستہ
اللہ تعالیٰ ان کی دنیا و آخرت حسین فرمائے۔

آخر میں علماء اہل سنت اور تعلیم یافتہ طبقہ سے استدعا کروں گا کہ وہ اس کتاب
سے مطالعہ کر کے مولوی سعید احمد دیوبندی کی خیانتوں و طعنت ازبام کریں اور صراط
قیم کی نشاندہی کر کے لوگوں کو گمراہی و بے دینی کی بادِ موسوم سے ہر ممکن بچانے کی کوشش
کریں۔

آمین

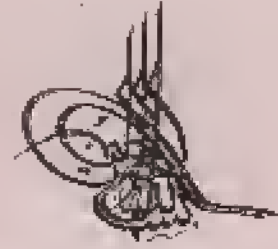
بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یکے از غلامان رضا

شیر احمد رخصوی

۲۰ نومبر ۲۰۰۶ء ۱۴۲۷ھ

۲۰ بجلی نمبر ۶ مکان نمبر ۶۸ خانیوال



اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ (کنز الایمان)

عقائد اہلسنت

؟ میری تعالیٰ

- صالح عالم جل مجدہ واجب الوجود ازل وابدی ہے۔ اس کا کوئی مثل نہ ذات میں نہ صفات میں۔ تمام کمالات ممکنات اس کا علمستو ذاتی کے کل و پر تو ہیں۔
- وجوب وجود، استحقاق مہارت، خالقیت، اختیار و تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی احد مقدس سے شخص ہیں۔
- حیوۃ قدرت، علم، کلام، سمیع، بصر، ارادہ صفات ذاتیہ حق سبحانہ کی ہیں۔ ان سب والا متصف ہے۔ باقی صفات فعلیہ، نفسیہ، سلبیہ، اضافیہ ہیں۔
- کائنات کو خلقت وجود بخشے سے مشتر و یہاں ہی کامل تھا جیسا بعد میں (الآن کما ان)۔
- شفائے مریض، عطاۃ رزق، ازالہ تکالیف و مصائب بطورہ متعال و خلق اسی کے احد قدرت میں ہیں۔

• طیب، بادشاہ و دیگر اسباب ظاہری و باطنی مثل رعا و ہمت و انبیاء و اولیاء بہ عطاء الٰہی بطور سبب امور مذکورہ کے منسوب الیہ ہوتے ہیں۔

• حکیم علی الاطلاق کی صفت حکمت کا تقاضہ ہے کہ یہ صفات و افعال الہیہ درپردہ اسباب ظہور فرماتے ہیں جیسا کہ بلکہ معلوم ہے کہ بے شمار ماضی و مستقبل، مہمات و عاصت، مظاہر و زائیت و غیرہ صفات قدیمہ کے ہیں۔ ایسا ہی شرعاً و کھراً ثابت ہے کہ مقربان و روگاہ حق کی رعا و ہمت و برکت و جودات مبارکہ منظر فیضان عنایت الٰہی ہے۔ صرف اسباب کو مد نظر رکھنا اور سبب جل شانہ کی قدرت کاملہ کا نہ ماننا یا قدرت کاملہ کو بعض اسباب میں ہی منحصر و محدود کرنا گنہگار ہے۔ اور اسباب کا کلیہ نفی کرنا و ابطال حکمت قدیمہ کے علاوہ سعادت و نین و دنیا سے محروم رہتا ہے۔ اور اسباب ظاہری و باطنی (اولیاء مقربین) کو جلوہ گاہ صفات الہیہ مان کر ان سے مستفید اور مستفیض ہونا بصیرت اور کمال ایمان کا نشان ہے۔

• جو ہر عرض، جسم، مکان، زمان، جہت و انتقال، تبدل، ذاتی و صفاتی، جنس، کذب، ممکنات سے مخفی نہیں۔ ذات حق پر یہ سب محال بالذات ہیں۔

• استوا علی العرش، تحکک، وجہ، بد و غیرہ صفات منصوصہ کذائی مثل صفات ثنائیہ صبح، بصر، علم، ارادہ، کلام، قدرت، حیوۃ، تکوین، بے چون و بے چگون ہیں۔

• اور اک خلیفہ الہیہ میں انبیاء و اولیاء عاجز ہیں۔ تجلیات ذاتی و صفاتی و اسمائی، نصیب انبیاء و اولیاء حسب مراتب دنیا میں ہوتی ہیں۔

• رویت ذات حق آخرت میں اہل جنت کیلئے ثابت ہے، بلا کیف و بلا جہت۔

• اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال و اعمال کا خالق اور سربراہ ہے۔ (یعنی ارادہ فرمائے والا) لیکن راضی بالکفر و العصیت نہیں ہے۔

• تمام خیر و شر، خالق اکل، جل شانہ کے ارادہ و خلق و تقدیر سے ہے جو ازل میں مقرر ہو چکا ہے۔ وہی ظاہر ہوتا ہے لیکن راضی صرف خیر پر ہے۔

• ظاہر سے بندہ مجبور نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نیکی اور بدی کا پیمانہ اپنے افعال میں گوشت اختیار دیا ہے۔ جس کے سبب انسان اور حجر و شجر میں فرق ہے۔ اس اصطلاحاً کسب کہتے ہیں۔ اسی کسب کے سبب دو جزا اور سزا کا مسودہ ہے۔

• ہر جو مہمانی جزا ہو اور قدر جو شرکت حق کی خالقیت میں قادر مطلق پیدا کرے یا غل و غلا، غرض و بحث اس مسئلے میں منوع ہے۔ امور مذکور پر ایمان لانا باعث نجات ہے اور اس کا انکار ہلاکت۔ پس عقلمندی و مساوت یہ ہے کہ حصول نجات کی فکر ہو۔

• بے نیاز ہے کسی کا اس پر حق نہیں ہے مگر جو اپنے فضل سے دھند فرمائے وہ ضرور و غنا ہے۔

• اس کے تمام افعال، حکمت و مصلحت پر مشتمل ہیں۔ لیکن اس سے کوئی غرض یا نفع مادہ ذات مقدس نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی شئی اللہ تعالیٰ پر واجب ہے، قبح و ظلم و ستم و عیبت اس کا عامل منزه ہیں۔

• افعال کا باعث ثواب و عقاب اخروی ہونا صرف اسی کے حکم سے ہے۔ اس میں عمل کو دخل نہیں ہے۔ بعض کی حکمت کو عقل اور اک کر سکتی ہے اور اکثر میں اخبار انبیاء (علیہم السلام) کی محتاج ہے۔

• مومن کو دین پر انشراح عطا فرمانا اور اسے قبول کرنا اور اس کے موافق اعمال و ایمان کی توفیق عطا فرمانا اس کا فضل ہے اور کافر کو صرف عقل و حواس عطا فرما کر تبلیغ انبیاء کا اس کو ایمان پر واضح فرمانا اور توفیق سے محروم رکھنا جناب رب العزت کا عدل ہے۔

• صفت عدل و فضل کی چھ صورتیں ہیں۔ جن کا اعتقاد کرنا مومن پر فرض ہے۔

• حق سبحانہ تعالیٰ کسی پر ازہ بجز بھی ظلم نہیں کرتا۔

• کسی کے اعمال حسنہ سے ذرہ بجز نقصان نہیں فرماتا۔

• کسی کو بغیر گناہ عذاب نہیں فرماتا۔

۳۔ اس کا فصل ہے کہ اپنے مسلمان بندوں پر جو معصیت جیسے اس میں بھی ان کیلئے اجر رکھتا ہے۔

۵۔ کسی کو طاقت یا معصیت پر جبر نہیں فرماتا۔

۶۔ فوق الطاعت کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

• ہر ایک صفت الہی بالذات واحد ہے اور بحسب الحلق غیر تقاضی، متعلقات حادث ہیں اور اس کی صفات قدیمہ ہیں۔

• حق بھانڈ کے بہت سے نام ہیں جن کی خبر اس نے اپنے کلام پاک میں دی ہے۔

• اہلسنت کے نزدیک دعا و ذکر الہی انہیں اسماء سے ہونا چاہئے جو شرع مطہرہ میں وارد ہیں۔ یہ

سب اسماء کلام الہی کی مانند قدیم اذلی وابدی ہیں اور عباد کا اپنی زبان پر لانا لکھنا حادث ہے۔

• اہلسنت کا اجماع ہے کہ جس اسم کے معنی میں تنقیص شان الوہیت ہو اس کا ذات

حق پر بولنا مکملہ نافر ہے۔

• وحدت وجود حسب تقریر محققین حق ہے۔ شریعت حق کے کسی اصل کے مضافی نہیں

ہے فرق مراتب و حفظ احکام ضروری ہیں۔ جو صفات مستلزم مرتبہ الوہیت کے ہیں ان کا مراتب

مساقلہ پر مطلق کرنا اور بالعکس کفر ہے۔ جس طور پر یہ مسئلہ کا بر اسلام پر کشوف ہوا ہے۔ اور

اولیاء مشربین نے حتی الامکان بیان فرمایا ہے۔ بحفظ حدود شرعی اس پر اعتقاد رکھنا باعث تکمیل

ایمان اور اس کا انکار خسران و حرمان ہے۔

شرک

• شرک و کفر بلحاظ نتیجہ متحد ہیں۔ دونوں کا مرتکب ابدی عذاب کا مستحق ہے۔

• حقیقت شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت مانا جائے اور اس

کے امارات سے یہ ہے کہ بدگمان حق تعالیٰ اور عبودان الہی کی ان قاطل عظمت و صفات کو جو عام

بنی نوع میں منقود ہیں (مثلاً کشف بلا شدت، استجاب دعا، تاثیر تفسیر وغیرہ) صفات جناب

• (اندر بطن بطن) کے برابر خیال کیا جائے (نعوذ باللہ تعالیٰ) اور بتا رہیں نہایت

• اللہ تعالیٰ جو کسی مخلوق کو کوئی کمال عطا فرماتا ہے تو اس کے شعلق صرف یہ اعتقاد مومن

• اس کا مال نہیں، کہ یہ کمال اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اتنی بات تو مشرکین بھی اپنے معبودوں

• میں تسلیم کرتے تھے بلکہ مومن ہونے کیلئے ضروری ہے کہ عطاے خداوندی کا عقیدہ

• یہ اعتقاد بھی رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کمال کسی مخلوق کو عطا فرمایا ہے وہ عطا

• ہوا ہم خداوندی، ارادہ اور مشیت ایزدی کے ماتحت ہے۔ ہر آن خدا تعالیٰ کی مشیت اس

• کا عملی ہے اور اس بندے کا ایک آن کیلئے بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز اور مستثنیٰ ہونا قطعاً

• اور شریعت بالذات ہے۔

• شریعت حقہ شرک کو رفع فرماتی ہے اور صفات عباد و صفات ربوبیت میں مابداً امتیاز

• ۱۲۱۱ شریعت رسل کا مہتمم بالشان مقصد ہے۔

• ہم اس عباد کی صفات مذکورہ کو باطل نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ ان کی حقیقت و واقعہ کا

• اظہار ہے اس سے کہ صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہوتا ہے۔

• عبادت کے معنی حدود و حد کی عاجزی اور انکساری ہے۔ مفسرین کرام اس کی مثال

• دیتے ہیں۔ حالانکہ صرف عبادت ہی عبادت نہیں بلکہ حالت نماز میں تمام حرکات و

• احوال عبادت ہیں۔ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، سجدہ اور اس کے بعد حالت السجود میں

• وہ ان و سنا، سلام، و رکعتیں ہاتھیں سمبھرتا یہ سب عبادت ہیں۔ اگر عبادت صرف عاجزی و

• انکساری کے آخری مرتبہ کا نام ہے اور یہ آخری مرتبہ سجدہ ہی ہے تو کیا یہ باقی چیزیں عبادت نہیں

• اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر یہ ساری چیزیں مطلقاً عبادت ہیں تو اگر کوئی شاکر و

• سپہ سالار کے سامنے اور بیٹا اپنے باپ کے سامنے و وزانوں ہو کر بیٹھتا ہے یا ان کی آمد پر کھڑا

• ہوتا ہے تو کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ اس نے اپنے استر و یا اپنے باپ کی عبادت کی یا ان کو اپنا

موجود بنالیا۔ حاشا وہ کلمہ کون سی چیز ہے جو ان حرکات و سکنات کو اگر پہ نماز میں ہوں تو عبادت بنا دیتی ہے اور یوں کھڑے ہوئے کو (باتھ باندھے ہوئے یا کھولے ہوئے) اور اس طرح بیٹھے کو اور دائیں بائیں منہ پھیرنے کو تذلل و انعکاسی کے آخری مرتبہ تک پہنچا دیتی ہے اور اگر یہی امور غنائے خارج ہوں تو نہ ان میں عامیہ فتنوع ہے اور نہ ہی عبادت سے منظور ہوتے ہیں۔ تو اس کا حل ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ جس ذات کیلئے اور جس کے سامنے آپ یہ افعال کر رہے ہیں اس کے حلق آپ کا عقیدہ کیا ہے اور اگر آپ اس کو اللہ اور معبود یقین کرتے ہیں تو یہ سب اعمال عبادت ہیں اور سب میں عامیہ تذلل و فتنوع پایا جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ اس کو عبد اور بندہ سمجھتے ہیں نہ خدا کا بیٹا نہ اس کی بیوی نہ اس کا اوتا تو یہ افعال عبادت نہیں کہلا سکتے۔ ہاں آپ ان کو احترام اور اجلال اور تعظیم کہہ سکتے ہیں۔ البتہ شریعت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں غیر خدا کیلئے سجدہ و تعظیم بھی حرام ہے۔

• محبوبیت و شفاعت جو کہ تمام ادیان و شرائع میں خواص بشر کیلئے ثابت کی گئی ہے اس کو ایسا منصب خیالی کرنا جس سے عبد خود مختار ہو کر تصرف الہیہ کو (معاذ اللہ) مزاحمت سے روک سکے شرک ہے اور دشنام الہی اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا اور اس میں درحقیقت عنایت الہیہ کا ظہور جاننا عین ایمان و توحید ہے۔

• ایسا ہی خوارق و کرامات اولیاء و اشراف باطنی سے ان کو مغیبات پر بلاذریہ عطیہ الہی تسلیم کرنا شرک ہے اور بذریعہ قوائے روحانی جو انبیاء و اولیاء کو عطا ہوتی ہیں ان امور کا جعیم اللہ تعالیٰ و عطا اللہ تعالیٰ مظہر تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

• صفات عبودیت کو صفات ربوبیت میں شریک کرنے والا شرک ہے اور ان کا مطلقاً منکر کمراد و مبتدع ہے اور ہر ایک کے حقوق پر نگاہ رکھنے والا صراط مستقیم پر ہے۔

• اسلام و ایمان کا رکن اعظم جس کے بعد کسی حالت میں بندہ مومن یا مسلم نہیں ہو سکتا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام کمالات ثابتہ بالحق الصریح کی تصدیق قلبی و

• انسانی ہے اور آپ کی تعظیم ظاہری و باطنی سے ہر حالت میں متصف رہتہ تمام اعمال و افعال الہیہ کا اصل اصول ہے۔

• آپ تمام انبیاء سے تمام سے افضل اور سب کے سرور ہیں۔

• جنان توحید الہی و ربوبیت ذات حق جیسا تمام بنی آدم سے لیا گیا دیر باقی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور تعظیم کا تمام انبیاء سے مؤکد طور پر عہد لینا باخبر الہی ہے۔

• (الف) آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ نہ تو آپ کے زمانہ میں اور نہ آپ کے بعد کوئی نبی آئے گا ہے۔ حضور کے وصف خاتم النبیین کے یہی معنی ضروریات دینیہ سے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے نبی ہیں۔ اس معنی کو نہ سمجھ لوگوں کا خیال بتانا یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی واقع یا جائز کہنا کفر ہے۔

• (ب) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اقدس تمام مخلوقات کے علم سے وسیع ہے۔ اس مخلوق کے علم کو علم اقدس سے زیادہ وسیع کہنا کفر ہے۔

• (ج) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو بعض علم غیب ان کے رب کریم جل جلالہ نے عطا فرمایا انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقررین علیہم الصلوٰۃ والسلام و جملہ اولین و آخرین کے مع علم کا مجموعہ اور لوح محفوظ میں قلم قدرت کا لکھا ہوا سارا علم ماکان و مایکون اس کا جزو ہے اس کو یوں کہنے والا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مومن و مومنہ ہر جانور ہر جانور پر چار پائے کو بھی حاصل ہے۔ قطعاً کافر ہے۔

• تمام انبیاء علیہم السلام و مرسلین و روحانی تعین روحانی تعنی تکب خلقا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ جیسے ظاہر میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیابت آپ کے فرمان ہے۔ اس عہد سے پرستار ہوئے ویسے ہی انبیاء کرام باوجود ظہور نبوت و انصافیت اودون الانبیاء

کے آپ کی باطنی شریعت کے نافذ فرمانے والے تھے۔

• آپ کی اطاعت و اتباع اور محبت فرض ہے اس کے ترک پر عذاب الیم کی وعید منصوص ہے۔

۱۔ آپ کی ائمہ اہل بیت اور اصحاب سنت اقوال و افعال میں اور آپ کے اہل بیت و اولاد کی تعمیل

۲۔ زبان و دل سے آپ کا ذکر کرنا۔

۳۔ آپ کے جمال پاک کا مشاقق ہونا۔

۴۔ دل و زبان اور بدن سے آپ کی تعظیم کرنا۔

۵۔ آپ کے ائمہ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا اور ان سے بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا۔

۶۔ آپ کی سنت کے تارک کو برا سمجھنا..... علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تین۔

• آپ کی تعظیم جیسا کہ ہر ایسا مومن پر ظاہری زیارت کے وقت فرض تھی ویسا ہی اب بھی آپ کی حدیث و فضائل اور نام مبارک سننے وقت لازم اور ضروری ہے۔ لیکن ان میں باجماع منف مسلمانوں میں جو مبارک وجود تعظیم مرہبہ ہر ملک میں ان کا بوقت ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجالانا تقاضا ہے ایمان ہے اور چونکہ مجالس میلاد میں قیام کرنا عشاق درگاہ کا معمول ہو گیا ہے پس ان کا انکار و دشمنی سلف کا انکار ہے۔ اور بے بنیاد تعصب ہے۔

• جو ممکنات و مخلوقات احاطہ ربوبیت الہیہ میں داخل ہیں۔ سب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معبود ہیں۔ پس کوئی حصہ مخلوقات آپ کی وجہ سے خارج نہیں ہو سکتا۔

• جیسا کہ واحد عدوی کا بحیثیت اولیت ذاتی یا ثالث ہونا محال ہے۔ ویسا ہی بحیثیت عموم و جہت مذکورہ و اولیت خلق و شتم نبیہ و انصافیت مطلقہ و خلافت کبریٰ و اولیت فی الشفاعت و فی

دل و اولیٰ و اولیٰ فی کل فضل و وساطت فی کل صحت و غیر ہا صفات کثیرہ ممکن الاشتراک کے آپ کی نظیر محال اور متعجب ہے۔

• آپ کی صورت مقدسہ بلحاظ جسمیت معروض بعض عوارض بشریہ تھی اور آپ کی انسانیت اور صفات بشریہ سے برتر۔ اور تقیہ و آفات و عیوب و نقائص بشریہ سے منزہ اور ضعف انسانی سے مبرا اور اعلیٰ صفات ملکیت سے متصف تھی۔ پس آپ کا علم باللہ و صفات قبل بعثت و بعد بعثت تمام عیوب و نقائص، عیوب و نقائص و غیرہ سے مبرا و منزہ ہے۔

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین جہتیں ہیں: ازل ظاہر باعتبار صورت بشری۔ دوم دل سوم و مرتبہ جس کو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلقت نور سے ہے اور بشریت ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جب چاہے اپنی حکمت کے مطابق بشری احوال کو ذرا نیست پر غالب کر دے اور جب چاہے نورانیت کو احوال بشری پر غالب کرے۔

• جو بشریت عیوب و نقائص بشریت سے پاک ہو اس کا ہونا نورانیت کے منافی نہیں ۲۰۰۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور سے مخلوق فرمایا کہ مقدس اور پاکیزہ بشریت کے لباس میں ملبوس فرمایا۔

• اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی اپنی ذات مقدسہ سے پیدا فرمایا ہے اس کا معنی یہ نہیں کہ "حاز اللہ" اللہ تعالیٰ کی ذات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کا مادہ ہے۔

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اللہ تعالیٰ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے؟ جس ہا واقف شخص کا یہ اعتقاد ہو تو اسے تو یہ کہنا فرض ہے۔ اس لئے کہ ایسا ناپاک عقیدہ خالص کفر و شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ذاتی جلی قربانی جو حسن الہیت کا ظہور و اعلیٰ تھی بغیر اس کے ذات خداوندی نور محمدی کا مادہ یا حصہ اور جز قرار پائے یہ

کیفیت تشابہات میں سے ہے۔ جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن وحدیث کے دیگر تشابہات کا سمجھنا۔

• آثار شریفہ وآثار سلف الصالحین کی تعظیم ضروری ہے اور ان کو ذریعہ اجابت دعا خیال کرنا صدق ایمان کی نشانی ہے۔

• یہ نسبت علوم ذلالتین و آخرین آپ کا علم الہی و اکمل ہے اور آخر عمر شریف تک ملکوت سماوی وارضی و تمام مخلوقات و جملہ اسمائے حسہ و آیات کبریٰ و امور آخرت و اشراف ساعت و احوال معد و اشتیاق و علم ماکان و مایکون پر آپ کا علم محیط ہو چکا ہے۔ تمام علوم بشریہ و منکیہ سے آپ کا علم اہم و اکمل ہے۔

• علم الہی اور آپ کے علم میں امور ذیل فارق ہیں۔

۱۔ علم الہی غیر متناہی بالفعل اور محیط ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم متناہی بالفعل و غیر متناہی بالقوۃ اور بحال ہے۔

۲۔ علم الہی بنا فرائع و مسائل افزای وابدی ہے اور آپ کا علم بذریعہ وحی، الہام، کشف، منہم و وسط حواس و بصیرت مقصورہ حادث ہے۔

• حضور سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے نہ ہم جمیع فیوض غیر متناہیہ کا علم ثابت کرتے ہیں نہ جملہ مخلوقات الہیہ کا۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو علم الہی سے کوئی نسبت نہیں۔ ذر و کو آفتاب سے اور قطرہ کو سمندر سے جو نسبت ہے وہ بھی یہاں متصور نہیں۔ کہاں خالق اور کہاں مخلوق، مماثلت و مساوات کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ علم الہی کے حضور تمام مخلوق کے علوم اقل و کلیل ہیں۔

• علم خلق عطا فی علم الہی ذاتی۔ جب خالق و مخلوق، مالک و مملوک۔ حادث و قدیم، واجب و ممکن۔ متناہی و غیر متناہی مساوی نہیں تو علم عطا فی ذاتی میں مساوات کیونکر ہو سکتی ہے؟

• اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اقدس کے متعلق لفظ ”اکمل“ دیکھیں تو اس سے

۱۔ وہی نہ سمجھیں بلکہ کل مخلوقات (جو متناہی ہے) اور اس کے علاوہ معرفت ذات و ذات الملم کہ وہ بھی بالفعل متناہی ہے ہماری مراد ہے وہ نہ علم الہی کی یہ نسبت ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو ”اکمل“ نہیں کہتے۔ کیونکہ علم الہی محیط و اکمل اور غیر متناہی ہے۔

• آپ کے تمام اخبار و اقوال متعلق دین و دنیا صادق اور حق ہیں۔ شک و وہم و جہل و غلطی و اعلت شیطان سے منزہ و مبرا ہیں۔

• بلک و اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے۔ اور بلک و اختیار ذاتی کسی فرد الہی ثابت نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہاں اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک و عام انسانوں کیلئے الٰہی شریعہ سے ثابت ہے اور یہ الٰہی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی عاقل و العاقل بھی تامل نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ محمد ارآوی اس کا انکار کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، شان اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نصوص شریعہ اور اولہ قطعیہ کے خلاف ہے جن سے حضور مایہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بلک و اختیار ثابت ہوتا ہے۔

• حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزائن الہیہ ماننا، ان مسائل ہمد سے ہے کہ جن کا تعلق عظمت ثبوتہ و رسالت سے ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو ان مسائل کو شرکیہ قرار دیتے ہیں۔ قرآن وحدیث سے واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مالک نعماء الہیہ ہونے ثابت ہے۔

اس عقیدہ کو شرک کہنے والے اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ اذن الہی اور عطاء خداوندی کے ساتھ شرک کا تصور جمع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزائن نعمت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمانے اور ان میں اپنی حکمتوں کے مطابق تصرف کا اذن دینے پر قادر ہے اور ہر مقدور ممکن ہے اور امر ممکن کا اعتقاد کسی حال میں شرک نہیں ہو سکتا۔ شرک جب ہی ہوگا کہ ان امور میں محال ذاتی کا اعتقاد ہو، جیسا کہ عطاء الوہیت مستغنی اور محال بالذات ہے۔ لیکن

اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے کا اذن دینا تو محال نہیں بلکہ امر واقع بلکہ شاہد ہے۔

حضور مایہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار کی نفی جن دلائل سے لوگ ثابت کرنے کی سعی مضموم کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب کا مفاد صرف یہ ہے کہ حکم خداوندی کے خلاف اور مشیت الہیہ کے منافی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے قطعاً کوئی حکم یا اختیار نہیں ہے اور مطلقاً الٰہی۔ یہ نیک اختیارات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حاصل و ثابت ہیں۔

- آپ قتل نبوت و بعد نبوت کیا نہ وہ خاک سے معصوم اور تمام قبائح بشری سے مبرا ہیں۔
- بعض افعال بلاغیہ و احکام شرعیہ میں لسانیات و سہو آپ سے بغرض تشریح و افادہ علم یا ارادہ الہیہ واقع ہوا ہے اور صدور لسانیات منافی شان نبوت نہیں۔ بلکہ لسانیات اور ذہول ازل تا نبوت بعد استغراق درلاہوت از جسم کمال ہے جیسا کہ در باب بصیرت پر ظاہر ہے۔ البتہ ان کے لسانیات و سہو کو اپنے سہو لسانیات پر قیاس کرنا اور قصہ تحقیر آپ کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔
- تمام عوارض بشری یعنی مرض تکلیف، بدنی و غیرہ جو انبیاء علیہم السلام کو لاحق ہوتے ہیں۔ ظاہر صورت میں مشابہ عوارض عامہ افراد انسانی ہیں، اور بلحاظ کمال و آثار باطنی و حکمت غیبیہ الہیہ تمام افراد بشر کے عوارض سے یکتا اور اعلیٰ ہیں۔ مثلاً تکالیف امراض انبیاء علیہم السلام سے نتیجہ اعتبار احوال حالیہ مثل صبر، رضا، شکر، تسلیم، توکل، تقویٰ، رضی، و غیرہ، انفرج ابواب معجزات امرت بوقت الحاق عوارض کذا ایہ بہ تحصیل امور مذکورہ ہے۔ پس اپنے عوارض پر عوارض انبیاء کو خیال کرنا سخت بے ادبی اور بعض حالات میں جبکہ تحقیر لازم آئے کفر ہے۔

• حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزات پر مطلع ہونا آیات و احادیث سے بالخصوص قرآن و حدیث ہے۔

- آپ روضہ منورہ میں شکر و دیگر انبیاء و پیغمبر اسلام زمرہ حکیمات و ہیبتہ و نیاویہ جسمانیہ ہیں۔ خاکسارانِ امت کے حالات پر مطلع اور عاشقانِ درگاہ پر ہر لحظہ متوجہ ہیں۔ اور احوال امت پر حاضر و ناظر ہیں۔

• حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ یہ ہدایت اور بشارت کے مائیں بلکہ یاسین طور کہ الم کا ذرہ ذرہ و روحانیہ، نورانیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت ہے اور روحانیت و نورانیہ محمد بن علی صاحب الزماں و اختیہ کیلئے قرب اور بود مکان لسانیات ہے۔ کیونکہ عالم خلق زمان و مکان کی قید سے متجاوز ہوتا ہے۔ لیکن عالم امر ان قیود سے آزاد ہے۔ لہذا ایک وقت متعدد مقامات، پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف فرما ہونا ایسا الٰہی وقت میں و دروز مقامات کثیرہ اور ممکنہ متعدد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الٰہی اللہ کا رکنا اور حکم کھلا بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہونا دلائل کی راہ میں ایسا واضح امر ہے جس کا انکار کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔

• حق سبحانہ و تعالیٰ نے سید اکبر محمد بن علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کو معجزات اعلیٰ و غیر ہات نہ موصوفرا مایہ:

• معراج جسمانی، تعاملت بیداری حرم شریف۔ سے بیت المقدس کی طرف اور امامت انبیاء کرام اور میر سادات و آیات گہری و جنت و نار و غیرہ۔

۱۔ اپنا حال پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چشم ظاہر دکھایا۔

۲۔ شوق اتمر۔

۳۔ ستون مسجد شریف کا آپ کے فراق میں گریہ وزاری کرنا۔

۴۔ احبار و عجماء کا آپ پر سلام کرنا اور تصدیق نبوت کرنا۔

۵۔ آپ کی انگشت ہائے شریفہ سے پانی جاری ہونا اور ایک پالہ پانی سے لشکر کا سیراب ہونا۔

۶۔ آپ کی برکت سے گلیل حطام کا اس قدر بڑھنا کہ ہزار بار آدھی میر ہو جائیں۔

۷۔ کبریٰ اللہ بوجہ کا آپ سے کلام کرنا۔

۸۔ مذکورہ معجزات و دیگر خوارق مشی انبیاء و احوال و احادیث سے ثابت ہیں۔

تاویل حق و نفس الامری ہیں۔

- تمام معجزات سے اعلیٰ و اتویٰ و اکوادم قرآن شریف ہے جس کے مقابلے سے تمام مخلوقات عاجز ہے۔ قرآن مجید کی ترکیب لفظی و محاسن معنوی و اخبار غیبیہ تمام معجز ہیں۔
- حضور مظہر اللہ الاثم سر اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کئی قسم کی ہوئی ہے علاوہ وحی ملکی کے دو قسم اور بھی ہیں۔ جن میں فرشتے کو وحی نہیں اور توسط نہیں ہوتا۔
- قرآن شریف کا نظم و نثر و ابدی ہے جو لباس اصوات و حروف جلوہ گر ہے اور بذریعہ ملک مقرب حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور محبوب حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔
- احادیث شریفہ قدسیہ جہت باسناد صحیح و وحی ہے جو کبھی توسط کذائی اور کبھی بلا توسط کذائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وارد ہوئی۔
- ہر دو وحی سے جو معنی نکلا جائے ہیں حق ہیں۔ کوئی شبہ نہیں۔ اس میں سے بعد علم و ثبوت قطعی کسی بات کا انکار اگرچہ در پردہ تاویل باطل ہو کفر ہے۔ اور قطعی الثبوت یا قطعی الدلالة کا بلا وجہ انکار بدعت یا فسق ہے۔
- اسوۃ ذیل کو حق ماننا ضروری ہے۔
- ۱۔ حشر اجساد و ابدان و روح انہیں اجساد میں جو دنیا میں تھے۔
- ۲۔ جزائے اعمال خیر و سزائے شر۔
- ۳۔ صراط و ذریعہ پر محمد ہے جس پر سب کو چننا ہوگا۔ اہل ناکثت کروہ ذریعہ میں گر پڑیں گے اور اہل جنت اس پر گزر کر جنت میں پہنچیں گے۔
- ۴۔ حساب اعمال، میزان، جنت، نار اور یہ دونوں آخر الذکر اس وقت موجود ہیں جن کی جگہ اللہ میں شائبہ نہ جاتا ہے۔
- ۵۔ شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق اعلیٰ کا حق ہے اور آپ کی شفاعت

قول ہے۔ جہاں آیات شریفہ میں نفی شفاعت واقع ہے وہ متباعد رہنا و اجازت الہی

- ۶۔ عذاب القبر کا فر کو اور نعمت و راحت مومن کو قبر میں حق ہے اور حسابات مومنین و کافروں پر ہیں جسے چاہے عذاب فرمائے جسے چاہے نعمت بخشے۔
- سوال منکر نکیر جس سے خدا چاہے ضرور ہونے والا ہے۔
- ۸۔ تمام رسل و انبیاء من جانب اللہ حق ہیں۔
- ۹۔ ملائکہ اجسام ثوری ہیں عوارض ظلالی سے منزہ ہیں ان کے مقامات آسمان پر مقرر ہیں ہر ایک کائنات سماوی و ارضی پر مقرر ہیں اور بعض کتابت اعمال بنی آدم پر۔ اور بعض عباد کے دل پر اطرات صالحہ القا کرنے پر۔ اور بعض شفاعت بنی آدم پر۔ ان کے مقابلے میں مخلوقات الہی میں سے شیاطین ہیں جو خیالات فاسدہ کا القاء کرتے ہیں۔
- ۱۰۔ قرب قیامت میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظاہر ہونا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور قتل و قتل و قتل و قتل کرنا اور پھر دین و احکام کا ہو جانا سب حق ہے۔
- ۱۱۔ کل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو صحیفے ان پر نازل ہوئے سب حق ہیں۔
- بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الاولیاء و الخلفاء امام المصدقین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل الامت ہیں۔ آپ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ و منولی المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جرحیب خلافت افضل ہیں۔
- عشرہ مبشرہ، طاہرین جنت، ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ و ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و اصحاب بدر و بیعت الرطوان رضی اللہ عنہم ظاہر مطہر قطعی جنتی بلکہ گمراہان امت کے نیکی گاہ ہیں۔
- (الف) تمام صحابہ خصوصاً اہل بدر و اہل بیعت الرضوان نجوم ہدایت ہیں۔ ان میں

سے کسی پر طعن کرنا دفع، استحقاق دخول مار ہے۔ ان سب کی تعظیم و توقیر امت پر فرض اہم ہے۔ یہ سب اولیائے امت کے سردار اور باعث شرف و محبت و لامیت خاصہ پر ممتاز ہیں۔ ان سے کرامت ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک دلی سے ظاہر ہو گئی ہیں۔

(ب) شیخ مکہ کے بعد جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرف باسلام ہوئے ان سے وہ صحابہ کرام افضل ہیں جو فتح مکہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے لیکن ان دونوں قسم کے صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے محفل یعنی بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا دفع و گمراہی ہے۔

● حقیقت و لامیت یہ ہے کہ علاوہ ایمان و اعمال صالحہ کے یقین و عرفان اسرار و مقامات ذات حق بطور وجدان ہر کس ذکر و تلاوت، و صوم و قنوت و کئی طور پر حسب عہد صالح کو خدا ہوتا ہے تو مقامات ذیل اس کے سینہ پاک میں پیدا ہوتے ہیں۔ اخلاق و تواضع، قلوب، زہد، صبر، شکر، خوف، رجاء، توکل، رضا، فقر، محبت، پس و دما سوائے حق سے منہ پھرا ہوتا ہے اور خوف و رجائے اللہ سے مستغرق۔ اس حاد است میں ان مقامات کے آثار افراد بشر پر بطور سے ظاہر ہوتے ہیں۔ خواہق و تربیت مریدان۔ پس ان کو جتنی مصمت کے بجائے (جو کہ خواہش انبیاء میں سے تھے) کشف صادق اور گناہوں سے محفل توحید عطا ہوتی ہے۔ جس کے باعث و اثر است انبیاء و خلفاء برحق قرار پاتا ہے۔ اور کھڑکی کا صدر قائم ہوتا ہے۔

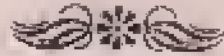
● عبادات بدنی (نوافل) (ذوالی کا قنوت) ہے۔ اور ارجح سند سے نقل ہوا ہے اور وہ گناہی ایمان کا کرنا ثابت ہے۔ اور اس کا مطلق انکار و محبت ہے۔

● بالخصوص بروز و اوقات اولیاء کرام و اولیاء خاصہ و کلام سے فائدہ اٹھانے والی باعث قبول برکات اور توفیق ایمان ہے۔

● جان و معین پر عبادت اولیاء کرام پر سمجھنا خواہ کی حاضرین اور یاروں کی روحانیت سے فیش حاصل کرنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ بشرطیکہ مال فقیہ و فخر اور مستحبت نہ ہو۔

● تہجد چالیسواں بخیریت کیلئے ایسا مال ہے۔ ہاں ایک بات ضرور پیش نظر رہے کہ یہیت کے دوران سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت بھی ہو اگر کچھ رعایا بالغ ہوں اور وہ بخوشی اجازت بھی دیں تو بھی ان کے لئے یہ عبادت و شہادت کرنا جائز ہے۔ قل خوانی یا جنم جو بھی خیرات کریں وہ بالغ ہی کریں اور اپنے لئے سے کریں۔ نام الفوں کا حصہ شامل نہ کریں۔ (ابو الجلیل فیضی، مرقا)

(ابو الجلیل فیضی، مرقا، حشر علی الناس علیہ الرحمۃ (السنن ۳، ج ۱، ص ۹۰۰))



● تہجد چالیسواں بخیریت کیلئے ایسا مال ہے۔ ہاں ایک بات ضرور پیش نظر رہے کہ یہیت کے دوران سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت بھی ہو اگر کچھ رعایا بالغ ہوں اور وہ بخوشی اجازت بھی دیں تو بھی ان کے لئے یہ عبادت و شہادت کرنا جائز ہے۔ قل خوانی یا جنم جو بھی خیرات کریں وہ بالغ ہی کریں اور اپنے لئے سے کریں۔ نام الفوں کا حصہ شامل نہ کریں۔ (ابو الجلیل فیضی، مرقا)

اشعار و عبارات فوائد فریدیہ اور دیوان محمدی وغیرہ کا جواب

تاریخ تصنیف تصنیف فریدیہ
کتاب تصنیف تصنیف فریدیہ
کتاب تصنیف تصنیف فریدیہ

عبارات و اشعار فوائد فریدیہ اور دیوان محمدی اور ان جیسی تمام عبارات جو مسلمین و غیر مسلمین علماء کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ مسئلہ وحدت الوجود پر مبنی ہیں۔ ان کا تعلق منکر اور غلبہ محبت سے ہے جیسا کہ خود حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف "فوائد فریدیہ" میں مسئلہ وحدت الوجود پر بحث کرتے ہوئے صفحہ نمبر ۶۸ پر دلائل قرآن مجید صفحہ نمبر ۶۹ پر احادیث نبویہ اور اقوال اصحاب رسول نقل کرنے کے بعد صفحہ نمبر ۷۱ پر ان تمام واقعات کو جن کو مصنف "رضا خانی مذہب" اور مصنف "گمراہ کن عقائد" نے اپنی اپنی تصانیف میں درج کیا ہے۔ نقل کرنے سے جو مشترک واضح الفاظ میں یہ تحریر کیا ہے "کہ جتنے صاحب اسرار وہاں تک پہنچے ہیں انہوں نے ذوق و سستی میں کلام فرمایا ہے۔ صوفیاء کرام ان کو صریح کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ جن کو کواہم الناس بلکہ ظاہر میں علماء بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ان جن کا خلاصہ یہ ہے کہ روحانی اعداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس مسئلہ مبارک و مکرمہ پر دو قسم ہم عام بلکہ فہم و فہم ہرگز اس اصطلاح پر وہ جاری اندوز ت و رک آں نما دارد" (کلمات اعداد صفحہ نمبر ۲۱۹ طبع کراچی ۱۹۷۶ء)

جہلہ در سے سننے کی نہیں ہے۔ لہذا اہل ہدایت نے نہایت
یہ عبارات ایسی ہی اور کچھ معتبر ہیں۔ اور دوسرا
جو بعض عبارات ہیں ان کا تعلق سنہ و تبدیلیات سے ہے۔

"القیات سے قطع نظر کر کے موجود حقیقی یعنی ماہر الوجودات حق سبحانہ و تعالیٰ کے
اہل کس۔ ہر شے کا یہی حال ہے کہ تعینات کا انشا ہو جائے تو حقیقت حق کے ساتھ کچھ نہ ہوگا
اس میں ہی غیرتی حتیٰ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی خصوصیت تھی۔ لیکن
ماہر ملاحظہ ہر ناقصہ ہیں اور اولیاء کرام اپنے مراتب کے لحاظ سے کامل مظہر ہیں اور انبیاء
کرام علیہم السلام ان سے زیادہ مظاہر کمال اور جمیع کائنات سے اکمل و افضل مظہریت
مذکورہ پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ثابت ہے کہ اس لئے کہ کمال امور اضافیہ یعنی ہے ہے۔"
(از اعدادات علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ (المتوفی ۱۹۶۶ء))

حضرت شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حاجی امداد اللہ
مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر اولیائے کالہین کی تصانیف میں اسی قسم کی عبارات موجود ہیں۔
لہذا جانے پھر، بوبندی اور وہابی حضرات ان افراد کو کافر و مشرک کہنے سے کیوں گریزاں ہیں اور
اگر کفر کی مشین چلتی ہے تو خواجہ غلام فرید و شیخ مولانا محمد یار رحمۃ اللہ علیہما علیہ السلام اور سنی
مسلمانوں پر۔

حضرت شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ) فرماتے ہیں:

"تم محمد عظیم الشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھ گمان کرتے ہو۔ جیسے کہ تم سراب کو دور
سے دیکھ کر پانی سمجھتے ہو اور وہ ظاہر نظر میں پانی ہی ہے مگر حقیقتاً آب نہیں ہے بلکہ سراب ہے۔
اسی طرح جب تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آؤ گے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پاؤ
گے بلکہ صورت محمد یہ میں اللہ تعالیٰ کو پاؤ گے اور یہ محمد یہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔"
(فتوحات مکیہ جلد ثانی صفحہ نمبر ۱۲۷ از علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

"صورت مرشد کہ ظاہر میں دیکھی جاتی ہے۔ مشاہد حق سبحانہ و تعالیٰ کا ہے آب و
گل (پانی اور مٹی) کے پردے میں اور جو صورت مرشد کہ غلوت میں نمودار ہوتی ہے۔ وہ
مشاہد حق سبحانہ و تعالیٰ کا ہے۔ بے پردہ آب و گل کے "ان اللہ خلیق اعم صوریات

فوائد فریدیہ،
لیا جائے تو غلطی واقع ہو جائے۔
وغیرت میں مشہور عبارات ایسی ہیں۔ بلکہ سورتہ نصیحتی میں
جو بعض عبارات ہیں ان کا تعلق سنہ و تبدیلیات سے ہے۔

الرحمن ومن وائى لفظ وائى الحق اس کے حق میں درست ہے۔

(۱۱۱) مئی سائل اولیاء، صفحہ نمبر ۵۵، مطبوعہ لعل آباد، از حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

• خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کیلئے مقدر ہو چکا ہے کہ وہ اپنی آقا میں جبر عبادت ہے ان کی "ہودیت" سے توحید صفاتی کا جلوہ دیکھیں اور ان کیلئے آقا کیلئے بننا ہے۔ پس اصل جس نے مختلف مظاہر کائنات میں ظہور فرمایا، چنانچہ ہوتا ہے کہ جب سالک اپنے "انا" پر نظر کرتا ہے تو اس کی نظر اپنے "انا" پر مرکب نہیں جاتی بلکہ وہ اس "انا" کے واسطے سے اصل وجود تک جو سب "انائوں" کا مبداء اول ہے پہنچ جاتی ہے۔ جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کی نظر میں صرف اصل وجود ہی رہ جاتا ہے اور تمام کے تمام مظاہر و اشکال درمیان سے غائب ہو جاتے ہیں یہ توحید ذاتی کا تمام ہے۔

(اعداد، صفحہ نمبر ۳۷، مطبوعہ جدیدہ، یاد پاکستان، لاہور، از شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

• توحید صفاتی سے مراد یہ ہے کہ سالک مختلف صورتوں اور مظاہر میں صرف ایک کو جلوہ گرد دیکھے اور بغیر کسی شک و شبہ کے اس بات کو بدلیہ مان لے کہ سارے اختلافات ایک ہی اصل میں ثابت اور موجود ہیں پھر وہ اس اصل کو توحید و توحید صورتوں میں جلوہ گر بھی دیکھے اور ہر جگہ اس اصل کو پہچانے۔ (اعداد، صفحہ نمبر ۳۷، مطبوعہ جدیدہ، یاد پاکستان، لاہور، از شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

• وجود تیرے اس وجدان کا نام ہے کہ حق اپنے اہل و صفات کے ساتھ نبی ذات میں جلوہ گر ہو اور تو تو نہ رہے اور وہی ہو، پس بندہ ایسا ہو جائے میرا کہ نہیں اور حق کو جیسا کہ کم بزل سے تھا۔ (انفاس، صوفی نمبر ۲۳۵، مطبوعہ لاہور، از شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ) فرماتے ہیں:

یعنی تو نہ رہے اصل کمال یہی ہے جب تو نہ رہے گا تو خدا نہیں رہے گا۔ پس ایک مگر میں رو بہمان نہیں سماتے۔ (انفاس، صفحہ ۱۵، مطبوعہ لاہور، از شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۵ھ) فرماتے ہیں:

اے بھائی حجاب نہیں ہے۔ تو اپنے ہونے کے ساتھ ہی حجاب میں ہے۔ تو اپنے

ہاں اور میان سے اتحاد ہے اور جب تو نہ رہے گا تو خدا تعالیٰ کے ساتھ اور کچھ نہ دیکھے گا اور نہ ہاں لگا۔ (محب کتابات قدوسیہ، صفحہ نمبر ۲۹، مطبوعہ لاہور)

حضرت باقی باللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۰۱ھ) فرماتے ہیں:

اے سید جب آپ نے سب کو ایک دیکھا تو سب کہاں رہے؟ بلکہ ایک ہی رہ گیا۔ سہا آگے اور آگے مقصود کے درمیان میں کوئی فاصلہ نہیں۔ اگر فاصلہ ہے تو صرف اتنا کہ آپ نے اپنے آپ سے خود جدا سمجھ رہے ہیں اور جب آپ نے جان لیا کہ آپ آپ نہیں ہیں بلکہ (یعنی حق) ہے تو پھر کوئی فاصلہ نہ رہا (رسالہ نور وحدت، صفحہ نمبر ۲۷، مطبوعہ نجیب آباد، از حضرت خواجہ باقی باللہ)۔ حضرت ابو سعید مبارک رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور تحقیق وجود واحد ہے اور اجناس (صورثیں) مختلف رنگ رنگ ہیں اور وہ وجود تمام

• اعداد کی حقیقت اور ان کا باطن ہے اور تمام کائنات اسی وجود سے خالی نہیں ہے۔ (تحریر مستحق شرف، صفحہ نمبر ۱۲، مطبوعہ لاہور، از حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ)

نے مولوی احمد حسن کے جواب میں فرمایا کہ

شیخ عین رسول ہے، بلکہ عین حق ہے، نہیں بلکہ صورت حق ہے۔

(فیض انوار، صفحہ نمبر ۱۹، مطبوعہ لاہور، اشرفیات مولوی اشرف علی تھانوی)

غیر کو نظروں سے تو اپنی نکال

چشم دل سے مگر دیکھ حق کا جمال

دوسرا ہے کون یہاں حق کے سا

کس لئے احوال بنا ہے بے حیا

(نذائے روح، صفحہ نمبر ۱۷، مطبوعہ لاہور، از حاجی امداد اللہ مہاجر کی)

مسئلہ وحدۃ الوجود حق و صحیح مستدریس مسئلہ شک و شبہ نیست۔

(رسالہ در بیان وحدۃ الوجود، صفحہ نمبر ۱۷، مطبوعہ لاہور، از حاجی امداد اللہ مہاجر کی)

الصادق، صوفی نمبر ۱۱، جلد ۱۵، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، پاکستان (انوار کلیس، صفحہ نمبر ۱)

- فرمایا کہ ”یہ مسئلہ (وحدۃ الوجود) حسن و صحیح مطابق للواقع ہے۔ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں، مہتمد علیہ تہامی مشائخ کا ہے۔“ (امداد الشافعی صفحہ نمبر ۲۸ طبع لاہور از مولوی اشرف علی تھانوی)
- چونکہ ذکر روح کے غلبہ میں (جسکو مشاہدہ کہتے ہیں) کثرت خدا کی یکسانی میں قیام ہو جائے یہاں تک کہ سالک کے مشاہدہ میں ذات مطلق کے مشاہدہ کے سوا کچھ نہ ہو۔ یہ مرتبہ مشاہدہ کا ہے۔ (فیہ انقلاب صفحہ نمبر ۱۸ طبع لاہور از مولوی ابو محمد انصاری امداد اللہ علیہ رحمۃ)

علمائے دیوبند اور مسئلہ وحدۃ الوجود

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی (المتوفی ۱۳۵۲ھ)

اور حدیث مذکورہ (کنز سمعہ) میں وحدۃ الوجود کی طرف چمکتا ہوا اشارہ ہے اور دارے بزرگ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے زمانہ تک اس مسئلہ وحدۃ الوجود میں بڑے عقیدہ اور حرا میں تھے اور میں اس کا قائل ہوں لیکن عقیدہ نہیں۔

(فیض الہادی صفحہ نمبر ۳۲۸ جلد ۲ طبع لاہور از مولوی انور شاہ کشمیری)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی (المتوفی ۱۳۶۲ھ)

مسئلہ (وحدۃ الوجود) حسن و صحیح للواقع ہے اس مسئلہ میں کچھ شک و شبہ نہیں۔

(امداد الشافعی صفحہ نمبر ۲۸ طبع لاہور از مولوی اشرف علی تھانوی)

- خلاصہ دعویٰ کا یہ ہوا کہ کل ممکنات تو صرف موجود ظاہری ہیں اور حقیقت میں کوئی موجود حقیقی یعنی موصوف بکمال ہستی نہیں بجز ذات حق کے۔

(الاصول من مہمات تصوف صفحہ نمبر ۸۸ طبع لاہور از مولوی اشرف علی تھانوی)

مولوی محمد اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۳۳۶ھ) کہتے ہیں:

اسی طرح جب اس طالب کے نفس کامل کو روحانی کشش اور جذب کی موجیں دریاے احدیت کی گہری تہہ میں کھینچ لے جاتی ہیں تو ”اننا الحق“ اور ”لہی جنسی سوری اللہ“ کا آواز اس سے صادر ہوتے لگتا ہے اور یہ حدیث قدسی ”کنت سمعہ اللہ

سمع بہ و بصرہ اللہ الذی یبصر بہ و یدہ اللہ الذی یبطش بہا اور ایک روایت کی رو سے ”ولسانہ اللہ یبتکلم بہ“ اسی حال کی حکایت ہے اور حدیث اذ قال اللہ علی لسان امیہ سمع اللہ لمن حمدہ اور حدیث ”بقضی اللہ علی لسان لیبہ ما شاء“ اسی سے لگایا ہے۔ اس کی تفصیل کو دوسرے مقام پر چھوڑ دیتے۔

وراء ذاک فلا قول لالہ

مر لسان السطوق عندہ اخرس

یعنی اس کے سوا میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ ایسا غیب ہے جس سے بولنے والی زبان کوگی اور زہار خبردار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش نہ آنا، کیونکہ جب وادی قدس کی آگ سے ندائے ”انسی اننا اللہ رب العالمین“ صادر ہوئی تھی تو پھر اشرف موجودات سے جو حضرت ذات سبحانہ و تعالیٰ کا منہ ہے اگر ”اننا الحق“ کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ (مصابط مستقیم صفحہ نمبر ۳۰۷ طبع لاہور از مولوی اسماعیل دہلوی)

قائلین مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیائے کاملین کے ارشادات گرامی

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں:

جو شخص قائل تو حید و جود کی کامواس کو کافر کہنا اور اس کے پیچھے ناز پڑھنے سے پرہیز کرنا اور ان سے مناکحت نہ کرنا، اور اس کا بیچ نہ لگانا ہرگز گوارا نہیں بلکہ اس کو مسلمان اور ایمان سے جانا چاہیے۔ اور جو معاملات فیما بین مسلمانان اہلسنت کے ہیں ان کا ہر حال اس کے ساتھ کرنا چاہیے۔ مثلاً سلام کی ابتداء و جواب سلام و جواب عطیہ، عیادت مرثیہ، و جنازہ ادا کرنا، فقرت و رحمت، ایسے معاملات میں ان سے پرہیز نہ کرنا چاہیے۔ البتہ یہ اعتقاد یعنی اقرار تو حید و جود کی ضروریات عقائد اسلام سے نہیں اگر کسی کو اس مسئلہ کا اعتقاد نہ ہو اور وہ

اس مسئلہ کو نہ جانتے تو اس کے اسلام میں کچھ نقصان لازم نہیں آتا۔

لیکن اولیاء اللہ جو کامل توحید و جدیدی گزرے ہیں ان کی تحقیر و اہانت و تکفیر و تذلیل نہ کرنا چاہیے۔ اور عوام کے حق میں یہی بہتر ہے کہ اس مسئلہ میں کئی وثائبات سے سکوت اختیار کریں اور اس میں بحث و تکرار نہ کریں۔ اس واسطے کہ ہر شخص کی عقل میں یہ مسئلہ نہیں آتا۔ اور باعث غم و عقیدہ ہو جاتا ہے۔ (نور الیومینہ ص ۱۵۵ مطبوعہ کراچی)

حضرت علامہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۲ھ) فرماتے ہیں:

اگر کجوبیت میں اولیاء کرام سے تلاقی و مشرک بھی کوئی قول و فعل سرزد ہو جائے تو ان کو

یہ ایمان نہ کہنا چاہیے۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۹۰ مطبوعہ کراچی، انظار فرید الدین عطار)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

صوفیاء کے ساتھ حسن ظن اور خوش عقیدگی کا اظہار بڑا ضروری ہے اور ان کے معاملات کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانے کی بجائے یوں گمان کرنا چاہیے کہ یہ امور ظاہر و باطن پر مخالف شریعت ہیں مگر حقیقت میں مخالف نہیں۔ بالعرض اگر مخالف بھی ہوں تو حالت شکر و حال اور ہجرت میں صادر ہوئے ہیں۔ ان بزرگانِ دین کی عزت و کمال کا میدان طعن و تشنیع کے گرد و غبار سے صاف دھیرا ہے۔ (مرآۃ البحرین صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ لاہور، اشاعت عبدالحق محدث دہلوی)

مشائخ کی لغزشیں شکر و حال کے غلبہ کا نتیجہ ہوا کرتی ہیں غلبہ حال میں جو اقوال و افعال ان سے رونما ہوتے ہیں وہ کلید و اتباع کیلئے ضروری نہیں اور وہ لوگ ان معاملات میں مجبور و معذور ہیں یا دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ بزرگ ان چیزوں میں بے اختیار تھے۔ (مرآۃ البحرین صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ لاہور، اشاعت عبدالحق محدث دہلوی)

شیخ عبدالوہاب متقی کی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۷۰ھ)

آپ نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو رخصت کرتے وقت یہ

نصیحت فرمائی:

”اگر تم مشائخ کی کتابوں کا مطالعہ کرو اور ان سے استفادہ کرو تو بہتر اور قابل
ہو گا۔ لیکن ایک شرط کے ساتھ اور وہ یہ کہ جہاں تک ہو سکے مبہم اور شک میں ڈالنے
والوں میں نہ پڑنا۔“

اور یہ بھی فرمایا کہ پھر اگر تم دیکھو کہ اہل طریقت کے کچھ کلمات ظاہر شریعت کے
ہیں تو ان کی تردید کی صورت یہ ہے کہ کبھی تو ان بزرگوں کی طرف ان کلمات کی نسبت
الفاظ کی تردید اور کبھی ان کی تاویل کرلو۔ اور ظاہر شریعت اور امور دین حق سے ان کی
بیان کرنا اور پھر اگر تطبیق و تاویل آسانی نہ کر سکو تو بہتر یہ ہے کہ اس میں سکوت و خاموشی
کرے۔

(نور الیومینہ، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ص ۱۰۷)

از شراح مولوی عبدالکلیم شیخ صفحہ نمبر ۲۳۳ مطبوعہ کراچی)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۲ھ) فرماتے ہیں:

”صاحب شکر معذور ہوتا ہے۔ عقید کے لائق صوفیوں کے علوم ہیں۔ شکر کے علوم لائق
ظہر نہیں ہیں۔ (کتوبات ذخیر الاول صفحہ نمبر ۶۸ مطبوعہ کراچی)

امیر السیر الدین محمود جہاں داغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۸۸ھ)

خواجہ صاحب سے ایک شخص نے سوال کیا کہ خواجہ بابا زید قدس سرہ العزیز نے فرمایا
”الی اعظم من لوازم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات کیونکر ہے۔ جناب خواجہ صاحب نے
”بے کلمات مشائخ اور قسم حال و کیفیت ہوتے ہیں ان کو انشوات کہتے ہیں جیسے یہ قول ان کا
”الحس فی جنبی مولی اللہ تعالیٰ“ اور یہ کہنا ”صبحانی ما اعظم شہائی“ ”موان
لو انشوات عشاق کہتے ہیں یہ باتیں غلبات احوال میں ان سے سرزد ہوتی ہیں کہ ہمارے
”امانی حال کے غلبہ کہتے ہیں اور جو یہ کہتے ہیں کے بعد افعال و اقوال کو قریب اور تہذیب کے ساتھ
بہت کہہ دیا جائے۔ (عارف المعارف صفحہ نمبر ۵۹۸)

جب انسان کی ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ (عارف المعارف صفحہ نمبر ۵۸۲، از شیخ
الہ بن سرور دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخاً کہنے سے پرہیز لازم ہے۔ اور جو اس الناس کو واجب ہے کہ اس مسئلہ میں اثبات و نفی کوئی بات منہ سے نہ نکالیں اور اس بارہ میں بحث نہ کریں کہ قبا و عقیدہ کا اندیشہ ہے۔

(معارف انوار مشرقی، صفحہ نمبر ۳۸، پتہ اول، حصہ اول، مطبوعہ لاہور، الرسولی محمد بن عربی راجہ ہندی) ساقیوں شہادت از مفتی محمد شفیع کراچی (البتولی ۱۳۹۶ھ)

دوسری ضروری بات یہ ہے کہ بعض بزرگوں کے حالات یا مقامات میں اگر آپ کو کوئی ایسی چیز نظر پڑے جو خلاف شرع ہو تو اس کے متعلق ان کی طرف سے تو اتنا خیال کر لیں کافی ہے کہ ممکن ہے کہ ان کو کوئی غدر ہو یا ممکن ہے کہ واقعہ کے مثل میں غلطی ہو گئی ہو۔ اس لئے بدگمانی سے اپنے آپ کو بچائیے مگر اس کا اجماع اپنے عمل میں ہرگز نہ کرے۔ اجماع اس چیز کا چاہیے جو جمہور امت کے نزدیک شریعت کا حکم ہے۔

(تقریر مفتی محمد شفیع اور تقریر مولانا امین الاسلام علی محمد عبداللہ بن اسعد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ (البتولی ۶۸ھ) - مطبوعہ ۱۳۸۷ھ) کراچی (۱۳۸۷ھ)

مسئلہ وحدۃ الوجود کے قائلین مشہور اولیاء کرام کے اسماء گرامی

- ۱۔ حضرت شیخ اکبر محمد بن ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۔ حضرت شیخ صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۳۔ حضرت شیخ عبدالکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۴۔ حضرت شیخ عبدالرزاق جھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۵۔ حضرت شیخ اماں اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۶۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۷۔ حضرت شیخ شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۸۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۹۔ حضرت شیخ سید محمد گیسو ورازا رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۰۔ حضرت شیخ سید جعفری رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت خواجہ سعید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۰۔ حضرت ملا نور الدین جامی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۱۔ حضرت ملا عبدالغفور لاری رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۲۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۳۔ حضرت شیخ عبدالرزاق کاشی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۴۔ حضرت شیخ شمس الدین نقازی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۵۔ حضرت شیخ قیصری رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۶۔ حضرت شیخ سعید الدین فرغانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۷۔ حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۸۔ حضرت شیخ ابراہیم کریمی مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۹۔ حضرت شیخ حسام الدین علی متقی بک رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۰۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۱۔ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۲۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بزرگ (خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

۲۳۔ (اور خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بھی اسی طرح (مسئلہ وحدۃ الوجود پر)

۲۴۔ پایا جاتا ہے۔ (نوائے فریدی صفحہ نمبر ۱۳۸، ۱۳۹ مطبوعہ کراچی، اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

۲۵۔ سلف "نوائے فریدی" حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

علمائے دیوبند کی نظر میں

۱۔ حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ (م ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء)

۲۔ پنجاب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے تلیل القدر مشائخ میں سے تھے فرمانروایان

۳۔ بہاولپور کے بہادر شہد تھے۔ ان کے خطوط کا ایک مجموعہ "مقائیس المجالس" کے نام

سے ہے۔ (امامہ الرشیدؑ اور امام علیؑ کے درمیان میں ۷۶)

کوشنیازی

”حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اس علاقہ کے روحانی حکمران تھے۔ آپ کے علمی مقام، فکری سرے اور شاعرانہ عظمت پر غور فرمائیے، مجھے تو خواجہ صاحب سراپکی زبان کے روی نظر آتے ہیں۔ ان کا کلام زندگی اور طاقت کا بیجا ہے اور عمل کی بجوت ہے۔“
(شرح دیوان فرید منیر نمبر ۳۴ مطبوعہ دکن، از مولانا نور احمد عس)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

مخلص عشق چشتیاں پہ طوبہ شعلہ از خواجہ غلام فرید
ہر کہ از عشق جرمہ زچشید اوچہ داند کہ نبوت خواجہ فرید
سرخ کلم ز آشیایاں پہ پرید نالہائے فرید چوں ہشتیا
دہر عاشقان پاک سرشت شاید عاشقان بزم وحید
دیگران خجیہ کار و خواجہ ما جلست عشق پادہ پادہ ورید
سرمہ چشم شد بخاری را خاکپائے غلام خواجہ فرید
حسرتے از دل ندیم نہ رفت کہ نصیبش نہ شد لگاؤ فرید
(۱)۔ (سوانح الامام علی نمبر ۱۰۱، ۱۰۲ مطبوعہ دکن، از سید عطاء اللہ شاہ بخاری)
(۲)۔ (شرح دیوان فرید منیر نمبر ۳۴ مطبوعہ دکن، از مولانا نور احمد عس)

کتبہ معاویہ، دار معاویہ، ۲۳ کوٹ تعلق شاہ دکن شہر (جس کا تعلق دیوبند کی مکتبہ فکر سے ہے) نے اپنے سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۷ (جنوری ۱۹۸۲ء) کے سرورق پر خواجہ صاحب کا نام ہی اس طرح تحریر فرمایا ہے:

”حضرت خواجہ غلام فرید چاچہ وی رحمۃ اللہ علیہ“

سید ابو ذر بخاری، ابن سید عطاء اللہ شاہ بخاری لکھتے ہیں:

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب فاروقی چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ مدفون چاچہ الی شریف

(یہاں پور شیش)۔ (حاشیہ سوانح الامام علی نمبر ۱۰۱، ۱۰۲ مطبوعہ ۱۳۷۳ھ)

مولوی لال حسین اختر (سابق ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ مکتب نبوت پاکستان) لکھتا ہے:

۱۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب

عارف ربانی رحمۃ اللہ علیہ

(سلسلہ اشاعت ہر مجلس تحفظ مکتب نبوت یہاں پور ۱۹۹۰ء، ۱۳۸۶ھ، یکم مارچ ۱۹۶۷ء)

۲۔ حضرت شیخ الاسلام قطب الاقطاب

خواجہ غلام فرید صاحب قدس سرا

(سلسلہ اشاعت نمبر ۱۰۱، ۱۰۲ مطبوعہ ۱۳۸۶ھ، ۱۳۸۶ھ، یکم مارچ ۱۹۶۷ء)

داسن کوڑا دیکھ

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ صفت ہے کہ بعض لوگوں نے حضرت حق کو آپ کی شکل و صورت میں دیکھا ہے۔ (امداد المصنفین، سلسلہ نمبر ۱۳۶ مطبوعہ لاہور، مصنف مولوی اشرف علی تھانوی)
۲۔ حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحب نے مولوی احمد حسن کے جواب میں فرمایا کہ شیخ مین رسول ہے بلکہ مین حق ہے جس بلکہ صورت حق ہے۔

فیض الرحمن، لغو شاعر مولوی اشرف علی تھانوی سنی نمبر ۱۹

مطبوعہ پتہ اور ۱۹۳۷ء صدقہ حق شریف دیوبند کی کراچی)

۱۔ جنہوں نے حضرت شیخ (حاجی امداد اللہ) کو دیکھا گویا انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ (قصص الانبیاء فی نمبر ۱۰ مطبوعہ لاہور، از مولوی اشرف علی تھانوی)

۲۔ مٹی میں ایک فقیر تاج کا منہ لکھا پھر کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کیا دیکھتے ہو؟
جواب دیا خدا کو دیکھا ہوں۔ (امداد المصنفین، سنی نمبر ۳۳، مطبوعہ لاہور، مصنف مولوی اشرف علی تھانوی)

قسم اقبلہ روئے تو یار رسول اللہ

رواست سجدہ ہوئے تو یار رسول اللہ

ترجمہ: یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے روئے مبارک کے قبلہ کی قسم ہے کہ سجدہ

کرنا آپ کی طرف جائز ہے۔ (السنۃ الجلیہ فی الہدیۃ ص ۱۰۰ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ کراچی از مولوی اشرف علی قانوی)

• خواجہ بایزید قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ لو انی اعظم من لواحد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی میرا جند ارسل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جند اسے بلند ہوگا)۔

(السنۃ الجلیہ فی الہدیۃ ص ۱۰۰ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ کراچی از مولوی اشرف علی قانوی)

• اَلَاؤُ لِبَنَاتٍ عَزَّابُہُنَّ اللّٰہُ وَلَا یُزَیُّ الْقُرْآنُ اِلَّا الْفَسَادُ۔

یعنی اولیاء کرام اللہ کی دولتیں ہوتی ہیں اور وہ انہوں کو صرف محرم لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں۔ (مدارج العلوم شرح مشکوٰۃ ص ۶۹۶ مطبوعہ لاہور از مولانا محمد زکریا عریضی بریلوی)

• پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوجتے تھکوا کا رستہ

جو رکھتے اپنے سنتوں میں ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ تھکوا، صفحہ نمبر ۹ مطبوعہ بریلوی از مولوی محمود الحسن دیوبندی)

• دور الہیاء درسی حضرت امام صاحب (مولوی عبدالکبار غزنوی غیر مقلد) نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب صفہ میں سے کسی صحابی کو دیکھنا چاہتا ہے۔ تو وہ گزریالہ میں شاہ محمد شریف صاحب (امیر جماعت اہلحدیث) کو چاہیے۔

(رسالہ ازمی و صحیحہ صفحہ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ ملتان)

• مستقر سید محمد شریف گزریالی سابق امیر جماعت اہلحدیث (پنجاب)

• حضرت حاجی احمد اللہ صاحب فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر مقدس سے خود بصورت حضرت میا بیچ صاحب قدس سرہ ٹکے اور تمامہ لپٹا ہوا اور تراپچہ دست مبارک میں لئے ہوئے تھے۔ میرے سر پر رکھ دیا اور کچھ فرمایا اور اوپس تشریف لے گئے (احمد رضا خان صفحہ نمبر ۷۱ مطبوعہ لاہور از مولوی اشرف علی قانوی)

• مرید کو یقین کے ساتھ یہ چاہنا چاہیے کہ شیخ (بی و مرشد) کی روح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید تو گوشہ کے جسم سے دور ہے

لیکن انکی روحانیت سے دور نہیں۔ (امداد السکوت صفحہ نمبر ۶۸ مطبوعہ لاہور از مولوی رشید احمد تھکوا، دیوبندی)

• حضرت بایزید عظامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

سجانی ما اعظم شائی۔ (کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۵۰۰ مطبوعہ کراچی از مولانا محمد شرفی)

• حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”میں نے اپنے رب کو فردوس کے باغچے میں دیکھا تو جہان کی صورت میں۔“

(الہدایۃ الساری فی فیض الیاری، صفحہ نمبر ۵۰۰ مطبوعہ لاہور از مولوی بدر عالم ہرخی دیوبندی)

• حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”زایت رہی علی صورة امر د جعد قطط۔“

”دیکھا میں نے اپنے رب کو امر د بہت گونگر بالوں والے کی شکل پر۔“

(السنۃ الجلیہ صفحہ نمبر ۳۰۰ مطبوعہ ملتان از مولوی اشرف علی قانوی)

• لا الہ الا اللہ وحشی رسول اللہ۔ (السنۃ الجلیہ صفحہ نمبر ۱۱۰ مطبوعہ ملتان از مولوی اشرف علی قانوی)

• حاجی امداد اللہ صاحب اپنے حیدر مرشد کی قبر کے متعلق فرماتے ہیں:

جس کو ہوے شوق دیدار خدا

ان کے مرقد کی کرے زیارت دو جا

.....

دیکھتے ہی اس کے مجھ کو ہے یقین

اس کو ہو دیدار رب العالمین

(کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۱۵۸ مطبوعہ کراچی)

• جب ان حضرات (اولیاء کرام) کی تحقیق یہ ہے کہ جب بھی رکعت حق ہوگی شیخ ہی

کی صورت میں ہوگی تو ظاہر ہے کہ جب غیر صورت میں ہوگی تو وہ رکعت حق نہ ہوگی۔ پھر اس سے

اعراض کل اعراض و اشکال کیا ہو سکتا ہے۔ (امداد السکوت صفحہ نمبر ۷۵ مطبوعہ لاہور از مولوی اشرف علی قانوی)

• مولوی عبدالرزاق شیخ آبادی مولوی حسین احمد مدنی کے متعلق لکھتا ہے:

”تو پھر خدا کا جن آنکھوں نے گزی گاڑے میں مغفوت اس بندے کو دیکھا ہے

و کیوں نہ کہیں ہم نے خود اللہ بزرگ برتر کا جلوہ اپنی اسی سرزمین پر دیکھا ہے؟“

(روزنامہ النجمہ، علی شاخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر ۲۴ شریعت مدنیہ (کوئٹہ، پاکستان)

مصنف رضا خانی مذہب اور مصنف گمراہ کن عقائد کیلئے

لحظہ فکریہ

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ“۔

(سورۃ النور آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو۔ بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔“ (البیان)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت میں ظن سے مراد بہت ہے۔

قال علماءنا فالظن هنا وظن الآفة هو التهمة۔

(الجامع لا حکام القرآن، صفحہ نمبر ۳۲۱، جلد ۶ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، لاہور، ۱۴۰۷ھ/۲۰۱۶ء)

علامہ فرماتے ہیں:

مؤمن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے۔ اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنی مراد لینا یا وجود اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔ (غزالی، المعروفان صفحہ نمبر ۸۲، مطبوعہ لاہور)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ حق تعالیٰ نے مسلمانوں کا خون، مسلمانوں کا مال اور مسلمانوں کے حق میں بگمائی

کرنا تینوں چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (سبیل سعادۃ، صفحہ نمبر ۲۸۸، مطبوعہ لاہور، ادارہ محمد غزالی)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: حیا اختیار کرنا اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنا ایمان کی دو شاخیں ہیں۔ اور قس کوئی اور

بیہودہ باتیں منافقت کی دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم گمان کرنے سے بچو

کیونکہ گمان کہ سب سے بھولائی بات ہے۔ (بخاری شریف رقم الحدیث ۶۰۶۵، ۶۰۶۶، ۶۰۶۷، ۶۰۶۸، ۶۰۶۹، ۶۰۷۰، ۶۰۷۱، ۶۰۷۲، ۶۰۷۳، ۶۰۷۴، ۶۰۷۵، ۶۰۷۶، ۶۰۷۷، ۶۰۷۸، ۶۰۷۹، ۶۰۸۰، ۶۰۸۱، ۶۰۸۲، ۶۰۸۳، ۶۰۸۴، ۶۰۸۵، ۶۰۸۶، ۶۰۸۷، ۶۰۸۸، ۶۰۸۹، ۶۰۹۰، ۶۰۹۱، ۶۰۹۲، ۶۰۹۳، ۶۰۹۴، ۶۰۹۵، ۶۰۹۶، ۶۰۹۷، ۶۰۹۸، ۶۰۹۹، ۶۱۰۰، ۶۱۰۱، ۶۱۰۲، ۶۱۰۳، ۶۱۰۴، ۶۱۰۵، ۶۱۰۶، ۶۱۰۷، ۶۱۰۸، ۶۱۰۹، ۶۱۱۰، ۶۱۱۱، ۶۱۱۲، ۶۱۱۳، ۶۱۱۴، ۶۱۱۵، ۶۱۱۶، ۶۱۱۷، ۶۱۱۸، ۶۱۱۹، ۶۱۲۰، ۶۱۲۱، ۶۱۲۲، ۶۱۲۳، ۶۱۲۴، ۶۱۲۵، ۶۱۲۶، ۶۱۲۷، ۶۱۲۸، ۶۱۲۹، ۶۱۳۰، ۶۱۳۱، ۶۱۳۲، ۶۱۳۳، ۶۱۳۴، ۶۱۳۵، ۶۱۳۶، ۶۱۳۷، ۶۱۳۸، ۶۱۳۹، ۶۱۴۰، ۶۱۴۱، ۶۱۴۲، ۶۱۴۳، ۶۱۴۴، ۶۱۴۵، ۶۱۴۶، ۶۱۴۷، ۶۱۴۸، ۶۱۴۹، ۶۱۵۰، ۶۱۵۱، ۶۱۵۲، ۶۱۵۳، ۶۱۵۴، ۶۱۵۵، ۶۱۵۶، ۶۱۵۷، ۶۱۵۸، ۶۱۵۹، ۶۱۶۰، ۶۱۶۱، ۶۱۶۲، ۶۱۶۳، ۶۱۶۴، ۶۱۶۵، ۶۱۶۶، ۶۱۶۷، ۶۱۶۸، ۶۱۶۹، ۶۱۷۰، ۶۱۷۱، ۶۱۷۲، ۶۱۷۳، ۶۱۷۴، ۶۱۷۵، ۶۱۷۶، ۶۱۷۷، ۶۱۷۸، ۶۱۷۹، ۶۱۸۰، ۶۱۸۱، ۶۱۸۲، ۶۱۸۳، ۶۱۸۴، ۶۱۸۵، ۶۱۸۶، ۶۱۸۷، ۶۱۸۸، ۶۱۸۹، ۶۱۹۰، ۶۱۹۱، ۶۱۹۲، ۶۱۹۳، ۶۱۹۴، ۶۱۹۵، ۶۱۹۶، ۶۱۹۷، ۶۱۹۸، ۶۱۹۹، ۶۲۰۰، ۶۲۰۱، ۶۲۰۲، ۶۲۰۳، ۶۲۰۴، ۶۲۰۵، ۶۲۰۶، ۶۲۰۷، ۶۲۰۸، ۶۲۰۹، ۶۲۱۰، ۶۲۱۱، ۶۲۱۲، ۶۲۱۳، ۶۲۱۴، ۶۲۱۵، ۶۲۱۶، ۶۲۱۷، ۶۲۱۸، ۶۲۱۹، ۶۲۲۰، ۶۲۲۱، ۶۲۲۲، ۶۲۲۳، ۶۲۲۴، ۶۲۲۵، ۶۲۲۶، ۶۲۲۷، ۶۲۲۸، ۶۲۲۹، ۶۲۳۰، ۶۲۳۱، ۶۲۳۲، ۶۲۳۳، ۶۲۳۴، ۶۲۳۵، ۶۲۳۶، ۶۲۳۷، ۶۲۳۸، ۶۲۳۹، ۶۲۴۰، ۶۲۴۱، ۶۲۴۲، ۶۲۴۳، ۶۲۴۴، ۶۲۴۵، ۶۲۴۶، ۶۲۴۷، ۶۲۴۸، ۶۲۴۹، ۶۲۵۰، ۶۲۵۱، ۶۲۵۲، ۶۲۵۳، ۶۲۵۴، ۶۲۵۵، ۶۲۵۶، ۶۲۵۷، ۶۲۵۸، ۶۲۵۹، ۶۲۶۰، ۶۲۶۱، ۶۲۶۲، ۶۲۶۳، ۶۲۶۴، ۶۲۶۵، ۶۲۶۶، ۶۲۶۷، ۶۲۶۸، ۶۲۶۹، ۶۲۷۰، ۶۲۷۱، ۶۲۷۲، ۶۲۷۳، ۶۲۷۴، ۶۲۷۵، ۶۲۷۶، ۶۲۷۷، ۶۲۷۸، ۶۲۷۹، ۶۲۸۰، ۶۲۸۱، ۶۲۸۲، ۶۲۸۳، ۶۲۸۴، ۶۲۸۵، ۶۲۸۶، ۶۲۸۷، ۶۲۸۸، ۶۲۸۹، ۶۲۹۰، ۶۲۹۱، ۶۲۹۲، ۶۲۹۳، ۶۲۹۴، ۶۲۹۵، ۶۲۹۶، ۶۲۹۷، ۶۲۹۸، ۶۲۹۹، ۶۳۰۰، ۶۳۰۱، ۶۳۰۲، ۶۳۰۳، ۶۳۰۴، ۶۳۰۵، ۶۳۰۶، ۶۳۰۷، ۶۳۰۸، ۶۳۰۹، ۶۳۱۰، ۶۳۱۱، ۶۳۱۲، ۶۳۱۳، ۶۳۱۴، ۶۳۱۵، ۶۳۱۶، ۶۳۱۷، ۶۳۱۸، ۶۳۱۹، ۶۳۲۰، ۶۳۲۱، ۶۳۲۲، ۶۳۲۳، ۶۳۲۴، ۶۳۲۵، ۶۳۲۶، ۶۳۲۷، ۶۳۲۸، ۶۳۲۹، ۶۳۳۰، ۶۳۳۱، ۶۳۳۲، ۶۳۳۳، ۶۳۳۴، ۶۳۳۵، ۶۳۳۶، ۶۳۳۷، ۶۳۳۸، ۶۳۳۹، ۶۳۴۰، ۶۳۴۱، ۶۳۴۲، ۶۳۴۳، ۶۳۴۴، ۶۳۴۵، ۶۳۴۶، ۶۳۴۷، ۶۳۴۸، ۶۳۴۹، ۶۳۵۰، ۶۳۵۱، ۶۳۵۲، ۶۳۵۳، ۶۳۵۴، ۶۳۵۵، ۶۳۵۶، ۶۳۵۷، ۶۳۵۸، ۶۳۵۹، ۶۳۶۰، ۶۳۶۱، ۶۳۶۲، ۶۳۶۳، ۶۳۶۴، ۶۳۶۵، ۶۳۶۶، ۶۳۶۷، ۶۳۶۸، ۶۳۶۹، ۶۳۷۰، ۶۳۷۱، ۶۳۷۲، ۶۳۷۳، ۶۳۷۴، ۶۳۷۵، ۶۳۷۶، ۶۳۷۷، ۶۳۷۸، ۶۳۷۹، ۶۳۸۰، ۶۳۸۱، ۶۳۸۲، ۶۳۸۳، ۶۳۸۴، ۶۳۸۵، ۶۳۸۶، ۶۳۸۷، ۶۳۸۸، ۶۳۸۹، ۶۳۹۰، ۶۳۹۱، ۶۳۹۲، ۶۳۹۳، ۶۳۹۴، ۶۳۹۵، ۶۳۹۶، ۶۳۹۷، ۶۳۹۸، ۶۳۹۹، ۶۴۰۰، ۶۴۰۱، ۶۴۰۲، ۶۴۰۳، ۶۴۰۴، ۶۴۰۵، ۶۴۰۶، ۶۴۰۷، ۶۴۰۸، ۶۴۰۹، ۶۴۱۰، ۶۴۱۱، ۶۴۱۲، ۶۴۱۳، ۶۴۱۴، ۶۴۱۵، ۶۴۱۶، ۶۴۱۷، ۶۴۱۸، ۶۴۱۹، ۶۴۲۰، ۶۴۲۱، ۶۴۲۲، ۶۴۲۳، ۶۴۲۴، ۶۴۲۵، ۶۴۲۶، ۶۴۲۷، ۶۴۲۸، ۶۴۲۹، ۶۴۳۰، ۶۴۳۱، ۶۴۳۲، ۶۴۳۳، ۶۴۳۴، ۶۴۳۵، ۶۴۳۶، ۶۴۳۷، ۶۴۳۸، ۶۴۳۹، ۶۴۴۰، ۶۴۴۱، ۶۴۴۲، ۶۴۴۳، ۶۴۴۴، ۶۴۴۵، ۶۴۴۶، ۶۴۴۷، ۶۴۴۸، ۶۴۴۹، ۶۴۵۰، ۶۴۵۱، ۶۴۵۲، ۶۴۵۳، ۶۴۵۴، ۶۴۵۵، ۶۴۵۶، ۶۴۵۷، ۶۴۵۸، ۶۴۵۹، ۶۴۶۰، ۶۴۶۱، ۶۴۶۲، ۶۴۶۳، ۶۴۶۴، ۶۴۶۵، ۶۴۶۶، ۶۴۶۷، ۶۴۶۸، ۶۴۶۹، ۶۴۷۰، ۶۴۷۱، ۶۴۷۲، ۶۴۷۳، ۶۴۷۴، ۶۴۷۵، ۶۴۷۶، ۶۴۷۷، ۶۴۷۸، ۶۴۷۹، ۶۴۸۰، ۶۴۸۱، ۶۴۸۲، ۶۴۸۳، ۶۴۸۴، ۶۴۸۵، ۶۴۸۶، ۶۴۸۷، ۶۴۸۸، ۶۴۸۹، ۶۴۹۰، ۶۴۹۱، ۶۴۹۲، ۶۴۹۳، ۶۴۹۴، ۶۴۹۵، ۶۴۹۶، ۶۴۹۷، ۶۴۹۸، ۶۴۹۹، ۶۵۰۰، ۶۵۰۱، ۶۵۰۲، ۶۵۰۳، ۶۵۰۴، ۶۵۰۵، ۶۵۰۶، ۶۵۰۷، ۶۵۰۸، ۶۵۰۹، ۶۵۱۰، ۶۵۱۱، ۶۵۱۲، ۶۵۱۳، ۶۵۱۴، ۶۵۱۵، ۶۵۱۶، ۶۵۱۷، ۶۵۱۸، ۶۵۱۹، ۶۵۲۰، ۶۵۲۱، ۶۵۲۲، ۶۵۲۳، ۶۵۲۴، ۶۵۲۵، ۶۵۲۶، ۶۵۲۷، ۶۵۲۸، ۶۵۲۹، ۶۵۳۰، ۶۵۳۱، ۶۵۳۲، ۶۵۳۳، ۶۵۳۴، ۶۵۳۵، ۶۵۳۶، ۶۵۳۷، ۶۵۳۸، ۶۵۳۹، ۶۵۴۰، ۶۵۴۱، ۶۵۴۲، ۶۵۴۳، ۶۵۴۴، ۶۵۴۵، ۶۵۴۶، ۶۵۴۷، ۶۵۴۸، ۶۵۴۹، ۶۵۵۰، ۶۵۵۱، ۶۵۵۲، ۶۵۵۳، ۶۵۵۴، ۶۵۵۵، ۶۵۵۶، ۶۵۵۷، ۶۵۵۸، ۶۵۵۹، ۶۵۶۰، ۶۵۶۱، ۶۵۶۲، ۶۵۶۳، ۶۵۶۴، ۶۵۶۵، ۶۵۶۶، ۶۵۶۷، ۶۵۶۸، ۶۵۶۹، ۶۵۷۰، ۶۵۷۱، ۶۵۷۲، ۶۵۷۳، ۶۵۷۴، ۶۵۷۵، ۶۵۷۶، ۶۵۷۷، ۶۵۷۸، ۶۵۷۹، ۶۵۸۰، ۶۵۸۱، ۶۵۸۲، ۶۵۸۳، ۶۵۸۴، ۶۵۸۵، ۶۵۸۶، ۶۵۸۷، ۶۵۸۸، ۶۵۸۹، ۶۵۹۰، ۶۵۹۱، ۶۵۹۲، ۶۵۹۳، ۶۵۹۴، ۶۵۹۵، ۶۵۹۶، ۶۵۹۷، ۶۵۹۸، ۶۵۹۹، ۶۶۰۰، ۶۶۰۱، ۶۶۰۲، ۶۶۰۳، ۶۶۰۴، ۶۶۰۵، ۶۶۰۶، ۶۶۰۷، ۶۶۰۸، ۶۶۰۹، ۶۶۱۰، ۶۶۱۱، ۶۶۱۲، ۶۶۱۳، ۶۶۱۴، ۶۶۱۵، ۶۶۱۶، ۶۶۱۷، ۶۶۱۸، ۶۶۱۹، ۶۶۲۰، ۶۶۲۱، ۶۶۲۲، ۶۶۲۳، ۶۶۲۴، ۶۶۲۵، ۶۶۲۶، ۶۶۲۷، ۶۶۲۸، ۶۶۲۹، ۶۶۳۰، ۶۶۳۱، ۶۶۳۲، ۶۶۳۳، ۶۶۳۴، ۶۶۳۵، ۶۶۳۶، ۶۶۳۷، ۶۶۳۸، ۶۶۳۹، ۶۶۴۰، ۶۶۴۱، ۶۶۴۲، ۶۶۴۳، ۶۶۴۴، ۶۶۴۵، ۶۶۴۶، ۶۶۴۷، ۶۶۴۸، ۶۶۴۹، ۶۶۵۰، ۶۶۵۱، ۶۶۵۲، ۶۶۵۳، ۶۶۵۴، ۶۶۵۵، ۶۶۵۶، ۶۶۵۷، ۶۶۵۸، ۶۶۵۹، ۶۶۶۰، ۶۶۶۱، ۶۶۶۲، ۶۶۶۳، ۶۶۶۴، ۶۶۶۵، ۶۶۶۶، ۶۶۶۷، ۶۶۶۸، ۶۶۶۹، ۶۶۷۰، ۶۶۷۱، ۶۶۷۲، ۶۶۷۳، ۶۶۷۴، ۶۶۷۵، ۶۶۷۶، ۶۶۷۷، ۶۶۷۸، ۶۶۷۹، ۶۶۸۰، ۶۶۸۱، ۶۶۸۲، ۶۶۸۳، ۶۶۸۴، ۶۶۸۵، ۶۶۸۶، ۶۶۸۷، ۶۶۸۸، ۶۶۸۹، ۶۶۹۰، ۶۶۹۱، ۶۶۹۲، ۶۶۹۳، ۶۶۹۴، ۶۶۹۵، ۶۶۹۶، ۶۶۹۷، ۶۶۹۸، ۶۶۹۹، ۶۷۰۰، ۶۷۰۱، ۶۷۰۲، ۶۷۰۳، ۶۷۰۴، ۶۷۰۵، ۶۷۰۶، ۶۷۰۷، ۶۷۰۸، ۶۷۰۹، ۶۷۱۰، ۶۷۱۱، ۶۷۱۲، ۶۷۱۳، ۶۷۱۴، ۶۷۱۵، ۶۷۱۶، ۶۷۱۷، ۶۷۱۸، ۶۷۱۹، ۶۷۲۰، ۶۷۲۱، ۶۷۲۲، ۶۷۲۳، ۶۷۲۴، ۶۷۲۵، ۶۷۲۶، ۶۷۲۷، ۶۷۲۸، ۶۷۲۹، ۶۷۳۰، ۶۷۳۱، ۶۷۳۲، ۶۷۳۳، ۶۷۳۴، ۶۷۳۵، ۶۷۳۶، ۶۷۳۷، ۶۷۳۸، ۶۷۳۹، ۶۷۴۰، ۶۷۴۱، ۶۷۴۲، ۶۷۴۳، ۶۷۴۴، ۶۷۴۵، ۶۷۴۶، ۶۷۴۷، ۶۷۴۸، ۶۷۴۹، ۶۷۵۰، ۶۷۵۱، ۶۷۵۲، ۶۷۵۳، ۶۷۵۴، ۶۷۵۵، ۶۷۵۶، ۶۷۵۷، ۶۷۵۸، ۶۷۵۹، ۶۷۶۰، ۶۷۶۱، ۶۷۶۲، ۶۷۶۳، ۶۷۶۴، ۶۷۶۵، ۶۷۶۶، ۶۷۶۷، ۶۷۶۸، ۶۷۶۹، ۶۷۷۰، ۶۷۷۱، ۶۷۷۲، ۶۷۷۳، ۶۷۷۴، ۶۷۷۵، ۶۷۷۶، ۶۷۷۷، ۶۷۷۸، ۶۷۷۹، ۶۷۸۰، ۶۷۸۱، ۶۷۸۲، ۶۷۸۳، ۶۷۸۴، ۶۷۸۵، ۶۷۸۶، ۶۷۸۷، ۶۷۸۸، ۶۷۸۹، ۶۷۹۰، ۶۷۹۱، ۶۷۹۲، ۶۷۹۳، ۶۷۹۴، ۶۷۹۵، ۶۷۹۶، ۶۷۹۷، ۶۷۹۸، ۶۷۹۹، ۶۸۰۰، ۶۸۰۱، ۶۸۰۲، ۶۸۰۳، ۶۸۰۴، ۶۸۰۵، ۶۸۰۶، ۶۸۰۷، ۶۸۰۸، ۶۸۰۹، ۶۸۱۰، ۶۸۱۱، ۶۸۱۲، ۶۸۱۳، ۶۸۱۴، ۶۸۱۵، ۶۸۱۶، ۶۸۱۷، ۶۸۱۸، ۶۸۱۹، ۶۸۲۰، ۶۸۲۱، ۶۸۲۲، ۶۸۲۳، ۶۸۲۴، ۶۸۲۵، ۶۸۲۶، ۶۸۲۷، ۶۸۲۸، ۶۸۲۹، ۶۸۳۰، ۶۸۳۱، ۶۸۳۲، ۶۸۳۳، ۶۸۳۴، ۶۸۳۵، ۶۸۳۶، ۶۸۳۷، ۶۸۳۸، ۶۸۳۹، ۶۸۴۰، ۶۸۴۱، ۶۸۴۲، ۶۸۴۳، ۶۸۴۴، ۶۸۴۵، ۶۸۴۶، ۶۸۴۷، ۶۸۴۸، ۶۸۴۹، ۶۸۵۰، ۶۸۵۱، ۶۸۵۲، ۶۸۵۳، ۶۸۵۴، ۶۸۵۵، ۶۸۵۶، ۶۸۵۷، ۶۸۵۸، ۶۸۵۹، ۶۸۶۰، ۶۸۶۱، ۶۸۶۲، ۶۸۶۳، ۶۸۶۴، ۶۸۶۵، ۶۸۶۶، ۶۸۶۷، ۶۸۶۸، ۶۸۶۹، ۶۸۷۰، ۶۸۷۱، ۶۸۷۲، ۶۸۷۳، ۶۸۷۴، ۶۸۷۵، ۶۸۷۶، ۶۸۷۷، ۶۸۷۸، ۶۸۷۹، ۶۸۸۰، ۶۸۸۱، ۶۸۸۲، ۶۸۸۳، ۶۸۸۴، ۶۸۸۵، ۶۸۸۶، ۶۸۸۷، ۶۸۸۸، ۶۸۸۹، ۶۸۹۰، ۶۸۹۱، ۶۸۹۲، ۶۸۹۳، ۶۸۹۴، ۶۸۹۵، ۶۸۹۶، ۶۸۹۷، ۶۸۹۸، ۶۸۹۹، ۶۹۰۰، ۶۹۰۱، ۶۹۰۲، ۶۹۰۳، ۶۹۰۴، ۶۹۰۵، ۶۹۰۶، ۶۹۰۷، ۶۹۰۸، ۶۹۰۹، ۶۹۱۰، ۶۹۱۱، ۶۹۱۲، ۶۹۱۳، ۶۹۱۴، ۶۹۱۵، ۶۹۱۶، ۶۹۱۷، ۶۹۱۸، ۶۹۱۹، ۶۹۲۰، ۶۹۲۱، ۶۹۲۲، ۶۹۲۳، ۶۹۲۴، ۶۹۲۵، ۶۹۲۶، ۶۹۲۷، ۶۹۲۸، ۶۹۲۹، ۶۹۳۰، ۶۹۳۱، ۶۹۳۲، ۶۹۳۳، ۶۹۳۴، ۶۹۳۵، ۶۹۳۶، ۶۹۳۷، ۶۹۳۸، ۶۹۳۹، ۶۹۴۰، ۶۹۴۱، ۶۹۴۲، ۶۹۴۳، ۶۹۴۴، ۶۹۴۵، ۶۹۴۶، ۶۹۴۷، ۶۹۴۸، ۶۹۴۹، ۶۹۵۰، ۶۹۵۱، ۶۹۵۲، ۶۹۵۳، ۶۹۵۴، ۶۹۵۵، ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۶۹۵۸، ۶۹۵۹، ۶۹۶۰، ۶۹۶۱، ۶۹۶۲، ۶۹۶۳، ۶۹۶۴، ۶۹۶۵، ۶۹۶۶، ۶۹۶۷، ۶۹۶۸، ۶۹۶۹، ۶۹۷۰، ۶۹۷۱، ۶۹۷۲، ۶۹۷۳، ۶۹۷۴، ۶۹۷۵، ۶۹۷۶، ۶۹۷۷، ۶۹۷۸، ۶۹۷۹، ۶۹۸۰، ۶۹۸۱، ۶۹۸۲، ۶۹۸۳، ۶۹۸۴، ۶۹۸۵، ۶۹۸۶، ۶۹۸۷، ۶۹۸۸، ۶۹۸۹، ۶۹۹۰، ۶۹۹۱، ۶۹۹۲، ۶۹۹۳، ۶۹۹۴، ۶۹۹۵، ۶۹۹۶، ۶۹۹۷، ۶۹۹۸، ۶۹۹۹، ۷۰۰۰، ۷۰۰۱، ۷۰۰۲، ۷۰۰۳، ۷۰۰۴، ۷۰۰۵، ۷۰۰۶، ۷۰۰۷، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹، ۷۰۱۰، ۷۰۱۱، ۷۰۱۲، ۷۰۱۳، ۷۰۱۴، ۷۰۱۵، ۷۰۱۶، ۷۰۱۷، ۷۰۱۸، ۷۰۱۹، ۷۰۲۰، ۷۰۲۱، ۷۰۲۲، ۷۰۲۳، ۷۰۲۴، ۷۰۲۵، ۷۰۲۶، ۷۰۲۷، ۷۰۲۸، ۷۰۲۹، ۷۰۳۰، ۷۰۳۱، ۷۰۳۲، ۷۰۳۳، ۷۰۳۴، ۷۰۳۵، ۷۰۳۶، ۷۰۳۷، ۷۰۳۸، ۷۰۳۹، ۷۰۴۰، ۷۰۴۱، ۷۰۴۲، ۷۰۴۳، ۷۰۴۴، ۷۰۴۵، ۷۰۴۶، ۷۰۴۷، ۷۰۴۸، ۷۰۴۹، ۷۰۵۰، ۷۰۵۱، ۷۰۵۲، ۷۰۵۳، ۷۰۵۴، ۷۰۵۵، ۷۰۵۶، ۷۰۵۷، ۷۰۵۸، ۷۰۵۹، ۷۰۶۰، ۷۰۶۱، ۷۰۶۲، ۷۰۶۳، ۷۰۶۴، ۷۰۶۵، ۷۰۶۶، ۷۰۶۷، ۷۰۶۸، ۷۰۶۹، ۷۰۷۰، ۷۰۷۱، ۷۰۷۲، ۷۰۷۳، ۷۰۷۴، ۷۰۷۵، ۷۰۷۶، ۷۰۷۷، ۷۰۷۸، ۷۰۷۹، ۷۰۸۰، ۷۰۸۱، ۷۰۸۲، ۷۰۸۳، ۷۰۸۴، ۷۰۸۵، ۷۰۸۶، ۷۰۸۷، ۷۰۸۸، ۷۰۸۹، ۷۰۹۰، ۷۰۹۱، ۷۰۹۲، ۷۰۹۳، ۷۰۹۴، ۷۰۹۵، ۷۰۹۶، ۷۰۹۷، ۷۰۹۸، ۷۰۹۹، ۷۱۰۰، ۷۱۰۱، ۷۱۰۲، ۷۱۰۳، ۷۱۰۴، ۷۱۰۵، ۷۱۰۶، ۷۱۰۷، ۷۱۰۸، ۷۱۰۹، ۷۱۱۰، ۷۱۱۱، ۷۱۱۲، ۷۱۱۳، ۷۱۱۴، ۷۱۱۵، ۷۱۱۶، ۷۱۱۷، ۷۱۱۸، ۷۱۱۹، ۷۱۲۰، ۷۱۲۱، ۷۱۲۲، ۷۱۲۳، ۷۱۲۴، ۷۱۲۵، ۷۱۲۶، ۷۱۲۷، ۷۱۲۸، ۷۱۲۹، ۷۱۳۰، ۷۱۳۱، ۷۱۳۲، ۷۱۳۳، ۷۱۳۴، ۷۱۳۵، ۷۱۳۶، ۷۱۳۷، ۷۱۳۸، ۷۱۳۹، ۷۱۴۰، ۷۱۴۱، ۷۱۴۲، ۷۱۴۳، ۷۱۴۴، ۷۱۴۵، ۷۱۴۶، ۷۱۴۷، ۷۱۴۸، ۷۱۴۹، ۷۱۵۰، ۷۱۵۱، ۷۱۵۲، ۷۱۵۳، ۷۱۵۴، ۷۱۵۵، ۷۱۵۶، ۷۱۵۷، ۷۱۵۸، ۷۱۵۹، ۷۱۶۰، ۷۱۶۱، ۷۱۶۲، ۷۱۶۳، ۷۱۶۴، ۷۱۶۵، ۷۱۶۶، ۷۱۶۷، ۷۱۶۸، ۷۱۶۹، ۷۱۷۰، ۷۱۷۱، ۷۱۷۲، ۷۱۷۳، ۷۱۷۴، ۷۱۷۵

سال کی عید سے بڑھ کر ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ ان کا ذکر خیر کرتے رہیں۔

(خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

• جو شخص مومن کو گالی دیتے ہے۔ اس کی دعا چند روز تک قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر بغیر

توبہ کے مر جائے تو گھبرا کر نہیں رہتا ہے۔ (نور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ)

• جو شخص خشکائی کرے گا۔ قیامت کے دن کتے کی شکل میں ہوگا۔

(حضرت ابراہیم بن ہسرو رحمۃ اللہ علیہ)

• عارف باللہ سولہ روزہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چون خدا خواهد کہ پردہ کس درو

میلش اندر طعنہ پاکان کند

• حضرت امام باقری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شعراء کے ساتھ سوہن رکھنا ہے تو فقی ہے۔ حق تعالیٰ بری قضا سے اور بلا سے محفوظ

رکھے۔ (رواقی الیہ ص ۵۲)

• صوفیاء گرام کے منکر سب سے زیادہ شری اور رذیل ہیں۔ کیونکہ ان کی محبت

رذیلوں اور شریروں سے ہوتی ہے۔

حسن خلق کا پہلا اور بنیادی تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے اخلاق

درست رکھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ رکھے۔ اور اس کے احکام کی تعمیل کرے۔

مخلوقات کے ساتھ اپنے اخلاق درست رکھے۔ بزرگوں کا ادب اور احترام کرے۔ چھوٹوں

سے محبت و شفقت کا ہر تاؤ کرے۔ (حضرت داتا گنج بخش اور دینی رحمۃ اللہ علیہ)

• شریعت کیلئے ادب ضروری ہے۔ اس لئے جہاں ادب نہیں وہاں نہ تو شریعت ہے

نہ ایمان اور نہ توحید۔ (حضرت عمر بن شہاب الدین سیروی رحمۃ اللہ علیہ)

• پوری احتیاط سے زبان کی حفاظت کر۔ کیونکہ یہ معمولی ساعضو بعض دفعہ بہت جلد

انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

بلاشبہ زبان انسان کے دل پر دلیل ہے۔ جو کچھ کرنے والوں کی عکاس کا اندازہ دیتی

ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ)

• زبان سے ایسی بات نہ نکالو جسے سن کر لوگ تمہارے دانت توڑ دیں۔

(حضرت عثمان غنی رحمۃ اللہ علیہ)

• زبان کو خاموشی کی لگام دے کر لکھویات سے بند رکھ۔ اس طرح تو بہت سی آفات و

ہلاکت سے بچ جائے گا۔ (حضرت ابن ابی ملیح رحمۃ اللہ علیہ)

• کتنے بد قسمت اور احمق ہیں وہ لوگ جنہوں نے زبان کی لگام ڈھیلی چھوڑ رکھی ہے۔

اور انویات میں مشغول رہے ہیں۔ (حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

• بعد جب خدا سے روگردانی کا فخر ہو جاتا ہے تو اولیاء اللہ کی بدگوئی اس کی سوس

بن جاتی ہے۔ (حضرت امام ابو تراب بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

• بولیہ گرام سے خوش اعتقاد کی سعادت اور بد اعتقاد کی شقاوت ہے۔

(حضرت ابو یوسف بکر بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

در دنیا بد حال پختہ تیج کام

پس سخن کوتاہ باید والسلام

• ناقص انسان پختہ شخص کے حال سے واقف نہیں ہو سکتا۔ لہذا بات ختم کرنی چاہیے

والسلام۔ (کتوبات شریف حصہ اول صفحہ نمبر ۷۷ مطبوعہ کراچی)

• مسلمانوں کیلئے یہی مناسب ہے کہ غیر مفید باتوں کو ترک کر دیں۔ (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ)

(مؤطا امام شافعی نمبر ۳۳ مطبوعہ کراچی)

• حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں عید منورہ کی ایک نیک بی بی کی

وفات ہوئی جب غسل دینے والی عورت نے غسل دیا تو اس نیک بخت عورت کی شرمگاہ پر ہاتھ

رکھ کر یہ کہا کہ فرج کس قدر زنا کار تھی (یعنی اس نیک بخت عورت پر اثر ام لگایا) فوراً اس کا ہاتھ

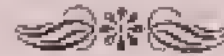
فرج پر ایسا چپاں ہوا کہ اس کے جدا کرنے کی سب نے کوشش کی مگر فرج سے اس کا ہاتھ جدا نہ

ہوا۔ انجام کار اس مشکل کو علماء اور فقہاء کی خدمت میں پیش کر کے اس کا علاج دیکھ لیا۔

کی۔ سب کے سب اس سے عاجز ہوئے۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کی حقیقت کو اپنے ذہن رسا اور کامل فہم سے دریافت کر کے یہ فرمایا کہ اس غسل دینے والی عورت کو حد قذف (یعنی دو سزا جو شریعت نے زنا کی تہمت لگانے والے کیلئے مقرر فرمائی ہے) لگائی جائے۔ آپ کے ارشاد کے مطابق جب اس کے ۸۸ کوڑے لگائے گئے تو ہاتھ فرج سے علیحدہ ہو گیا۔ (بتن احمد ثین صفحہ نمبر ۵۸۵ مطبوعہ کراچی، ترجمہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

(ف) مظلوم ہو کسی پر تہمت لگانا، بدگمانی کرنا اور الزام تراشی کسی قدر گناہ عظیم ہے۔

● سید علی بن وفا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: ”قوم صوفیہ کے اقوال کو تسلیم کرنا سلاستی کا خاصہ ہے اور ان کے حق میں اعتقاد عظیم غیبت ہے اور ان پر انکار و اعتراض دین و ایمان کو بگاڑ کر دینے والا نہ ہر حال ہے۔ بعض اوقات ان پر زبان طعن و راز کرنے والے نصرانی بن گئے۔ اور اپنی حالت پر آنچھائی ہو گئے“ (نسائی، اللہ العالیہ) (شواہد الحق صفحہ نمبر ۵۸۵ مطبوعہ ادارہ اہل بیت بیانی)



۱۔ میں حاضر دو ہے جہاں کا نہیں کرتا بلکہ جو بات سمجھتا ہے اسے اس باتوں میں سے قرار دے جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہیں کیونکہ کامل دین و ملت مرتبہ کامل کو پہنچتا ہے جبکہ اس کا کلام کی ہر شریعت کو خداوند کریم کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اہم شریعت پر ایمان دیا ہے۔ (ملاحظہ) (المیزانیت، الجزء ۱ صفحہ نمبر ۳۴۳ لاہور)۔ (ابو الجلیل فیضی قفروا)

قول فیصل

علامے دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امجد الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ”رسالہ در بیان وحدۃ الوجود“ میں فرماتے ہیں: حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا: صاحب خاص، ما اعظم شہادتہ (اور) منصور علانی (نے فرمایا) انا الحق (کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۲۲۱ طبع کراچی)۔

مولوی محمد سعید دیوبندی اور دیگر علمائے دیوبند نے کورہ بالا عبارات کا جو جواب دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے ان عبارات اور اشعار کا ہو گا۔ جن کا تعلق مستند وحدۃ الوجود سے ہے۔ اور مولوی محمد سعید دیوبندی نے اپنی تالیف ”رضائانی مذہب“ حصہ اول و حصہ دوم میں جن کو درج کیا ہے۔ نیز دیوبندی مکتبہ فکر کے علمائے بھی حضرت خواجہ غلام فرید ہشتی نقاشی رحمۃ اللہ علیہ کو مشائخ چشتیہ نظامیہ میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۱۱ درج ذیل الفاظ مذکور ہیں۔

حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ (م ۱۳۱۹ھ ۱۹۰۱ء)

حضرت خواجہ غلام فرید پنجاب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے جلیل القدر مشائخ میں سے تھے (ماہنامہ الرشید، دربارہ دارالعلوم صفحہ نمبر ۷۶)

اس لئے مصنف رضائانی مذہب نے ان کی تالیفات سے جو مختلف عبارات نقل کی ہیں ان کا جو جواب علامہ دیوبندی کے وہی جواب ہمارا ہو گا۔ (احوجہا بکم فتدبروا) علامہ ازیں خواجوں پر شریعت کا حکم نافذ نہیں ہوتا۔

(بخاری، معراج، اردو مطبوعہ نمبر ۶۳۱ جلد ۳ طبع لاہور)

اور مولانا کرام کے کلام شیطانیات پر تنقید کرنا امر جہالت ہے۔

امجد الدین علی انصاری فرماتے ہیں: مسئلہ وحدۃ الوجود حق و صحیح است و اس مسئلہ کا وجہ نیست و حکومت و حقیر و برتر نہ گنج۔ (کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۱۵۷۵ شرح دارالشماعت کراچی)

تذکرہ غوثیہ کے متعلق امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

سوال: کتاب ”تذکرہ غوثیہ“ مسلمانوں کے پڑھنے اور عمل کرنے کے قابل ہے یا نہیں؟

الجواب: کتاب ”تذکرہ غوثیہ“ جس میں غوث علی شاہ پانی پتی کا تذکرہ ہے۔

حکایتوں، گمراہیوں، بلکہ صریح کفری باتوں پر مشتمل ہے..... ایسی

ناپاک بے بنی کی کتاب کا دیکھنا حرام، جس مسلمان کے پاس ہو چلا کر خاک کر دے۔

واللہ اعلم بالصواب

(فتاویٰ رضویہ جدیدہ صفحہ نمبر ۷۷، جلد ۵، طبع لاہور)

”تذکرہ غوثیہ“ کی ایک حکایت کے متعلق امام احمد رضا بریلوی کا فتویٰ

سوال: ایک واعظ نے یہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول کریم علیہ السلام نے حضرت

جبریل علیہ السلام سے درہفت کیا کہ تم وہی کہاں سے اور کس طرح لاتے ہو آپ نے جواب

عرض کیا کہ ایک پردہ سے آواز آتی ہے آپ نے درہفت فرمایا کہ ابھی تم نے پردہ اٹھا کر دیکھا

انہوں نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں کہ پردہ کو اٹھاؤں آپ نے فرمایا کہ اب کی مرتبہ پردہ

اٹھا کر دیکھنا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، کیا دیکھتے ہیں کہ پردہ کے اندر خود حضور

اندر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں، اور علماء سر پر ہنڈھے ہیں اور منائے شیشہ رکھا ہے

اور فرما رہے ہیں کہ میرے ہمراہ کو یہ ہدایت کرتا۔ یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔ اگر غلط ہے تو

اسکا بیان کرنے والا کس حکم کے تحت میں داخل ہے؟

الجواب: یہ روایت محض جھوٹ اور کذب و افتراء ہے اور اس کا بیان کرنے والا ابلیس کا سحر،

اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا محقق ہے تو صریح کافر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جدیدہ صفحہ نمبر ۳۰۸، جلد ۳، طبع لاہور)

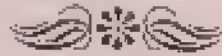
دوسری جگہ اس روایت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

یہ روایت محض کذب و باطل و مردود و مضمون و افتراء و اختراع ہے۔ اللہ اعلم

”اللہ تعالیٰ ایسی روایت گھڑنے والے کو براہ کرمے“ اور اس کا ظاہر سخت کفر ملعون

ایسے تمام مضامین کا پڑھنا مناسبت حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جدیدہ صفحہ نمبر ۳۰۸، جلد ۳، طبع لاہور)



علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ کی تصانیف و تالیفات کی

بعض عبارتوں پر اعتراضات کا جواب

”رسالہ تقریر مشغ“ کی عبارت

”کسی حکمت کی بنا پر (غرض اسے ہم سمجھیں یا نہ سمجھیں) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ذہول و نسیان کا خاری ہونا دوسرے نزدیک چاہو ہے۔ یہ شان اللہ تعالیٰ ہی کی ہے کہ وہ ذہول و نسیان و عدم توجہ و غیرہ سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں ایک یہ فرق بھی ہے کہ علم الہی میں کسی قسم کا تغیر یا کمزوری نہیں۔ اور حضور کے علم میں کمی و نقصان چاہئے۔“ (مناجات کاظمی ص ۱۲۶، ۱۲۷ جلد دوم)

تاریخیں کرام!

مذکورہ بالا عبارت احادیث نبویہ اور علماء کے سلف الصالحین کے عقائد و نظریات کے عین مطابق یا بالکل صحیح و درست ہے۔ مگر مصنف ”رضائے ثانی“ صاحب ”کا اس کو گمراہی سے تعبیر کرنا سرا سر نادانی و کم فہمی کا نتیجہ ہے۔

احادیث مبارکہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”انما انا بشر العسی کما تفسون فاذا لم یست فلیکفر لی“۔

(صحیح مسلم صفحہ ۲۱۲ جلد ۱)

”میں انسان ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ میں جب بھولوں

تو دلائل کرو۔“

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”انی لانیسی او انسی لانی“ (مناجات امام مالک صفحہ ۵۸ طبع کراچی)

”مجھ کو نسیان نہیں ہوتا، لیکن نسیان کرا دیا جاتا ہے تاکہ اس کے متعلق احکام سنت

پر پائیں۔“

قاضی میراجن مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نسیان و سہو کی حالت طاری ہونا اقاؤہ علم اور

شرع کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں خود بھولتا ہوں یا

اللہ جاتا ہوں تاکہ وہ تمہارے لئے سنت بن جائے۔ بلکہ ایک روایت میں یوں ہے کہ میں خود

بھولتا ہوں مگر بھولایا جاتا ہوں تاکہ اسے سنت بنائیں۔ (اشفاہ (بروز) صفحہ ۲۰ جلد دوم مطبوعہ لاہور)

آپ کو سہو پر ثبات نہیں رہتا۔ بلکہ فوراً آپ کو محسوس ہو جاتا ہے۔ تاکہ اشتباہ یا غلط

پہاڑی حکمت کا فائدہ نکال کر جو جائے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ اس قسم کا نسیان اور سہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال میں واقع ہوتا آپ کے معجزے کے مخالف اور تعارض

دہائی نہیں ہے۔ اور بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بشر ہی ہوں اسی

بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو۔ اللہ جب بھول واقع ہو تو یاد دلا کر دے اور فرمادے کہ اللہ

لا ایل الا اللہ جس پر تم فرماتے کہ اس نے فلاں فلاں آیت مجھے یاد دلائی۔ جس کو میں نے

(مناجات) حضور دیا تھا۔ (اشفاہ (بروز) صفحہ ۲۰ جلد ۲)

امام محمد بن محمد بن یعقوب فیروز آبادی صاحب قاموس (م ۸۱۷ھ) فرماتے ہیں:

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت مسلمہ پر دیگر احسانات کے علاوہ نماز میں

گا ہے گا ہے سہوہ نسیان بھی ایک احسان ہے۔ جو شریع کی خاطر معرض وجود میں آیا۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ بشر ہوں تمہاری طرح بھول جاتا ہوں، بھول جاؤ تو
آگاہ کرو یا کرو۔ (مترجم حدیث) (ارو) صفحہ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ لاہور

حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بیہاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

ان السهو جائق علی الانبیاء فیما طریقہ الشریع۔

(فتح الباری صفحہ نمبر ۸۰ جلد ۳ فیہ بیروت)

امام نووی شارح مسلم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

جان لوذ والیدین کی اس حدیث سے بہت سے فوائد اور اہم فوائد حاصل ہوتے ہیں
ان میں سے ایک انبیاء علیہم السلام کے افعال اور عبادات میں نسیان کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

(شرح مسلم صفحہ نمبر ۲۲۰ جلد اول مطبوعہ ترکی)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان اقوال میں سہوہ نسیان کا طاری ہونا
جائز نہیں جو شرعی احکام کے اخبار و ابلاغ سے تعلق رکھتے ہوں اور آپ کے افعال میں سہوہ
جانے میں اختلاف ہے۔ اہل حق کے نزدیک بخاریہ ہے کہ ان میں سہوہ لائق ہو جاتا جائز ہے۔
کیونکہ صحیح احادیث میں وارد ہے۔ ہفتا چار اس کا قائل ہونا پڑتا ہے اور اس کے جواز میں کوئی
غلل و عیب بھی نہیں۔ بلکہ آپ کا سہوہ حکمت کو متضمن ہوتا ہے۔ حقیقت میں آپ کا سہوہ امت پر
اکمال نعت اور ان کیلئے دین کی تکمیل کا موجب ہے تاکہ امت آپ کی اقتداء اور اتباع کے شرف
سے مشرف ہو۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا "انما انسی لاسن" یعنی میں اس لئے بھول ہوں
تاکہ وہ فضل میری سنت قرار پائے اور اگرچہ آپ کی سنت آپ کے قول سے بھی موجود ہو جاتی
ہے۔ مثلاً آپ یوں فرمادیں جو شخص نماز میں بھول جائے اس پر جہدہ سہوہ واجب ہے۔ مگر حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سہوہ کا واقع ہونا اور فضل سجدہ کا شروع ہونا آپ کے شرف اقتداء کے
حصول کو مستلزم و متضمن ہے۔ (خوب سمجھ لو) پھر یہ بھی ذہن نشین رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

ہاں سہوہ لائق ہوا ہے وہ کسی مقام خاص میں استعمال و استعمال کی جا رہا ہوتا
ہاں کے ساتھ اس مقام کے واسطے ابراہیم کو چھوٹے سے قاصر کو تہہ ہیں۔

(۱)۔ (نور اللغات) (ارو) صفحہ نمبر ۳۳ جلد دوم مطبوعہ لاہور

(۲)۔ (شرح سنن نسائے صفحہ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ لاہور)

علمائے دیوبند اور علمائے غیر مقلدین کا مسلک

• امامی اشرف علی تھانوی: دیوبندی کہتے ہیں:

امام اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے کو نسیان نہیں ہوتا لیکن نسیان کراویا
(اس کے متعلق احکام سنت قرار پادیں)

(شرح تفسیر صفحہ نمبر ۱۸۹ مطبوعہ کراچی، زمزمی اشرف علی تھانوی)

• مولوی محمد یوسف بنوری: دیوبندی کہتے ہیں:

اور شیخ (یعنی مولوی انور شاہ کشمیری) نے کہا اسے لازم نہیں رہا اوقات بھول اور نسیان
میں ایسا ہوتا ہے مگر بار بار ایسا نسیان نہیں ہوتا اور اس طرح تسلیم کرنے میں کچھ حرج
کے بعد ہم نے ایسے نسیان کا ہی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے جائز ہونا تسلیم کر لیا
اور اس کا منی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اقوال تبلیغیہ
کے جائز ہونے اور دیگر افعال میں نسیان جائز ہونے پر اجماع ذکر کیا ہے۔ علاوہ
اس کیلئے دوام نہیں ہے (حارف السنن صفحہ نمبر ۳۹۵ جلد دوم کراچی، زمزمی محمد یوسف بنوری)

• مولوی محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد کہتے ہیں:

بھول انسانی مزاج کا خاصہ ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی بھول واقع ہوئی
اس میں بھی وہ امت کیلئے اسوہ بن سکیں۔ جس طرح وہ طریقہ اختیار فرمائیں اسی
مسئلہ کی ان کی پیروی کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"انما انا بشر انا انسی کما تنسون فاذا نسیت فامحواہ"

(صحیح مسلم صفحہ نمبر ۲۱۱ جلد اول)

۱۔ اہم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلق ہونے کی حیثیت کے علاوہ اپنی ذات و صفات کا نام کائنات سے افضل، اکمل، بے مثل اور بے مثال ہیں۔ اور اس وجوہی پر قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "الست کا عبد متکم" شاید عادل جبر۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی ذات و صفات کا مقبرہ رفعت و معرفت کے تمام ظاہری و باطنی کمالات کا خزانہ اور روحانیت کے تمام محاسن و اہمیت کا معدن بنایا ہے۔ نبی کے افضل اہمیت کی تعلیم کیلئے ہو جہ ہیں۔ انکی ہر اہمیت کا معدن بنایا ہے۔

جہ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بہت سے محکم کے دشمن بڑائی کی لیتے ہوئے اپنے ذات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۱۔ یہ قیاس کرتے ہیں۔ کہاں دوا بھوج اور کہاں گنگوٹیلی، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس پر ہی

۱۔ ہاں سوتے ہیں کہ زمانہ بھی نہیں ملتا۔ تعویذ، شفاء، خدا، مصلحت، کون، طاقت، سے محفوظ رہ سکتے۔

[illegible]

پھر ان کے لئے ایک اور کھانا بنایا گیا۔

[illegible]

میں اس قدر قریب سے اس کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ رہا ہے۔

مہرِ ندان کا مورِ نیل پاتا ہے نہ وہ سیدھے راستے پر کا مھر سا ہو سکتے ہیں۔ ان کے مال کی

۱۔ رہا ملک بڑھ چالی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو پروا وہ نہیں رہتی کہ وہ کسی راوی میں ہلاک ہوئے۔

(میرزاخان) (اردو) (تقریباً ۱۸۵۰ء) (پاکستان)

واجعل منك لم تلد النساء

خلقت مبرا من كل عيب

کائنات کی خلق کیا گیا

(اگر ۲۵۲ جلدی کتابی در بیست و شصت کتب بخاری ۲۵۲ جلدی از بیست و شصت کتب بخاری باشد)

۱۔ اہل حق نمبر ۱، جلد اول، ایڈیٹر کو حنفی نمبر ۳۶۲، جلد اول مسند احمد حنفی نمبر ۴۸۱، جلد دوم، سنن سبکی حنفی نمبر ۵۰

۱۰۰ (۱۰۰) (۱۰۰) (۱۰۰)

ترجمہ: (اے میرے محبوب) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں
گویا آپ کی تخلیق آپ کی مرضی سے کی گئی
آپ سے زیادہ حسین و جمیل میری آنکھ نے نہیں دیکھا
آپ سے زیادہ باکمال کسی ماں نے جنا ہی نہیں

علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ) فرماتے ہیں:

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی تکمیل یہ ہے کہ آدمی اس پر ایمان
لائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسد شریف کو اس شان کا پیدا فرمایا ہے
کوئی انسان آپ سے پہلے اور آپ کے بعد ایسا نہ ہوا۔ (مواہب لدنیہ جلد اول)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) فرماتے ہیں:

• جانتا چاہئے کہ خلق محمدی دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ
کے افراد میں سے کسی فرد کی پیدائش سے بھی مناسبت نہیں رکھتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم باوجود معصوم پیدائش کے اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔

(مکتوبات دفتر سوم مؤرخہ ۱۵۵۲ مکتوب نمبر ۷۷)

• جو محبوب تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہا اور دوسرے
انسانوں کی طرح ان کو تصور کیا تو انہوں نے ان کا انکار کر دیا اور صاحب دولت لوگ کہ
جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت اور رحمت عالمیان کے عنوان سے جانا
دوسرے لوگوں سے ان کو ممتاز دیکھا وہ ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے اور اہل نجات
نہرے۔ (مکتوبات دفتر سوم مؤرخہ ۱۳۳۱ مکتوب نمبر ۶۵)

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۶۵ھ) فرماتے ہیں:

جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشریت کی نظر سے دیکھا تو انا
ان کی حقیقی تعلیم بھی اس کے دل سے رخصت ہو گئی۔ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اور ابدیت کی نظر سے دیکھا تو اس کا اس دنیا سے جانا یا اس میں رہنا اس کے نزدیک
ایسا ہے۔ (ارشادات گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ مؤرخہ ۱۰۶۶ھ)

ابن الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۰۶ھ)

زیر آیت ان اللہ اصطفیٰ ادم الخ لکھتے ہیں:

واعلم ان تمام الکلام فی هذا الباب ان النفس قدسية التبرية مخالفة
لما یہیئہ سائر النفوس الخ، بلفظہ، کا انبیاء علیہم السلام کا نفس قدسیہ تمام انسانوں کی
نفس سے الگ مائیت میں مختلف ہوتا ہے۔ (تفسیر کبیر مؤرخہ ۲۳۳۲ جلد ۲، طبع بیروت ۱۳۹۸ھ)
دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

وعلمہ من الدنا علما۔ فحقول جواهر النفس الناطقة مختلفہ
بالاہیۃ، بلفظہ، نفوس باہترائیت کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔

(تفسیر کبیر مؤرخہ ۲۳۳۲ جلد ۲، طبع بیروت)

پس معلوم ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفس مطہرہ کی اہمیت دوسرے
اس سے جدا گتہ ہے۔ اس لئے نفس بشریت میں مساوات یا مماثلت کسی انسان سے نہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

اور احکام نظرت اور حصہ بشریت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ذاتی رکھنا
خاص جامعیت ہے جو آپ کے جوہر حقیقت کا مخصوص کمال ہے متفقین نے کہا ہے،
سلط ربانی کا ظہور اور احکام الہی کا قیام اس کا مقتضی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
مہمیت کی اس حد پر سمجھا جائے جو کہ تمام اوصاف میں اشرف اور سب خوبیوں میں اتم ہے
اور مہمیت کے اوصاف ان پر جاری ہوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں ایک دن بھوکا ہوتا
ہوں اور ایک دن سیر ہوتا ہوں۔ کھاتا ہوں جس طرح بندہ کھاتے ہیں اور بیشتا ہوں جس
طرح بندے بیشتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رونا اور قلب کا حزین ہونا، بچے کی

وفات پر آنکھوں سے آنسوؤں کا ٹپکنا اسی باب سے ہے۔ احکام سہل اور نسیان کا ظہور بھی اسی میں داخل ہے۔ اور اسی کے جہنم میں اُمت کیلئے ان احکام کے شروع اور ان کی اقتداء والی حکمت بھی مندر ہے۔ (شرح سزا عبادت صفحہ نمبر ۱۰۰، اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مصنف رضا خانی مذہب کی دھوکہ دہی

رسالہ تقریر منیر کی اصل عبارت :-

”حضور کے علم میں زیادتی، ذہول و نسیان جائز ہے۔“

مصنف رضا خانی مذہب کی نقل کردہ عبارت :-

”حضور کے علم میں زیادتی ذہول و نسیان جائز ہے۔“

چونکہ اہلسنت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتدریج علم غیب عطائی حاصل ہے۔ اس لئے علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ مذہب حق اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

”اللہ تعالیٰ کے علم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں ایک یہ فرق بھی ہے کہ علم الہی میں کسی قسم کا تغیر جائز نہیں اور حضور کے علم میں زیادتی ذہول و نسیان جائز ہے۔“

مگر

”مصنف رضا خانی مذہب“ نے یہودیائہ فعل کا ارتکاب کرتے ہوئے اصل عبارت

میں جو لفظ زیادتی اور ذہول کے دو میان قومہ (۲) تھا اس کو محو کر کے عبارت یوں بنا دی :-

”حضور کے علم میں زیادتی ذہول و نسیان جائز ہے۔“

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۳ حصہ دوم)

یعنی زیادتی کا لفظ علم کی بجائے ذہول و نسیان کے ساتھ چسپاں کر دیا جو سراسر بدویائی

اور صاحب ”رسالہ تقریر منیر“ کے فتناء کے خلاف ہے۔

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

”یہ لوگوں کے کلام کا ان کی مراد کے خلاف مطلب نکال کر مراد لینا سراسر جہالت

ان کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔“ (۱۱۱) امام غزالی صفحہ نمبر ۱۳۱)

۱۔ تقریر منیر کی عبارت میں تحریف

(اصل عبارت) ”حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اگر ذہول غاری نہ ہوتا تو

ان اثر سے شہادت کا جو کمال حاصل ہوا وہ اسباب ظاہری میں کیسے حاصل ہوتا۔“

(مقالات کلمی صفحہ نمبر ۱۳۱)

۲۔ اب رضا خانی مذہب کی نقل کردہ عبارت

”حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اگر ذہول غاری نہ ہوتا ہر کا ایک لمحہ حضور

کا نادل فرماتے۔“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۲ حصہ دوم)

رسالہ تقریر منیر کی عبارت میں تحریف کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب

عطائی کی نفی کرنا بد باطنی نہیں تو اور کیا ہے۔ خداوند قدوس کو رباضی سے غفلت کا فرمائے۔ (آئین)

یاد رہے ذہول اور نسیان علم کے منافی نہیں بلکہ یہ امور مثبت علم ہیں کیونکہ جو چیز

معلوم ہی نہیں اس کی طرف سے توجہ کا بننا یا اسے بھولنا متصور ہی نہیں۔

رہا یہ امر کہ عدم توجہ اور نسیان کے بعد اعلیٰ ہو گئی۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے عدم علم ثابت ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کسی چیز کی طرف توجہ نہ رہنا یا اس کا بھول جانا

اصلی کو معلوم نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ایک دفعہ بھولی ہوئی چیز کبھی یاد ہی نہ آئے۔ لیکن بے شمار بھولی

اولی باتیں یاد آ جاتی ہیں۔ مگر بھول کی وجہ سے علم زائل ہو جاتا ہے تو وہ بات کبھی یاد نہ آئی۔ اسی

طرح ایک امر معلوم کی طرف سے توجہ نہ ہونے کے بعد جب اس کی جانب توجہ مبذول ہوتی ہے تو

وہ امر معلوم جنبی نہیں ہوتا بلکہ اس کی حیثیت معلوم ہی ہوتی ہے۔ جو پہلے غیبی یہ بھی بتائے علم

کی دلیل ہے۔ (مقالات کلمی صفحہ نمبر ۱۳۱)

رسالہ عید میلاد النبی کی عبارت

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بدن مبارک بھی نور تھا۔“ (رسالہ میلاد النبی صفحہ نمبر ۱۵)

اسی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا۔ مولوی جانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سایہ نہ ہونے کا خوب کلمہ لکھا ہے اس قطعہ میں:

بخیر ما تداشت سایہ
تاشک بدل یقین رفیعہ
یعنی ہر کس کے دور دوست
پیدا است کہ یا زمین نیستہ

(فناوی دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۱۶۳ جلد اول، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتا ہے:

ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سر تا پا نور ہی نور تھے، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔
(شکراستہ پرنٹرز، لاہور، نمبر ۳۳ مطبوعہ کراچی)

قاری محمد طیب دیوبندی لکھتا ہے:

کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم مبارک جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ (آداب نبوت صفحہ نمبر ۲۰ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء)

مولوی عابد میراں دیوبندی (ڈاکٹر) لکھتا ہے:

اپنی تصنیف ”رحمۃ لہا لیلین“ میں لکھتا ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تھے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا (رحمۃ لہا لیلین صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ کراچی)

اس کتاب پر مندرجہ ذیل اکابرین دین ہند کی تکریم اور تکریمات درج ہیں۔

- مولوی کفایت اللہ دہلوی۔
- مولوی احمد فرحستین۔
- مولوی حبیب الرحمن۔
- مولوی عبدالقادر کھٹکری۔
- مولوی انور شاہ کشمیری۔
- مولوی شبیر احمد دہلوی۔
- مولوی اعجاز علی۔
- مولوی احمد سعید (دیوبندی)۔

تسکین الخواطر کی عبارت

سر ناظر کے معنی کی تحقیق

ماضر کا اومہ ”حضر“ اور ناظر کا مادہ ”نظر“ ہے۔ حضر سے ”الحضور“ مصدر یا جس حاضر مشفق ہوا۔ حضر: حضور اور حاضر کے بیت سے معنی کتب لغت میں مرقوم ہیں۔ مثلاً ”نظنی پہلو، نزدیکی، محبت، حاضر ہونے کی جگہ وغیرہ ہیں۔ اور حاضر کے معنی شہروں اور دیہاتوں میں رہنے والا، بڑا قلیلہ وغیرہ آتے ہیں یہ تمام معانی مسجد، منار، الصراح اور مسجد والا اور غیرہ کتابوں میں درج ہیں۔

ان کے علاوہ جن معنی سے ہماری بحث خصوصیت کے ساتھ متعلق ہے انکی تفصیل یہ ہے:

۱۔ مفرقہ حضور سب کے معنی ہیں سامنے ہونا، اور حاضر کے معنی ہیں سامنے ہونے والا۔ جو چیز محکم کلام ہے حجاب آنکھوں کے سامنے ہوا سے حاضر کہتے ہیں۔ مسجد، صراح اور الصراح شہر ہے کہ حضر اور حضور غیب کی ضد ہیں۔ اور لغت قرآن کی مشہور کتاب ”اتحاف صواعق“ میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو چیز سامنے نہ ہو یعنی حواس سے دور ہر مصلیٰ نمبر ۱۳۳، ”ایضاً، الحضر خلاف الغیۃ، القرب، ایضاً مکان الحضور ذات الحضر ایضاً انکی العظیم اور اسکان، حضر خلاف الہوی، مجمع، مدار اور جلد اول صفحہ نمبر ۵۷۲، ”ایضاً الحشر، فی المدان، القری مجر۔“

۲۔ لہذا (حاضر) ہونے کا معنی ہے۔

۳۔ لہذا (حاضر) ہونے کا معنی ہے۔

اس کے بعد یہ حقیقت خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ جب حاضر و ناظر کے اصل معنی سے اللہ تعالیٰ کا پاک ہونا واجب ہے تو ان افظوں کا اطلاق بغیر تاویل کے ذات باری تعالیٰ پر کیے بغیر ہو سکتا ہے۔ لہذا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں حاضر و ناظر کوئی نام نہیں اور قرآن وحدیث میں کسی جگہ حاضر و ناظر کا لفظ ذات باری تعالیٰ کیلئے وارد نہیں ہوا۔ نہ سلف صالحین نے اللہ تعالیٰ کیلئے یہ لفظ بولا کوئی شخص قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا کہ صحابہ کرام یا تابعین یا ائمہ مجتہدین نے کبھی اللہ تعالیٰ کیلئے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو۔

اور اسی لئے متاخرین کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا شروع کیا تو اس دور کے علمائے نے اس پر انکار کیا بلکہ بعض علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دے دیا۔ بالآخر یہ مسئلہ (کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر ہے یا نہیں) جمہور علماء کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ اس میں تاویل ہو سکتی ہے اس لئے یہ اطلاق کفر نہیں۔ اور تاویل یہ کہ ”حضور“ کو جبار اعظم کے معنی میں لیا جائے اور ”ظفر“ کے مجازی معنی اذیت مراد لے لئے جائیں۔ اس تاویل کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہا جائے گا تو یہ اطلاق عظیم و بصیر اور عالم من برائی کے معنی میں ہو گا ملاحظہ فرمائیے درخت اور شاخ کی طرح

ربانیہ سوال کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ بعض علماء نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر قرار دے دیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ صاحب درختار کا ”یا حاضر یا ناظر لیس بکفر“ کہنا ہی اس امر کی روشن دلیل ہے کہ بعض علماء نے اس کو کفر کہا تھا نہ وہ بندہ صاحب درختار کا یہ قول بالکل لغو و باری جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۳۰ (یا حاضر یا ناظر لیس بکفر) صاحب درختار نے اسے جس کو ”اللہ تعالیٰ کو حاضر یا ناظر کہنا کفر نہیں“ اس پر علامہ شافعی نے قطرات میں قول لیس بکفر فاسد لفظ یعنی اہم شاخ یا کون میں جوئی شاخ الامور اہم و الظفر معنی الازدیع لم یضربہا ان اللہ برئ العی یا عالم یا من راکی ہذا الذی ”لیس بکفر“ کی وجہ یہ ہے کہ یا حاضر یا ناظر میں تاویل ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ ”حضور“ ضم کے معنی میں عام طور پر مستعمل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا کون من شجرتی عاویۃ الامور اہم کوئی سر شجرتی تم افراد کی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ انکا چرچا ہوتا ہے معلوم ہوا کہ کوئی فرد ضم الیہ سے باریکس ہے اسی طرح یا حاضر یا عالم کے معنی میں ہو گا اور ظفر اذیت کے معنی میں مستعمل ہے اور اذیت اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے قرآن کریم میں ہے ”لم یضربہا ان اللہ برئ العی یا حاضر یا عالم یا من برائی کے معنی میں ہوا۔ ۱۲۰

”ان فی قرار پائے گا کیونکہ جب تک کوئی امر قابل انکار اور لائق تردید موجود نہ ہو اس وقت تک انکار اور تردید ممکن ہی نہیں۔

دیکھئے! آج تک کسی نے یہ نہیں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کو برحق و رحیم کہنا کفر نہیں کیوں؟ اس لئے کہ کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کو رحیم کہنا کفر قرار ہی نہیں دیا۔ معلوم ہوا کہ بعض علماء نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا اسی لئے کفر قرار دیا تھا کہ ان دونوں افظوں کے لغوی معنی اللہ الہی شان کے لائق نہیں لیکن جمہور علماء نے ان کو لغوی معنی سے بچھڑ کر تاویل کر لی اور تاویل کے بعد حاضر و ناظر کے اطلاق کو اللہ تعالیٰ کے حق میں جائز رکھا۔ اس تحقیق سے مدد روشنی کی واضح ہو گیا کہ بغیر تاویل کے اللہ کو حاضر و ناظر کہنا قطعاً جائز نہیں۔

اس کے بعد یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جو لوگ رسول اکرم صلی علیہ وآلہ وسلم کے حق میں حاضر و ناظر کے اطلاق کو کفر و شرک کہتے ہیں یا تو وہ حاضر و ناظر ”ان فی نہیں سمجھتے یا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اچھا بھلا سمجھ لیا ہے کہ ایسے الفاظ کو اللہ تعالیٰ کیلئے ماس رتے ہیں جن کے معنی لغوی صرف بندوں کے لائق ہیں اللہ تعالیٰ کے حق میں ان کا تصور ممکن ہو سکتا۔ (حسین احمد علی صوفی نمبر ۱۲۳ ص ۱۰۰)

تاریخین کرام!

اللہ تعالیٰ نے علمائے یہود کے احکام الہیہ میں تحریف کرنے کا تذکرہ قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے:

”تَبَايَعُوا الْكِتَابَ لِمِ قَلْبِهِمْ مِنَ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِالْحَقِّ وَانْتَهَمُوا عَنْهُ“ (آل عمران آیت نمبر ۷۵)

”اے اہل کتاب! کیوں ملا تھے ہونق کو باطل کے ساتھ اور کیوں چھپاتے ہو حق کو۔ اے اہل تم جانتے ہو۔“

”لیس“ کا معنی ذمہ داری دینا یا کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ غلط ملط کر دینا ہے۔ (مفردات القرآن (ترجمہ) صفحہ نمبر ۵۵)

علامہ سیّد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات و علامات جو ان کی آسمانی کتابوں کے صفحہ صلی پر ثبت تھے چھپا کر دیتے تھے یا اللہ تعالیٰ کے ان احکام میں تخریف کر دیا کرتے تھے جن پر عمل کرنے کی طبعی نافرمانی ہو گئی ہو تو اسے

کتاب اللہ میں علمائے بیہودہ کا تذکرہ کرنے سے متعلق وہ یہ ہے کہ امت مسلمہ اس قسم کی تحریف اور برے افعال سے اپنے دامن کو حفاظت بخیر اور پاکیزہ رکھیں تاکہ معاشرہ کی فضا پر اس برے -

علمائے یہودی کی یہودی کرتے ہوئے بعض افراط و تفریط کا دین (جن کی ولایت
عند الفرائض مسلم ہے) اور دیگر علمائے اہلسنت کی تعارضات سے چند عبارت لے کر جن کا
تعلق خطبات سے ہے یا سابق و سبق چھوڑ کر تحریر یا تقریراً علمائے یہود کے تشن کی ترقی و ترقی کا
سستی شہرت، معزز بننے کے زعم میں اور ملک کی پرامن رضا کو کمزور کرنے کیلئے شب و روز کو
شام ہیں۔

اسی مہینے میں

مواویٰ حق نواز تھنگوی	دیوبندی
مولوی محمد امین ادکاڑوی	دیوبندی
مولوی خالد محمود سیالکوٹی	دیوبندی
مولوی سعید احمد قادری	دیوبندی
مواویٰ محمد رمضان اجمالی	دیوبندی
میاہی احسان الحق ظہیر	غیر مقلد، وہابی
مولوی عبدالرحمن (مصنف گمراہ کن عقائد)	غیر مقلد، وہابی
مولوی حبیب الرحمن بزدانی	غیر مقلد، وہابی

کے نام سے فرستائیں۔ جنہوں نے ان کے افعال کو ہی اپنی زندگی کا مقصد و جہد سمجھ لیا

اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق دے۔ ”وہ زندگی بھر برا بھلا کیا، ایک ارٹھن و سما کے حضور پہنچے۔
نہایت اچھے طریقے کے ساتھ کچھ حاصل نہ ہو سکا۔

علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ”تسکین الخواطر“ کو مصنفہ شہور پا کر آئے ہوئے ایک
لی مراد گرد چکا ہے مگر آج تک کسی دیوبندی مکتبہ فکر کے حید عالم کو کتاب قیاس کوئی کفر و
اب اور کفر اہل وہابی کا پہلا نظریہ آیا..... سبحان اللہ..... آج مولوی سعید دیوبندی کو کفر اور
اہل الوہیت میں گستاخی کی پو آ رہی ہے..... اور (خسوس صد افسوس اہل علمائے دیوبند پر
ہاں نے بغیر مطالعہ کے..... یا جان بوجھ کر ”رضاخانی مذہب“ پر تازیانہ لکھ کر اپنی عاقبت
اپنی ہے۔

تاریخ و جغرافیہ

"تفتیشیں، انکوائریز" کی پوری عبارت میں جو مان قتل کر دی ہے کہ آپ غلامہ کاظمی علیہ السلام کے مدعا و منشا کی توجہ کو پائیں۔ عبارت کو غور سے پڑھیں اور انصاف سے جائیں کہ اس نیکو دلانہ بیانات گمراہی دے رہی کی ہے جس کی وجہ سے "جناب سعید صاحب" اس قدر سخت پایا دے ہیں..... "عین ہاشمی مدعا و متعدد کی عبارت" فتاویٰ شاہی میں موجود ہے۔ تو بغیر کیا وجہ جرم ایک..... سزا مختلف..... سوچ سمجھ کر جواب دیں.... تاکہ آپ کی حق پسندی واضح ہو سکے!

۲۔ کہیں الخواطر کی عبارت کا الہامی باب

”حاضر۔ بطور“ ردوں انھوں کے اصل و حقیقی معنی اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں۔
 لہذا ان معنی سے اللہ تعالیٰ کا پاک ہونا یقینی امر ہے۔ مگر تاویل کے ساتھ ان الفاظ کا استعمال
 اللہ باری تعالیٰ پر جائز ہے۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ جو شخص ابن الفالاک کو خدا باری تعالیٰ پر
 استعمال کرے گا، وہ کافر ہو گا یا نہیں؟ جب جمہور علماء کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا تو انہوں نے یہ
 فیصلہ کیا کہ چونکہ اس میں تاویل ہو سکتی ہے اس لئے یہ اطلاق صحیح نہیں۔ اور تاویل یہ کہ ”حضور“
 کو مجازاً ”علم کے معنی میں لیا جائے اور ”نظر“ کے مجازی معنی ”رویہ“ لئے جائیں۔ اس

ثم جعلناكم عترة في الارض من بعدهم لنتنظر كيف تعملون۔

(سورہ یونس: ۶۷)

ترجمہ: ”پھر ان کے بعد ہم نے زمین میں تم کو (ان کا) جانشین بنایا کہ ہم ظاہر فرمائیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔“ (طبیان)

• امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لنتنظر ای لیقع منکم ما تستحقون به الثواب والعقاب، ولم یزل یعلم غبا و غیبا: یعلمکم معاملة المختبر اظهره العادل و لیل النظر اجمع الی المرسل ای لیتنظر و سلنا و اولیانا کیف اعمالکم۔

(تفسیر قرطبی، ص ۲۸۸ جلد ۸ مطبوعہ مکتبہ مدینہ)

• کئی تفسیر جلالین فرماتے ہیں:

قوله لنتنظر كيف تعملون: ای لیظهر متعلق علمنا و نعلمنا و نعلمنا معاملة من یستظرو فی الکلام استعارة تمثيلية حيث شبه حال العباد مع ربهم بحال وحيته مع سلطانها فی امیانتهم لیتنظر ما اذا فعلوا الخ۔

(تفسیر جلالین، صفحہ نمبر ۷۱، حاشیہ نمبر ۶۵، جلد ۱)

تاکہ ہمارے علم کا متعلق ظاہر ہو اور ان کے ساتھ دیکھنے والے والا معاملہ کریں۔ اس جگہ استعارہ تمثیلیہ ہے جیسا کہ حاکم رہا یا کو سہلت دیتا ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ الشہید کے معنی: حاضر، گواہی میں امین، جس کے علم سے کوئی شئی پوشیدہ نہ ہو (المنجد) بصیر کے معنی: دانایا۔ (المنجد)

حقیقت یہ ہے کہ اگر فطرت سلیم اور عقل مستقیم رکھنے والا حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی پوری عبارت کو غور سے جائزہ لیتے تو یہ اعتراض واقع ہو سکتا ہی نہیں مگر ”رضا خانی مذہب“ کے مؤلف اور اس کے مؤیدین کے مبلغ علم و عقل کا ہرگز وہی طرح چرچا ہے میں پھونکا، ”الشہید“ کا معنی جو خدا تعالیٰ کے شایان شان ہے وہ یہ ہے کہ جس کے علم سے کوئی شئی پوشیدہ نہ ہو۔ اس طرح ”بصیر“ کا معنی ”دانا“، غور طلب امر یہ ہے کہ اگر شہید کا معنی حاضر اور بصیر

ہو، تو شہید اور بصیر کی بجائے اللہ تعالیٰ کیلئے حاضر اور ناظر کے الفاظ قرآن کریم میں آئے؟ الحمد للہ اس سے بھی علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے دھوکے کی تائید اھم بنی اخص اور اگر اراکہ بروایت سے کام لیا ہوتا تو ”مؤلف رضا خانی مذہب“ کو ذکر کردہ آیات و احادیث کی دریافت کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی کیونکہ حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ صاف طور پر لکھ دیا ہے کہ حاضر بمعنی عالم اور ناظر بمعنی سن یرئی کی تاویل سے مستعمل نہ لیا چو اسی کی تائید امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں۔

دو تسکین الخواطر“ کی دوسری عبارت

اللہ تعالیٰ نے اس بات کی شہادت ہے کہ جب وہ کسی بندے کو مجذب بنالیتا ہے تو وہ دینی رجا اور بصیر ہو جاتا ہے۔ (الحدیث) (وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی صفت سبع و بصر کا مظہر بن جاتا ہے) اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو جنہیں وہ چاہتا ہے ان میں اپنی کل صفات عطا فرماتا ہے اور کبھی بعض صفات عطا فرماتا ہے اور درجہ بدرجہ تھوڑی تھوڑی صفات عطا فرماتا ہے۔ (تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۲۹ مطبوعہ لاہور)

تاکہ زمین کرام!

مندرجہ بالا عبارت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے امام عبد الوہاب شہرانی علیہ الرحمۃ کی مشہور تصنیف ”اللیواقیت والجوہر“ سے نقل فرمائی ہے۔ علامہ شہرانی کا سن وفات ۹۷۷ھ ہے تقریباً پانچ صدی ہے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے اور آج تک کسی جید عالم نے عبارت مذکورہ صاحب عبارت پر جرح و تنقید نہیں کی۔ مگر آج چند ہویں صدی میں صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا مفلوج العقل، ”مصنف رضا خانی مذہب“ مذکور عبارت کے نقل پر کچھ اچھا لدا ہے۔

لوف خدا..... نہ عاقبت کا اندیشہ۔

ایک شہید اور اس کا ازالہ

اہل علم کے نزدیک لفظ ”کل“ عام مخصوص بھی ہوتا ہے۔

”جیسا کہ حاسیہ مشکوٰۃ پر فاضل نے حدیث ”کل بدعتہ شلالہ“ کے تحت رقم فرمایا ہے۔
”وقولہ کل بدعتہ شلالہ“ عام مخصوص۔ (حاسیہ مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۳۷ مشہور کراچی)۔

سہاوی شہزادہ الدین قمر سید ہاروی دیوبندی مولوی حسین احمد باغوی کے متعلق لکھتے ہیں

فکر چارخ جو کی غیب سے آئی ہے خدا

شیخ گل بندہ حق ہے حسین احمد

(PFFZ)

(المجلد دہلی، مئی ۱۹۸۱ء، نمبر ۱۳۶، شریعت کی روشنی میں)

اس شعر میں بھی لفظ کل "عام مخصوص" ہے کیونکہ مولوی حسین احمد مدنی طائفہ اولیٰ ہندو کے شیخ ہیں نہ کہ تمام افراد عالم کے۔

مولوی (ابو یحییٰ) امام خاں اوشہرہ دی مولوی نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھتے ہیں۔

جنہوں نے اپنے ۶۰ سالہ درسِ حدیث کی وجہ سے ”شیخِ اکل“ کا لقب حاصل کیا۔

(۱۶) تمہارا بے حد محبت پسند صلیبی نمبر ۶۹ (مقبولہ ۱۹۷۹ء)

اس عبارت میں بھی لفظ ”کل“ ”عام مخصوص“ ہے کیونکہ مولوی تذیر حسین دہلوی فرقہ واپس غیر مقلدین کے متفق ہیں نہ کہ تمام اقراء عالم کے نہ

مذکورہ عبارت کا مقصد یہ ہے کہ کُل صفات پاری تعالیٰ جن کا مظہر ہوتا بندہ کے حق میں شریعہ و عقل ممکن ہے ان سے اپنے بعض بندوں کو نوازا ہے۔ جیسا کہ خود "صاحب تسکین الخواطر" نے عبارت مذکورہ کے تحت حاشیہ میں بائیں طور پر تحریر فرمایا ہے۔

”لفظ کل سے وہ کل صفات مراد ہیں۔ جن کا مظہر ہونا بندہ کے حق میں شرعاً و عقلیاً ممکن ہے۔“ (تکلیفین الفرائض نمبر ۲۹)



”موصوف رضا خانی مذہب“ اسی عبارت (جو کہ اس نے نقل کی ہے) کے بعد والے جملے بھی نقل کرو جتنا تو تمام مشکوک و شہادت کا انزال ہو جاتا۔

{ 1 4 5 }

[illegible]

البرقۃ الجواہر جلد اول صفحہ نمبر ۱۵۹ کا ٹکڑا

عبارت یہ ہے: "اور کبھی انہیں صفات عطا فرماتا ہے اور درجہ بدرجہ تھوڑی تھوڑی صفات عطا فرماتا رہتا ہے۔" (تسکین القلوب ص ۱۴۹ نمبر ۱۹۹)

خلاصہ کلیم یہ ہوا کہ کل صفات الہیہ جن کا مظہر ہونا بندہ کے حق میں شرعاً و عقلاً ممکن ہے کہ کسی کو ایک کسی کو دو اور کسی کو تمام صفات عطا فرما دیتا ہے اور کسی کو درجہ بدرجہ عطا فرما تا رہتا ہے۔ علامہ عبد الہاب شعرانی بوجہ تفسیر ذکر خیر

عبداللہ باب نامہ الیہ الخواص کثرت ہے۔ سلسلہ آب یہ ہے۔

عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ الانصاری الشافعی المصری
اشعرانی ۸۹۹ھ میں ساقیہ اہل شعرہ میں (جو کہ مصر کے اطراف میں ایک مقام ہے) پیدا
ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ساقیہ اہل شعرہ میں پائی۔ سات برس کی عمر میں انہوں نے قرآن مجید حفظ
کیا اور اجروم وغیرہ یاد کر لیں۔ بارہ برس کی عمر میں مہرتا نے اور جامع عمری میں شہرے، سہیں
منہاج، فغیہ، توضیح، تلخیص، شاطبیہ، قواعد ابن ہشام اور کتاب الروض (باب القضاۃ تک) یاد
کیں اور پھر اپنے استاذوں کی سنائیں۔

شیخ ابین الدین امام جامع عمری سے فن قراءت کی تحصیل کی۔ مشہور فقیہ و محدث شیخ
مفسر الدین دواخلی، نور الدین محلی، نور الدین جارچی، ملا علی، عجمی، علی قسطلانی، علامہ شومونی، شیخ
الاسلام قاضی زکریا الانصاری، مفسر الدین ربلی سے تفسیر، حدیث اور فقہ وغیرہ پڑھی۔ پھر حدیث
سے شغف ہوا اور کابری شیوخ سے جن کی تعداد دوسو (۲۰۰) سے کم نہیں۔ حدیثوں کا سامع کیا۔
بعد ازاں تصوف کی طرف میلان ہوا تو شیخ خواص، شیخ محمد حنفی، شیخ محمد شادای جو اس زمانہ کے
نہایت بلند پایہ و فناء میں سے تھے، اس فن کی تکمیل کی۔ شیخ زیادتی نے اپنے سفر نامہ میں
بصراحت لکھا ہے:

واخذ الطریق عن النجوم

انہوں نے تحفوں کی تعلیم سے زائد شیونخ سے حاصل کی۔

شیخ شمرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہدہ اس طرح سے کیا کہ کئی برس تک غلط نہیں سمجھتا تھا کہ ایک روزی باندھ لی تھی خلوت میں اسے گردن میں ڈال لیتے تھے تاکہ گھرنے کی آواز نہ آئے اور مسلسل روزے رکھتے تھے۔ بس چند اوقیہ روٹی کے ذریعہ گزار دیتے تھے۔ کھانا کی ٹوٹی اور ہتے تھے اور پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے۔ اخلاق و افعال پر انکار کرتے تھے۔ کھانا کی ٹوٹی اور ہتے تھے اور پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے۔ اخلاق و افعال پر انکار کرتے تھے۔ کھانا کی ٹوٹی اور ہتے تھے اور پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے۔

ان کی خانقاہ میں عشاء کے بعد سے مجلس ذکر کا آغاز ہوتا تو فجر تک یہ مجلس قائم رہتی تھی۔ شب جمعہ میں موصوفہ پوری رات درود شریف پڑھتے رہتے۔ ان کی خانقاہ میں خالہاں لائے الہی کی تربیت جوتی تھی۔ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ تازہ نگار ارشاد و تبلیغ، درس و تدریس اور مصنف و تالیف میں مشغول رہے۔ حاسدوں نے ان کو بدنام کرنے کیلئے ان کی تصانیف میں لالہ شرع یا توں کو اضافہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے کچھ غلط فہم ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے عاصدین کو ہلاک و برباد کیا اور ان کی قبولیت میں مزید اضافہ ہوا۔ ۱۲۷۷ھ سے زائد مشہور تصانیف یا دیگر ہا اور مجلس کیا اور ان کی قبولیت میں مزید اضافہ ہوا۔ ۱۲۷۷ھ سے زائد مشہور تصانیف یا دیگر

مہر زین - ۳۷۹ھ میں انتقال ہوا اور اپنی خانقاہ میں دفن ہوئے۔

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی و روحانی مقام

ماہرہ عبدالرؤف عثمانی طبعات میں لکھتے ہیں:

ہمارے شیخ ایام، عامل، عابد، زاهد، فقیہ، محدث، اصولی، صوفی اور سالک کی تربیت کرنے والے تھے۔ فقیہ، انکسار اور صوفی مشرب بزرگ تھے۔ موصوفی سنت کے بڑے پابند تھے۔ ورغ و تقویٰ میں مبالغہ کرتے تھے۔ اپنے اوقات کو تصنیف و تالیف، عبادت و ریاضت اور درس و تدریس اور سنو کہ کی تعلیم میں تقسیم کر رکھا تھا۔

علامہ محمد امین غزنی لکھتے ہیں:

اللہ کی ان پر رحمت ہو، و علم، تصوف اور خلیف میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے

تھے۔۔۔ ان کی تمام کتابیں مفید ہیں۔ اور ان کی تالیف اس امر پر شاہد ہیں کہ موصوف کی بہت سے علماء اولیاء اور صلحاء سے محبتیں رہی ہیں۔ (آلہ کتب المائرہ جلد ۳ صفحہ نمبر ۷۷۷)

شیخ ابو العباس احمد بن مبارک مصلطی نے موصوف کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

سیدنا امامہ ولی العلماء عالم الاولیاء و ربی السالکین و اقیہ الامتہ العارفین المہدین۔

شیخ زیادوی اپنے سفر نامہ میں لکھتے ہیں:

وہ اکثر مذہب مرید اور غیر مرید کی تمام دلیلوں سے آگاہ تھے۔ اور اپنی غیر معمولی یادداشت اور کثرت معلومات کی بنا پر ان میں سے ہر مذہب کے علم استنباط سے واقف تھے۔ اس موضوع پر ان کی تالیفات پانچ ضخیم جلدوں میں بھٹی ہوئی ہیں۔ اور اکثر دو جلدوں میں ہیں (فہرست المہارین جلد ۱)

حافظ سید عبدالحی الکنانی فہرست المہارین میں لکھتے ہیں:

وہ عام طور پر قاضی ترکیب، حافظ سیوطی اور کمال الدین طویل کا دوری اور قلعہ شیری سے اور اس طبقہ سے جو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ کے اصحاب پر مشتمل ہے ہدایت کرتے ہیں نیز قسطلانی سے بھی راوی ہیں۔ ان کی فہرست چھپ چکی ہے۔ جس میں اپنی مراد بات کو ہر دامت سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جمع کیا ہے۔ (فہرست المہارین جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۰)

تأثرات علانیہ و لای معلومہ

مولوی انور شاہ کشمیری

امام شہرانی نے عالم بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صحیح بخاری پڑھ کر۔ (فیض الباری جلد اول صفحہ نمبر ۲۰۳)

مولوی اشرف علی تھانوی

علامہ شہرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے قطب تھے۔

(حاشیہ المدراۃ المفوضہ جلد اول صفحہ نمبر ۱۲۳ مطبوعہ نقشبندیہ ۱۳۶۸ھ)

امام شہرانی اجلہ محققین سے ہیں۔ (الخصیۃ المرفیۃ لفتح النوی صفحہ نمبر ۹۷)

والی محمد جالندھری متناقی

"صوفیاء کرام کے اقوال سے تقلید کا ثبوت" کے تحت لکھتے ہیں:

شیخ عبدالوہاب شہرانی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا ارشاد ہے۔

(فیض المعیہ صفحہ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ ۱۳۷۱ھ)

والی سرفراز گلکھرووی گوجرانوالہ

شہرانی امام ہیں۔ (تسکین البدن صفحہ نمبر ۱۹۷)

والی محمد حسن والد مقصود میاں

امام شہرانی دسویں صدی ہجری کے اکابر علماء اعظم صوفیاء میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ کا پورا نام ابوالمعجب عبدالوہاب بن احمد شہرانی تھا۔ آپ کا وصال بمقام قاہرہ ۵۸۰ھ میں ہوا۔ جہاں آپ بڑی خدمت سے متمتع تھے۔ آپ کا سر شہ اعلیٰ علم اور اعلیٰ عرفان کی نظر میں کافی تھا۔ آپ کافی مقبول محقق تھے۔ آپ کی علم تصوف، علم فقہ، علم نحو وغیرہ پر متعدد تصانیف ہیں۔ اور تمام تصانیف اعلیٰ علم اور اعلیٰ عرفان میں مقبول ہیں۔ (انوار قدسیہ مطبوعہ کراچی ۱۳۸۵ھ)

"انوار قدسیہ" کے سرورق پر یوں لکھتے ہیں:

سراج السالکین، قدوة المتعلمین، الحمد شہین، نعت صمدانی، قطب ربانی، امام

الہدایہ، باب شہرانی نور اللہ مرقدہ و محل الجنۃ جہنۃ۔

والی محمد عبدالعلیم چشتی فاضل دیوبند

علامہ شہرانی ملت کے بڑے پابند تھے۔ ورع و تقویٰ میں مبالغہ کرتے تھے۔ اپنے وقت کے تصنیف و تالیف، عبادت و ریاضت اور درس و تدریس اور سلوک کی تعلیم میں تقسیم کر رکھا

کتابوں کا بہت مطالعہ کیا۔ اللہ کی ان پر رحمت ہو۔ وہ علم تصوف اور تالیف میں اللہ

لقطب الزبانی و المعارف الصمدانی سید عبدالوہاب الشعرانی رح

علامہ امام شعرانی دسویں صدی ہجری کے اکابر علماء اعظم
عمومیہ میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپکا ہورا نام ابوالمواہب
عبدالوہاب بن احمد شعرانی تھا۔ آپکا وصال بستان قاهرہ
جہاں آپ بڑی مدت سے مقیم تھے آپکا مرتبہ اعلیٰ علم اور اہل
عرفان کی نظر میں کافی بلند تھا آپ ابو الحسن الشاذلی کے سلسلہ
شاغیہ سے منسلک تھے۔ آپ ہی سے تصوف کا نیا سلسلہ شعرادیہ
وجود میں آیا۔ آپ کافی مقبول مصنف تھے۔ آپ کی علم تصوف
علم فقہ علم لغو وغیرہ پر متعدد تصانیف ہیں اور تمام تصانیف
اہل علم و اہل عرفان میں مقبول ہیں۔

آپکی تصانیف میں سے ایک اہم تصنیف "انوار فہمیدہ" اردو
ترجمہ فی آداب السوادیہ جو کافی عرصہ تک ناہید تھی ہم نے
شائع کی ہے جو کہ اس وقت آپکے حلقہ میں ہے اس کتاب سے
اہل علم حقیرات خاص کر تصوف سے دلچسپی رکھنے والے
مستفیض ہونگے

محمد حسن ولد مقصود مہمان مولوی

۱۵ شعبان ۱۳۸۵ھ

ٹائٹل پرنٹ :-

سرکنٹائل پرنٹنگ پریس کراچی

اہل اہل اہل میں سے تھے۔ ان کی تمام کتابیں مفید ہیں اور ان کی تالیفات اس امر کی شاہد
ہیں کہ ان کی بہت سے علماء اور علماء اور علماء سے محبتیں رہتی ہیں۔ انہوں نے تصوف کی تعلیم
۱۰۰۱) سے زائد شیوخ سے حاصل کی۔ (فوائد ہندوستان جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰ مطبوعہ کراچی)

امام شعرانی کی زندگی کے بارے میں:

شیخ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام فرمایا ہے کہ میں مصر میں ہوتے ہوئے (مدینہ میں)

مابین الصلوٰۃ والسلام سے اس طرح گفتگو کرتا ہوں جیسے کوئی اپنے ہم مجلس سے بات کرتا

جس کو یہ حال و ذوق حاصل نہیں ہے وہ اس قسم کی گفتگو اور مشاہدہ کا انکار کرتا

(طائف المصابیح جلد ۱۰ ص ۱۵۲) ("ندام الدین" لا: دورہ ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳

الکتب مطالعہ کثیرہ و کان رحمۃ اللہ تعالیٰ من آیات اللہ فی العلم والتصوف والالتفات ولہ مصنفات
عبدیدہ شیعہ بنفہ و قد ولت کتبہ علی اندام جمیع کثیر من العلماء والاویامہ والصالحین والعلی علی سائر
اولیاء اللہ ابی غالب المستملہ والحمد دستہ و علم استفاد کل نفع بہ شہا لکثرۃ محفوظات۔

(امجدیہ النافذہ مع التعلیقات السالکۃ صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ مکان ۱۳۶۵ھ ۱۹۷۵ء)

مولوی محمد اشرف سندھو (غیر مقلد)

علامہ شعرانی تانویں صدی ہجری کے مشاہیر میں سے ہیں۔ (تاریخ التعلیہ صفحہ نمبر ۱۲۵)

مولوی محمد ابراہیم میرزا لکھنوی (غیر مقلد)

مجھ بچا رکھو ان سے کمال حسن عقیدت ہے۔ میں نے ان کی کتب سے سلوک و فروع
کے متعلق بہت فیض حاصل کیا۔ مصر میں میں نے ان کی مسجد میں نماز مغرب ادا کی۔ اور ان کی
مرقہ منور کی زیارت کی اور فاتحہ پڑھی۔ (تاریخ احمدیت برائے شیعہ صفحہ نمبر ۱۳۶ طبع لاہور ۲۰۰۰ء)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

علامہ شعرانی عالم، محدث، مصنف، صاحب کرامات کثیرہ تالیفات نفیسہ، متبع سنت،
مجتنب عن البدع، جامع بین الشریعہ والطریقہ تھے۔ (تاج مکمل)
امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے
حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کے علم کے مدارج سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اس نے بعض کو
اپنے علم کا اثر عطا فرمایا ہے اور بعض کو اپنے علم سے ایک حصہ دیا ہے۔ اور بعض سے تمام پر دے
اٹھائیے ہیں۔ (جو علم انسان کیلئے شرعاً و عقلاً محال ہے) یہاں تک وہ دیکھتا، سنتا، جانتا اور کلام
کرتا ہے اور زمین و آسمان کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں۔ (نہج غزالی صفحہ نمبر ۲۵ مطبوعہ لاہور)

رسالہ اثبات السماع کی عبارات

اور سنا غنا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے خلفاء راشدین نے صحابہ کبارہ

اور سارے عظیم ائمہ اثناعشرہ نے پارہ چالیس مشائخ کبار نے دو
ہزار اللہ نے ایک سو بیس فقہانے ایک ہزار علماء نے اور لاکھوں کی تعداد میں عامۃ المسلمین
کا کہ ابن ہمام کی نے اپنی تصنیف ”خوارزمیہ“ میں نقل کیا ہے۔

الحمد للہ! احادیث سے ثابت ہوا کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ
طریقہ اور آپ کے چاروں خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے باجے کے ساتھ غنا
کی آپ کے دیگر صحابہ انصار و مہاجرین نے بھی اسی طرح حضور اور آپ کے خلفاء کی اتباع کی
دہانی، اس کے بعد جو شخص غنا کو حرام کہے گا۔ وہ اس آیت کا صدق ہوگا و یتبع غیو
ال معزنین فوالہ ما لولہ ونسلہ جہنم۔ (آیہ)

مسئلہ غنا میں اہلسنت و جماعت کا موقف

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۶۸ھ) فرماتے ہیں:

”جو غنا نفس کو حرکت دیتا ہے اور اسے ہوا و ہوس اور فسق و فجور پر ابھرتا کرتا ہے اس
مذہب میں جس میں عورتوں کے صحن و جمال کا بیان ہو، جس میں شراب و دیگر محرمات کی تعریف
اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں الا اتفاق کہ وہ مذہب سے ہے لیکن وہ غنا جو اس قسم کی
انہوں سے پاک ہو اس کا قلیل وقت کیلئے خوشی کے مواقع پر سنا جائز ہے۔ مثلاً شادی اور عید
و ایام مشقت طلب کاموں پر خوش دلانے کیلئے۔“

(الجامع الاحکام القرآن بشرح صفحہ ۵۵ ج ۶ مطبوعہ بیروت)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۵۵ھ) فرماتے ہیں:

صوفیاء کرام نے اپنے سماع کیلئے چند شرطیں مقرر کی ہیں:

سننے والے کا دل ذکر الہی سے مطمئن ہو، اس کی یاد میں مستغرق ہو، کسی غیر کی طرف
انتہائی توجہ نہ ہو، بلکہ اللہ علیہ آپ کو ”تلقی دہت“ اور آپ کے چہرے میں حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ
اللہ علیہ کی تعلیم الہدیٰ فرماتے تھے۔ آپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تلامذہ میں سب سے بڑی جہا
و اہم ملائے حدیث ہند صفحہ نمبر ۸۹ طبع ازل ۱۴۳۸ھ، از کام خان نوشہروی

التحفات ہے۔

۲۔ کھانے والی اکل شہوت نہ ہو یعنی عورت یا نو نیر لڑکا نہ ہو۔

۳۔ مغل سماع اختیار سے خالی ہو۔

۴۔ نماز اور دیگر مبادیات کی ادائیگی کا وقت بھی نہ ہو۔

جب یہ شرائط پائی جائیں تو سماع جائز بلکہ مستحب ہے کیونکہ سماع کی یہ تاثیر ہے کہ دل میں محبت کا جو جذبہ خفہ اور پنهان ہوتا ہے سماع اس محبت کی آگ کو بھڑکا دیتا ہے۔ جن لوگوں کے دل میں عورتوں کا عشق سلایا ہوتا ہے ان کیلئے سماع حرام ہے کیونکہ وہ نفس کو برائی بھڑکاتا ہے۔ لیکن جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت فیض زن ہوتی ہے۔ سماع ان کے ذوق و شوق میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔ ان کیلئے سماع مستحب ہے۔

قرآن کریم میں "لہا الحدیث" کو حرام کہا گیا ہے۔ اور صوفیاء کا سماع "لہا الحدیث" کے زمرہ میں نہیں ہے۔ وہ احادیث جن سے غنا کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ وہ بھی مخصوص بالخاص ہیں۔ کیونکہ ایسی احادیث بھی ہیں جن سے غنا کا مباح اور جائز ہونا ثابت ہوتا ہے۔ دونوں قسم کی احادیث میں ہم تطبیق اس طرح کریں گے کہ جو غنا فق و فقر کا محرک ہو وہ حرام ہے اور جو یا الہی کی آگ بھڑکارے وہ جائز ہے۔

شرح کافی میں ہے کہ اچھی طرح جان لو کہ شارح علماء کرام کے نزدیک وہ سماع مکروہ ہے جو بڑا اور گناہ کا باعث ہو، فاسقوں کا مجمع ہو، جو تارک اصول و ہوں اور قرآن کریم کی تلاوت سے غافل ہوں۔ لیکن جس سماع سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مطلوب ہو، وہ محمود ہے۔ مذکورہ نہیں۔ علامہ ابوالقاسم بن محمد بن عبد اللہ الدمشقی نے شرح السمرودی میں اسی مسئلہ کے متعلق اپنی یہی رائے ظاہر کی ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سمرودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"السماع المستحب الرحمة من الکرم"

"سماع اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جائز ہے"۔ (تفسیر منہجی صفحہ نمبر ۲۵۸ مطبوعہ اندلیا)

حضرت داماد شیخ بخش علی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سماع کے آداب کی شرطیں یہ ہیں:

۱۔ جب تک اس کی ضرورت نہ ہو نہ کرے۔ اور اس کو اپنی عادت نہ بنالے۔

۲۔ دیر سے سماع کیا کرے تاکہ اس کی عظمت دل میں بیٹھ جائے۔

۳۔ اور چاہئے کہ جب تم سماع کر رہا رہو اس جگہ موجود ہو۔

۴۔ سماع کا مکان عام لوگوں سے خالی ہو۔

۵۔ توالت محترم باشرع ہوں۔

۶۔ دن دنیا کے دھندوں سے خالی اور طبیعت لہو و لیب سے مطمئن ہو۔

۷۔ جب تک سماع کی قوت پیدا نہ ہو ضروری نہیں کہ تم اس میں مبالغہ کرو۔ جب قوت

زیادہ ہو جائے تو ضروری نہیں کہ اسے اپنے سے بڑا دہا اور قوت کے تابع رہو، جس بات کا وہ

تکاضا کرنے اگر ہلا دے تو ہلاو۔ (ارشادات شیخ بخش صفحہ نمبر ۱۰۲ تا ۱۰۳ مطبوعہ اندلیا)

• عوارف المعارف میں حضرت شیخ شہاب الدین سمرودی فرماتے ہیں:

سماع حلال بھی ہے اور حرام بھی۔ لہذا جس نے اسے نفسانیت اور شہوت پرستی کی

آگاہ سے سنا اس کیلئے حرام ہے۔ (عوارف المعارف صفحہ نمبر ۲۵۸)

• علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

(حدیث) میں جو "اتقنی" حرام ہے۔ اس میں الف لام عہد کا ہے۔ اور اس سے

مقصود معین غما مراد ہے۔ جو علت خلافت و موجب غواہت ہے جیسا کہ طوائف کا گانا اس

کی مانند بیہودہ و لعب کے طور پر غواہشات نفسانیہ کو بھان میں لانے والے گانے۔ پس اس روایت

میں بھی مطلق غنا کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ (اثبات السماع صفحہ نمبر ۱۹۱ مطبوعہ اندلیا)

• آداب المعارف از شیخ شہاب الدین سمرودی رحمۃ اللہ علیہ در تصوف سنی کتاب ہے بہتر از عوارف نیست۔

(تحقیق و تعلیق کتاب شاد ولی اللہ دہلوی صفحہ نمبر ۱۷ مطبوعہ لاہور از مولوی محمد عطاء اللہ شریف بیوی جانی (منیر قلد)

علمائے دیوبند کا فیصلہ

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

کہ سراج فی انساب اہل کیلئے جائز ہے۔ (الفتاویٰ مزبہ ۲۰۰ ص ۱۰۱)

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

یہ ہر الفاظ (صحیح اور غلط اور راگ) ایک معنی رکھتے ہیں۔ بلاغیر راگ کا سننا جائز ہے۔ اگر گانے والا غلط فساد ہو اور وہ مضمون راگ کا خلاف شرع نہ ہو اور موافق موسیقی کے ہونا کچھ حرج نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۵۵۵ ص ۵۵۵)

احادیث مبارکہ

روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی انصار کی قرابت والی کا کالج کیا۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ فرمایا اتم نے اس عورت کو بھیج دیا۔ انہوں نے کہا۔ ہاں افرمایا حضرت نے کیا تم نے اس کے ہمراہ کسی گانے والی کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نہیں۔ پس حضرت نے فرمایا کہ تحقیق انصار ایک ایسی قوم ہے کہ جن کی عادت غزل گانا ہے پس اگر تم اس کے ساتھ ایسے کو بھیجتے کہ جو گاتا کہ ہم تمہارے پاس آئے ہیں، پس اللہ ہم کو اور تم کو سلامت رکھے۔ تو بہتر ہوتا۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۲۷۲ ص ۲۷۲)

حضرت عامر بن منذر سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں قرظہ ابن کعب اور ابو مسعود انصاری پر ایک کالج میں داخل ہوا۔ اور اچانک وہاں لڑکیاں گاتی تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں صاحبزادے اہل بدر ایہ تمہارے پاس غنا کیا جاتا ہے۔ پس ان دونوں نے فرمایا۔ اگر تم پسند کرتے ہو تو پیچھے کر جاؤ۔ ساتھ منوا اور اگر نہ پسند کرو تو چلو۔ مسند احمد صفحہ ۳۹۱ جلد ۳، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث ۲۵۱۱۳ ص ۱۲۱۳ جلد ۲۹۲، المعجم الامام احمد رقم الحدیث ۶۱۹۵۔ (ابراہیم الخلیل فی غفرلہ)

چہ ہو جانا تو چلے جاؤ کیونکہ میں لہو کی شادی کے موقع پر رخصت دی گئی ہے۔ اس کو نسائی نے روایت کیا۔ ابھی (مشکوٰۃ شریف باب النکاح صفحہ نمبر ۲۷۲ ص ۲۷۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ حضرت ابولکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اس حالت میں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی کیاں ایام تشریق میں وقفہ بجاتی تھیں اور ہاتھ داتی تھیں۔ اور ایک روایت میں آیا ہے اس مغللوں کے ساتھ نہا کرتی تھیں کہ جس کو انصار یوم بعات (یعنی خرید و بیع اور اس کے قبیلہ کی لڑائی کاروان) میں ایک دوسرے کو کہتے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا۔ اس پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے منہ کو کھولا اور فرمایا اے ابوبکر ان کو چھو دو کیونکہ یہ ایام عید ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہر قوم کیلئے عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ اس کو بخاری اور مسلم نے متعلق روایت کیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۱۳۰ ص ۱۳۰)

حضرت عمرو بن الشریح سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوار تھا سرکار نے جھوٹے فرمایا کیا تجھے امیہ بن ابی صلت کے کچھ اہل کار یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں حضور یاد ہیں۔ فرمایا کہ پرہیز میں نے ایک شعر پڑھا حضور نے فرمایا اور پڑھو اور پڑھو یہاں تک کہ میں نے سو شعر پڑھے۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۹۰ ص ۹۰)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ اشریف لے گئے تو انصار کی لڑکیاں فرج و مسرت سے تنہا کرتی تھیں اور یہ شعر گاتی تھیں۔

۱. اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم الحدیث ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱

طلع البدر علی من شبات الوداع

وچپ الفکر علینا ما دعا للہ دارع

(دیوان اشعار ص ۲۵۵ جلد ۲)

حضرت بریلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چہاد پر تشریف لے گئے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر خدمت ہوئی اور عرض کر کے لگی کہ سرکار میں نے نذرانی تھی کہ حضور جب خیریت سے واپس تشریف لائیں گے تو میں آپ کے حضور دف بجا کر گاؤں کی حضور نے فرمایا کہ اگر تو نے نذرانی ہے تو گانا گا لے اور دف بجا لے۔ ورنہ کوئی ضرر دست نہیں۔ وہ لڑکی گانے میں مشغول ہوئی۔ اسے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگئے مگر وہ بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے، وہ تب بھی اپنے کام میں مشغول رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے پھر بھی وہ باز نہ آئی۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے، آپ کے آتے ہی اس لڑکی نے اپنے سرین کے نیچے دف کو دیا۔ سرکار نے فرمایا کہ اسے عمر رضی اللہ عنہ تم سے شیا طین ڈرتے ہیں۔ میں بیٹھا وہ بجاتی رہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے وہ بجاتی رہی حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے پھر بھی وہ بجاتی رہی۔ لیکن اسے عمر رضی اللہ عنہ جس وقت تم آئے اس نے دف کو چھپا لیا۔

(مشکوٰۃ باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ صفحہ ۵۵۸)

فادریں گرام!

ایمان ہمام کی کا قول جس کو علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالہ "اثبات السماع" میں نقل فرمایا ہے۔ اشہی احادیث اور یز رنگان دین کے اقوال کا ظامہ ہے۔

علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنے والو! شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا فرمان سنو

"اہانت کے قائل حضرات کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کی جماعت کثیرہ جس میں مشرود مشرہ کے بھی کچھ حضرات ہیں اور تابعین صحیح تابعین و اشعار صحیح اور دیگر علماء محدثین و علماء دین کا جم غفیر جو صاحبان زہد و تقویٰ اور ارباب علم و عبادت ہیں۔ ان سے غنا اور اس کا سماع مروی

اور انہوں نے ان سے اس باب میں اتنی روایات و حکایات بیان کی ہیں۔ جو بہت کافی ہیں۔ (مدارج النور صفحہ ۳۵۵ جلد اول)

مصنف "رضا خانانی نہ رب" کی کلم علی

مصنف مذکور رسالہ "اثبات السماع" سے ایک عبارت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سناختا یعنی باسے کو..... اس (رضا خانانی نہ رب صفحہ ۳۱۳ ص ۴۰۰)

نمبر..... خط کو یہ الفاظ یعنی باسے کو علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ "اثبات

السماع" میں بالکل تحریر نہیں۔ مصنف مذکور نے اصل عبارت میں ڈیالو کر کے بددیانتی کا

ارتکاب کیا ہے۔

نمبر..... غنا کے معنی "باسے" کسی مستحضر و مستفاد سے نہیں ہیں۔ ایسا غلط فہم کو

دعا کا رہنے کیلئے کیا گیا ہے۔

غنا کے لغوی معنی

- ۱۔ غنا: کا بلفہ: سرود۔ (کونین اللغات صفحہ ۲۳۲)
- ۲۔ غنا: وہ آواز جس سے گایا جائے یعنی سرود وغیرہ۔ (قاموس صفحہ ۲۴۲)
- ۳۔ غنی: الغنیہ وغناہ (گنتی) گیت، گانا۔ (مفردات، اقرا ان صفحہ ۶۷۷)
- ۴۔ الغناء من الصوت: گیت، سرود گ۔
- ۵۔ غناء ہائیکس، سرود۔ (مکتب اللغات صفحہ ۳۳۶)
- ۶۔ الغناء من الصوت: گیت، سر۔ (مصابح اللغات صفحہ ۵۸۱)
- ۷۔ غناء راگ، غنہ، گانا۔ (غیر ذہن اللغات)
- ۸۔ غناء راگ، موسیقی۔ (اوراد و لغت مرکزی اردو بورڈ لاہور صفحہ ۲۵۵)



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی تالیف

”حیات مولانا احمد رضا پر یلچی“

کی ایک عبارت پر اعتراض اور اس کا جواب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ السلام، امام احمد رضا بریلوی کے شعر و ادب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”مولانا بریلوی ماہر فقیہ و مفتی اور مبلغ ہونے کے علاوہ شاعر و ادیب میں بھی استاد الہی و وقت سے پیچھے نظر نہیں آتے۔ ان کی نثر کی تخلیقات میں بعض محققانہ ہیں۔ بعض متصوفانہ، بعض فلسفیانہ، بعض عارفانہ، بعض ادبیات اور بعض سہل و سلیس کا اعلیٰ نمونہ معلوم ہوتی ہیں۔ نہ صرف اردو فارسی بلکہ عربی میں بھی ان کی فصاحت و بلاغت کا کبھی عالم ہے۔ علمائے حرمین نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ امام مسجد حرام کے والد ماجد، عالم جلیل شیخ احمد ابوالخیر میرزا کی تحریر فرماتے ہیں:-“

”الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فإني لم له مثله في العلم والمصاحبة“.

ترجمہ : "اے ایمان بریلوی! جیسے شیخ کے وجود پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں بے شک میں نے علم اور

اور کہ میں ان چیزوں کو نہیں دیکھتا۔

تشریفاتیات کے علاوہ مولانا بریلوی کی شعری تخلیقات بھی بلند پایہ ہیں۔ سخنوروں اور شاعروں نے ان کو قدیم کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (سابقہ) شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد سندھ (اس وقت ایک فاضلات مقالے میں مولانا بریلوی کے فضل و کمال اور شعروادب میں ان کے مقام کا تعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۲ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اپنے دور کے بے مثل علماء میں شمار کیے جاتے تھے۔

میں بھی ان کا نوہا بنا چکا ہے۔ مگر صرف محاورات، مصطلحات، ضرب الامثال اور بیانیہ بدلی
قوام الفاظ انکی جو تصانیف سے سیکھا کر لئے جائیں تو ایک ضمیمہ لغت تیار ہو سکتی ہے۔
اسی طرح ہندوستان کے کئی مشرق شاعر ادیب کا لید اس گیتا نے سولا تا بریلوی کے
نامرات کمال پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے:

اسلامی دنیا میں ان کے مقام بلند سے قطع نظر ان کی شاعری بھی اس دور کا ہے کہ اس انیسویں صدی کے اساتذہ میں برابر قائم دیا جائے۔

..... ذرا سے غور و فکر کے بعد ان کے اشعار ایک ایسے شاعر کا ٹیکہ دل و دماغ پر ملتا ہے جسے میں جو محض ایک طنزور کی خشیت سے بھی اگر میدان میں اترتا تو کسی اعتبار و وقت سے محروم رہتا..... ان کے کلام سے ان کے کافیاں صاحبِ فن اور مسلم الثبوت شاعر ہونے میں شبہ نہیں۔ اور ان کی اُحد غزلیں تو بے ہمتہ اندر دھیر رکھتی ہیں.....

مولانا بریلوی تکلیف الرحمن تھے۔ انہوں نے کسی سے شرف تلمذ حاصل نہیں کیا۔ پھر
 مکی جو کچھ کہا ایسا کہا کہ پر سکھنے والوں نے ان کو استادانہ وقت میں شمار کیا۔
 (حیات مولانا محمد رضا تہاں بریلی ص ۱۵۲ تا ۱۵۳؛ شریعتی سب خانہ نے حکومت ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۳ء)

۱۰ قرآن میں: سورہ ۱۱۱ حمد و رضا پر پوری کو تہمید الرحمن کہا گیا ہے۔

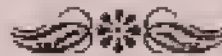
واب: بطور ریاضاع کو تکیہ الرحمن کہنا اردو ادب میں مستعمل ہے۔ اس لئے اس پر اعتراض

کرنا اور ادب سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

- صاحب فیروز اللغات لکھتے ہیں:
- تلمیذ الرحمن: خدا کا شاگرد، مجازاً شاعر۔ (فیروز اللغات ص ۳۱ مطبوعہ لاہور)
- شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں:
- پاک رکھ اپنی زبان، تلمیذِ وحانی ہے تو
- جو نہ جائے دیکھنا تیری صدا ہے آہو

(بانگ درا صفحہ ۵۳ طبع ۱۹۹۹ء)

- مشہور کالم نویس میاں عبدالرشید لکھتے ہیں:
- علامہ اقبال ایسے شعرا ہی کو علامہ عبدالرحمن کہا گیا ہے۔ اور اسی قسم کی شاعری میں
- بغیر کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ سچ (نوائے وقت) (جلد ۱) ۲۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کالم نواریسٹ)
- اشعار علامہ عبدالرحمن (ماہنامہ نیرنگ خیال ماہ پختی جون ۱۹۸۷ء شاعت
- خصوصی جلد ۶۳ شمارہ ۱۵ صفحہ ۵۱ مدبر سلاطین و شہنشاہ)
- ۱۳۲۸ھ میں جب دیوان امیر خسرو غنی نول کشور (کانپوری) نے شائع کیا تو اس کا
- اطلاع کیلئے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس کی ابتداء ان الفاظ سے کی گئی۔ اشعار علامہ
- عبدالرحمن۔
- مذکورہ اشتہار دیوان امیر خسرو کے اقتداء میں رقم ہے۔



اقبال کی خدمات (۳)

میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے

میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے

میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے

میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے

میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے

میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے
میر تقی میر کے بعد سب سے زیادہ شہرت کے درجہ پر اقبال کے اور کے

وہی کہ صوفیوں اور اہل روحانیت کے لیے ہے۔ ہم اس سے کہیں جاؤ اور وہیں سے کسی شاعر کی شاعری سنیں تو اس کی قوت
کے ساتھ ساتھ ہے۔

اسی کے لیے کہ ان کے لیے ہے۔ ایک جگہ کہ ہے۔ ————— وہ کتاب ہے کہ
ہر شاعر کی شاعری میں اس کی قوت ہے۔ ————— وہ کتاب ہے کہ
خود ہی کہ ہے۔ —————

کئی شاعر نے اپنے ہاں ایک اور شاعر کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ہوں۔ وہ شاعر کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ہاں۔ وہ شاعر کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
سے کہیں اس کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں

شاعر کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں

الشعر اطلاق مبد الرحمن

عس

الشعر اطلاق مبد الرحمن

وہی کہ صوفیوں اور اہل روحانیت کے لیے ہے۔ ہم اس سے کہیں جاؤ اور وہیں سے کسی شاعر کی شاعری سنیں تو اس کی قوت
کے ساتھ ساتھ ہے۔

اسی کے لیے کہ ان کے لیے ہے۔ ایک جگہ کہ ہے۔ ————— وہ کتاب ہے کہ
ہر شاعر کی شاعری میں اس کی قوت ہے۔ ————— وہ کتاب ہے کہ
خود ہی کہ ہے۔ —————

کئی شاعر نے اپنے ہاں ایک اور شاعر کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ہوں۔ وہ شاعر کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ہاں۔ وہ شاعر کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
سے کہیں اس کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں

شاعر کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں
ان کی قوت سے کہیں اس کی قوت سے کہیں

عس

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی

بعض تصانیف و تالیفات کی بعض

عبارات پر اعتراضات اور اس کا علمی محاسبہ

عبارت نمبر ۱:

عرض: حضور مجذوب کی کہ پہچان ہے۔

ارشاد: سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت "مطہرہ" کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔ حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور مجذوب۔ سے عقد امیر آباد میں حجاز شریف۔ میں زیارت سے مشرف ہوئے تھے وہاں نہ وضع رکھنے تھے۔ ایک بار خط شہید چڑا ہوا تھا "اے اکابر جمع ہو کہ حضرت کے پاس دہا کیلئے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا ادا کے قائل ہوں جب انہوں کی التجا و اوری حد سے گزری ایک ہفتہ اٹھایا اور دوسرے ہفتہ کی چوڑیوں کی طرف ناسے اور آستان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا جہنم بھی یا اپنا سہاگ لٹھنے۔ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے پہاڑ کی طرح الٹی اور جل تھل بھر دیے۔ ایک دن فراتہ جہنم کے وقت یا تو اس پر بار ہے جسے۔ دوسرے قاضی شہر کو جانی مسجد کو جاتے تھے آئے انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردان لباس پہننے اور عورتوں کو پہننے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیورہ و زینہ لباس اتارا اور مسجد

میں خطبہ بنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے غیر تحریر کی اللہ اکبر سننے ہی ان کی ادنیٰ لڑایا اللہ اکبر میرا خاندان جی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور مجھے یہ جود کئے دیجے امان تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس۔ اور وہی چوڑیاں، ائمہ جی تقلید کے طور پر ہمارے بعض مجاہدوں کو دیکھا کہ اب تک کڑے جوش پہننے میں یہ گمراہی ہے۔ صوفی حقیق اور ان کا مقلد ندیق۔ (تتویات ص ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱

مصنف رضا خانی مدہب اور مصنف گمراہ کن عقائد کیلئے

لحہ فکریہ

”بابیہ الذین امنوا اجنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن الیم“

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۳)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو۔ بعض گمان گناہ ہیں۔“ (البیان)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت میں یمن سے مراد ہمت ہے۔

قال علماءنا لا الظن هنا وفي الآية هو التهمة۔

(الامام الاحکام القرآن، صفحہ نمبر ۳۳۱ جلد ۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت، ترجمہ ابن احمد الانصاری القرطبی (م ۶۷۱ھ)

علامہ فرماتے ہیں:

مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے۔ اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر ناسد معنی مراد لینا یا جو داس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔ (غزالی احرفان صفحہ نمبر ۸۲۳ مطبوعہ ماہر)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ حق تعالیٰ نے مسلمانوں کا خون، مسلمانوں کا مال اور مسلمانوں کے حق میں بدگمانی

کرنا تینوں چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (کیسے بڑے سعادت، صفحہ نمبر ۳۸۸ مطبوعہ دارالامام محمد غزالی)

• حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیا اختیار کرنا اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنا ایمان کی دو شاخیں ہیں۔ اور خوش گوئی اور بیہودہ باتیں منافقت کی دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی شریف)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم گمان کرنے سے بچو کیونکہ گمان کرنا سب سے جھوٹی بات ہے۔ (بخاری شریف رقم الحدیث ۶۰۶۳، ۶۰۶۵، ۶۰۶۷، ۶۰۶۸، ۶۰۶۹، ۶۰۷۰، ۶۰۷۱، ۶۰۷۲، ۶۰۷۳، ۶۰۷۴، ۶۰۷۵، ۶۰۷۶، ۶۰۷۷، ۶۰۷۸، ۶۰۷۹، ۶۰۸۰، ۶۰۸۱، ۶۰۸۲، ۶۰۸۳، ۶۰۸۴، ۶۰۸۵، ۶۰۸۶، ۶۰۸۷، ۶۰۸۸، ۶۰۸۹، ۶۰۹۰، ۶۰۹۱، ۶۰۹۲، ۶۰۹۳، ۶۰۹۴، ۶۰۹۵، ۶۰۹۶، ۶۰۹۷، ۶۰۹۸، ۶۰۹۹، ۶۱۰۰، ۶۱۰۱، ۶۱۰۲، ۶۱۰۳، ۶۱۰۴، ۶۱۰۵، ۶۱۰۶، ۶۱۰۷، ۶۱۰۸، ۶۱۰۹، ۶۱۱۰، ۶۱۱۱، ۶۱۱۲، ۶۱۱۳، ۶۱۱۴، ۶۱۱۵، ۶۱۱۶، ۶۱۱۷، ۶۱۱۸، ۶۱۱۹، ۶۱۲۰، ۶۱۲۱، ۶۱۲۲، ۶۱۲۳، ۶۱۲۴، ۶۱۲۵، ۶۱۲۶، ۶۱۲۷، ۶۱۲۸، ۶۱۲۹، ۶۱۳۰، ۶۱۳۱، ۶۱۳۲، ۶۱۳۳، ۶۱۳۴، ۶۱۳۵، ۶۱۳۶، ۶۱۳۷، ۶۱۳۸، ۶۱۳۹، ۶۱۴۰، ۶۱۴۱، ۶۱۴۲، ۶۱۴۳، ۶۱۴۴، ۶۱۴۵، ۶۱۴۶، ۶۱۴۷، ۶۱۴۸، ۶۱۴۹، ۶۱۵۰، ۶۱۵۱، ۶۱۵۲، ۶۱۵۳، ۶۱۵۴، ۶۱۵۵، ۶۱۵۶، ۶۱۵۷، ۶۱۵۸، ۶۱۵۹، ۶۱۶۰، ۶۱۶۱، ۶۱۶۲، ۶۱۶۳، ۶۱۶۴، ۶۱۶۵، ۶۱۶۶، ۶۱۶۷، ۶۱۶۸، ۶۱۶۹، ۶۱۷۰، ۶۱۷۱، ۶۱۷۲، ۶۱۷۳، ۶۱۷۴، ۶۱۷۵، ۶۱۷۶، ۶۱۷۷، ۶۱۷۸، ۶۱۷۹، ۶۱۸۰، ۶۱۸۱، ۶۱۸۲، ۶۱۸۳، ۶۱۸۴، ۶۱۸۵، ۶۱۸۶، ۶۱۸۷، ۶۱۸۸، ۶۱۸۹، ۶۱۹۰، ۶۱۹۱، ۶۱۹۲، ۶۱۹۳، ۶۱۹۴، ۶۱۹۵، ۶۱۹۶، ۶۱۹۷، ۶۱۹۸، ۶۱۹۹، ۶۲۰۰، ۶۲۰۱، ۶۲۰۲، ۶۲۰۳، ۶۲۰۴، ۶۲۰۵، ۶۲۰۶، ۶۲۰۷، ۶۲۰۸، ۶۲۰۹، ۶۲۱۰، ۶۲۱۱، ۶۲۱۲، ۶۲۱۳، ۶۲۱۴، ۶۲۱۵، ۶۲۱۶، ۶۲۱۷، ۶۲۱۸، ۶۲۱۹، ۶۲۲۰، ۶۲۲۱، ۶۲۲۲، ۶۲۲۳، ۶۲۲۴، ۶۲۲۵، ۶۲۲۶، ۶۲۲۷، ۶۲۲۸، ۶۲۲۹، ۶۲۳۰، ۶۲۳۱، ۶۲۳۲، ۶۲۳۳، ۶۲۳۴، ۶۲۳۵، ۶۲۳۶، ۶۲۳۷، ۶۲۳۸، ۶۲۳۹، ۶۲۴۰، ۶۲۴۱، ۶۲۴۲، ۶۲۴۳، ۶۲۴۴، ۶۲۴۵، ۶۲۴۶، ۶۲۴۷، ۶۲۴۸، ۶۲۴۹، ۶۲۵۰، ۶۲۵۱، ۶۲۵۲، ۶۲۵۳، ۶۲۵۴، ۶۲۵۵، ۶۲۵۶، ۶۲۵۷، ۶۲۵۸، ۶۲۵۹، ۶۲۶۰، ۶۲۶۱، ۶۲۶۲، ۶۲۶۳، ۶۲۶۴، ۶۲۶۵، ۶۲۶۶، ۶۲۶۷، ۶۲۶۸، ۶۲۶۹، ۶۲۷۰، ۶۲۷۱، ۶۲۷۲، ۶۲۷۳، ۶۲۷۴، ۶۲۷۵، ۶۲۷۶، ۶۲۷۷، ۶۲۷۸، ۶۲۷۹، ۶۲۸۰، ۶۲۸۱، ۶۲۸۲، ۶۲۸۳، ۶۲۸۴، ۶۲۸۵، ۶۲۸۶، ۶۲۸۷، ۶۲۸۸، ۶۲۸۹، ۶۲۹۰، ۶۲۹۱، ۶۲۹۲، ۶۲۹۳، ۶۲۹۴، ۶۲۹۵، ۶۲۹۶، ۶۲۹۷، ۶۲۹۸، ۶۲۹۹، ۶۳۰۰، ۶۳۰۱، ۶۳۰۲، ۶۳۰۳، ۶۳۰۴، ۶۳۰۵، ۶۳۰۶، ۶۳۰۷، ۶۳۰۸، ۶۳۰۹، ۶۳۱۰، ۶۳۱۱، ۶۳۱۲، ۶۳۱۳، ۶۳۱۴، ۶۳۱۵، ۶۳۱۶، ۶۳۱۷، ۶۳۱۸، ۶۳۱۹، ۶۳۲۰، ۶۳۲۱، ۶۳۲۲، ۶۳۲۳، ۶۳۲۴، ۶۳۲۵، ۶۳۲۶، ۶۳۲۷، ۶۳۲۸، ۶۳۲۹، ۶۳۳۰، ۶۳۳۱، ۶۳۳۲، ۶۳۳۳، ۶۳۳۴، ۶۳۳۵، ۶۳۳۶، ۶۳۳۷، ۶۳۳۸، ۶۳۳۹، ۶۳۴۰، ۶۳۴۱، ۶۳۴۲، ۶۳۴۳، ۶۳۴۴، ۶۳۴۵، ۶۳۴۶، ۶۳۴۷، ۶۳۴۸، ۶۳۴۹، ۶۳۵۰، ۶۳۵۱، ۶۳۵۲، ۶۳۵۳، ۶۳۵۴، ۶۳۵۵، ۶۳۵۶، ۶۳۵۷، ۶۳۵۸، ۶۳۵۹، ۶۳۶۰، ۶۳۶۱، ۶۳۶۲، ۶۳۶۳، ۶۳۶۴، ۶۳۶۵، ۶۳۶۶، ۶۳۶۷، ۶۳۶۸، ۶۳۶۹، ۶۳۷۰، ۶۳۷۱، ۶۳۷۲، ۶۳۷۳، ۶۳۷۴، ۶۳۷۵، ۶۳۷۶، ۶۳۷۷، ۶۳۷۸، ۶۳۷۹، ۶۳۸۰، ۶۳۸۱، ۶۳۸۲، ۶۳۸۳، ۶۳۸۴، ۶۳۸۵، ۶۳۸۶، ۶۳۸۷، ۶۳۸۸، ۶۳۸۹، ۶۳۹۰، ۶۳۹۱، ۶۳۹۲، ۶۳۹۳، ۶۳۹۴، ۶۳۹۵، ۶۳۹۶، ۶۳۹۷، ۶۳۹۸، ۶۳۹۹، ۶۴۰۰، ۶۴۰۱، ۶۴۰۲، ۶۴۰۳، ۶۴۰۴، ۶۴۰۵، ۶۴۰۶، ۶۴۰۷، ۶۴۰۸، ۶۴۰۹، ۶۴۱۰، ۶۴۱۱، ۶۴۱۲، ۶۴۱۳، ۶۴۱۴، ۶۴۱۵، ۶۴۱۶، ۶۴۱۷، ۶۴۱۸، ۶۴۱۹، ۶۴۲۰، ۶۴۲۱، ۶۴۲۲، ۶۴۲۳، ۶۴۲۴، ۶۴۲۵، ۶۴۲۶، ۶۴۲۷، ۶۴۲۸، ۶۴۲۹، ۶۴۳۰، ۶۴۳۱، ۶۴۳۲، ۶۴۳۳، ۶۴۳۴، ۶۴۳۵، ۶۴۳۶، ۶۴۳۷، ۶۴۳۸، ۶۴۳۹، ۶۴۴۰، ۶۴۴۱، ۶۴۴۲، ۶۴۴۳، ۶۴۴۴، ۶۴۴۵، ۶۴۴۶، ۶۴۴۷، ۶۴۴۸، ۶۴۴۹، ۶۴۵۰، ۶۴۵۱، ۶۴۵۲، ۶۴۵۳، ۶۴۵۴، ۶۴۵۵، ۶۴۵۶، ۶۴۵۷، ۶۴۵۸، ۶۴۵۹، ۶۴۶۰، ۶۴۶۱، ۶۴۶۲، ۶۴۶۳، ۶۴۶۴، ۶۴۶۵، ۶۴۶۶، ۶۴۶۷، ۶۴۶۸، ۶۴۶۹، ۶۴۷۰، ۶۴۷۱، ۶۴۷۲، ۶۴۷۳، ۶۴۷۴، ۶۴۷۵، ۶۴۷۶، ۶۴۷۷، ۶۴۷۸، ۶۴۷۹، ۶۴۸۰، ۶۴۸۱، ۶۴۸۲، ۶۴۸۳، ۶۴۸۴، ۶۴۸۵، ۶۴۸۶، ۶۴۸۷، ۶۴۸۸، ۶۴۸۹، ۶۴۹۰، ۶۴۹۱، ۶۴۹۲، ۶۴۹۳، ۶۴۹۴، ۶۴۹۵، ۶۴۹۶، ۶۴۹۷، ۶۴۹۸، ۶۴۹۹، ۶۵۰۰، ۶۵۰۱، ۶۵۰۲، ۶۵۰۳، ۶۵۰۴، ۶۵۰۵، ۶۵۰۶، ۶۵۰۷، ۶۵۰۸، ۶۵۰۹، ۶۵۱۰، ۶۵۱۱، ۶۵۱۲، ۶۵۱۳، ۶۵۱۴، ۶۵۱۵، ۶۵۱۶، ۶۵۱۷، ۶۵۱۸، ۶۵۱۹، ۶۵۲۰، ۶۵۲۱، ۶۵۲۲، ۶۵۲۳، ۶۵۲۴، ۶۵۲۵، ۶۵۲۶، ۶۵۲۷، ۶۵۲۸، ۶۵۲۹، ۶۵۳۰، ۶۵۳۱، ۶۵۳۲، ۶۵۳۳، ۶۵۳۴، ۶۵۳۵، ۶۵۳۶، ۶۵۳۷، ۶۵۳۸، ۶۵۳۹، ۶۵۴۰، ۶۵۴۱، ۶۵۴۲، ۶۵۴۳، ۶۵۴۴، ۶۵۴۵، ۶۵۴۶، ۶۵۴۷، ۶۵۴۸، ۶۵۴۹، ۶۵۵۰، ۶۵۵۱، ۶۵۵۲، ۶۵۵۳، ۶۵۵۴، ۶۵۵۵، ۶۵۵۶، ۶۵۵۷، ۶۵۵۸، ۶۵۵۹، ۶۵۶۰، ۶۵۶۱، ۶۵۶۲، ۶۵۶۳، ۶۵۶۴، ۶۵۶۵، ۶۵۶۶، ۶۵۶۷، ۶۵۶۸، ۶۵۶۹، ۶۵۷۰، ۶۵۷۱، ۶۵۷۲، ۶۵۷۳، ۶۵۷۴، ۶۵۷۵، ۶۵۷۶، ۶۵۷۷، ۶۵۷۸، ۶۵۷۹، ۶۵۸۰، ۶۵۸۱، ۶۵۸۲، ۶۵۸۳، ۶۵۸۴، ۶۵۸۵، ۶۵۸۶، ۶۵۸۷، ۶۵۸۸، ۶۵۸۹، ۶۵۹۰، ۶۵۹۱، ۶۵۹۲، ۶۵۹۳، ۶۵۹۴، ۶۵۹۵، ۶۵۹۶، ۶۵۹۷، ۶۵۹۸، ۶۵۹۹، ۶۶۰۰، ۶۶۰۱، ۶۶۰۲، ۶۶۰۳، ۶۶۰۴، ۶۶۰۵، ۶۶۰۶، ۶۶۰۷، ۶۶۰۸، ۶۶۰۹، ۶۶۱۰، ۶۶۱۱، ۶۶۱۲، ۶۶۱۳، ۶۶۱۴، ۶۶۱۵، ۶۶۱۶، ۶۶۱۷، ۶۶۱۸، ۶۶۱۹، ۶۶۲۰، ۶۶۲۱، ۶۶۲۲، ۶۶۲۳، ۶۶۲۴، ۶۶۲۵، ۶۶۲۶، ۶۶۲۷، ۶۶۲۸، ۶۶۲۹، ۶۶۳۰، ۶۶۳۱، ۶۶۳۲، ۶۶۳۳، ۶۶۳۴، ۶۶۳۵، ۶۶۳۶، ۶۶۳۷، ۶۶۳۸، ۶۶۳۹، ۶۶۴۰، ۶۶۴۱، ۶۶۴۲، ۶۶۴۳، ۶۶۴۴، ۶۶۴۵، ۶۶۴۶، ۶۶۴۷، ۶۶۴۸، ۶۶۴۹، ۶۶۵۰، ۶۶۵۱، ۶۶۵۲، ۶۶۵۳، ۶۶۵۴، ۶۶۵۵، ۶۶۵۶، ۶۶۵۷، ۶۶۵۸، ۶۶۵۹، ۶۶۶۰، ۶۶۶۱، ۶۶۶۲، ۶۶۶۳، ۶۶۶۴، ۶۶۶۵، ۶۶۶۶، ۶۶۶۷، ۶۶۶۸، ۶۶۶۹، ۶۶۷۰، ۶۶۷۱، ۶۶۷۲، ۶۶۷۳، ۶۶۷۴، ۶۶۷۵، ۶۶۷۶، ۶۶۷۷، ۶۶۷۸، ۶۶۷۹، ۶۶۸۰، ۶۶۸۱، ۶۶۸۲، ۶۶۸۳، ۶۶۸۴، ۶۶۸۵، ۶۶۸۶، ۶۶۸۷، ۶۶۸۸، ۶۶۸۹، ۶۶۹۰، ۶۶۹۱، ۶۶۹۲، ۶۶۹۳، ۶۶۹۴، ۶۶۹۵، ۶۶۹۶، ۶۶۹۷، ۶۶۹۸، ۶۶۹۹، ۶۷۰۰، ۶۷۰۱، ۶۷۰۲، ۶۷۰۳، ۶۷۰۴، ۶۷۰۵، ۶۷۰۶، ۶۷۰۷، ۶۷۰۸، ۶۷۰۹، ۶۷۱۰، ۶۷۱۱، ۶۷۱۲، ۶۷۱۳، ۶۷۱۴، ۶۷۱۵، ۶۷۱۶، ۶۷۱۷، ۶۷۱۸، ۶۷۱۹، ۶۷۲۰، ۶۷۲۱، ۶۷۲۲، ۶۷۲۳، ۶۷۲۴، ۶۷۲۵، ۶۷۲۶، ۶۷۲۷، ۶۷۲۸، ۶۷۲۹، ۶۷۳۰، ۶۷۳۱، ۶۷۳۲، ۶۷۳۳، ۶۷۳۴، ۶۷۳۵، ۶۷۳۶، ۶۷۳۷، ۶۷۳۸، ۶۷۳۹، ۶۷۴۰، ۶۷۴۱، ۶۷۴۲، ۶۷۴۳، ۶۷۴۴، ۶۷۴۵، ۶۷۴۶، ۶۷۴۷، ۶۷۴۸، ۶۷۴۹، ۶۷۵۰، ۶۷۵۱، ۶۷۵۲، ۶۷۵۳، ۶۷۵۴، ۶۷۵۵، ۶۷۵۶، ۶۷۵۷، ۶۷۵۸، ۶۷۵۹، ۶۷۶۰، ۶۷۶۱، ۶۷۶۲، ۶۷۶۳، ۶۷۶۴، ۶۷۶۵، ۶۷۶۶، ۶۷۶۷، ۶۷۶۸، ۶۷۶۹، ۶۷۷۰، ۶۷۷۱، ۶۷۷۲، ۶۷۷۳، ۶۷۷۴، ۶۷۷۵، ۶۷۷۶، ۶۷۷۷، ۶۷۷۸، ۶۷۷۹، ۶۷۸۰، ۶۷۸۱، ۶۷۸۲، ۶۷۸۳، ۶۷۸۴، ۶۷۸۵، ۶۷۸۶، ۶۷۸۷، ۶۷۸۸، ۶۷۸۹، ۶۷۹۰، ۶۷۹۱، ۶۷۹۲، ۶۷۹۳، ۶۷۹۴، ۶۷۹۵، ۶۷۹۶، ۶۷۹۷، ۶۷۹۸، ۶۷۹۹، ۶۸۰۰، ۶۸۰۱، ۶۸۰۲، ۶۸۰۳، ۶۸۰۴، ۶۸۰۵، ۶۸۰۶، ۶۸۰۷، ۶۸۰۸، ۶۸۰۹، ۶۸۱۰، ۶۸۱۱، ۶۸۱۲، ۶۸۱۳، ۶۸۱۴، ۶۸۱۵، ۶۸۱۶، ۶۸۱۷، ۶۸۱۸، ۶۸۱۹، ۶۸۲۰، ۶۸۲۱، ۶۸۲۲، ۶۸۲۳، ۶۸۲۴، ۶۸۲۵، ۶۸۲۶، ۶۸۲۷، ۶۸۲۸، ۶۸۲۹، ۶۸۳۰، ۶۸۳۱، ۶۸۳۲، ۶۸۳۳، ۶۸۳۴، ۶۸۳۵، ۶۸۳۶، ۶۸۳۷، ۶۸۳۸، ۶۸۳۹، ۶۸۴۰، ۶۸۴۱، ۶۸۴۲، ۶۸۴۳، ۶۸۴۴، ۶۸۴۵، ۶۸۴۶، ۶۸۴۷، ۶۸۴۸، ۶۸۴۹، ۶۸۵۰، ۶۸۵۱، ۶۸۵۲، ۶۸۵۳، ۶۸۵۴، ۶۸۵۵، ۶۸۵۶، ۶۸۵۷، ۶۸۵۸، ۶۸۵۹، ۶۸۶۰، ۶۸۶۱، ۶۸۶۲، ۶۸۶۳، ۶۸۶۴، ۶۸۶۵، ۶۸۶۶، ۶۸۶۷، ۶۸۶۸، ۶۸۶۹، ۶۸۷۰، ۶۸۷۱، ۶۸۷۲، ۶۸۷۳، ۶۸۷۴، ۶۸۷۵، ۶۸۷۶، ۶۸۷۷، ۶۸۷۸، ۶۸۷۹، ۶۸۸۰، ۶۸۸۱، ۶۸۸۲، ۶۸۸۳، ۶۸۸۴، ۶۸۸۵، ۶۸۸۶، ۶۸۸۷، ۶۸۸۸، ۶۸۸۹، ۶۸۹۰، ۶۸۹۱، ۶۸۹۲، ۶۸۹۳، ۶۸۹۴، ۶۸۹۵، ۶۸۹۶، ۶۸۹۷، ۶۸۹۸، ۶۸۹۹، ۶۹۰۰، ۶۹۰۱، ۶۹۰۲، ۶۹۰۳، ۶۹۰۴، ۶۹۰۵، ۶۹۰۶، ۶۹۰۷، ۶۹۰۸، ۶۹۰۹، ۶۹۱۰، ۶۹۱۱، ۶۹۱۲، ۶۹۱۳، ۶۹۱۴، ۶۹۱۵، ۶۹۱۶، ۶۹۱۷، ۶۹۱۸، ۶۹۱۹، ۶۹۲۰، ۶۹۲۱، ۶۹۲۲، ۶۹۲۳، ۶۹۲۴، ۶۹۲۵، ۶۹۲۶، ۶۹۲۷، ۶۹۲۸، ۶۹۲۹، ۶۹۳۰، ۶۹۳۱، ۶۹۳۲، ۶۹۳۳، ۶۹۳۴، ۶۹۳۵، ۶۹۳۶، ۶۹۳۷، ۶۹۳۸، ۶۹۳۹، ۶۹۴۰، ۶۹۴۱، ۶۹۴۲، ۶۹۴۳، ۶۹۴۴، ۶۹۴۵، ۶۹۴۶، ۶۹۴۷، ۶۹۴۸، ۶۹۴۹، ۶۹۵۰، ۶۹۵۱، ۶۹۵۲، ۶۹۵۳، ۶۹۵۴، ۶۹۵۵، ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۶۹۵۸، ۶۹۵۹، ۶۹۶۰، ۶۹۶۱، ۶۹۶۲، ۶۹۶۳، ۶۹۶۴، ۶۹۶۵، ۶۹۶۶، ۶۹۶۷، ۶۹۶۸، ۶۹۶۹، ۶۹۷۰، ۶۹۷۱، ۶۹۷۲، ۶۹۷۳، ۶۹۷۴، ۶۹۷۵، ۶۹۷۶، ۶۹۷۷، ۶۹۷۸، ۶۹۷۹، ۶۹۸۰، ۶۹۸۱، ۶۹۸۲، ۶۹۸۳، ۶۹۸۴، ۶۹۸۵، ۶۹۸۶، ۶۹۸۷، ۶۹۸۸، ۶۹۸۹، ۶۹۹۰، ۶۹۹۱، ۶۹۹۲، ۶۹۹۳، ۶۹۹۴، ۶۹۹۵، ۶۹۹۶، ۶۹۹۷، ۶۹۹۸، ۶۹۹۹، ۷۰۰۰، ۷۰۰۱، ۷۰۰۲، ۷۰۰۳، ۷۰۰۴، ۷۰۰۵، ۷۰۰۶، ۷۰۰۷، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹، ۷۰۱۰، ۷۰۱۱، ۷۰۱۲، ۷۰۱۳، ۷۰۱۴، ۷۰۱۵، ۷۰۱۶، ۷۰۱۷، ۷۰۱۸، ۷۰۱۹، ۷۰۲۰، ۷۰۲۱، ۷۰۲۲، ۷۰۲۳، ۷۰۲۴، ۷۰۲۵، ۷۰۲۶، ۷۰۲۷، ۷۰۲۸، ۷۰۲۹، ۷۰۳۰، ۷۰۳۱، ۷۰۳۲، ۷۰۳۳، ۷۰۳۴، ۷۰۳۵، ۷۰۳۶، ۷۰۳۷، ۷۰۳۸، ۷۰۳۹، ۷۰۴۰، ۷۰۴۱، ۷۰۴۲، ۷۰۴۳، ۷۰۴۴، ۷۰۴۵، ۷۰۴۶، ۷۰۴۷، ۷۰۴۸، ۷۰۴۹، ۷۰۵۰، ۷۰۵۱، ۷۰۵۲، ۷۰۵۳، ۷۰۵۴، ۷۰۵۵، ۷۰۵۶، ۷۰۵۷، ۷۰۵۸، ۷۰۵۹، ۷۰۶۰، ۷۰۶۱، ۷۰۶۲، ۷۰۶۳، ۷۰۶۴، ۷۰۶۵، ۷۰۶۶، ۷۰۶۷، ۷۰۶۸، ۷۰۶۹، ۷۰۷۰، ۷۰۷۱، ۷۰۷۲، ۷۰۷۳، ۷۰۷۴، ۷۰۷۵، ۷۰۷۶، ۷۰۷۷، ۷۰۷۸، ۷۰۷۹، ۷۰۸۰، ۷۰۸۱، ۷۰۸۲، ۷۰۸۳، ۷۰۸۴، ۷۰۸۵، ۷۰۸۶، ۷۰۸۷، ۷۰۸۸، ۷۰۸۹، ۷۰۹۰، ۷۰۹۱، ۷۰۹۲، ۷۰۹۳، ۷۰۹۴، ۷۰۹۵، ۷۰۹۶، ۷۰۹۷، ۷۰۹۸، ۷۰۹۹، ۷۱۰۰، ۷۱۰۱، ۷۱۰۲، ۷۱۰۳، ۷۱۰۴، ۷۱۰۵، ۷۱۰۶، ۷۱۰۷، ۷۱۰۸، ۷۱۰۹، ۷۱۱۰، ۷۱۱۱، ۷۱۱۲، ۷۱۱۳، ۷۱۱۴، ۷۱۱۵، ۷۱۱۶، ۷۱۱۷، ۷۱۱۸، ۷۱۱۹، ۷۱۲۰، ۷۱۲۱، ۷۱۲۲، ۷۱۲۳، ۷۱۲۴، ۷۱۲۵، ۷۱۲۶، ۷۱۲۷، ۷۱۲۸، ۷۱۲۹، ۷۱۳۰، ۷۱۳۱، ۷۱۳۲، ۷۱۳۳، ۷۱۳۴، ۷۱۳۵، ۷۱۳۶، ۷۱۳۷، ۷۱۳۸، ۷۱۳۹، ۷۱۴۰، ۷۱۴۱، ۷۱۴۲، ۷۱۴۳، ۷۱۴۴، ۷۱۴۵، ۷۱۴۶، ۷۱۴۷، ۷۱۴۸، ۷۱۴۹، ۷۱۵۰، ۷۱۵۱، ۷۱۵۲، ۷۱۵۳، ۷۱۵۴، ۷۱۵۵، ۷۱۵۶، ۷۱۵۷، ۷۱۵۸، ۷۱۵۹، ۷۱۶۰، ۷۱۶۱، ۷۱۶۲، ۷۱۶۳، ۷۱۶۴، ۷۱۶۵، ۷۱۶۶، ۷۱۶۷، ۷۱۶۸، ۷۱۶۹، ۷۱۷۰، ۷۱۷۱، ۷۱۷۲، ۷۱۷۳، ۷۱۷۴، ۷۱۷۵، ۷۱۷۶، ۷۱۷۷، ۷۱۷۸، ۷۱۷۹، ۷۱۸۰، ۷۱۸۱، ۷۱۸۲، ۷۱۸۳، ۷۱۸۴، ۷۱۸۵، ۷۱۸۶، ۷۱۸۷، ۷۱۸۸، ۷۱۸۹،

ہے ممکن ہے کہ جس وقت اس شخص نے اس سے صحبت کی ہو یا اپنا اس مرض میں مبتلا ہو۔ غرض اس کو ہر ما کر دیا۔ (منہج ابی داؤد مترجم صفحہ نمبر ۳۵۲ جلد ۳ مطبوعہ لاہور)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

”عقوبہ از اہل سکر عقل کا مغلوب ہو جاتا جیسا کہ کبھی احوال جیسا ہے۔ ہوتا ہے ایسے ہی کبھی احوال نفسانہ سے بھی ہوتا ہے اور یہاں علماء کے نزدیک بھی ثابت و مسلم ہے۔ منجملہ احوال نفسانہ کے دو احوال بھی ہیں جن سے سکر کا غلبہ ہوتا ہے اور عقل مغلوب ہو جاتی ہے۔ سو جس طرح مجنون و معتوہ شرعاً معذور ہے اسی طرح صاحب سکر و مغلوب الحال (یعنی مجذوب) بھی اپنے اقوال و افعال اور اپنے افعال ترک یا جب یا ترک کا مجرم نہیں ہے۔“

(الحقیق بن ہبیر: اشرف صفحہ نمبر ۳۵۲ جلد ۳ مطبوعہ لاہور) (تھاوی دیوبندی)
عند ربہ: ”فروا العارفين المحذرين عن امثلي لا تكثر لوهم الجنة ولا النار حتى يكون الله هو الذي يقضي لبيهم يوم القبضة“ (جامع صغیر صفحہ نمبر ۱۸ جلد ۲)
از امام جمال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: ”ایسے عارفین کہ جو میری امثلیں میں ہوں گے۔ (ان کے حال پر) چھوڑ دو۔“

جن کے ساتھ عالم غیب کی باتیں کی جاتی ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کو اسرار عامہ کشف ہوتے ہیں) ان کو (اپنے فتوے سے) جنت میں نازل کرو اور نہ دوزخ میں (یعنی نہ ان پر جہنمی ہونے کا حکم کرو نہ ناری ہونے کا اسرار یہ ہے کہ اگر وہ ان اسرار کے ساتھ تکلم کریں اور غموض کے سبب سمجھ میں نہ آویں اور ظاہر اخلاف شرع معلوم ہوں تو بے سمجھے نہ ان کے معتقد ہو اور نہ ظاہر اخلاف شرع ہونے کے سبب ان کی تحلیل کرو۔ بلکہ ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرو) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان قیامت کے روز ان کا فیصلہ فرما دے گا۔

(یاد اللہ اور صفحہ نمبر ۳۵۲ جلد ۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء مولوی اشرف علی تھانوی)

اس حدیث کی شرح میں علامہ عزیزی اور علامہ حنفی فرماتے ہیں:

قال العزیزی عن المنانوی ویظهر ان المراد بهم المجاذیب و
لحوهم اللین یدومتهم مآظہرہ یخالف الشرع فلا تعرض لهم بشئ و

ام امرهم الى الله تعالى وقال المحققی انہم کوا مخالطة المجاذیب والکلم
ام ای لاسحکمو یا انہم من اهل الجنة لا اعتقاد کم فیہم الولایة
او حکمو یا انہم من اهل النار نظر العلمہم المعاصی ظاہراً بل فوضوا
ہم لمولاهم۔

بخانین الا ان سر جنون
عزیزی علی۔ (یوایم سید افضل)

(یاد اللہ اور صفحہ نمبر ۳۵۲)

ت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جناب سے مراد یہاں وہ کیفیت نہیں جس میں سالک کا دل عالم غیب کی طرف بکسر
ا جاتا ہے۔ اس کے دماغ سے دوسرے دوسرے خیالات بالکل نکل جاتے ہیں۔ اس کی عقل
ا م کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اور وہ شریعت کے احکام اور آداب معاشرت سے بالاتر ہو جاتا
ہے۔ (امام صفحہ نمبر ۳۵۲، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

ت حاجی انداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ایک مجذوب کا واقعہ

(حاجی صاحب) نے مولوی عبدالرحمن جلال آبادی کا قصہ بیان کیا کہ جمال شاہ
پ جلال آباد میں مقیم تھے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب باوجود عقل و کمال چند دنوں کی
د میں بیٹھے۔ کچھ حالت جذب کی سی ہو گئی۔ پھر تو مولوی صاحب ہر وقت مجذوب جمال
ال مدست میں رہنے لگے۔ بایں بیت کذا کی کہ کوکلوں کا تحلیل گئے میں اور نہ ریل ہاتھ میں
لے پیچھے پیچھے بکرتے جب مجذوب صاحب کو حقہ کی ضرورت ہوئی آپ (مولوی
المن) ناریل تیار کر کے سامنے رکھ دیے۔ جب مولوی صاحب کا تحلیل ہو گیا
امذوب صاحب آکر کہنے لگے کہ مولوی صاحب ہمارا یہ جو نہ تھا کچھ اندھے بوجھ تھا لیا
ہو اٹھاتے تو سنبھال لیتے۔

(امام احمد صفحہ ۳۵۲ جلد ۳ مطبوعہ لاہور)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

مولوی اشرف علی تھانوی اور مجازیب کے تین قصے

• محمد انصاری مجدد چلانے والے عجیب و غریب حالات و کرامات و مناقب والے بزرگ تھے۔ کبھی کبھی چلاتے ہوئے عجیب عجیب علوم و معارف پر کلام کر جاتے اور کبھی کبھی استغراق کی حالت میں زمین و آسمان کے اکابر کی شان میں ایسی گفتگو فرماتے کہ انکے سننے کی تاب نہ ہوتی۔ آپ ابدال میں سے تھے۔ (جہاں الانبیاء علیہ السلام علیہم السلام اور مولوی شراب علی) ایک دن حاکم قصبہ بدولی کے کچھ لوگوں نے ایک چار پائی آنحضرت (شیخ ابو عبدالحق علیہ الرحمۃ) کی خانقاہ سے غصب کر لی تھی اور ان دنوں میں حضرت میر سید قطب مجدد و اصل حق بھی قصبہ مذکور میں تشریف رکھتے تھے۔ اکثر اوقات شراب نوشی میں مشغول رہتے تھے۔ پس ایک پیالہ شراب سے بھر کر میاں خضر کے ہاتھ میں دیا کہ براہِ رحم حضرت علی عبدالحق قدس سرہ کی خدمت لے جاؤ۔ اور کہو کہ بونہم (یعنی اس کو مار ڈالو) میاں خضر شراب کا پیالہ لے کر آنحضرت علیہ الرحمۃ کی خانقاہ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر جانے کی ہمت نہ ہوئی کہ اس حالت سے آنحضرت علیہ الرحمۃ کے دروہو حاضر ہوں۔ حضرت نے سفالی باطن (یعنی کشف) سے معلوم کر کے باہر آواز بلند فرمایا کہ میاں خضر جس حالت میں ہو اسی طرح آؤ انہوں نے شراب پیالہ خدمت میں پیش کیا اور پیغام میر سید قطب کا عرض کیا۔ آنحضرت علیہ الرحمۃ نے شراب نوشی چان کر کے فرمایا کہ جاؤ حاجت نہیں ہے۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد قصبہ میں شور مچا اور اس ظالم کا جنازہ لوگ لائے۔ (السنۃ الجدیدہ صفحہ نمبر ۱۳۹، ۱۴۰ مطبوعہ ملتان از مولوی اشرف علی تھانوی)

• ملک یونس حق تعالیٰ کے بے مثل عاشق تھے اور کوئی شے بدن پر نہ رکھتے تھے یہ وہ پھر تھے تھے اور ان سے کراتیں بہت ظاہر ہوئیں۔

ایک روز وہ دیوانہ راستہ میں بیٹھ کر شراب پیا رہا تھا۔ حضرت قطب العالم (عبدالقدوس گنگوہی) اس راستہ میں پہنچے۔ جب اس کو اس حالت میں دیکھا اس راستہ سے کنارہ کی طرف بچ کر تشریف لے چلے۔ وہ دیوانہ شراب کا پیالہ ہاتھ میں لے کر دوڑا۔

ہا اتر رہے تھے کہ صوفی صاف دل نہیں ہوا جب تک کہ شراب کا پیالہ نہ پہنچے۔ جب حضرت علیہ الرحمۃ نے احتراز کرنا ممکن نہ سمجھا پیالہ لے کر منہ کے قریب لے جا کر نکبھ کر دیا۔ تاج پوٹھ کے حلق میں چلے گئے ہوں اور آنحضرت نے فرمایا کہ اس شراب میں شراب کا نثرہ تھا۔ اور ان کے چند نظروں کے مزہ سے بہت سے حالات و کمالات مجھ پر ظاہر ہوئے۔ (السنۃ الجدیدہ فی الجندیۃ جلد ۱ صفحہ نمبر ۱۳۹، ۱۴۰ مطبوعہ ملتان)

• اور ایک مدت کے بعد آنحضرت (مولانا عبدالقدوس گنگوہی) نے ان کی لائبریری اور کتب خانہ کے خلاف عداوت فرما کر ان کو ان کے وطن اعظم پور کی جانب رخصت کیا اور وقت عصمت و صیحت کی کہ شمارا کچھ حصہ بغیر باطن کا ایک سید مجدد و اصل حق شراب کے حوالہ سے رخصت ہونا اور میں رہتے ہیں۔ اور وہ مقام تمہارے وطن سے بہت نزدیک ہے۔ وہاں جا کر دولت بھی حاصل کرنی چاہیے۔ جب شیخ عبدالغفور اپنے وطن پہنچے۔ یہو جب حق کے فرمان میں موضع تھنار میں گئے۔ اور اس سید کو دیکھا کہ صراحی شراب کی سامنے رکھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کو خیال ہوا کہ یہ شخص خلاف شرع ہے اس میں کیا کمال ہوگا۔ اس جگہ سے واپس ہو کر امیر تھنار کی ایک سب سے قلیلہ کیا اور ان کا ارادہ یہ تھا کہ نماز کے بعد اعظم پور کی طرف رخ کر دے گا۔ اتفاقاً قضاہ الہی سے قیلولہ کی حالت میں احکام ہو گیا۔ پیرا ہو کر جب غسل کا ارادہ لیا تو مسجد کے جس گھرے کو دیکھا شراب سے لبریز پایا۔ قصبہ کی تمام مسجدوں اور گھروں کو دھوا کر دیا سو اسے شراب کے کچھ نہ ملا پھر شہر گنگ پر گئے جو اس موضع کے قریب تھی تھی وہاں بھی شراب کے اور کچھ نہ دیکھ خیال ہوا کہ سید بزرگوار کا تصرف ہے۔ مجبور ہو کر اپنے وطن سے واپس کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ اگرچہ ہم لوگ ملازمین ہیں لیکن یہو جب ارشاد نبوی کے لفظ الامور منین خیرا (یعنی مومن کے ساتھ اچھا گمان رکھو) چونکہ ہم عالم ہو سب کے ساتھ ایک گمان رکھنا چاہیے اور نیز تم کو یاد نہیں کہ تمہارے حجر و سنگیر کا کیا حکم ہے۔ شیخ عبدالغفور عاجزی اور انکساری کے ساتھ پاس گئے اور عرض کی کہ خطا ہوئی معاف۔

امیر تھنار اعظم پور میں میر احمد۔

اللہ علیہ وسلم حضرت بالعباء و اہلکک عاد بالدبور۔

(ذوالقعدة شرح مہربہ صفحہ ۲۲۲۱ طبع مصر الزکاء محمد عبدالقادر زرقانی علیہ الرحمۃ)

اس کے علاوہ اس واقعہ کو صاحب سیرۃ حلبیہ "ابو صاحب مدارج النبوة" نے

بھی نقل فرمایا ہے۔

و عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قالت الصبا للشمال اذہبی بنا
ننصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لذالت : ان الحرائر لا تہیب باللیل ،
لفضیب اللہ علیہا لجمالہا عقیما ، وبقال لہا المدبور ، فكان نصرة صلی اللہ
علیہ وسلم بالعباء وکان اہلاک عاد بالدبور ، وھی الریح الغربیہ۔

(تفسیر جامعہ صفحہ ۶۵۳ جلد ۲ مطبوعہ بیروت از ماہرین علم عربیہ ابن کثیر ص ۳۳۱-۳۳۲)

ابن مرویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عجیب و غریب بیان
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ احزاب مدنی رات میں باد صبا نے باد شمال سے کہا آؤ ہم دونوں
رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کریں باد شمال نے جواب میں باد صبا سے کہا ان
الحرة لانسیر باللیل حروہ یعنی اصل داؤد اور دلت رات کو کھینچ چلا کر آئی۔ باد صبا نے کہا حق
تعالیٰ تجھ پر غصہ یہ کرے۔ اور اسے عقیقہ یعنی ناجحہ بتا دیا۔ تو جس نے اس رات رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی رو باد صبا تھی۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مدد
باد صبا سے کی گئی اور قوم عاد و بدیع یعنی باد شمال سے ہلاک کی گئی۔

(مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ مطبوعہ کراچی از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

یہی واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ معتبر کتب تفسیر میں بھی موجود ہے۔

تفسیر القرآن العظیم از حافظ عطاء الدین ابوالفتح اسماعیل بن کثیر القرطبی المدمشقی

متوفی ۷۴۱ھ جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۷۷ مطبوعہ لاہور پاکستان

عن عکرمہ قال : قالت الجنوب للشمال لیلۃ الاحزاب انطلقی

ننصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت الشمال ان الحرة لانسری
باللیل قال فكانت الریح التي ارسلت علیہم الصبا۔

جامع الترمذی فی تفسیر القرآن از ابی جعفر ترمذی جریر طبری الشافعی ۳۱۰ھ جلد ۱۱ صفحہ

نمبر ۵۳ مطبوعہ بیروت لبنان ۱۹۹۵ء۔

حدثنا محمد بن الحنفی قال ثنا عبد الاعلی قال ثنا داؤد عن عکرمہ قال

قال قالت الجنوب للشمال لیلۃ الاحزاب انطلقی ننصر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقالت الشمال ان الحرة لانسری باللیل قال فكانت الریح التي
ارسلت علیہم الصبا۔

تفسیر ابن جریر کے بارے میں علماء کے تاثرات

اس امر پر پوری امت کا اجماع متفقہ ہو چکا ہے کہ تفسیر ابن جریر جیسی کوئی کتاب

تعلیف نہیں کی گئی۔ (امام زہبی شریعہ ص ۶۷۶) (تاریخ تفسیر و تفسیرین صفحہ نمبر ۱۰۲ جلد ۱۱۰۰)

تفسیر ابن جریر جملہ کتب تفسیر سے اعظم و افضل ہے۔ اس میں تفسیری اقوال کی

توجیہ و تدریج کلمات کی نوعی حالت اور استنباط مسائل سے آفریں کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر سابقہ کتب

تفسیر پر فرقت رکھتی ہے۔ (امام جمال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ ص ۱۱۱) (الاحزاب جلد ۲ صفحہ ۱۹)

انہوں میں جو کتب شداول ہیں تفسیر ابن جریر ان سب سے صحیح تر ہے۔ اس میں

ملائے ملنے کے اقوال صحیح سنت کے ساتھ مذکور ہیں۔ (ابن تیمیہ ص ۱۲۹)

(ذوالقعدة شرح مہربہ صفحہ ۳۰۰ جلد ۲ صفحہ ۱۹)

میں نے از ابتدا تا انتہا یہ تفسیر مطالعہ کی ہے میرے خیال میں اس نے اسرار پر انہیں

جریر سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں۔ (محدثان قرآن جلد ۱۱ ص ۳۱۱) (تاریخ تفسیر و تفسیرین صفحہ نمبر ۱۹۳)

مشہور جریری مستشرق نوید کیا ۱۸۶۰ء میں تفسیر ابن جریر کے چند فقرات دیکھ کر کہا:

"اگر یہ تفسیر ہمارے ہاتھ لگ جاتی تو ہم متاخرین کی تمام تفسیر سے بے نیاز ہو

جاتے۔" (تاریخ تفسیر و تفسیرین صفحہ نمبر ۱۹۳)

ابو عبد اللہ محمد بن جریر مدنی مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما زیاد مغرب مدینہ کے رہنے والے تھے حضرت ابن عباس

حضرت علی حضرت ابو ہریرہ و دیگر صحابہ پر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سب نہیں کی۔ ۱۰۰ احادیث کے میں روایات پائی۔

(تہذیب العرب جلد ۱ ص ۱۰۰)

النبي صلى الله عليه وسلم ، فقالت الشمال : ان محوذا لاسموي بلبل ،
فكانت المريح التي ارسلت عليهم الصبا - (الجامع الاحكام القرآن)

صفحہ نمبر ۱۳۲ تا ۱۳۳ طبع میرات

ترجمہ: "حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جنگ) احزاب کی رات میں بادِ جنوب نے بادِ شمال سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیلئے چلو۔ بادِ شمال نے جواب دیا کہ کواری عورت رات کو نہیں چلتی۔ جوہ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کیلئے) بھیجی گئی وہ بادِ ہوا تھی۔" حاشیہ تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں لفظ "محوذہ" کے تحت منقول ہے۔

محوذہ عن اسماء الشمال۔

لا لیا تمحو السحاب وتذهب بها - (الجامع الاحکام القرآن)
صفحہ نمبر ۱۳۲ تا ۱۳۳ طبع میرات

ترجمہ: " (محوذہ) بادِ شمالی کہے اسماء میں سے ایک نام ہے۔"

(محوذہ تفسیر) کیونکہ وہ بادوں کو زائل کرتی ہے اور انہیں لے جاتی ہے۔ یعنی اس سے بادِ شمال نہیں ہوتی۔

یہ واقعہ مدینہ منورہ عرب شریف کا ہے۔ عربوں سے پوچھ لو۔ وہاں بادِ شمالی سے پانی کبھی نہیں برستا۔ ہندوستان پر عرب کو قیاس کرنا سراسر باطل ہے۔

فاضل بریلوی پر الزام کی حقیقت

مذکورہ واقعہ سے خداوند تبارک و تعالیٰ کی "بے اختیارگی ثابت کرنا" عقل و فہم کا قصور اور جہالت و حماقت کے سوا کچھ نہیں۔

تعمیل حکم نہ کرنے اور حکم نہ چلنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حکم نہ چلنا حاکم کے بجز کی دلیل ہے اور کسی سرکش کا تعمیل حکم نہ کرنا اور تمرد و نافرمانی کی سزا پانا جھوکی دلیل نہیں۔ بلکہ حاکم کے قادر ہونے کی دلیل ہے۔ یہاں دوسری صورت ہے پہلی صورت نہیں۔

قاری عین کرام! غور کریں:

اللہ تعالیٰ نے اطمینان لینے کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر اس نے سجدہ کیا یہ شیطان کی سرکشی و نافرمانی ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ شیطان نے نافرمانی کی۔ یہ تعبیر ہے کہ شیطان پر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ چلا۔

اللہ تعالیٰ نے جن دلوں کو حکم دیا کہ ایمان لاؤ اکثر نے نافرمانی کی۔ اس کی صحیح تعبیر یہ ہے کہ اکثر نے نافرمانی کی یہ تعبیر غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں چلا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اس سرِ عرب کی پابندی کرو ورنہ اس سے بچو۔ اکثر نے نافرمانی کی۔ اس کی صحیح تعبیر یہی ہے کہ اکثر نے نافرمانی کی۔ یہ تعبیر غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں چلا۔

اسی طرح بادِ شمال کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ کافروں کو نیست و نابود کر۔ اس نے نافرمانی کی۔ اس کی بھی صحیح تعبیر یہی ہے کہ اس نے تعمیل حکم نہیں کی۔ نافرمانی کی۔ اس کو بدل کر یوں کہنا اس سے لازم آیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بادِ شمال پر نہ چلا اور تعوذ باللہ "خدا ہے اختیار ہے" مانے صحافت کا بدترین جرم ہے۔ (تہذیبات صفحہ نمبر ۱۳۲)

مرات نمبر ۳۱

میں حضور یہ واقعہ کس کتاب میں ہے کہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ یا اللہ فرمایا اور دیر میں اتر گئے۔ پورا واقعہ یاد نہیں۔

خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر شریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی شکل چلنے لگے، بعد کو ایک شخص آیا، بار بار جانے کی ضرورت تھی، کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی۔ جب اس نے حضرت کو جاتے مارا عرض کی: میں کس طرح آؤں فرمایا یا جنید یا جنید کہہ چلا آ۔ اس نے یہی کہا اور دیر پر اس کی طرح چلنے لگا۔ جب حج دریا میں پہنچا۔ شیطان لعین نے دل میں دوسو سو الاء کہ حضرت تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلاتے ہیں۔ میں بھی یا اللہ کہوں نہ کہوں۔ اس نے یا اللہ کہا کہ تم ہی غلط کہو یا۔ پکارا حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا وہ یا سے پار

ہوا۔ عرض کی حضرت یہ کیا ہے؟ آپ: اندر گھر تو چلا۔ اوس اور میں کہوں تو غلوں لکھاؤں۔ فرمایا: اور بے زبان ابھی تو چھپ چکے تو نہ بچے نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔ اللہ اکبر۔

(مختصرات اربعہ، ص ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱)

جواب نمبر ۱: اصولی بات یہ ہے کہ نیا کے سلسلہ اصول کے مطابق ہر علم و فن

کا موضوع اس کی غرض و مقاصد اس کی اصطلاحات و اس کے ماہرین جدا ہوتے ہیں اور اسی اعتبار سے ہر علم و فن کا اسلوب بیان بھی الگ ہوتا ہے۔ جو شخص کسی علم و فن کا ماہر ہو اور تجربہ کار ہو۔ بسا اوقات اس فن کی کتابیں پڑھ کر شدید غلا و غمیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی عام آدمی میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر اس سے اپنا علاج شروع کر دے تو یہ اس کی ہلاکت کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ یہی حال اسلامی علوم کا ہے کہ تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد اور تصوف میں جسے ہر ایک علم کا وظیفہ اس کی اصطلاحات اور اس کا اسلوب بالکل الگ ہے۔ اور ان میں سب سے زیادہ دقیق اور پیچیدہ تعبیرات ان کتابوں میں ملتی ہیں جو تصوف اور اس کے فلسفے پر لکھی گئی ہیں کیونکہ ان کتابوں کا تعلق فطریات اور ظاہری اعمال کے بجائے ان باطنی تجربات اور ان واردات و کیفیات سے ہے جو صوفیائے کرام پر اپنے اشغال کے دوران جاری ہوتی ہیں اور معروف الفاظ و کلمات کے ذریعے ان کا بیان نہ ہوا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں تک ان کے بنیادی مسائل، عقائد اور عملی احکام کا تعلق ہے وہ علم تصوف کا موضوع ہیں اور نہ علمائے امت نے تصوف کی کتابوں کو ان معاملات میں کوئی ماخذ یا حجت قرار دیا ہے۔ اس کے بجائے عقائد کی بحش علم نظام میں اور عملی احکام و قوانین کے مسائل علم فہم میں بیان ہوتے ہیں اور انہی علوم کی کتابیں اس معاملے میں معتبر سمجھی جاتی ہیں۔ خود صوفیاء کرام ان مواد میں راجعی علوم کی کتابوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہ تصریح کرتے ہیں کہ جو شخص تصوف کے ان باطنی اور فہمیاتی تجربات سے مدد گزرا ہو اس کیلئے ان کتابوں کا دیکھنا بھی جائز نہیں۔ بسا اوقات ان کتابوں میں ایسی باتیں نظر آتی ہیں جن کا ہر کوئی مفہم سمجھ نہیں آتا۔ بعض اوقات جو علم یا فہم یا فہم میں معلوم ہوتا ہے وہ بالکل عقل کے خلاف ہوتا ہے۔ لیکن لکھنے والے کی مراد سمجھنا اور

ال ہے۔ اس قسم کی عبارتوں کو "منطقیات" کہا جاتا ہے۔ اس لئے کسی بنیادی عقیدے کے لئے تصوف کی کتابوں سے استدلال ایک ایسی اصولی غلطی ہے جس کا نتیجہ مگر ایسی کے ہوا اور اس سے (ملت اسلامیہ کا موقف صفر نمبر ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱)

ادبی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

"مشائخ سے جو اقوال و ارشادات (غلبہ حال میں) ظاہر ہوئے ہیں ان کا تعلق (۱) کے مرتبہ کے ساتھ ہے (دوسروں کے فہم سے بالا ہیں) اور بعض اہل ظاہر ان اقوال کو بات کہتے ہیں اس لئے کہ ظاہر شریعت کے خلاف ہیں چنانچہ یہ قول یس فی الدارین غیر اور ان الحقی اور سبحانی (ان کے متعلق تحقیق یہ ہے) کہ ان کا انکار اور رد جائز نہیں کیونکہ اہل اور اہلسنت و جماعت کے اقوال ہیں اور قول کرنا بھی لازم نہیں کہ وہ معصوم نہیں ممکن ہے ان کی لغزش ہو گئی ہو..... ایسے مشائخ پر انکار کرنے سے بڑی بھاری ہوتی ہے کیونکہ مگر کوئی مرتبہ نہیں حاصل ہوتا بجز رسوا اور نیک ہونے کے کچھ نہیں ہوتا۔ صاحب عبارات فرماتے ہیں: اس نے انکار کیا گمراہ ہوا اور حد سے آگے نکل گیا۔ اور تعقد بنی کرنے والا اگرچہ (۲) بھی ان کے درجہ تک نہیں پہنچا (لیکن) امید ہے کہ تعقد بنی کی وجہ سے ان کی صحبت اور بات میں حاضر ہو کر بزرگوں کے کمالات حاصل کرے اور اس کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ان کو (۳) فی الہدیۃ علی صفر نمبر ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱)

در بدایہ النبی تا ہادی علیہ الرحمۃ (م ۱۱۳۳ھ) فرماتے ہیں:

"اسے بھائی یا چھٹی بات تم کو یہ معلوم ہونی چاہیے کہ مشائخ طریقت کے نزدیک ان فرد و مرکب کسی بھی لفظ کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی کہ وہ خاص لغت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ لے کام کو اسی لغت خاص پر محمول کیا جانا چاہیے خواہ کلام عربی زبان میں ہو یہ کسی دوسری

ابن حجر کی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اور ان کے اس پر اعتراض کرنے والے لوگ اس کے اصطلاح معانی و مطالب سے بالکل جاہل

ہے۔ خبر ہیں۔ کیونکہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کو علم مکاشفات میں رسوخ و مہیا حاصل ہو۔ بلکہ انہوں نے تو ان علوم کی یونیک ٹیکنیک سیکھی۔ (فتاویٰ مدنیہ نمبر ۱۷۷ ضعیف کما فی)

جواب نمبر ۲: لمعنات اعلیٰ حضرت کا ضلع بریلوی علیہ الرحمۃ حصہ اول کی عہد ابتداء تا انتہا پڑھنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مذکورہ واقعہ کے تعلق آپ سے حوالہ دریافت کیا گیا ہے کہ جس کے جواب میں آپ نے حوالہ اور ساتھ ہی اس کی تفصیل اپنے لشکروں میں اور شواہد فرمائی ہے۔ اگر حفظ حوالہ بتانے کی وجہ سے مولانا احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور ان کے متوسلین (نعوذ باللہ) گمراہ و بے دین ہیں تو علامہ عبدالموہب شعرانی (م ۱۰۳۷ھ) اور علامہ عبدالحق نابلسی حنفی (م ۱۱۳۳ھ) اور سیدی مصطفیٰ الکبریٰ حنفی علیہ الرحمۃ کے متعلق کیا حکم ہے؟ جنہوں نے اس واقعہ کو مسائل تصوف بیان کرتے ہوئے استدلال نقل فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ یہ واقعہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کا نہیں بلکہ عموماً شاذلی علیہ الرحمۃ (م ۸۳۷ھ) کا واقعہ ہے اسی لئے فاضل بریلوی نے بطور احتیاطاً جواب سے پیشتر لفظ "مستمال" کیا ہے۔ اگر واقعہ مذکور نقل کرنے کی بناء پر علامہ عبدالموہب شعرانی کی قطعییت، علامہ عبدالحق نابلسی اور سیدی مصطفیٰ الکبریٰ حنفی کی مسلمانی میں فرق نہیں تو مولانا احمد رضا اور ان کے معتقدین (نعوذ باللہ) گمراہ کیوں؟ ... خدا را ... کذب یا دروغگوئی، اور بہتان تراشی کو چھوڑ بیٹے ... خدا سے ڈریے ... کل بروز محشر اللہ تعالیٰ کے مذہب حاضر ہو کر کیا جواب دے گا۔ فرمان خداوندی ہے۔

"انما یخشى الله من عباده العلماء"۔ (سورۃ طہ آیت نمبر ۱۶)

ترجمہ: "بہ شک بندوں میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔"

"قال الربیع بن انس رضی اللہ عنہ من لم یخش الله فلیس بعالم"۔
 امام احمد رضا فاضل بریلوی سے اس حکایت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ محض انفرادی امور ہیں نہ فرمایا کہ اللہ مت کہہ یا جنید کہنا، مخلصہ فتاویٰ رضویہ جدیدہ صفحہ نمبر ۳۳۳ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۰ لمعنات میں اس حکایت کو درج کیا گیا ہے، حقیقۃً املغہ کہے مرعوب کہہ رہا ہے۔ دراصل حضرت کا اس کی تردید میں فتویٰ موجود ہے اعلیٰ حضرت پر اثر کم کیا؟ (ابوالکلیل یعنی خفرو)

"واللہ تعالیٰ سے جس ڈرتا وہ عالم نہیں۔"

(المجروحہ اللہ یہ شرح انظرینہ لکھنؤ نمبر ۳۵۹ جلد اول)

"فیہود پاکستان از امامہ عبدالحق نابلسی حنفی (م ۱۱۳۳ھ)"

امامہ عبدالحق نابلسی دمشقی علمائے اہلسنت و دیگر محققین کی نظر میں

صاحب مذاق الحنفیہ مولوی فقیر محمد جملی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

عبدالحق بن اسماعیل بن عبدالحق نابلسی دمشقی، عالم تحقیق، فاضل مدقق تھے۔ علوم و اپنے ملک کے علماء و فضلاء سے حاصل کئے اور اپنے جسر فیض سے ایک جماعت کثیرہ کو آپ کا ۱۱۳۳ھ میں ملاقات پائی "محقق مذہب حنفی" تاریخ وفات ہے۔

(مذاق الحنفیہ صفحہ نمبر ۳۵۸ مطبوعہ لاہور)

شیخ حسین علمی استنبولی فرماتے ہیں:

ابن ابی... عبدالحق بن اسماعیل بن عبدالحق بن اسماعیل بن احمد بن ابراہیم نابلسی (ابن احوارف باللہ الحنفی الصوفی المتعبدی القادری ولد بدمشق ۱۰۵۰ھ ووفی بہاسے ۱۱۳۳ھ)۔ (الحدائق النبویہ صفحہ نمبر ۱۳۹۳)

شیخ سید احمد طوطاوی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

قال العارف باللہ سیدی عبدالحق نابلسی۔ (الاشیاء المطاہیہ علی سراتی القطار)

شیخ یوسف بن اسماعیل مہمانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

الشیخ عبدالحق بن اسماعیل نابلسی، الدمشقی، الحنفی، الشیخ الامام لیا، العارفین من عصرہ ابن اندھمن کثیر من ائمۃ العلماء والاولیاء واقعہ عنہ کثیر مکتوم (جامع کرامات الاولیاء واولیاء ص ۱۹۰)

بطرس البستانی لکھتے ہیں:

هو اعظم من ترجمۃ علماء دولایہ وزید او شہرۃ ودرایہ وهو استاذ الاساتذہ وجمہد البہاء بدقہ العارف شیوخ العارف والعارف، قلاب الاقطاب، العارف برہ القناطر بقرہ وجہ (المذاق لکھنؤ کاشفات، المباحثۃ، (دارۃ العارف) (عربی) جلد ۱ صفحہ ۱۶)

سیدی مصطفیٰ الہری حنفی علیہ الرحمۃ

کے متعلق علامہ ریاض بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولی کبیر شیخ الطریقۃ الطوائف حیدر اور امیۃ الخفیۃ میں ^{علیہ السلام} امام السید مصطفیٰ الہری ہیں۔
(شہادۃ الحق صفحہ نمبر ۶۵ منہجہ ۱۱۲)

اعتراف میں مذکورہ واقعہ جمعہ اور من گھڑت ہے۔ (دعا نانی ماہ رب ستمبر ۳۲ حصہ اول)

جواب: مذکورہ واقعہ کو تصوف اور من گھڑت کہنا مبالغہ کی کمی، مسائل تصوف سے نا آشنا ہیں، بعض اولیاء اللہ کے سوا کچھ نہیں۔

اس واقعہ کو جلیل القدر علمائے اہلسنت نے مسائل تصوف کے ضمن میں بے استدلال نقل فرمایا ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

• ومما یحدث العزید علی الخفافہ الشیخ الحی من شدائدہ والمیت مستجداً منہ ما نقلہ الشیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ العہود المحمدیۃ: ان معروف الکوفی کان یقول لأصحابہ: اذا کان لکم الی اللہ تعالیٰ حاجۃ فاقسموا علیہ بی ولا تقسموا علیہ بہ تعالیٰ، لقیل لہ فی ذلک لقال: ہر لاء لا یصور لون اللہ تعالیٰ فسلم وحبیبہم، ولوا انہم عوفہ لا جابہم، وكذلك وقع لسیدی محمد الحنفی الشافعی انہ کان بعدی من مصر الی الروضۃ مائتاً علی الماء ہو وجماعۃ فکان یقول لہم: قولوا یا حنفی، وامشوا خلفی واباکم ان تقولوا یا اللہ! فتقولوا: مخالف مشخص منہ، وقال: یا اللہ فزلت وجلہ فنزل الی لحيۃ فی الماء فالتفت الیہ الشیخ وقال: یا ولدی انک لا تعرف اللہ تعالیٰ حتی تمشی باسمہ علی الماء فاصبر حتی اعترفک بعظمۃ اللہ تعالیٰ ثم اسقط الوسائط، انتهى۔

ترجمہ: مرید کہ رشدد ہدایت اور امداد حاصل کرنے کیلئے زندہ یا وصال فرمودہ شیخ کا دامن پکڑنے پر، العہود المحمدیہ میں شیخ عبدالوہاب شعرانی کی یہ نقل شوق لائق ہے کہ حضرت معروف کرخی اپنے احباب کو فرمایا کرتے تھے کہ اگر بارگاہ الہی میں تمہاری کوئی حاجت ہو تو اللہ تعالیٰ

تمہارا اس ذات کی قسم دور اس واسطے میں ان سے پوچھا گیا (کہ اس کی وجہ کیا ہے؟) کہ تو ان نے فرمایا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتے لہذا وہ ان کی درخواست قبول نہیں فرماتے اس لئے پچھلے ترائی کی دعا قبول فرماتا، اسی طرح سیدی محمد طفی شافعی سے منقول ہے۔ وہ جماعت کے ہمراہ سفر سے بدھ کی طرف پانی پر چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ اور انہیں بات تھی "یا حنفی" کہتے ہوئے میرے پیچھے چلتے رہو اور دیکھو "یا اللہ" کہتا ڈوب جاؤ گے! میں سے ایک شخص نے "یا اللہ" اور "یا اللہ" کہا اس کا پاؤں پھسلا اور حلق تک پانی میں چلا گیا، شیخ اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: بیٹے! تجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں ہے حتیٰ کہ اس کا نام لے کر پانی پر چل سکے! پھر! تجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت عطا کرنا ہوں یہ کہا اور تمام عجائبات عطا کیے۔" (انتہی)

(۱) ... (کتاب الزمر من اصحاب القیوم صفحہ نمبر ۱۵ مطبوعہ پاکستان اسلام آباد)
نہر حق تعالیٰ، مہر حق تعالیٰ (۱۱۱۱)
(۲) ... (المہرۃ السیدہ پیر علیہ الرحمۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹،

اس لئے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے محمد حنفی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے خلاف کبرے کو شیطانی و موسومہ سے تعبیر کیا ہے۔

• حضرت سید علی بن عثمان انجیری علیہ الرحمۃ المعروف حضرت داتا گنج بخش لاہوری فرماتے ہیں:

”مزیہ کو لازم ہے کہ بیروں کی بات میں دخل اور تصرف نہ کرے۔“

(مکلف الکتاب صفحہ نمبر ۵۵ مطبوعہ لاہور)

• حضرت عبدالواحد بکرامی (م ۱۰۷۱ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”شیخ کا جو قول اور فعل، حال یا مآل دیکھے اس پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ اور شیخ کے ظاہر کی باطنی تصرفات کے تسلیم کر لینے میں مشغول رہے۔“ (مکلف الکتاب صفحہ نمبر ۱۳۲ مطبوعہ لاہور)

• غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”مرید پر واجب ہے کہ ظاہر میں شیخ کی مخالفت نہ کرے اور نہ دل میں اس پر اعتراض کرے، ظاہر میں شیخ کی نافرمانی کرنے والا گستاخ و بے ادب ہے اور باطن میں اس پر معترض ہونے والا خود اپنی بنیادی اور ہلاکت کا خواستگار ہے، مرید کو چاہیے کہ شیخ طریقت کی طرفداری میں اپنے نفس کو معروض رکھے اور ظاہر و باطن میں شیخ کی مخالفت سے اپنے نفس کو باز رکھے۔ اور اس کی اس خواہش پر اس کو ملامت کرے۔“ (ذیہ الحائزین صفحہ نمبر ۱۱۷ مطبوعہ کراچی)

حضرت شاہ عظیم الدہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ایک شب میں نے عید منورہ میں ہنر خواب پر عالم والدہ میں دیکھا کہ میں اور سید صفت اللہ بروجی ایک ساتھ دربار اقدس رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور دیکھا کہ وہاں صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی بھی ایک بڑی جماعت موجود ہے اور ان میں ایک صاحب ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ہمیشہ اور شیریں لہجے کے ساتھ باتیں فرماتے ہیں اور ان کے مسائل پر نیابت توجہ و التفات فرماتے ہیں۔ جب ہمیں مبارک ترس ہو چکی تو میں نے سید صفت اللہ سے پوچھا کہ یہ کون سا صاحب تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے اس قدر التفات فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا: ہر عبدالواحد بکرامی اور ان کے زیادہ احترام کا سبب یہ ہے کہ ان کی تعریف میں سب سے بڑا جہاد و ملت کا سبب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول ہوئی۔ (صحیح التوحید جلد اول، تراجم فی نمبر ۶۰)

حضرت سید قلندر علی سہروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

• اگرچہ ہر کوئی فعل مرید کے فہم اور ادراک میں نہ آسکے، تو اس وقت حضرت سہروردی علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام کے قدمہ کو یہ نظر رکھ کہ خاموش رہے اور اس وقت تک انتظار کرے جب تک خود بیان نہ کر دے۔

• مرید تعارف بصر میں اپنے آپ کو سپرد کر دے اور ہر حال میں سچ کا تابع فرمان رہے اور شیخ کے تصرفات پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ اس لئے کہ کامل کا ہر قول و فعل کسی حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

• شیخ کے تصرفات کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے ظاہر و باطن پر معترض نہ ہو۔

• مرید اپنا اختیار بالکل چھوڑ دے اور دینی و دنیاوی امور میں شیخ کے فرمان و ارادہ کے ماتحت رہے۔ (الفتوح فی سنیہ نمبر ۱۸۶، ۱۸۷ مطبوعہ لاہور)

• شیخ جمال الدین ہانسیوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں:

”مرید وہ ہے جس کا ارادہ شیخ الہی کا ارادہ ہو۔ کیونکہ شیخ آمر اور مرید ماسور ہے اور جو امر شیخ سے صادر ہو وہ گویا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پس مرید پر واجب ہے کہ بلا تاخیر و تھمیر اس کی متابعت کرے اس لئے کہ مرید پر نفس کا مغلوب کرنا شیطان کے دفع کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ مرید اگر کسی قول و فعل میں شیخ کے خلاف ہوگا تو صدق و ارادت کے لائق نہیں رہے گا۔“ (الفتوح فی سنیہ نمبر ۱۸۶، ۱۸۷ مطبوعہ لاہور)

• دہلوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

”احترام باطنی یہ ہے کہ شیخ پر کسی بات سے انکار نہ کرے اور ظاہر کی طرح باطن میں بھی تو انفعالی سکوت و حرکت رعایت رکھے، اور نہ منافق ہو جائے گا۔“ (امداد السالک صفحہ نمبر ۱۰۱)

• شیخ کے خلاف کرنے کو مولوی اشرف علی دیوبندی کا موسومہ سے تعبیر کرنا

• شیخ عبدالغفور اعظم پوری کو ایک مدت کے بعد آنحضرت (مولانا عبدالقدوس شنگاری

ہے اور خدا کو شبی بتاؤ۔ خدا سے انکار کرنا اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے اس میں قدرت کا کیا نقصان، نقصان تو اس کا محال ہے کہ متعلق قدرت کی اس میں صلاحت نہیں۔

(بہار شریعت صفحہ نمبر ۳۴ صلی علیہ وآلہ وسلم اور ۳۵ صلی علیہ وسلم)
بسم اللہ علیہ ثلاثہ جو امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ

• جو پر عرض، جسم، مکان و زمان، جہت و حرکت، اشتغال و تبدل، ذاتی و صفاتی، چھل، کذب، ممکنات سے مختص ہیں۔ ذات حق پر یہ سب محال بالذات ہیں۔

(حق تعالیٰ است و ہر امت متعبدہ از خفایت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)
غیر احمدیہ لکھنؤ مولانا محمد شمس علی خاں رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ بریلوی

• کلام الہی میں وجود کذب محال بالذات ہے خواہ کئی قسم نفسی ہو یا عقلی۔

(شیخ الرحمن صلی نمبر ۳۲ ص ۱۱۱ اور ۱۱۲ ص ۱۱۳ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ)

عبادت مذکورہ بدیہاتی کی بنا پر بیاق و سباق چھوڑ کر اجودہی نقل کی گئی ہے۔ اگر پوری عبارت لکھ دی جاتی تو ایک کم فہم آدمی بھی باسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا تھا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ تو فرقہ دہابیہ (دیوانہ) کا ردِ تبلیغ کر کے کذب باری تعالیٰ کو محال بالذات ثابت کر رہے ہیں۔

چنانچہ..... "مصنف رضا خانی مذہب" کی منقولہ عبارت کے بعد یہ رقم ہے:

"تو محال بالغیر ہوگا اب وہ غیر کیا ہے جس کے سبب سے یہ محال ہے وہ کذب الہی ہے لازم آئے گا کہ کذب الہی بالذات ہو ورنہ محال بالغیر تو ممکن بالذات ہوتا ہے۔ اور ممکن بالذات پر کوئی شے موقوف ہونے سے محال بالغیر نہیں ہو جاتی۔

مثلاً مقصود یہ ہے کہ مجہ استحالہ بیان کرنے سے شکی محال بالغیر نہیں ہو جاتی۔ کیونکہ وہ تو غیر مستقل ہے مگر اس کا تعلق مستقل محال بالذات سے ہے مثلاً کسی متعین بات کا خلاف جو کہ مستقل نہیں اس وجہ سے محال ہے۔ کہ کذب باری تعالیٰ مستقل محال بالذات ہے۔ غلہ ہر ہے بیان کرتے وقت تو کہتا ہوگا کہ کذب الہی محال بالذات ہونے کی وجہ سے متعین بات کا خلاف محال ہے۔

اس کے بعد وہی عبارت میں صراحت فرمایا کہ

"ورنہ محال بالغیر تو ممکن بالذات ہوتا ہے اور ممکن بالذات پر کوئی شے موقوف ہونے سے محال بالغیر نہیں ہو جاتی یعنی کذب باری تعالیٰ کو محال بالغیر مانا جائے تو بات اور غیر اصناف محال بالغیر کہتے ہوگا۔ یہ دلیل ہے کہ کذب باری تعالیٰ محال بالذات ہے۔

• عبارت نمبر ۵: وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان، زمان، جہت، مابعدیت ترکیب عقلی پاک کہنا بدعت عقیدہ کے قبیح ہے اور صریح کفروں کے ساتھ کہنے کے قابل ہے..... الخ
(ذاتی بخود و جدا اول صفحہ نمبر ۹۷ مطبوعہ فیصل آباد)

• امام نمبر ۳۲: خدا کا عورتوں کے ساتھ جماع کرنا، لواطت کرنا اور مفعول بننا ممکن ہے۔ (نقل کفر کفرنا شد)۔ (رضا خانی مذہب ص ۱۱۱ اور ۱۱۲)

• اب: معلوم ہوتا ہے کہ "مصنف رضا خانی مذہب" کی بصریت کی طرح بصارت بھی اہل ہو چکی ہے۔ وہ سنا تا بڑا جھوٹ نہ بولتے۔ امام احمد رضا بریلوی نے جو دہانی عقیدہ نقل کیا ہے وہ ان کے ذمہ لگا دیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے۔" اس کے بعد مستطرد اوصاف و محسوسات کے لئے جو اللہ مانی کیسے دیو بندی اور وہابی کہتے تھے کے مطابق ممکن ہیں۔ مصنف مذکور نے بیاق و سباق چھوڑ کر یہ لکھ دیا کہ احمد رضا بریلوی کے نزدیک محاذ اللہ! خدا کا عورتوں کے ساتھ جماع کرنا۔ والہات کرنا اور مفعول بننا ممکن ہے۔

حیرت ہے کہ.....!

"نقل کفر کفرنا شد" لکھنے کے بارے میں امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو دہانیوں کا عقیدہ نقل کیا وہ ان کے سرچھوپ دیا۔

در اصل ۱۸۸۹ء کو دیو بندی مکتب فکر کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے اخبار نظام

الملک میں ایک بیان دیا:

الملکات ص ۳۳ صلی نمبر ۳۳۵ ص ۳۳۵

”چوری، شراب خوری، چٹائی، ظلم سے معارفہ کم فہمی، یہ کلیہ ہے کہ جو مفقود العبد ہے مفقود اللہ ہے۔“ (نہج البلاغ، صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۴، طبع لاہور)

اس کا عام فہم مطلب یہ ہے کہ جو کچھ بندہ کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے۔ اس پر رد کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قاضی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد اوصاف اور عیوب گنوائے جو انسان کر سکتا ہے، مذکورہ بیان کے مطابق وہ سب کام اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ، مطبوعہ فیصل آباد، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۱ پر اسی قاعدہ کلیہ کے مطابق فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے نزدیک خدا کسے کہتے ہیں۔

”وہ بالی ایسے کو خدا کہتا ہے۔ جسے مکان، زمین، جہت، مالیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفریوں کے ساتھ سمجھنے کے قابل ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۱، طبع فیصل آباد)

عبارت نمبر ۶: سیدی محمد بن عبدالہادی زرقانی فرماتے ہیں:

کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ (ملفوظات حصہ سوم، صفحہ نمبر ۳، مطبوعہ لاہور)

”مفتی رضا خانی مدظلہ کی نقل کردہ عبارت

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ (رضا خانی مدظلہ، صفحہ نمبر ۱، جلد اول)

جواب نمبر ۱: اس جگہ چند امور قابل توجہ ہیں:

• علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ نقل کرنے والا کسی بات کا ذمہ دار نہیں ہوتا، اس سے صرف اتنا علاقب کیا جاسکتا ہے کہ اس کا حال اور ثبوت کیا ہے۔ اہم احمد رضا علیہ الرحمۃ نے اپنے طور پر یہ بات نہیں کی بلکہ حضرت علامہ محمد بن عبدالہادی زرقانی شامی صواب اللہ علیہ سے نقل کی ہے، اور علامہ زرقانی نے یہ بات علامہ ابن عقیل حنبلی سے نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو مرقع

۱۰۰، باب المدخل للزرقانی، جلد ۶، صفحہ نمبر ۱۹۶، مطبوعہ مصر، اس ثبوت سے ابن امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اس قسم کی ذمہ داری نہیں لیتے۔

• شب باشی کا معنی رات گزارنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب، عبدالمجید دہلوی کا کلام ہے ایک مکتوب میں ایک سے زائد بیانیوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”صرف دو بیچوں میں بدل واجب ہے۔ ایک شب باشی، اس میں اختیار ہے کہ مضامین (ایک جگہ لکھا) ہو یا نہ ہو۔ مباحثات (عمل زوجیت) ہو یا نہ ہو، دوسری چیز اطلاق۔ (سیکس الارست، صفحہ نمبر ۷۷، طبع لاہور ۱۳۹۲ء، دار عبدالمجید دہلوی)

اس عبارت سے یہ بات صاف کرونی کہ شب باشی کا معنی ایک جگہ پر رات گزارنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور اس کیلئے عمل زوجیت ضروری نہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی، ”بحال اہلایام“ میں محمد الجعفری، مجذوب کے متعلق لکھتے ہیں:

”آپ ابدال میں سے تھے۔ آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک، اہل تیس (۳۰) شیروں میں خطبہ اور نماز جمعہ یک وقت پڑھا ہے۔ اور کئی کئی شیروں میں ایک ہی شب میں شب باشی ہوئے۔“ (بحال اہلایام، صفحہ نمبر ۶۸، طبع لاہور)

شب باشی کے انہوی معنی

شب باشی، رات کا قیام، رات رہنا۔ (فیروز المظاہر، صفحہ نمبر ۷۶)

شب باشی: (موت) رات گزارنا۔ (اردو بانگ، صفحہ نمبر ۲۳۲، مطبوعہ مرکزی اردو بورڈ لاہور، از سرمد الحقول احمد دہلوی)

شب باشی: رات گزارنے والا۔ (راکب اللہ، کشتی، صفحہ نمبر ۲۳۲)

• حیات انبیاء علیہم السلام بعد از وصال کا مسئلہ علاوہ دلیل فقہ کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ وہی جس پر دلیل فقہی کتب لکھ کے ۲۷ بڑے بڑے علماء کے خطوط موجود ہیں۔ اس میں لکھا ہے:

”ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا قہر مبارک میں زندہ ہیں۔ اور آپ کی حیات دنیا کی ہی ہے بلا تکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے۔ آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ بروقتی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں کے سب آدمیوں کو“ (المہذب نمبر ۱۳)

غور کیجئے!

جب انبیاء کرام علیہم السلام دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں اور دنیاوی زندگی میں امہات المؤمنین سے ملاقات فرماتے رہے اور جنت میں بھی ملاقات فرمائیں گے تو اگر.....! ابن قتیل حبلی نے عالم برزخ میں ملاقات کا ذکر کرنا تو اس میں گستاخی کا کون سا پہلو ہے۔ جبکہ عالم برزخ میں بھی آپ کی زندگی دنیا کی سی ہے۔ (مذاہم امام احمد رضا دہلوی انوار کی اشرفیہ از مسالۃ محمد عبدالکحیم شرف آبادی مدظلہ)

جواب نمبر ۳:

عالم برزخ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امہات المؤمنین کا ملاقات فرمانا حدیث نبوی سے ثابت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بیویوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم سب میں پہلے آپ سے کون ملے گی۔ فرمایا اتم میں لمبے ہاتھ والی، امہوں نے ہانس لے کر ہاتھ ناپنے شروع کر دیے۔ تو حضرت سوروہ وراز ہاتھ نکلیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ورازی ہاتھ سے مراد صدیقہ خیرات تھا۔ ہم سب میں پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ سب لہذا نبی اللہ عنہا سدھاریں ازادواج مطہرات میں سے ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا تھیں۔ پہلے ان کا نام برہتہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام تبدیل فرما کر زینب رکھا۔ وہ پہلے زینب بنت ماریث تھیں اللہ عزوجل کی رحمت میں تھیں۔ زینب نے ان کو طلاق دے دی۔ عدت پوری ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے عقد فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ کی عورت کو بہت زیادہ ایک عمل کرنے والی، زیادہ صدقہ خیرات کرنے والی دیکھی اور ان کو زیادہ لانے والی اور اپنے عین کو ہر عبادت و قرب کے کام میں مشغول دیکھنے والی نہ دیکھا۔ (مدارج الاول: صفحہ نمبر ۵۱ تا ۵۸، جلد دوم)

وہ ات بہت پسند کرتی۔ (مجموعہ شریف صفحہ نمبر ۱۱۰، بطور کراچی)

اس سے معلوم ہوا.....!

کہ تمام ازواج مطہرات عالم برزخ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات فرمائیں گی۔ اور سب سے پہلے ملاقات کرنے والی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہوں

جواب نمبر ۳: امام المسند علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ اس عبارت کے جواب میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو اٹنے خیر سے انہوں نے دیکھا اور لا باغ منہ لہذا ابن قتیل حبلی کے قول کو بے غبار کر دیا ہے۔ میں ہزار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ابن قتیل حبلی کے اس قول کو نہ روئیں جانے گا مگر وہی نفس کا بندہ جو خواہشات نفسانی میں مبتلا ہے۔ اور اللہ کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محل مطہرہ کا قیاس اپنی مکروہ ذات اور نجس حال پر کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عالم دنیا میں بھی ان تمام مکروہات سے پاک رہے جن کا تصور کسی کے حق میں کیا جاتا ہے۔ چہ جائیکہ عالم برزخ میں تشریف لے جانے کے بعد سرکار کی ذات مقدسہ کے حق میں وہی سیادہ بطن اس قسم کا ناپاک تصور پیدا کر لے۔ قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء و اہل کرام علیہم السلام کو جنت میں رزق دیے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی نعمتیں کھاتے اور پیے ہوئے رزق سے لذتیں اٹھاتے ہیں تو کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ رزق اور نعمتیں اور ان سے لذت کا حصول دنیاوی رزق اور دنیاوی نعمتوں اور دنیا کی لذتوں کی قسم سے ہے۔

ہم اس سے پہلے بار بار سمجھ کر چکے ہیں کہ برزخ کے حال کا قیاس دنیا کے حال پر صحیح نہیں اور وہاں کے لوازم حیات کی نوعیت قطعاً جدا گانہ اور مختلف ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے وہاں کی کسی چیز کا قیاس یہاں کی کسی چیز پر نہیں ہو سکتا۔ صالحین اور اہل جنت کے حق میں

ی صلی نمبر ۱۵۱ جلد اول، مسلم صفحہ نمبر ۵۱، جلد دوم صفحہ ۱۱۱ (ابن قتیل فی فضائل)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ“

ترجمہ: جنتیوں کیلئے جنت میں ازواج مطہرہ (پاکہ) بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

حدیث شریف میں وارد ہے:

”القبور روضة من روض الجنة او حفرة من حفرات النيران“

جب عام مؤمنین کی قبریں جنت کے باغیچے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور بطریقہ اولیٰ جنت کے باغیچوں میں سے ایک عظیم و جلیل باغ قرار پائے گی۔ اور جنت کے باغیچوں میں جنت کی ازواج سے استمتاع حقیقت عاید ہے۔ اگر وہاں کوئی امر باغ نہیں تو یہاں کیونکر مانع ہو سکتا ہے۔ ابن عقیل حنبلی کے کلام میں فقط ازواج میں احکام نکل سکتے ہیں۔

۱۔ ازواج دلیا۔

۲۔ ازواج آخرت۔

۳۔ ازواج مطہرہ کے حقائق لطیفہ موجود فی عالم المثال۔

لیکن کسی تقدیر پر بھی استراحت اور استمتاع، نبوی نوعیت کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم برزخ میں جلوہ گر ہیں۔ اور اس عالم کے تمام امور کی نوعیت اس عالم و نیا کی نوعیت سے مختلف اور جدا گانہ ہے۔ (مقالہ علمی و فقہی نمبر ۱۰۲-۱۰۳جلد ۲)

جواب نمبر ۲: مولوی اشرف علی تھانوی دینی بڑی لکھتے ہیں:

پھر، اولیاء ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالتِ غیبہ میں دو مرتبہ ان کو دو بار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوئی تھی۔ ایسے حضرات صاحبِ حضور کی کہلا جتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔ کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحبِ حضور کی تھے۔ (الامانة، ص ۱۰۹، سورۃ نبویہ، ج ۱، صفحہ ۱۰۹)

اگر.....

اولیاء کا ملین کا عالم برزخ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنا عالمین کے نزدیک امر واقع ہے تو..... ازواج مطہرات کا عالم برزخ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنا کیوں ممکن نہیں۔ جبکہ دنیا کے تمام اولیاء اللہ ان کی گروہ اور کس پاسکتے۔ اور جن کی تفسیر و عظمت پر اللہ تعالیٰ کلام شاہ عادل ہے۔

ہمارے نمبر ۱:

عربی شجرہ طریقت پر تنقید اور اس کا جواب

تحقیقین ملائع اہلسنت سابق و خلف کے نزدیک غیر نبی پر بدو و مستغلا منع اور حرجاً ہائز ہے۔ چونکہ عربی شجرہ میں حجاب و دور کا استعمال ہوا ہے اس لئے اس پر اعتراض کرنا کم علمی اور بی لا حاصل ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

وقالت طائفة يجوز تبعاً مطلقاً ولا يجوز استغلاً وهذا قول أبي

مہلہ و جماعته۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

وقالت طائفة بكرة استقلالاً لا تبعاً وهي رواية عن احمد۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

وحكي عن الامام مالک كما تقدم كما تقدم وقالت طائفة لا يجوز مطلقاً

استقلالاً ولا يجوز تبعاً۔ (القول البدعي في الصلاة على النبي الشيخ مفتي محمد ۵ مطبوعہ پاکستان)

الاعلام طائفة خمس الدين محمد بن عبد الرحمن حواشي شافعي ۹۰۲ھ)

علامہ قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ

وذكر الصلاة على الآل والأزواج مع النبي صلى الله عليه وسلم

بحكم التبعية والاضافة اليه لا على التخصيص۔

(انصار عربی مفتی محمد ۶ حصہ دوم مطبوعہ دار الفکر کتب خانہ مدینہ)

الہند آمل وازواج کا ذکر درود میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے
اجتماع و مطافیت میں کر سکتے ہیں تاکہ مستحقاً خصوصیت کے ساتھ۔

علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

قال ابو محمد الجويني السلام كالمصلاة يعني لا يجوز على غير
الانبياء والملائكة الاتباعاً۔ (مرآت شرح مکتبہ مطبوعہ ۳۰ جلد ۲ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ)
(الماہی قاری فی حقہ اللہ علیہ ۱۰۱۳ھ)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ولا الصلاة والسلام في الصحابة استقلالاً ويجوز تبعاً۔
(تدريج النہای فی شرح تقریب النہای صفحہ نمبر ۸ جلد دوم مطبوعہ پاکستان)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جمہور علماء کا جو مسلک مختار ہے اور جس پر کثیر فقہاء و متکلمین متفق ہیں یہ ہے کہ غیر نبی
پر تبعاً مستحقاً صلوٰۃ بھیجا جائز نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا چیز ہے جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ
مخصوص ہے۔ اور ان کی تعظیم و توقیر میں اسے شعار و علامت مقرر کیا گیا ہے۔
(مدارج النہای ج ۲ صفحہ نمبر ۵۹۱ مطبوعہ کراچی)

علامہ عبدالحق نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

ولا يصلي على غير الانبياء والملائكة الا بطريق الصبح۔
(المرآۃ اللہیہ صفحہ نمبر ۹ مطبوعہ پاکستان)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

هل يجوز الصلاة والسلام على غير الانبياء والصحيح انه يجوز
تبعاً ويكره استقلالاً۔ (تفسیر مظہر صفحہ نمبر ۷۹ جلد ۲ مطبوعہ علی)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

قال يحيى بن يحيى لا بأس بالصلاة على غير الانبياء و يعني الدعاء

اللفظ المخصوص لكن اصل الشرع من المحدثين والفقهاء اصطلاحاً
ان ۱ متصاع لفظ الصلوة بالانبياء او بنبينا صلي الله عليه وسلم الاتباعاً۔
(تفسیر مظہر صفحہ نمبر ۷۹ جلد ۲)

امام يوسف بن اسماعيل مہمانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ جوینی قدس سرہ نے فرمایا "صلوٰۃ" کی طرح "سلام" بھی مستحقاً منوع ہے۔
(جہان نعتاری فضائل النبی المختار (اردو) صفحہ نمبر ۸۹ مطبوعہ لاہور ۱۳۸۵ھ)

امام رضا خانی مذہب کے گھر کی شہادت

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:

ذهب المفتون من المذاهب الاربعه الى هجرها وهكذا ينبغي فان
لفظ الصلاة شعار الانبياء عليهم السلام في زماننا فلا يصلي على غير الانبياء
ان يكون تبعاً۔ (نظم البانی علی کتب النہای صفحہ نمبر ۹ مطبوعہ پاکستان)

امام حسین احمد مدنی دیوبندی پر مستحقاً درود

شجرہ طریقت میں عیناً درود کا استعمال ہوا ہے مگر مولوی محمد الکفیل القادری مدرس
دہلیہ لکھتے ہیں مولوی حسین احمد پر مستحقاً درود پڑھا ہے۔

ذرا..... "امام رضا خانی مذہب"

اس کے متعلق بھی لب کشائی فرمائیں۔

صلى عليك الله من ربي

حياك من صلوة يا مفتدي

(روزہ و ساجدہ، علی شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر ۲۹ مطبوعہ پاکستان ۱۳۸۵ھ ۱۳۸۵ھ)

۱۴۸ نمبر ۸

ارشاد: یہ صحیح ہے کہ شب معراج مبارک جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش اقدس
پہنچے، طہیّین پاک اتارنا چاہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی النہل میں طہیّین شریف

اتحاد نے کا حکم ہوا، فوراً غیب سے ندا آئی اسے حبیب تمہارے مع غفلتیں شریف رونق افروز ہوئے
سے عرش کی زینت و عزت ہوگی۔

ارشاد: یہ روایت محض باطل و موضوع ہے۔ (ملفوظات حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۶۲ طبع لاہور)

جواب: اگر ”مصنف رضا خانی مذہب“ کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے تو الفاظ حدیث میں
سند پیش کریں۔ اور بتائیں کہ یہ حدیث کون سی معتبر و مستند کتاب میں مذکور ہے۔ جو کہ عند
القرنین مسلم ہو۔

محمد

انشاء اللہ تعالیٰ

صحیح قیامت تک جواب نہ دے سکے۔

عبارت نمبر ۹: (مولوی برکات احمد) کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب
مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ
گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔ فرمایا: برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھئے۔ الحمد للہ
یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔ (ملفوظات حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۳۲ طبع لاہور)

انزام نمبر ۵: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتدی، احمد رضا امام۔

جواب:

عالم رویا اور عالم دنیا

یہ دو مختلف عالم ہیں۔ عالم رویا کو عالم دنیا پر قیاس کرنا سراسر باطل ہے۔ عالم رویا
کے حالات و واقعات پر شریعت کے احکام نافذ نہیں ہوتے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔

”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع القلم عن ثلاثة عن العائم
حتى يستيقظ و عن الصبي حتى يحتلم و عن المجنون حتى يعقل“۔

(ابوداؤد شریف صفحہ نمبر ۲۵۶ جلد ۲: شریعت دار بیروت)

”جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں شخص مر فوج اقلیم
اور جب تک بیدار نہ ہو اور ناپالغ جب تک بالغ نہ ہو۔ اور مبتلا جب تک بوش
نہ ہو۔“

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ
محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ماہ رمضان میں ایک دن میں نے نیت مشقت کی جس کی وجہ سے مجھ پر سخت
لاٹ مار دی ہوئی۔ قریب تھا کہ میں اس کا پورا اظہار کر دیتا اور فضیلت صوم کے فوت ہو جانے
پر بہت غم ہوتا اس اندوہ میں مجھے اگلے آگئی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اپنی دیکھا آپ نے بہت اندیزہ خوشبودار کھانا مجھے ہندی زبان میں زور دے پلاؤ کہتے ہیں
ارمایا۔ میں نے میرے ذکر کھایا۔ پھر بہت ہی لطیفہ، تمنا پانی عینایت فرمایا۔ میں نے میر
کا۔ پھر میں بیدار ہو گیا بھوک اور پیاس تمام زائل ہو چکی تھی اور یہ قسم حاصل ہو گئی تھی۔
ماہمہ میں ابھی تک زعفران کی خوشبو باقی تھی۔ بعض عقیدت مندوں نے اسے احتیاج
محرر رکھ لیا۔ اور برکت اور تحریک کے طور پر اس سے روزہ، اظہار کیا۔

(انصار الدین صفحہ نمبر ۱۵۱ جلد ۱: ہذا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

دیکھیں خواب میں حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا کھایا۔ پانی پیا۔ مگر ان
ارے پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور انہوں نے وقت مقررہ (یعنی سورج غروب ہونے) پر
الٹا کر کیا۔

ملاحظہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ جمال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

النظر في اعمالهم والاستغفار لهم من السيئات والنداء بكشف
لا عنهم والتردد في القطار الارض الحلول البركة فيها وحضور الجنابة
سات من صالح امه فان هذه الامور من جملة اشغاله في البرزخ كما

تقدیر نہ ہوتا تھا۔ ایک دن عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ فرما رہے ہیں:

”كَلَّمَكَ الْجَنَّةُ ابْنُ شَدَّادِ اللَّهِ تَعَالَى لَمَّا هَذِهِ اللَّيْلَةُ“۔

اسے ابو شہیدہ آج رات شرف بہ جائے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد ہی واپس تشریف لے گئے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ جلد واپس چاہتے ہیں۔ کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں جانا ہے۔ (شرح الامام مسلم لمرکزہ جلد اولیٰ علیہ بر صغریٰ)

جواب دو:

مولوی برکات احمد کی نماز جنازہ مولانا احمد رضا نے پڑھائی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باطنی طور پر اس میں شمولیت کی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باطنی طور پر اس میں شمولیت کی۔

اگر.....! مولوی برکات احمد صاحب کی نماز جنازہ پڑھانے کی وجہ سے مولانا احمد رضا مورطین ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیوں نہیں.....؟

آپ کے فہم کے مطابق اگر مولوی برکات احمد کے واقعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مقتدی اور امام احمد رضا“

تو.....!

علامہ راقدی رحمۃ اللہ علیہ کے نقل کردہ واقعہ سے بھی تو آپ کے خو و ساختہ قاعدہ کے مطابق کیا نتیجہ اخذ ہوتا ہے:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مقتدی اور امام احمد رضا حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

مگر.....!

آج تک علامہ راقدی کے نقل کردہ واقعہ سے کسی محدث، مفسر، فقیہ اور عالم دین

یہ مطلب نہیں نکالا۔

مبارک!.....

بیجان تراشی، روٹگوئی چھوڑیے۔

خدا کے حضور توبہ کیجئے، ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے.....

”مصنف رضا خانی مذہب“ سے چند سوال

آئی:

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکیم برکات احمد علیہ الرحمۃ نماز جنازہ میں شرکت باطنی طور پر ہے۔ آپ بتائیں اگر کوئی مر جائے اور خواب میں کسی نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے جا رہے ہیں تو مسلمانوں پر اس کی نماز جنازہ پڑھنی فرض ہے یا نہیں؟

• اگر اس کی نماز جنازہ مسلمان نہ پڑھیں اور یونہی دفن کر دیں تو فرض کفایہ کے تارک ہو کر گناہ رہوں گے یا نہیں؟

• اور اگر اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے تو بغیر جماعت اور امام کے یا امام کے ساتھ؟

• اگر کوئی امام بنایا جائے تو یہ امام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقتدی ہو گا یا امام؟ (یعنی توروں)

آئی:

• کسی احمی کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت کرنا کفر ہے یا فحش یا مکروہ یا ان میں سے کچھ نہیں.....؟

• کیا محض امامت سے امام کا مقتدی سے افضل ہونا لازم ہے؟

• کیا انھیں کی موجودگی میں منھول کا امام ہونا کفر ہے یا فحش یا مکروہ ہے۔

اگر.....!

ان تین سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو اسلئے لڑکی اس عبارت پر اعتراض سواہ فساد

انگریزی کے اور کچھ نہیں۔ اور اگر ان سوالوں کا جواب اثبات میں ہے تو اس حدیث کی کیا تاویل ہوگی جو حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے۔

فرماتے ہیں:

غزوہ تبوک میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر سے پہلے قنجا حاجت کیلئے تشریف لے گئے میں پانی ساتھ لے کر گیا۔ ضرورت سے فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا۔ جس میں سوزوں پر مسح فرمایا۔ جب پڑا اور پھر الٹیں لوٹے تو جماعت پروردی تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف امام تھے۔ ایک رکعت ہو چکی تھی۔ آگے کے الفاظ یہ ہیں۔

لا ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی رکعتین فصلی مع الناس الركعة الاخر فلما سلم عبدالرحمن بن عوف قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم صلواتہ المأزوع ذلک الناس فاکثروا التسبیح فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اقبل علیہم ثم قال احستم اوقال احستم۔

(مسلم شریف صفحہ نمبر ۲۶۲ جلد اول (ترجمہ مطبوعہ لاہور)
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف ایک رکعت ملی اور آپ نے تاثیر کی رکعت جماعت کے ساتھ پڑھی۔ عبدالرحمن بن عوف نے جب سلام پھیرا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اپنی نماز پوری کرنے لگے۔ اس پر لوگ گھبرا گئے اور کثرت سے تسبیح پڑھنے لگے جب آنحضرت نماز پوری کر چکے تو فرمایا تم نے اچھا کیا یا یہ فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔
مسلم شریف ص ۱ کی دوسری روایت میں یہ زائد ہے۔

فأردت ناخیر عبدالرحمن بن عوف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دعہ۔ (مسلم نمبر ۶۲۲ جلد اول (ترجمہ مطبوعہ لاہور)۔

میں نے عبدالرحمن بن عوف کو پیچھے کرتے چاہا تو آنحضرت نے فرمایا رہنے دو۔ مشکوٰۃ
آنحضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ اور یہ روایت ہمارے ایک بابائے مکر کی اقتداء کی اسی قسم کے دائرہ میں جو عبدالرحمن میں گزرا جین مرثیہ اخیر میں جو تہذیب ادا کی اس وقت امام آنحضرت ہی تھے اور لوگ آنحضرت کے عقیدے سے بیجا کہ اپنے گل میں تعلق ہے۔ (مدارج النبوة صفحہ نمبر ۷۱۷ حصہ دوم مطبوعہ کراچی)

ان میں تھوڑے قحیر اور اختصار کے ساتھ اتنی زیادتی ہے۔

”فلما احسن بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ذہب یناخر فلو معہ الیہ۔“

”اب مصنف رضا ثانی نے عرب“..... بتائیں!

• ان کے نزدیک کسی امتی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت کرنی قاش
اض ہے تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

• آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پیچھے نہیں آنے دیا بلکہ ان کی تحسین فرمائی
تو آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

• مذکورہ حدیث کے تحت ملاحظہ فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
فیہ دلیل علی جواز الاقتداء بالفضل بالمفضول اذا علم ان کان
المسلوۃ۔ (مرجات شرح مشکوٰۃ)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
افضل کے ہوتے ہوئے غیر افضل کی امامت جائز ہے۔
(نہجۃ اللہ مات صفحہ نمبر ۳۲۲ جلد ۳ مطبوعہ لاہور)

• مولوی مفتی عزیز الرحمن دیوبندی لکھتے ہیں:
فاضل کی نماز مفضول کے پیچھے درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۳۲)

املی حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی وضاحت

”الحمد للہ“ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔

یہ الفاظ بطور تشکر مولانا احمد رضا بریلوی نے فرمائے ہیں۔ اس تک بخت انسان کی
نماز جنازہ پڑھانے پر جس کی نماز جنازہ میں باطنی طور پر رحمت و وعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قدم رنجہ فرمایا۔ نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امام ہونے پر۔

پروہ اٹھتا ہے ذرا..... منجھائے

منجھ حراج اور حق شناس انسان کا فرض ہے کہ دوسروں پر طعن و تشنیع کرنے سے

مکمل شراہ پہن کر دو تیش کے حالات واقعات کا جائزہ لے اور سوچے کہ جن وجوہات کو بنا پر میں دوسروں پر کچھ اچھا حال رہا ہوں انہیں سے میرا بچا دامن تو فائدہ نہیں۔ تاکہ بعد میں شرمندگی اور فحاشیت کا منہ نہ بکھنا پڑے۔

آئیے..... ذرا گہری خبر لیجئے.....!

اور حق پرستی کا ثبوت دیکھئے.....!

خواب نمبر ۱: مولوی رشید احمد صدیقی کھٹولی لکھتے ہیں:

الکھولہ: آج شب یکشنبہ بوقت دو ساعت ۲۳ رشتہ بان، المعظم ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۵۵ء اس روسیہ، سرپا حصیوں کو عالم رویا میں حضرت سیدنا ظہیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت انصیب ہوئی۔

حضرت سیرنا ابراہیم ظہیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام گویا کسی ٹہر میں جاس مسجد کے قریب ایک حجرہ میں تشریف فرما ہیں..... جات سہر میں ایسے جمعہ مصلیوں کا مجمع ہوا ہے۔ مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت ظہیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت ظہیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے حراۃ کر کے عرض کیا تو حضرت ظہیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھا لی۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولانا کی اقتداء میں نماز جمعہ اور فرمائی فقیر بھی مکتویوں میں شامل تھا۔
(روزنامہ "انجمنہ" مولوی، دارالاسلام نمبر ۳۲۶۰۳۲ مطبوعہ پکستان (گورنمنٹ))

دیکھئے مجمع میں امام الاذین والآخرین کے جد کریم الاولیاء نبیہ حضرت ظہیل اللہ علیہ السلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی واقعات وکرامات کی روشنی میں صفحہ نمبر ۲۵ مطبوعہ کراچی از مولوی سید رشید اللہ بن سیدی دوح باندی

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے حیرت انگیز واقعات صفحہ نمبر ۲۵ مطبوعہ کراچی از مولوی ابوالحسن ہارہ بکوری دوح باندی (ابوالحسن فیضی شہر لا)

۱۲۰۰ سالہ جلد فرما ہیں۔ مگر دوح باندیوں کو حضرت ظہیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابت سے مولوی حسین احمد کو کام بنانے کا شوق ہے۔ یہ کتنی بڑی جہارت ہے۔ ہر دور مولوی صاحبان کی فنی دلیہ کے بڑھ کر نام بھی بن جاتے ہیں۔

اگر کسی احمی کا کسی غمی کی اہمیت کرنا لائق اعتراض ہے تو "مصحف رضا خانی" ہوتا ہے اس میں یہاں کیا ارشاد ہے یہاں تصریح ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولانا فنی کو ایک نذر بھی۔ الخواتم کی مہارت میں تو سندور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقتدری ہونے کا یہ ایک نہیں اس پر اتنا بخیر چلا تا شور مچاتا ہے کہ پورا ڈاکہ اور یہاں حضرت ظہیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقتدری اور نے کی تصریح کے باوجود خاموش رہتا۔ کیا یہ..... شخصیت پرستی نہیں!

خواب نمبر ۲: شیخ سید محرونی کہتے ہیں:

کہ میں نے خواب میں اذیکھا سرورنا لمصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور مجھ سے کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور ایک عالم ہندی ظہیل احمد کا انتقال ہو گیا ہے ان کے جنازہ کیلئے تشریف لائے ہیں۔
(ذکرہ اذیکھا سرورنا لمصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مولانا عاشق الدین بریلوی

مہارت نمبر ۱: زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اجازت سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام و فضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیا زیارت کا خلف آگیا یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد و تقویٰ کا کھل علم ہزاروں مظہر ہیں۔ (امام شریف صفحہ نمبر ۲۵ مطبوعہ لاہور)

مصحف رضا خانی نہ سب کی عقل کردہ مہارت

(احمد رضا خاں بریلوی) کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام و فضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔

(رضا خانی نہ سب صفحہ نمبر ۲۵ مطبوعہ لاہور)
اگر ام نمبر ۲: مولانا احمد رضا بریلوی صحابہ کرام سے افضل ہیں۔

جواب: معلوم ہوتا ہے کہ ”مصنف رضا خانی مذہب“ اور اس کے ہم مسلک علماء نے ”میں نہ مانوں“ کو اپنی حسین زندگی کا مقصد و دید سمجھ رکھا ہے۔ یہ عبارت اوزان جیسی دیگر تمام عبارات کی متعدد بار علامت اہلسنت تشریح و توضیح کر چکے ہیں۔

مگر.....! پھر بھی انہیں عبارات کو تحریر اور تقریراً منظر عام پر لا کر ملکی فضا کو کمزور کرنے پر شب و روز کوشاں ہیں۔

آج سے تقریباً ۳۰ سال قبل ”برق خداوندی“ میں اس عبارت کا جواب چھپ چکا ہے اسکا جواب کو بیستم نقل کرنے پر کٹھا کرتا ہوں۔

”حضرت مولانا حسین رضا خاں صاحب سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ غلط چھپ گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کاتب دہلوی (دیوبندی) تھا جس کی دہابیت ظاہر ہونے پر اسے نکال دیا گیا۔ اہم کاموں میں مصروفیت و مشغولیت کے سبب یہ رسالہ (وصایا شریف) بغیر تصحیح کے شائع ہو گیا۔ اصل عبارت یہ تھی:

”زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اجازت سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی زیارت کا لطف آگیا یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے زہد و تقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم تھے۔“

اس عبارت کو اس دہلوی کاتب نے تحریف کر کے یہ لکھ ڈالا

”صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔“

چونکہ میری غفلت و بے توجہی اس میں شامل ہے اس لئے محققین کا احسان ماننے ہوئے کہ انہوں نے اس عبارت پر مجھے مطلع کیا میں اپنی غفلت پر توبہ کرتا ہوں و صایا شریف صفحہ نمبر ۲۳ میں اس عبارت کو کاتھ کر عبارت مذکورہ بالا لکھ لیں۔ طبع آئندہ میں انشاء اللہ اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

یہ ہے علامت اہلسنت کا اخلاص اور خوف خدا کہ ذرا سی غفلت سے بھی توبہ شائع کر

ماتھن کو تو اس سے جہرت حاصل کرتے ہوئے خدا اور رسول کی بارگاہوں میں کی لایا، لایا اس سے توبہ شائع کرنی چاہئے تھی مگر انہوں نے اسے عادی سمجھ کر ٹا کر توجہ دی اور اہلسنت کے خلاف ان کی صفائی و رجوع اور توبہ کے بعد بھی وہ ایسا اور شور مچاتے رہے۔

دہلوی دہلوی کا جنوں کے ناپاک منصوبوں کی چند جھلکیاں

حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ کی تفسیر خزائن العرفان الامان کے ساتھ تاج کھینچ لائے اور نے شائع کیا تو اس میں چوبیس جگہ دہلوی دیوبندی نے تحریف کی۔

بہار شریعت از صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ اشاعت الام دہلی میں تو کتابت کی بے شمار غلطیاں نظر آتی ہیں۔

ایک رام چوہدری دیوبندی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سنی بن کر آیا بعض اہل تصورات سے نقل کرنے کیلئے لایا وہی رضویہ کی جملہ مشتم عطا ہوئی اس میں ایک مسئلہ

”شریعت میں ثواب پہنچانا ہے۔ دوسرے دن ہو یا تیسرے دن باقی یہ یقیناً عربی و اب چاہیں کریں انکاروں کی گنتی ضروری جاننا جہالت ہے۔“

اس قیید باز دیوبندی نے بین السطور ”جہالت ہے“ کے بعد ”و بدعت“ بیحدادیا

عربی قادیانی میں غیر قلم کا لکھا ہوا سطر سے اوپر اب تک موجود ہے۔

ہدایت نمبر ۱۱: ایک بار عبدالرحمن قادری کہ کافر اپنے ہر ایموں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں پر آ پڑا۔ چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا۔ اسے قرأت

قاری نہ سمجھو بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے..... اس نے کشتی مانگی انہوں نے لعل فرما لی اس جھڑی شیر نے فوک شیطان کو دے مارا۔ (خطبات اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۴۷ حصہ دوم) اہل اہم نمبر ۱: مساجد رسول پر کفر کا فتویٰ۔

عبدالرحمن ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ جسے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کافر کہا ہے۔ اور جس کے کفری کارنامے ملفوظات حصہ دوم میں مذکور ہے۔

غزوہ غابہ یا غزوہ ذی قرد

یہ غزوہ درحقیقت غزوہ ہند کی ایک ٹکڑی کے خلاف جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سولہ بیویوں پر ڈاکہ ڈالا تھا، تعاقب سے عبارت ہے۔ حدیبیہ کے بعد اور خیبر سے پہلے یہ پہلا واحد غزوہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آیا۔

امام بخاری نے اس کا باب مستفاد کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ خیبر سے صرف تین روز پہلے پیش آیا۔ اور یہی بات اس غزوے کے خصوصی کار پر دائر حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان کی روایت صحیح مسلم میں دیکھی جاسکتی ہے۔ جو روایت مخالفی کہتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ سے پہلے کا ہے۔ لیکن جو بات صحیح میں بیان کی گئی ہے۔ اہل مذاہبی کے بیان کے مقابل وہی صحیح ہے۔ اور غزوہ خیبر محرم ۷ھ میں وقوع پذیر ہوا۔

(۱)۔۔۔ (صحیح بخاری باب غزوہ ذی قرد من غیر ۳۰ جلد ۲)

(۲)۔۔۔ (صحیح مسلم باب غزوہ ذی قرد من غیر ۱۱۳ جلد ۲)

(۳)۔۔۔ (صحیح البخاری من غیر ۳۰ جلد ۲)

اس غزوہ کے ہیر و حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے جو روایات مروی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سواری کے اونٹ اپنے غلام رہبان کے ہمراہ چلنے کیلئے بھیجے تھے اور میں بھی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے سمیت ان کے ساتھ تھا کہ اچانک صحیح عبدالرحمن فزاری (جس کا تذکرہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ملفوظات حصہ دوم میں کیا ہے) نے اونٹوں پر چھاپ مارا اور ان سب کو ہانک کر لے گیا اور چرواہے کو قتل کر دیا۔ میں نے کہا: راجح ایہ گھوڑا لہو۔ اسے ابو طلحہ تک پہنچا دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دو۔ اور خود میں نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر مدینہ کی طرف رخ کیا اور تین بار پکار لگائی یا صبا احاہا بے صحیح کا حلقہ، پھر میں حملہ آوروں کے پیچھے چل نکلا۔ ان پر تیر برساتا جاتا اور

خفتا جاتا۔

ابن اکوع

الکوع

”میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن دودھ پینے والے کا دن ہے۔“ (یعنی آج پتہ پانے کا کہ کس نے اپنی ماں کا دودھ پیا)

حضرت سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ ہند میں انہیں مسلسل تیروں سے چھٹی کر رہا۔ انہی کو سوار میری طرف پلٹ کر آتا تو میں کسی درخت کی اونٹ میں بیٹھ جاتا۔ پھر اسے تیر مار کر دیتا یہاں تک کہ جب یہ لوگ پہاڑ کے تنگ راستے میں داخل ہوتے تو میں پہاڑ پر گھاٹا اور پھر ان سے ان کی فیر لینے لگا۔ اس طرح میں نے مسلسل ان کا پیچھا کئے رکھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے میں نے ان سب کو اپنے پیچھے کر لیا۔ ان لوگوں نے میرے لئے ان اونٹوں کو آزاد چھوڑ دیا۔ لیکن میں نے پھر بھی ان کا پیچھا جاری رکھا اور ان پر تیر برساتا رہا یہاں تک کہ یہ بوجھ کم کرنے کیلئے انہوں نے تنہا سے زیادہ چاروں میں سے زیادہ تیر سے بھینک دیئے وہ لوگ جو کچھ بھی چھینکتے تھے میں اس پر (بطور نشان) سے سے چھڑاؤں دیتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے رفقاء بچان لیں۔ انہیں سے چھینا ہوا مال ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ ایک گھاٹی کے تنگ سوڑ پر بیٹھ کر دو پہر کا مہا کھانے لگے۔ میں بھی ایک چوٹی پر جا بیٹھا۔ یہ دیکھ کر ان کے چار آدمی پہاڑ پر چڑھ کر ان کی طرف آئے (جب اتنے قریب آئے کہ بات سن سکیں تو) میں نے کہا تم لوگ مجھے جانتے ہو؟ میں سلمہ بن اکوع ہوں تم میں سے جس کسی کو دوڑا ان کا بے دھڑک پالوں گا اور ان کی مجھے دوڑائے گا ہرگز نہ پاسکے گا۔ میری یہ بات سن کر چاروں واپس چلے گئے اور میں اپنی برہمارہ۔ یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاروں کو دیکھا اور انہوں نے ان سے چلے آ رہے ہیں۔ سب سے آگے ان کے پیچھے ابو قتادہ اور ان کے عبدالرحمن اسود (معاذ پر کھنچ کر) عبدالرحمن اور حضرت انقرم کے دو مہمان گھر ہوئی۔ حضرت

آخر میں نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو ڈھکی کر دیا لیکن عبدالرحمن نے نیزہ مار کر حضرت (خاتمِ روضی) کو قتل کر لیا اور ان کے گھوڑے پر جا چلا۔ مگر اتنے میں حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن کے سر پر جانچنے اور اسے نیزہ مار کر ڈھکی کر دیا۔ بقدر قتل آور پٹھ پھیر کر بھاگے اور ہم نے ان کو کھڑتا شروع کیا۔ میں اپنے پاؤں پر اچھٹتا ہوا دوڑ رہا تھا سورج ڈوبنے سے کچھ پہلا، لوگوں نے اپنا رخ ایک گھاٹی کی طرف موڑا۔ جس میں ذی قرد نام کا ایک چشمہ تھا۔ اگر بیا سے تھے اور وہاں پانی پینا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں چشمے سے پرے نکال رکھا اور وہاں ان پر نظر بھی نہ پھرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شمسوار صحابہ دن ڈوبنے کے بعد میرے پاس پہنچے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سب بیا سے تھے مگر آپ نے سو (۱۰۰) آدمی دے دیں تو میں زمین سمیت ان کے تمام گھوڑے چھین لوں اور ان کی گردن پکڑ کر حاضر خدمت کر دوں۔ آپ نے فرمایا: اکوڑ کے بیٹے تم قاتل یا بگئے ہو تو اب ذرا نرمی اور پھر آپ نے فرمایا: اس وقت نبی غضبان میں ان کی مہمانی اور اڑی کی چار سی ہے۔

(اس غزوے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: آج ہمارے سب سے بہتر شمسوار ابوقحادہ اور سب سے بہتر پیادہ سلمہ ہیں۔ اور آپ نے مجھے: "مجھے دینے ایک پیادہ کا حصہ اور ایک شمسوار کا حصہ اور مدینہ واپس ہوتے ہوئے مجھے (یہ شرف بخشا کہ) اپنی عشاء نامی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار فرمایا۔

اس غزوے کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کا انتظام حضرت ابی بن امیہ بن جحش کو سونپا تھا۔ (ماخوذ: تاریخ الخلفاء، ذوقانی، سیرت ابن ہشام، سیرت النبی، دارالحداد وغیرہ) تاریخین کرام!

اولاً:۔۔۔۔۔ یہ واقعہ غزوہ ذی قرد کا ہے جو مکہ میں ہوا اور عبدالرحمن (جس کا تذکرہ لغزات میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے کیا ہے) اسی غزوہ میں مقتول ہوا اور عبدالرحمن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ کی ولادت ۳۴ھ میں ہوئی۔ پہلا چار سال کا بچہ بھی غزوہ میں شریک ہو سکا ہے۔ مخالفین کو ہوش۔ سے کام لیتا چاہیے۔

۱۲۱۔۔۔ اس عبدالرحمن کو (جو غزوہ ذی قرد میں قتل ہوا) صحابی یا تابعی کہنا اپنے دین کا ہتھیار دھمکا ہے۔ کیونکہ اس عبدالرحمن کے بارے میں جو واقعات مذکور ہیں۔ ان سے ادا ہے کہ یہ بلاشبہ کافر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن تھا۔ جس نے کافر کہا اس کے کربوت بھی وہیں مذکور ہیں۔

یہ عبدالرحمن اپنے ہمراہیوں کے سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر قتل کیا۔ اور اونٹ بھی لے گیا۔

سلمہ بن اکوڑ نے اس کا اور اس کے ہمراہیوں کا تقاب کیا۔

اس عبدالرحمن (بن میثم) کو حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔

فہم رضا خانی خدیب جو اب وے

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اونٹوں کو لوٹنے والا صحابی یا تابعی ہو گا؟

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جنگ کرنے والا صحابی یا تابعی ہو گا؟

کیا حضرت سلمہ بن اکوڑ رضی اللہ عنہ نے کسی صحابی یا تابعی کا تقاب کیا؟

کیا حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے کسی صحابی یا تابعی کو قتل کیا؟

ذرا سی عقل و دین رکھنے والا کبھی بھی یہ جرات نہیں کر سکتا کہ یہ شخص صحابی یا تابعی

ہو گا۔ غزوہ ذی قرد کے حالات و واقعات پڑھ کر سب کا یہی فیصلہ ہو گا کہ یہ عبدالرحمن

مردم اللہ اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت ترین دشمن اور بدترین کافر تھا۔

صرف نسبت کے بدلنے سے مسکمی نہیں بدلتا

الحمد للہ حصہ دوم میں عبدالرحمن کے نام کے ساتھ جو واقعات مفصل مذکور ہیں وہ

لعنی طور پر اس بات کو متعین کر رہے ہیں کہ یہ ضرور بالضرور کافر اور یہ عبدالرحمن

عبدالرحمن بن عبدالقاری ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔ اگرچہ اس کافر عبدالرحمن کی نسبت

(سامع ایما جامع کی غلطی کی وجہ سے) بدل گئی ہے نواری کی جگہ قاری ہو گیا ہے۔ صرف یہ کہ یہ لے سے مسکن نہیں بدلتا۔ فقہا نے تصریح کی ہے کسی نے نواز میں نیست کی کہ میں نے اس امام کی اقتداء کی جو محراب میں کھڑا ہے جس کا نام عبداللہ ہے مگر حقیقت میں وہ جعفر تھا تو اللہ اعلم بالصواب۔

عائشہ میری سہیلی ہے۔

ولو كان المقتدى يرى شخص الامام فقال القديت بهذا الامام الذي هو عبد الله ولا يرى شخص الامام فقال القديت بالامام الذي هو لائم في المحراب الذي هو عبد الله فلاذا هو جعفر جاز كذا في المحيط.

(فتاویٰ عالمگیری صفحہ نمبر ۶۶) جد ازل ہمشہر نورانی کتب خانہ تصنیف و تالیف دارالبرپشاد،
'یعنی اگر مقتدی امام کو دیکھ رہا ہے اور یوں نسبت کی۔ میں نے اس امام کی اقتداء کی ہے۔
محرار۔ میں کھڑا ہے۔ جو عبد اللہ ہے حالانکہ وہ جعفر ہے تو درست ہے۔

مقتدی نے امام کا نام بدل کر لیا مگر چونکہ وصف متعین ہے تو نام کی تبدیلی اثر انداز نہیں اور اقتداء درست ہے اور یہاں المفلو ظ میں نام صحیح ہے اور صاف صحیح ہیں نام اور اور صاف اس کو اس طرح متعین کر رہے ہیں کہ ڈرا بھی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ یہ "کون" ہے؟ اور جو بھی ہے وہ ضرور کافر ہے۔ پھر بھی نسبت میں غلطی ہو جانے سے جو نام میں غلطی سے بہت خفیف ہے محکوم علیہ کی تبدیلی کا حکم کرنا فریب دینی نہیں تو اور کیا ہے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنے سے پہلے گھر کی بھی خبر لیجئے

مولوی رشید احمد کنگڑی کا اٹوکھا فتویٰ

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بتانا

الطوعلات میں یہ واجب نظر کی عمرات پر ایضاً حصول نہیں ہوتی بلکہ یہ ردا یت بالحق ہوتی ہے۔ اور ساتھ سے ناطق ہو جائے ممکن ہے جیسا کہ فی علم ہے۔ ہاتھ غلی نہیں اور اس باب میں متعدد اور پیش کی جا سکتی ہیں۔

ام ہے اور وہ اچھے ازمائش گاہ کے سبب ملت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔
(فائدہ: رشیدیہ کالج صفحہ نمبر ۳۱ مطبوعہ کراچی)

دہادی عبدالشکور کا کوروی دیوبندی کی خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی
جنتاب امیر کی مجلس میں اعلانِ قیاس ہوتا تھا اور آپ اس کو مطلع کروا رکھتے تھے۔ وہ کہنا
اور منع کرنا تو درکنار آپ اس کو بیان کرنا غیر خیالی کرتے تھے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
اب امیر ان باتوں کو بہت زوق و شوق سے دیکھتے تھے ورنہ یہ کیونکر فرماتے کہ وہ عورتیں بلند
چماتیں والی ہیں یا پست سینوں والی، اسی جملہ کا کسی شاعر نے شعروں میں کیا خوب ترجمہ کیا
ہے۔ شاعر کہتا ہے۔

جیہا شرم کا پردہ اٹھایا شرم کھولنے
سر جھکیں نقابیں کھول دیں پردہ نشینوں نے
کیا عہد اطاعت تو رسیدہ نازینوں نے
ملائے ہاتھ بھری چھاتیوں والی حسینوں نے
وہ شرماتے تھے گھر میں غلموں میں بے نقاب آئے
جو گھوٹکت رات میں کرتے تھے دن میں بے نقاب آئے

انہوں نے خلیفہ کی غلطی میں ان ناگوار اور خلاف شرع باتوں کا کچھ خیال نہ کیا اور اعلیٰ قلم و فنی ہو کر دیکھ کر غریب اپنے کلام مجبور نظام میں درج فرمایا۔ جس خلافت کی ابتوا ان امور منہی سے جو اس کے عواقب کا حامل ظاہر ہے۔

(انهم طائف فليس بهم) ۱۲ ما یزید ۱۳۶۷، راسخ فیض ۱۴، السیاسة تحقیقات از منشی

شریف الحق امجدی صفحہ نمبر ۱۳۵۷۱۳۸ : شرکتیہ انجینئرنگ (۱۳۵۷)

حدائق بخشش حصہ سوم کے اشعار کا جواب

تھک دھڑکتے ان کا لباس اور وہ جو تک کا اٹھار
مسکلاتی ہے تو میرے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جو تک میرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامد سے ہر وہ سید و مرید
خوف ہے کشی ابرو نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حسن الجہ کی صورت پڑھ کر

جواب: ان اشعار کے متعلق بار بار تحریری و تقریری تحمل صفائی دی جا چکی ہے۔ مگر بد باطنی کا
براہو کہ جانتین اب تک خاموش نہیں ہوئے۔ تفصیل کیلئے.....!

۱۔ فیصلہ مقدمہ شریعت قرآنیہ
فیصلہ مقدمہ شریعت قرآنیہ
۱۳۷۵ھ
مولانا عزیز الرحمن بہاولپوری۔
اور
دارالافتاء دہلی کا "قرآنی فیصلہ" کا مطالعہ کریں۔

۲۔

جانتین کو یہ علم ہی نہیں کہ حدائق بخشش حصہ سوم نام احمد رضا بریلوی کی تصنیف و
ترتیب نہیں اور نہ ہی ان کی زندگی میں شائع ہوا۔ یہ حصہ مولانا محبوب علی خاں کھنوی نے ترتیب
دیا اور امام احمد رضا بریلوی کے وصال کے دو سال بعد شائع ہوا۔ مولانا محبوب علی خاں نے
ابتداءً کے صفحہ نمبر ۱ پر ۲۹ رذی الحجہ الحرام ۱۳۳۲ھ کی تاریخ درج کی ہے۔ جبکہ اعلیٰ حضرت
علیہ الرحمۃ کا وصال ۱۳۳۰ھ ماہ صفر المظفر میں ہو چکا تھا۔

مولانا محبوب علی خاں سے تیسرے حصہ کی ترتیب و اشاعت میں واضح طور پر چند
فروگزاشتیں ہوئی ہیں۔

• انہوں نے اس حصہ کا نام حدائق بخشش حصہ سوم رکھا، صرف یہی نہیں بلکہ ٹائٹل پر
۱۳۲۵ھ کا سن بھی درج کر دیا حالانکہ حدائق بخشش پہلے اصل دو حصوں کا تاریخی نام تھا جو

۱۳۲۵ھ میں شائع ہوا تیسرا حصہ تو ۱۳۳۲ھ بلکہ اس کے بھی بعد شائع ہوا۔

• انہوں نے مسودہ نابہ سلیم پر لیس، نابہ کے سپرد کر دیا۔ پر لیس والوں نے خود ہی
ذابت کروائی اور خود ہی چھاپ دیا۔ مولانا نے اس کے پروف بھی نہیں پڑھے۔ کاتب نے
الستہ یا نادرستہ یا کم علم ہونے کی وجہ سے چند اشعار جو بالکل الگ تھے، ام المؤمنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کہے گئے اشعار کے ساتھ ملا کر لکھ دیے۔

یہ اشعار حضرت ام المؤمنین کے بارے میں نہیں

قطع نظر اس کے کہ یہ غلط ترتیب سے چھپے ہیں۔ یا جس ترتیب سے چھپے ہیں۔ وہی
اس پر نص قاطع ہے کہ یہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نہیں
ہیں۔

ان تینوں اشعار کے اوپر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ "عائشہ" یہ ای لئے لکھا گیا تھا کہ
ہر آنکھ والا اسے دیکھ لے یہ سمجھ لے کہ اس کے بعد والے اشعار کا تعلق اوپر والے اشعار سے
بالکل نہیں اور اوپر والے اشعار حضرت ام المؤمنین کی مدح میں ہیں اور یہ اس سے
علیحدہ.....

تو ثابت ہو گیا کہ یہ اشعار ام المؤمنین کی مدح میں نہیں۔ مگر...! تاریخی خواہ
ظاہری ہو یا باطنی انسان کو شکوہ کرنا ہی دیتی ہے۔

حدائق بخشش حصہ سوم کے متعلق شاہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خاں
ارشاد گرامی

برس ہائیک کے بعد اب جب مولانا محبوب علی خاں نے اسے و شجاء میں چھپوایا تو
خبر ملی کہ یونہی بے ترتیب چھاپ دیا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ بعض کلام اعلیٰ حضرت کا مضموم
نہیں ہوتا کسی اور صاحب متخلص بہ رضا کا کلام ہے۔ مولانا یا وہ شخص جس نے اس مجموعے میں
وہ قصیدہ درج کیا اس کا نام کو بھی اعلیٰ حضرت کا سمجھا۔ اس لئے مجھے ناگوار بھی ہوا کہ میں ہی اور

ہم لوگوں میں سے کسی کو بے دکھائے چھاپ دیا۔ بارہ لوگوں کے سامنے میں نے اس پر اظہارِ تاراضی کیا، الخ (فصلہ مقدمہ شریعہ قرآنیہ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ لاہور)

مشتقی مظہر اللہ تنظیم مسجد فتح پوری دہلی کا ارشاد گرامی

بلکہ مجھ کو معتقد رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں شعاری نہیں معلوم ہوتے خدا جانے اس میں کسی کی اور کیا سازش ہے۔ میرے ساتھ بھی کئی مرتبہ ایسی چالیں چلی گئی ہیں۔ الخ

(آزادی منبری صفحہ نمبر ۲۸ مطبوعہ کراچی قرآنیہ صفحہ نمبر ۱۳)

میں رائے حضرت موصوف کے صاحبزادگان مولانا مفتی شرف احمد اور مولانا مفتی محمد احمد صاحبان کی بھی ہے۔ اور مولانا مفتی زاہد قادری سابق مفتی آستانہ دہلی بھی اس سے متعلق ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھیے دارالافتاء دہلی کا ”قرآنی فیصلہ“۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

جب بمبئی میں مخالفین نے ان اشعار کے متعلق فتویٰ برپا کیا تو ان کا ایک وفد مولانا ابوالکلام آزاد کے پاس آیا اور یہ قصہ پیش کیا انہوں نے برحمتہ کما:

”مولانا احمد رضا خاں ایک سچے عاشق و مولیٰ گزرے ہیں، میں تو یہ سوجھی بھی نہیں سکتا کہ ان سے تو جین موت ہو۔“
(تحقیق صوفیہ نمبر ۱۲۱ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء)
(مولانا محمد شریف الحق امجدی)

مولانا محبوب علی خاں لکھنوی کا توبہ نامہ

خطیب مشرق مولانا مشتاق احمد ظاہری نے بمبئی کے ایک مفت روزہ میں ایک مراسلہ شائع کروایا اور مولانا محبوب علی خاں کو ”حدائق بخشش حصہ سوم“ کی غلطی کی طرف متوجہ کیا۔

دوسری طرف دیوبندی مکتب فکر کی طرف سے خود کے ساتھ یہ ہم چال گئی کہ مولانا محبوب علی خاں نے حضرت ام ابو منین کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس لئے انہیں بمبئی کی جامع مسجد سے برطرف کیا جائے۔

اور مولانا محبوب علی خاں کی صاف دہلی اور پاک فہمی دیکھیے کہ جو کچھ ہوا اس میں ان

۱۰ تعداد و ارادہ کا کوئی دخل نہ تھا۔ تمام تر غلطی کا سبب اور پرہیز والوں کی تھی اس کے باوجود ”السنی“ لکھنؤ اور ”نور السہ“ انقلاب“ میں اچھا توبہ نامہ چھپوایا۔ اور بار بار بار بار پانی توبہ کی۔

اما ان توبہ۔

حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ نمبر ۳۸۰۲ میں ہے تو حق سے اشعار شائع ہو گئے تھے اس غلطی سے بارہا فقیر اپنی توبہ شائع کر چکا ہے۔ خدا و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری توبہ قبول فرمائیں۔ آمین ثم آمین نئی مسلمان بھائی خدا اور رسول کیلئے معاف فرمائیں (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ (فصلہ مقدمہ شریعہ قرآنیہ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ لاہور)

کتاب وسنت کی روشنی میں توبہ کی اہمیت

- ”ان الله يحب التوابين و يحب المتطهرين“۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۲)
- ترجمہ: ”بے شک اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے خوب پاک حاصل کرنے والوں کو“۔ (البیان)
- ”ومن يعمل سوءا او يظلم نفسه لم يستغفر الله بجلد الله غفورا رحیما“۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱)
- ترجمہ: ”اور جو برے کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا ہے حد و حد فرمائے والا پائے گا“۔ (البیان)
- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ جب تک اس کی روح گئے تک نہ پہنچے۔ (یعنی حضور موت کے وقت توبہ قبول نہیں ہوتی)۔ (مشکوٰۃ شریف)
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس سے اگر گناہ صادر ہوں تو بعد میں خود توبہ کرے۔ (مشہق العابدین الامام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

بسنیہ بن ماجہ نمبر ۱۲۷ صحت کراچی (۱۱) کلیل فیض غفرلہ

• حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کے مثل ہے جس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔
(ابن ماجہ نمبر ۳۱۳ طبع کراچی)

• مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

توبہ جب خالص دل سے کرے گا قبول ہوگی خواہ کتنی ہی بار پڑوٹی ہو۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۲۳۳)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قدر واضح ارشادات کے ہوتے ہوئے مولانا محبوب علی خاں کھنوی رحمۃ اللہ علیہ پر ظن کرنا اور مذہب حقہ اہلسنت و جماعت کے خلاف منافرت پھیلانا جہالت و حماقت ہے۔

عبادت نمبر ۱۲: حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ازواج مطہرات سے ایک بی بی جب اندھیرے میں جاتیں تو ایک شمع روشن ہو جاتی۔ ایک روز حضور نے ملاحظہ فرمایا ایسے بجھا دیا اور فرمایا کہ یہ شیطان کی جانب سے ہے پھر ایک دیانی نورالمان کے ساتھ فرمادیا۔ کمانی بچہ الاسرار اور معدن الانوار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ادکام شریعت ص ۲۰۵ صفحہ نمبر ۶۵ مطبوعہ کراچی)

اعتراض: (۱) یہ ایک من گھڑت قصہ ہے۔

(۲) مولانا احمد رضا نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھ کر صحابہ کی عظمت کو کم کیا ہے۔

(۳) مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ نے غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی زوجہ کی توبہ کی ہے۔
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۲۳ حصہ اول)

جواب: ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے خط کشیدہ منظر کو چھوڑ کر عبادت فعل کی ہے اسے مضطرب تھا کہ اگر اس کو تحریر کر دیا تو عبادت مذکورہ پر میرے جاہلانہ تبصرے اور اعتراض نمبر ۱ کی حقیقت بے نقاب ہو جائے گی۔ کیونکہ.....!

مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ اللہ علیہ نے مراۃ قضا ہے کہ یہ واقعہ بچہ الاسرار میں ہے۔

تاریخین کرام؟

یہ حضور شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مشہور کرامت ہے جس کو صاحب بیجہ الاسرار ملاو الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشافعی اللہ تعالیٰ علیہ الرحمۃ حضرت شیخ ابوالحسن محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اور امام اجل شیخ الحرمین ابو محمد عبداللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۸۸ھ) کے علاوہ دیگر محققین علمائے اہلسنت نے اپنی اپنی تصانیف و تالیفات میں ذکر فرمایا ہے۔ کرامات اولیاء اللہ اہلسنت کے نزدیک برحق ہیں۔ اور ان کا انکار کرنا معتزلہ کا ٹھوسہ ہے۔

• شیخ ابوجزید عبدالجبار بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ میری والدہ ماجدہ جب کبھی کسی کام سے تاریک مکان میں جاتی تو ان کیلئے شمع روشن ہو جاتی۔ ایک دفعہ میرے والد گرامی اچانک تشریف لائے۔ آپ نے وہ شمع دیکھی۔ جو غمی آپ کی نگاہ اس پر پڑی وہ خود بخود بجھ گئی۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ روشنی جو تم نے دیکھی تھی۔ یہ شیطان ہے جو ظاہر تمہاری خدمت کیلئے آتا ہے۔ میں نے اسے تجھ سے ہٹا دیا اور اس کی جگہ رحمانی نور کا انتظام کر دیا ہے۔ شیخ عبدالجبار علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میری والدہ مکان میں داخل ہوئیں تو چاند کی مثل ایک نور ظاہر ہوتا جس سے مکان کے اطراف بھر جاتے۔

(۱)۔۔۔ (خلاصۃ الغاثری مناقب شیخ عبدالقادر صفحہ نمبر ۱۲۳ مطبوعہ لاہور ۱۳۰۳ھ/۱۹۸۳ء)

امام محمد عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ (م ۶۸۸ھ)

(۲)۔۔۔ (زبدۃ الآراء جلد ۱ صفحہ نمبر ۱۱۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء/۱۳۰۶ھ)

ارشاد ابوالحسن محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳)۔۔۔ (ذکر الجوابین اربعہ محققین تاجانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۲۳۰ مطبوعہ کراچی)

• مولوی زبیر افضل عثمانی و بی بندی نے قلائد الجواہر کا اردو ترجمہ کیا ہے مگر انہوں نے اس کرامت کے متعلق مصنف رضا خانی مذہب کی طرح اس پر کوئی جاہلانہ تبصرہ نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اس کرامت کو حق سمجھتے تھے۔

• علامہ سعد الدین حق زانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اولیائے کرام کی کرامات کا حق ہوتا حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے واقع سے نص قرآن کے ذریعے ولادت بی بی علیہ السلام کے وقت سے ثابت ہے۔

• علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بطور کرامت، اہل ولایت سے ایسی باتیں صادر ہوتی ہیں جو خارق عادت اور ناقص طبیعت ہوتی ہیں یا اہل سنت کیلئے جائز ہیں۔

• امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اولیائے کرام سے کرامات کا ظہور جائز ہے۔

• امام ابو اسحاق اسفراہنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اولیائے کرام کیلئے کرامات ہوتی ہیں جو قبولیت دعا سے مشابہت رکھتی ہیں۔

• علامہ یوسف بیہانی فرماتے ہیں:

اگر اہلسنت کرامات اولیاء کے جواز کے قائل ہیں معتزلہ میں سے ابو الحسن بصری اور اس کا دوست محبوب خوارزمی کرامات اولیاء کے قائل ہیں۔ باقی معتزلہ منکر ہیں۔

(جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۶۳۸۵ طبع لاہور، المیزان مطبعہ یوسف بیہانی رحمۃ اللہ علیہ)

• علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولیس انکار الکرامة من اهل البیدع۔ (المیزان الندی صفحہ نمبر ۲۹۲)

• مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

کرامات اولیاء اللہ سے ہوتی ہے اور حق ہے کہ کرامات خرق عادت کا نام ہے۔ اس میں کوئی تردید کی بات نہیں۔ اس کا انکار گناہ ہے کہ انکار کرامت کرتا ہے اور کرامت کا حق ہونا مسئلہ اجماعی اہلسنت کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۲۱۹ طبع کراچی)

• مولوی محمد جمال الرحمن سید ہاروی مفتی دارالعلوم لکھتے ہیں:

مشائخ کرام اور اولیاء اللہ کی سوانح کا اہم باب کشف و کرامات بھی ہے کشف و اگرچہ لوازم ولایت سے نہیں ہیں لیکن اگر کسی مقبول بندہ کو منجانب اللہ یہ عطا ہوں تو

ولایت میں اور اعلیٰ مناقب میں شائیں ہیں۔ (روزنامہ الجمعۃ دہلی، شیخ الاسلام سر صفحہ نمبر ۱۹ شریعت شریعتہ دینیہ گجرانوالہ)

مولوی عبدالحمید خادم سوہدروی غیر مقلد لکھتے ہیں:

تحکیم اسی طرح جو خوارق عادت عامہ ائصار رسول اور خدائے واحد کی پرستش کا ہیں وہ کرامات اولیاء کہلاتی ہیں۔ جن کے مبارک اور محمود ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

(کرامات المجدید صفحہ نمبر ۲۷ مطبعہ اسلامی کتب خانہ کلاں)

قارئین کرام!

مصنف رضا خانی مذہب نے احکام شریعت از مولانا احمد رضا بریلوی سے مذکورہ امت نقل کرنے کے بعد جو اس پر تبصرہ کیا ہے، سراسر جہالت، دجل اور شخص رضا پرستی

اگر.....

مذکورہ کرامت نقل کرنے کی بنا پر مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مورد سب وشم اور انہوں نے حضرت غوث پاک کی زوجہ کی توہین کی ہے تو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بھی ذرا..... قلم کو جنبش دیجئے اور مساوات محمدی کا ثبوت دیجئے..... خدا را.....

اندھی تقلید چھوڑیے..... تحقیق کیجئے..... خوف خدا کو دل میں لائیے..... توبہ کیجئے.....

اصل نمبر ۲ کا جواب: اگر غوث اعظم کے نام نامی کے ساتھ مولانا احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ لکھ کر حماقت کی ہے اور صحابہ کرام کی عظمت کو کم کرنے کیلئے لفظ رضی اللہ عنہ عام کر دیا ہے تو..... حاجی امداد اللہ مہاجر کی، مولوی اشرف علی تھانوی، نواب

صديق حسن بھوپالی اور دیگر علماء دیوبند اور غیر مقلدین کے متعلق بھی کچھ ارشاد فرما
..... کیونکہ ان حضرات سے بھی کچھ جرم ثابت ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر کی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ لباس عمدہ پہنتے تھے اور کھانا لذیذ کھاتے تھے
(انوار الصالحین، صفحہ نمبر ۱۹۰ مطبوعہ لاہور، مکتبہ مولوی اشرف علی تھانوی)
مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

الشیخ العلامة الملقب بالربانی سیدی المولیٰ عبدالوہاب الشیرازی رضی اللہ عنہ
(الدر المنثور، صفحہ نمبر ۸۱۸)

مولوی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں:

وقد اوضح شيخنا وريثنا القاضي محمد بن علي الشوكاني رضي الله عنه سار الخ

(۱)..... (العلل، الطب ۱، اربع الطلوع، صفحہ نمبر ۲۳۲ مطبوعہ علی)

(۲)..... (فتاویٰ مائے حدیث از مولانا علی محمد سعیدی، صفحہ نمبر ۲۷۷)

اول طبع دوم ۱۳۷۹ء، شریعت سعیدہ، قاعدہ)

مولوی ابوبکی امام خاں نوشہری غیر مقلد لکھتے ہیں:

شیخنا المرحوم کی آخری تالیف کتاب ”مقالہ شوال احسان“ ہے۔ یہ کتاب ترجمہ ہم
فوج النیب کا جو کہ سیدنا و مولانا حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے۔
(تراجم طبع ۱۹۷۹ء، صفحہ ۲۳۹ مطبوعہ لاہور، دوم ۱۳۷۹ء)

مولوی اسماعیل دیوبند لکھتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ (مرآۃ المستقیم، صفحہ نمبر ۸۱۳ مطبوعہ لاہور)

ایک ضروری وضاحت اور بزرگان دین کا عمل

صحابہ کرام کیلئے ”رضی اللہ عنہ“ بطور جملہ خبریہ استعمال ہوا ہے۔ اور غیر صحابہ کیلئے
نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد

۱۱۔ نا۔ استعمل ہوتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دیوبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام کے ماسوا، ائمہ و علماء وغیرہ کو غفران و درخشاں سے ذکر کیا جائے۔

اور متاخرین میں بعض دیگر اصطلاحات پیدا ہوئی ہیں۔ مثلاً کتب عرب میں رضی اللہ

عنہ اللہ علیہ تمام مشائخ کیلئے کہا جاتا ہے اور صاحبو ہدایہ اپنے لئے خود فرماتے ہیں:

الرضی اللہ عنہ (بدایہ صفحہ نمبر ۳۱۱ مطبوعہ راجی)، (مدارج الصلوۃ، صفحہ نمبر ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، جلد اول طبع کراچی)

۱۲۔ ان قلم ضلی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اسامیل بن اسحاق نے سند کے ساتھ عکرمہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل

ہا ”کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا صلوٰۃ کی صلاحیت دوسرے کو نہیں ہے، ہاں مسلمان و

اھ کیلئے دعا و استغفار ہے۔“ (بدایہ، اقیام صفحہ نمبر ۲۸۲ (اردو) صلیبہ لاہور ۱۹۷۹ء، ۱۳۹۲ء)

۱۳۔ ابن عبد الرحمن تھانوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”یہ کفر غیر الاغنیاء بالرضی و الاغنیاء۔“ (انوار الایض، صفحہ نمبر ۵۵۰، شوالانی کتب خانہ سبکدوش)

غیر صحابہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنے کا ثبوت

علمائے سلف و خلف سے

امام ابن ہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دیوبند رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”وہ روح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ متوجہ شد۔“ الخ

(انفاس العارفین، صفحہ نمبر ۸۰، ناشر اسلامی کتب خانہ تھان)

دوسرے مقام پر اپنے والد گرامی کے متعلق لکھتے ہیں:

”سیدنا مولانا شیخ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ۔“ الخ

(انفاس العارفین، صفحہ نمبر ۲۲، ناشر اسلامی کتب خانہ تھان)

قانون سازی کا مقام رکھتے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ تمام احوال طاری کئے جا رہے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بے تکلفی سے ہر آنے والا حال پیش کریں تاکہ اس سلسلہ میں مساکن بنائے جائیں۔ آپ کی ازواج مطہرات نے یوں سمجھے کہ بحکم خداوندی! کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جملہ دکھایا۔ اس طرح امت کو سبق ملا کہ ایک مسلمان معاشی زندگی کس طرح ہونی چاہیے۔ ان واقعات سے جو شخص ازواج مطہرات کے بارے میں بری رائے قائم کرے گا وہ انتہائی درجے کا غبیث اور بد باطن ہے۔

تاریخین کرام!

خدا کشیدہ الفاظ شان محبوبیت میں اتم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں۔ ان کے علاوہ واقعی اگر کوئی ایسے الفاظ استعمال کرے گا تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

فاضل عیاض مالکی اندلیسی فرماتے ہیں:

معلوم ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم کو تو فیض خیر دے کہ وہ تمام باتیں جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بطور سب (گالی) بولی جائیں یا جس سے آپ کی عیب ہوگی ہو۔ یا آپ کی ذات شریفہ یا آپ کے دین یا آپ کے اسوہ یا آپ کے فعاکل میں سے ایک خصلت میں نقصان لاحق ہوتا ہو یا بطریق سب آپ پر تعزیریں یا اس کے مشابہ بولے۔ یا برکتیں سب و شتم اختلاف یا تحقیر و تہیہ شان کرے یا آپ کی کتہ چٹائی یا عیب کرے وہ سب میں شمار ہوگا اور اس کا حکم گالی دینے والے کی طرح حکم قتل ہوگا۔

(۱)۔ (الافتاء (۴۰۰) صفحہ نمبر ۳۹۲ جلد ۲)

(۲)۔ (الفتاویٰ (عربی) صفحہ نمبر ۱۸۸، ۱۸۹ طبع لبنان)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

وجہ جاتی یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں زبان کھولنے والے نے جبکہ گالی اور گستاخی کا قصد نہ کیا ہو اور وہ نہ اس کا معتقد ہو لیکن شان اقدس میں اس نے

لہا ہو یا لعنت یا دشنام یا تکذیب یا ان کی طرف ایسی چیز کی نسبت کی جو آپ پر جائز نہیں یا چیز کی نفی کی جو آپ کیلئے واجب ہے۔ غرض کوئی بات جو حضور کے حق میں نقص ہو (اگر ان ہاں آیا کوئی گستاخی کی بات کہی یا برا کلام کیا یا کسی طرح دشنام دی تو اگرچہ اس کے حال سے اور اگر اس نے حضور کی بد گوئی اور دشنام دہی کا ارادہ نہ کیا بلکہ یہ تو اس کی جہالت اس قول کا اور نہ ہوئی یا کسی تلقین یا نشہ نے اس کو مضطر کیا یا قلت گھبراہٹ اور زبان بے قابو ہونے کی وجہ سے بے پرواہی یا بے باکی کی وجہ سے اس سے صادر ہوا۔ اس میں کادھی حکم ہے جو درجہ اول کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۱۷۷ مطبوعہ لاہور)

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ پر نفی الزام کی حقیقت

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ ایک کمرستی حق مسلمان اور سلف الصالحین کی راہ پر چلنے والے تھے۔ انہیں رافضی یا شیعہ کہنا دن کورات کہنے کے مترادف ہے۔ علمائے اہلسنت کو ان کی شیعہ کہنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ غار جیوں کا قدیم سے طریقہ چلا آرہا ہے۔ حتیٰ کہ امام احمد رضا علیہ بھی اس الزام سے منہ بچ سکے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قالوا ترفض قلت كلا

ما الرضا رضى ولا اعتقادی

لكن قوليت غير ذلك

خير امام و خير ہادی !

ان کان حب الولی رفا

فاننى ارفض العباد

(۱)۔ (اصول فقہ الحنفیہ صفحہ نمبر ۱۳۳ مطبوعہ لبنان، از علامہ ابن حجر کی (م ۷۷۷ ج ۱)

(۲)۔ (نور الابرار جلد اول صفحہ نمبر ۱۲۷ از شیخ موسیٰ بن حسن عینی)

اوک کہتے ہیں تو رافضی ہو گیا۔ میں کہتا ہوں ہرگز نہیں۔ میرا دین رافضی نہیں اور نہ ہی

میرا عقیدہ ہے۔ میں کسی شک و شبہ کے بغیر بہتر امام اور بہتر باری سے محبت کرتا ہوں۔ اگر وہ اس سے محبت رخص ہے تو میں یقیناً سب لوگوں سے بڑا رافضی ہوں۔

نیز امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان کان رافضیا حسب آل محمد
قلیبہ انفلان انی رافضی

(۱)۔ (الصواعق المرقومہ نمبر ۳۳۲ از علماء ابن جریر (م) ۹۷۷ھ) مطبوعہ تہی

(۲)۔ (نور الاحیاء جلد اول صفحہ ۳۰۷ شیخ حسین بن حسن صلی)

ترجمہ: اگر آل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت رافضی ہے۔ تو جو واپس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

”روشیعہ“ میں امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے

چند رسائل کے نام

۱۔ رد الزہرہ (۱۳۲۰ھ)

(روافضی زمانہ کے رد میں کہ وہ دینی کے وارث نہ ان سے نکاح)

۲۔ الادب الخاص فی اذان الملاعنہ (۱۳۰۶ھ)

(روافضی کی اذان میں کلمہ خلیفہ بلا فصل کا رد)

۳۔ اعالی الافادہ فی تعزیر الہند و بیان الشہادۃ (۱۳۲۱ھ)

(تعزیر واری کی ممانعت اور شہادت بیان کا حکم)

۴۔ عالیہ التحقیق فی اہلۃ العالی والعدوی

(حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور آپ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کا ثبوت)

۵۔ مطن النہج فی اہلۃ سبۃ العرب (۱۳۰۰ھ)

(محققین کریمین کی فضیلت پر مہبوط کتاب)

بجاء المشوق بکلمہ ۱۲ امام العبد الحق والفاوروق (۱۲۹۷ھ)

(محققین کریمین کے وہ اسامہ گرامی جو احادیث میں وارد ہیں)

ترجم القرآن ویم عزہ والعشائر (۱۳۲۲ھ)

(قرآن کریم کیسے جمع ہوا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خاص طور پر جامع القرآن کیوں کہتے ہیں)

البشری العاجلہ من تحت آجلہ (عربی) (۱۳۰۰ھ)

تفضیل اور مفصلان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا رد)

عرش الاعزاز والاکرام لاول طوک الاسلام (۱۳۱۲ھ)

(مناقب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

الخرج الوارث فی بطن الخوارج (۱۳۰۵ھ)

(تفضیل اور مفصلہ کا رد)

الصمصام الجید ری علی حق العیار المفسری (۱۳۰۳ھ)

(تفضیل اور مفصلہ کا رد)

لجۃ الشرح لجدی شہید الفضل (۱۳۱۲ھ)

(تفصیل و تنقیق سے متعلق سات سوالوں کا جواب)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کو شیعہ کہنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت مطلقہ کو امامت کبریٰ اور اس منصب عظیم پر

لا اوتے والے کو امام کہتے ہیں۔

امام المسلمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی

وادی میں حسب شرع بقصر عام کا اختیار رکھتا ہے اور غیر مصیبت میں اس کی اطاعت تمام

جہاں کے مسلمانوں پر فرض ہوتی ہے۔

اس امام کیلئے مسلمان آزاد و عاقل بالغ قادر قرشی ہونا شرط ہے۔

ہاشمی علوی اور معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔

ان کا شرط کرنا درافض کا مذہب ہے جس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ برحق ہمارے

مؤمنین، خلفائے ثلاثہ، ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو خلافت رسول سے ہٹا کر دیں۔

حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ، انکریم و حضرات حسنین رضی اللہ عنہما نے ان کی خلافتیں حلال

کیں۔ (اعتقاد الہادیہ صفحہ ۳۷ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ)

اور ان مجاہدین خداوندیوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابد ابد اسے "نہیدنا علی" کر

زیادہ حد اوت کا بننا نہیں ہے کہ ان کے دھم باغی میں استحقاق خلافت حضرت مولیٰ کرم اللہ وجہہ

الاسنی میں منحصر تھا۔

جب بحکم الہی خلافت راشدہ، اؤل ان تین سردارانِ مؤمنین کو پہنچی درافض نے

انہیں "ماؤ اللہ مولیٰ علی کا حق چھیننے والا اور ان کی خلافت و امامت کو عاصیہ قرار دیا۔

اتحادی نہیں بلکہ ائمہ شیعہ کی تہمت کی بدولت حضرت اسد اللہ غالب کو عیاذ اللہ سخت

نامرد پر زور و تارک حق و مطیع باطل ٹھہرایا۔

ما دیتی بے حرام دشمنی است

(افرض آپ کی امامت و خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہے) اور باطل ی

اجماع امت۔ (اعتقاد الہادیہ صفحہ ۳۷ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ)

اسی طرح ان کے بعد خلافت فاروق پھر امامت ذی النورین، پھر جلوہ فرمائی

ابو الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (اعتقاد الہادیہ صفحہ ۳۷ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ)

امام احمد رضا بریلوی ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل نے سورہ حدید میں صحابہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو قسمیں

فرمائیں۔ ایک وہ کہ قتل فتح مکہ مشرف بایمان ہوئے اور راہِ خدا میں مال خرچ کیا، جہاد کیا۔

دوسرے وہ کہ بعد، پھر فرمایا "و کھلا وعدہ اللہ الحسنی" "و دوس فریق سے اللہ تعالیٰ نے

بھلائی کا وعدہ فرمایا۔ اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے:

"اولئک عنہا بعدون۔ لا یسمعون حسبہا وہم فی ما اشدت

انفسہم بعدون۔ لا یحزنہم القزع الاکبر وتظلفہم العاتکۃ ہذا یومکم

الذی کنتم تعدون۔"

ترجمہ: "وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ اس کی بھٹک بک نہ تھیں گے اور وہ لوگ اپنی جی

چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کی وہ سب سے بڑی گھڑی انہیں غمگین نہ کرے گی،

فرشتے ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے۔ تو جو

کسی صحابی پر طعن کرے، اللہ واحد قہار کو چھٹاٹا ہے۔ اور ان کے بعض معاملات جن

میں اکثر حکایات کا ذریعہ ہیں ارشاد الہی کے مقابل پیش کرنا اعلیٰ اسلام کا کام نہیں۔ رب عزوجل

نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمایا کہ وہ دوس فریق صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھلائی کا وعدہ

کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا "واللہ بما تعملون خبیر" اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو

گے۔ بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا۔ اس کے بعد جو کوئی کہے، اپنا سر کھانے

خود جہنم میں جائے۔ علامہ شہاب الدین غفاری تیسیم الریاض شرح شفا نے امام قاضی عیاض میں

فرماتے ہیں:

ومن یكون یطعن فی معادیہ

فذاک من کلاب الہادیہ

"جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں سے ایک کتا ہے۔"

ان چار شخصوں میں عمرو کا قول سچا ہے، زید و بکر چھوٹے ہیں، اور چوتھا شخص سب

سے بدتر ضیعت رافضی تھی تھی ہے۔ امام کا مقرر کردہ ہر مہم سے زیادہ ہم ہے۔ تمام انتظام دینا دینا اسی سے متعلق ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ انور اگر قیامت تک رکھا جاتا اصل کوئی خلل متحمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام طاہرہ مگر تھے نہیں۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام جدا انتقال ایک سال کھڑے رہے۔ سال بھر بعد دفن ہوئے جنازہ مبارکہ حجرہ اُمّ المؤمنین صدیقہ میں تھا جہاں اب مزار انور ہے۔ اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ کو اس نماز اقدس سے مشرف ہوتا ایک ایک جماعت آتی اور پڑھتی اور باہر جاتی۔ دوسری آتی۔ یوں یہ سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔ اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازہ اقدس تین برس یوں ہی رکھا رہتا تھا کہ اس مہم سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھا۔ ایسے کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب ختم ہو سب سے سخت تر اہرام امیر المؤمنین مولیٰ علی پر ہے۔ یہ تو لالچ نہ تھے۔ اور کفن دفن کا کام گھروالوں سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیوں تین دن ہاتھ نہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ انہوں نے رسول کا یہ کام کیا ہوتا۔ کھلی خدمت بجالائے ہوتے تو معلوم ہوا کہ اعتراض لمعون ہے اور جنازہ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحت دینی تھا جس پر علما المرئیٰ اور سب صحابہ نے اجماع کیا۔ مگر

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد

عیب نمایاں نہ نکالیں ہنرا

یہ ضیاعِ خدایم اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو ایذا نہیں دیتے بلکہ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں۔

حدیث میں ہے:

”مَنْ إِذَا هُمْ فَقَدْ اِذَا نَسَى وَمَنْ إِذَا نَسَى فَقَدْ اِذَا نَسَى اللَّهُ وَمَنْ اِذَا نَسَى اللَّهُ شَكَّ اَنَّ يَأْخُذَهُ“۔

ترجمہ: ”جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی

اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے والعیاذ

باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم“۔ (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۳ مطبوعہ لاہور)

تاریخیں کرام:

ایسی کھلی تصریحات کے باوجود امام احمد رضا بریلوی کو شیعہ یا رافضی کہنا سراسر ظلم اور زیادتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہدایت نصیب کرے۔

مولانا کوثر نیازی کی شہادت

مولانا کوثر نیازی اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں:

بدقسمتی سے ہمارے ہاں اکثر لوگ انہیں بریلوی نامی ایک فرقے کا بانی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اپنے مسلک کے اعتبار سے فقی اور سنی ہیں اور اہل سنت۔

(امام احمد رضا خاں بریلوی ایک بدعت شخصیت صفحہ ۱۰ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء)

امام احمد رضا بریلوی کے شیعہ ہونے کی انوکھی دلیل اور اس کا جواب

اعتراض: کیونکہ احمد رضا کے شجرہ نسب میں جتنے نام آتے ہیں۔ سب کے سب شیعہ طرز پر ہیں اس لئے اعلیٰ حضرت رافضی تھے۔ (مطبخہ خاندانہ رب منیرہ احصا اول)

جواب: اگر امام احمد رضا بریلوی کے رافضی و شیعہ ہونے کی یہی دلیل ہے تو مولوی محمد قاسم

نانونوی بانی دارالعلوم دیوبند، نواب صدیق الحسن خاں بھوپالی۔ مولوی حسین احمد مدنی، سید گل

بادشاہ، سید احمد بریلوی سب سے بڑے شیعہ اور رافضی تھے۔ ذرا ان کے شجرہ ہائے نسب

در لوقت ملاحظہ فرمائیے اور سوچ سمجھ کر جواب دیجئے!

مولانا محمد قاسم نانونوی کا شجرہ نسب

محمد قاسم بن اسماعیل بن غلام شاہ بن محمد بخش بن ملا الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن

عبدالمسیح بن مولوی محمد ہاشم اور محمد یعقوب بن ملک العلی۔ راج

(سراج کاظمی از مآثر اہل حق صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء)

استاد کا نام بہتاب علی

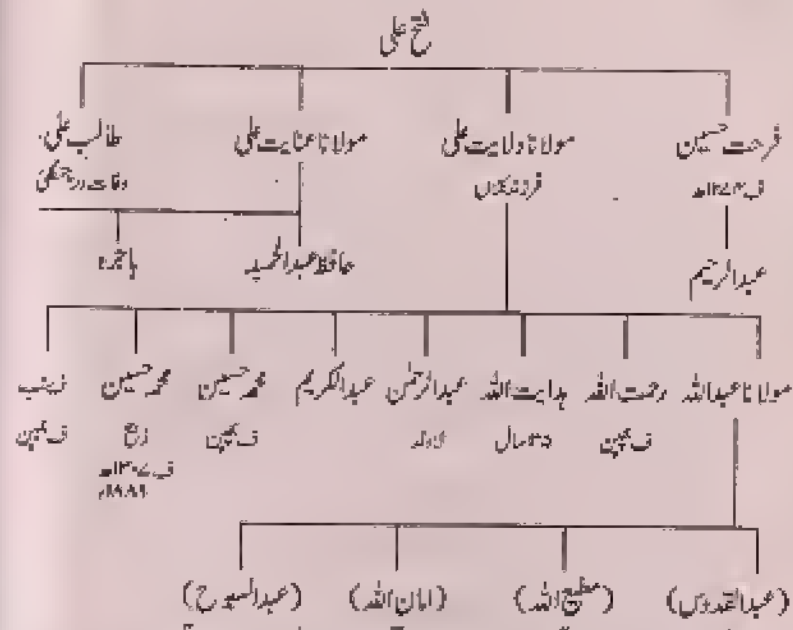
پیشہ: مدرسہ دارالعلوم لاہور، لاہور، ۱۳۱۱ھ تا ۱۳۱۲ھ

۷۔	مولانا محمد قاسم پانی پتی	۱۸۵۲ء	سیالکوٹ	باختال روایات
۸۔	مولانا منایت علی پکلی ہار	۱۲۷۳ھ ۲۳۶۲۳ مارچ		پنجی سرحد انٹنس
۹۔	مولانا ولایت علی نور پوری	۱۲۰۵ھ ۱۷۹۱ء	۱۲ سال	بھارہ نرائی ستھان
۱۰۔	مولانا منایت علی پانی پتی	نور کور شد	ستھان	دور امارت بالاکوٹ کاجان ستھان دور امارت بالاکوٹ تاکل (چوتھا دور)
۱۱۔	مولانا ولایت علی	بشرح نمبر ۹	ستھان	دور امارت بالاکوٹ ستھان
۱۲۔	مولانا نور اللہ شاہ اکرام اللہ میر تقی	مشرکہ دور امارت	طاسرہ قہلہ نور پوری	
۱۳۔	مولانا منصور علی	شعبان ۱۲۷۸ھ ۱۸۶۲ء		بھارہ قہلہ موسم بہار

۱۴۔	مولانا عبداللہ پسرکھاں ولایت علی	۱۲۳۶ھ ۱۹۰۳ء	۱۳۳۰ھ ۱۹۰۳ء	شالہ اردور امارت ۳۲/۳۰ سال رہا
۱۵۔	امیر عید الکریم پسر مولانا ولایت علی	۱۲۵۵ھ ۵۷	۲۵ ربیع الاول ۱۲۳۳ھ ۱۹۱۵/۱۳	امست
۱۶۔	امیر نعت اللہ بن مطیع اللہ بن مولانا عبداللہ	۳ ربیع ۱۹۲۱ء ۲۶ شعبان ۱۳۳۹ھ برقت چاشت شہید کے گئے	امست	
۱۷۔	امیر رحمت اللہ بن امان اللہ بن عبداللہ بن مولانا ولایت علی	۱۲۵۵ھ		۱۹۲۷ء کے آخر پاکستان کی جنگ آزادی شمیر غازی میں شریک ہوئے

شجرہ نسب مولانا ولایت علی برادران و خلفائے

ما بعد از خاندان مذکور



(روایت بجاوین ہند از محمد خواجہ صفحہ نمبر ۳۱۳-۳۱۴ و تہذیب رشیدیہ لاہور طبع ۱۳۰۳ھ/۱۹۸۳ء)

عبارت نمبر ۱۳: حضرت بہاء الحق والدین خلیفہ نقشبندی رضی اللہ عنہ بخارا میں حضرت امیر کمال رضی اللہ عنہ کا شہرہ سن کر خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو دیکھا مکان کے اندر خامس لوگوں کا مجمع ہے۔ اکھاڑے میں کشتی ہو رہی ہے۔ حضرت بھی تشریف فرما ہیں اور کشتی میں شریک ہیں۔ حضرت خلیفہ نقشبندی عالم جلیل پایہ شریعت و انکسار قلب نے کچھ پسند نہیں کیا۔ حالانکہ کوئی ناجائز بات نہ تھی۔ یہ خطرہ آتے ہی غصہ ہو گیا، دیکھا کہ معرکہ حشر چاہے انکسار اور جنت کے درمیان ایک دلدل کا دریا جاگ رہا ہے۔ یہ اس کے پار جانا چاہتے ہیں۔ دریا میں اترے جتنا زور کرتے دھنستے جاتے، یہاں تک کہ بغلوں تک جنس کے اب نہایت پریشان کہ کیا کیا جائے، ماتھے میں دیکھا حضرت امیر کمال تشریف لائے اور ایک ہاتھ سے نکال کر دریا

پار کر دیا۔ آپ کی آنکھ کھل گئی۔ قبل اس کے کہ یہ کچھ عرض کریں۔ حضرت امیر کمال نے ہم کو کشتی سے لڑیں تو یہ طاقت کہاں سے آئے یہ سن کر فوراً قدموں پر گر پڑے اور بیعت (المعات حصہ چہام نمبر ۶۳-۶۴ مطبوعہ لاہور)

کتاب احادیث میں مذکور شیطان کے بعض قصوں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھار سچ بول لیتا ہے۔ مگر "مصنف رضا خانی مذہب" تو اس قدر بھی سچ سے اس میں، اولیائے کاملین کے حالات و واقعات کو نقل کر کے اپنی کم علمی اور بد باطنی کے ان سے مختلف قسم کے ملامتیں اخذ کر کے صالحین کا استہزاء اور ان پر بے جا تنقید کرنا ان کی کاحسین مشفقہ ہے۔ نہ خدا کا خوف۔ نہ حشر کا ڈر۔ صوفیاء کرام کی زندگی کے ہر اکوارہ کو نظر رکھ کر دوسرے پہلوؤں کا انکار کرتا عقل مند کی نہیں۔

مذکورہ واقعہ کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ علامہ بدر الدین سرہندی اللہ نے اپنی مشہور تصنیف "حضرات القدس" میں نقل فرمایا ہے جس کو منظر عام پر آئے ایک مرمیہ گزر چکا ہے مگر کسی عالم ربانی نے اس پر جرح و تنقید نہیں کی۔ بلکہ علمائے غیرین اور علمائے دیوبند کی بھی کوئی تحریر اس واقعہ کے خلاف نہیں ملتی۔ مگر آج پھر دسویں صدی قمری انسان واقعہ مذکورہ پر تنقید لا حاصل کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہا ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیا۔

اس زمانہ میں جب حضرت امیر کمال فوجوانی میں کشتی لڑتے تھے۔ آپ کے ارد گرد اور ہنگامہ ہوا کرتا تھا۔ ایک روز شاہ کشتی میں ایک شخص کو خیال پیدا ہوا کہ یہ سید زادہ صحیح کشتی کیوں لڑتے ہیں۔ اور دور آزمائی کرتے ہیں۔ جو اہل بدعت کا طریقہ ہے۔ اس کو الحاح میں نیند آگئی۔ کیا دیکھتا ہے کہ قیامت برپا ہے اور وہ خود سینہ تک کچھڑ اور مٹی میں

حزب القدس ۱۰۵۳ھ کو پایہ تکمیل کو پہنچی۔ (تعارف "حضرات القدس" صفحہ نمبر ۱۱ مطبوعہ لاہور از علامہ ذوقی)

پہنچ گیا اور مضطرب ہے اس لئے میں حضرت امیر کمال آئے اور اس کے دونوں بازو ہاتھوں کے ساتھ اس کو کچھڑ میں سے نکال لائے۔ جب وہ شخص بیدار ہوا تو آپ نے فرمایا: آزمائشی اسی دن کیلئے کرتے ہیں۔ (حضرت اقدس (اردو) دفتر اہل سنت نمبر ۱۰۰ لاہور، انعام پیر الدین سرہندی، رحمت اللہ علیہ شامیت جہان، ۱۴۱۳ھ، ۱۴۱۳ھ)

حضرت سید امیر کمال رضی اللہ عنہ میں سال تک حضرت محمد بابا ماسی رحمۃ اللہ علیہ صحت میں ذکر و فکر و عبادات میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ وہ ہو گئے جو ہو گئے۔ کے ظیفہ اعظم بن گئے۔ (۱)..... (جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۵۵، طبع ۱۲۸۵ھ، دارالکتاب، بیروت) (۲)..... (المحافل الوردیہ فی اعجاز القلم، یہ سوانح شریف عبد المجید بن محمد، طبع ۱۲۸۵ھ، دارالکتاب، بیروت) (۳)..... (جہاں الاولیاء، صفحہ نمبر ۵۵، طبع لاہور، اشرف علی تھانوی) (۴)..... (حضرت اقدس (اردو) صفحہ نمبر ۱۶۱)

امام احمد رضا بریلوی پر ایک الزام اور اس کی حقیقت

الزام نمبر ۸: مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی مرزا غلام قادر بیگ مولوی احمد ابجدانی استاد تھے۔ (رضائاتی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۳، حصہ اول) جواب: بغض اور حسد ایسی روحانی مہلک بیماریاں ہیں کہ جب انسانی دل و دماغ پر ہوتی ہیں تو انسان کی حق و انصاف کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ تحقیق اور حق کی راہیں ہو جاتی ہیں اور انسان شکوک و شبہات کی غیظ و بغض میں پھنس کر راد حق اور مصلحت کو گھوٹوں دور ہو جاتا ہے۔

”مؤلف رضائاتی مذہب“ بھی انہیں خطرناک بیماریوں کا شکار ہے، جس کی شہادت کا جنازہ نکل چکا ہے اور صالحین پر بے جا طعن و تشنیع کرنے کو اپنی زندگی کا جملہ کام بنالیا۔ (حضرت اقدس) کا اصل فارسی نسخہ مولوی عبدالرشید عظمیٰ، جو ہندی مانگ کتب خانہ رشیدیہ، ۱۲۱۱ھ، کتب خانہ میں موجود ہے۔

۱۳۱۷ھ میں قلعہ فیض میں اشاعت ہوئی۔

۱۰. یمن کرام

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے ابتدائی کتب کے استاد مولانا غلام قادر بیگ اور مرزا قادیانی کے بھائی مرزا غلام قادر بیگ دو الگ الگ شخصیتیں ہیں، غافل بریلوی نے استاد کو مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی کہنا تحقیق و مطابقت کی، سراسر عظیم اور سبب ہے۔

مولانا مرزا غلام قادر بیگ بن مرزا احسن جان علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ۔ امین حکیم مرزا احسن جان بیگ لکھنؤ، یکم محرم ۱۲۸۵ھ (۲۵ جولائی ۱۸۶۷ء) کو متولد ہوئے تھے (یونی، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد نے لکھنؤ سے ترک سکونت کر کے بریلی میں رہائش اختیار کر لی تھی، آپ کا لہجہ کے محلہ قلعہ میں جامع مسجد کے مشرقی جانب تھا۔ آپ کا رہائشی مکان بریلی میں اب بھی موجود ہے۔

آپ کا خاندان سلاطین ایرانی یا ترکستانی مغل نہیں ہے۔ بلکہ مرزا اور بیگ کے خطابات اہل مذہب کے عقائد پر ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت خواجہ غلام محمد احمد رحمتی سے ملتا ہے اور آپ سلاطین فاروقی تھے۔ اس طرح آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے اجداد کرام بھی شاہانہ و عالیہ سے وابستہ رہے۔ ان زمانہ سے ان دونوں خاندانوں کے قریبی روابط رہے ہیں۔ مولانا غلام قادر بیگ کے اجداد مولانا مرزا مطیع اللہ بیگ کے پوتے مرزا عبدالوحید بیگ، بریلوی کی دو مشہور گان امام بریلوی علیہ الرحمۃ کے خاندان میں برائی گئیں۔ ایک حضرت مفتی تقدس علی خاں علیہ السلام زاد بھائی حافظہ ریاست علی خاں مرحوم کو اور دوسری مرحمت علی خاں کے فرزند علی خاں مرحوم کو۔

مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ اور امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے،
 ماجد مولانا تقی علی خاں کے درمیان محبت و مروت کے پر خلوص تعلقات تھے۔ اس لئے
 مرزا غلام قادر بیگ نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی تعلیم اپنے ذمہ لی تھی۔ آپ کے دیگر
 آپ کے مطلب واقع محلہ قلعہ متصل جامع مسجد بریلی ہی میں درس لیا کرتے تھے مگر مغربی
 خاندانی وجاہت کی وجہ سے آپ امام احمد رضا کو ان کے مکان پر ہی درس دیتے تھے۔
 احمد رضا بریلوی نے ابتدائی کتب میزان، منتخب وغیرہ مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ
 سے پڑھیں۔

مولانا عبدالجبار رضوی لکھتے ہیں: "امرواد اور قاری کی ابتدائی کتب آپ (مولانا
 رضا بریلوی علیہ الرحمۃ) نے مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی علیہ الرحمۃ سے پڑھیں۔
 ملک العلماء مولانا ظفر الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم و مغفور (مولانا غلام قادر بیگ) کو دیکھا کہ
 رنگ، عمر تقریباً ۸۰ سال، داڑھی سر کے بال ایک ایک سفید، عمامہ باندھے رہتے، جب
 اعلیٰ حضرت (مولانا احمد رضا خاں) کے پاس تشریف لاتے تو اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) بہ
 ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں جناب مرزا صاحب کا قیام گلستا امرتاکر
 میں تھا۔ وہاں سے اکثر سوالات جواب طلب بھیجا کرتے تھے۔ لاؤکی رضویہ میں اکثر
 ان کے ہیں، انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے رسالہ
 "حلی النہجین بان مونا سید المرسلین" ۱۳۰۵ھ ۱۸۸۹ء میں تحریر فرمایا ہے۔

فادائی رضویہ جلد سوم مطبوعہ پاکستان کے صفحہ نمبر ۳۲ پر ایک اشتہار ہے، جو

ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی میں جون ۱۹۸۸ء

حیات اعلیٰ حضرت، صفحہ نمبر ۳۲ جلد اول مطبوعہ کراچی، مولانا ظفر الدین بھاری
 سید اکرم و مشارق قادریہ رضویہ، صفحہ نمبر ۳۹۹ مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۹ء، مولانا عبدالجبار رضوی
 حیات اعلیٰ حضرت، صفحہ نمبر ۳۲ جلد اول مطبوعہ کراچی، مولانا ظفر الدین بھاری

مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ نے ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۱۳ھ کو ارسال کیا تھا۔

فادائی رضویہ جلد اول مطبوعہ بریلی (بھارت) یا راول ۱۳۰۳ھ کے صفحہ نمبر ۳۵ پر ایک
 اشتہار ہے جو مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ نے گلستا و حرم حلا نمبر ۲۵ جمادی الآخر
 ۱۳۱۱ھ کو ارسال کیا تھا۔

پروفیسر محمد ایوب قادری بریلی کے اسلامی مدارس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
 "مولانا محمد احسن نے بریلی کے اکابر و علماء کے مشورہ اور معاونت سے ایک مدرسہ
 باسم تاریخی مصباح المتمدین ۱۲۸۶ھ ۱۸۷۰ء میں قائم کیا۔ اس مدرسہ کے پہلے مہتمم مرزا
 غلام قادر بیگ تھے۔"

مولوی محمد حنیف گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:
 "اس مدرسہ (مصباح المتمدین) کے پہلے مہتمم مرزا غلام قادر بیگ تھے۔ اور
 مولوی سخاوت حسین، سید کلب علی شاہ، مولوی شجاعت، حافظ احمد حسین، اور مولوی حافظ حبیب
 الرحمن درس دیتے تھے۔"

مولانا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ کے دو فرزند اور دو دختران تھیں۔ دونوں فوت
 ہو گئیں۔ بڑی دختر کے ایک پسر اور چھوٹی دختر کی اولاد بریلی شریف میں موجود ہے۔ فرزند اکبر
 مولانا حکیم مرزا عبدالعزیز بیگ اور دوسرے فرزند حکیم عبدالحمید بیگ تھے۔ مرزا عبدالعزیز بیگ
 پہلے رنگون (برما) میں رہے پھر گلستا میں طہارت کی۔ آخری ایام میں گلستا سے ترک سکونت
 کر کے بریلی آ گئے تھے۔ بڑے ہی علم و فضل والے، عابد، تہجد گزار، متقی اور صاحب کرامت
 بزرگ تھے۔

حکیم مرزا عبدالعزیز بیگ کا وصال ۱۴ شہبان ۱۳۷۳ھ کی درمیانی شب کو بریلی

۱۔ مولانا حسن تافرو، جلد نمبر ۸ مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۶ء، راول، پروفیسر محمد ایوب قادری
 ظفر المصلحین باحوال المصلحین، صفحہ نمبر ۳۹۵ مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، مولانا محمد حنیف گنگوہی
 ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی میں جون ۱۹۸۸ء

میں ہوا۔ آپ لا ولد فوت ہوئے۔

مولانا خضر الدین بہاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

”خدا کے فضل سے (مولانا خضر) قادر بیگ صاحب اولاد ہیں ایک صاحبزادہ جن کا نام نامی مرزا عبدالعزیز بیگ ہے۔ دنیا سے واقف اور طیب ہیں۔ بریلی کی جامع مسجد کے قریب مکان ہے جو تہذیب نماز اسی مسجد میں ادا کیا کرتے ہیں“۔

دوسرے صاحبزادے مرزا عبدالحمید بیگ پہلے ریاست بھوپال میں رہے، پھر بریلی بحیثیت کے اسلامیہ اسکول میں ملازم رہے آپ کا وصال وہیں ہوا۔

مرزا محمد جان بیگ رضوی کی بیاض کے مطابق مولانا غلام قادر بیگ کا وصال یکم محرم الحرام ۱۳۳۶ھ / ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو ہوئے (۹۰) سال کی عمر میں ہوا۔ اور محلہ باقر خجہ واقع ”حسین باغ“ بریلی میں دفن ہوئے۔

مرزا غلام قادر بیگ بن مرزا غلام مرتضیٰ

مرزا بشیر احمد بن غلام احمد قادر دہلوی لکھتا ہے:

”مرزا غلام مرتضیٰ بیگ جو ایک مشہور اور ماہر طبیب تھا۔ ۱۸۷۶ء میں فوت ہوا اور اس کا بیٹا غلام قادر اس کا جانشین ہوا، مرزا غلام قادر لوکل افسران کی امداد کے واسطے ہمیشہ تیار رہتا تھا اور اس کے پاس ان افسران جن کا انتخابی امور سے تعلق تھا، بہت سے سرٹفکیٹ تھے۔ یہ کچھ عرصہ تک دفتر خلیج گورنامینٹ (انڈیا) میں پرنسٹنٹ رہا، اس کا اکلوتا بیٹا صغریٰ میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے چچے سلطان احمد کو جانشین بنالیا تھا۔ جو غلام قادر کی وفات یعنی ۱۸۸۳ء (۱۳۰۱ھ تقریباً) سے خاندان کا بزرگ خیال کیا جاتا تھا۔ اس جگہ یہ بیان کرنا ضروری ہے،

۱ تاریخ و تہذیب و تمدن بریلی ص ۱۹۶، مولوی عبدالعزیز عاصمی

۲ ماہنامہ ”سنی دنیا“ بریلی ۱۷ جون ۱۹۸۸ء

۳ احیاء اہل حضرت صفیہ ص ۳۳ جلد اول مطبوعہ کراچی، مولانا خضر الدین بہاری

۴ ماہنامہ ”سنی دنیا“ بریلی ۱۷ جون ۱۹۸۸ء

۱ مرزا غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا مسلمانوں کے ایک بڑے مشہور مذہبی سلسلہ کا بانی ہوا، جو احمدیہ سلسلہ کے نام سے مشہور ہوا۔ مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا تھا۔

مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری لکھتے ہیں:

”ان دونوں مرزا غلام احمد دہلوی کے بڑے بھائی غلام قادر و خجہ نگر (بھارت) کی تائید اری سے معزول ہو کر غلام کے پیچھے جو تباہ چلتے پھرتے تھے“۔

موصوف دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

”مرزا غلام مرتضیٰ نے ۱۸۷۶ء میں اسی سال کی عمر میں دنیا رفتی و گزشتگی کو الوداع کہا انکی سب سے بڑی اولاد مراد بی بی تھیں۔ جن کی شادی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے بھائی مر بیگ یعنی بیگم طال عمر کے حقیقی چچا سے ہوئی تھی ان سے چھوٹے غلام قادر تھے جنہوں نے اپنی حیات مستعار کے بچپن مرحلے طے کر کے ۱۸۸۳ء میں سفر آخرت کیا، ان سے چھوٹا شاہد شہت نام ایک لڑکی تھی۔۔۔ اور سب سے چھوٹے مرزا غلام احمد صاحب تھے (سیرۃ النبی ص ۱۱۱)

مرزا غلام قادر بیگ کے نام انگریزی حکومت کا ایک مکتوب

دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان، خط ۲ ماہ حال کا لکھا ہوا، ملاحظہ حضور ایں جانب میں گزرا۔

”مرزا غلام قادر آپ کے والد کی وفات کا ہم کو بہت افسوس ہوا، مرزا غلام مرتضیٰ سرکار نگر کا اچھا خیر خواہ تھا اور قادیان میں تھا ہم خاندانی لحاظ سے آپ کی اسی طرح عزت کریں گے جس طرح تمہارے باپ کی کی جاتی تھی۔ ہم کسی اچھے موقع کے نکلنے پر تمہارے لئے (۲۱ مئی ۱۹۷۲ء) کو ذرا محنت جبکہ بھٹو صاحب کے دور میں احمدیہ سلسلہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ (تہذیب و تہذیب ص ۱۱۱)

۱ سیرۃ النبی ص ۱۱۱ صفحہ نمبر ۱۳۵ مطبوعہ قادیان (۱۹۳۵ء)

۲ رئیس قادیان، صفحہ نمبر ۱۱ جلد اول مطبوعہ ۱۹۷۷ء ۱۳۳۷ھ مجلس ختم قادیان، گھر رفیق دلاوری

۳ رئیس قادیان، صفحہ نمبر ۱۱ جلد اول مطبوعہ ۱۹۷۷ء ۱۳۳۷ھ مجلس ختم نبوت پاکستان، گھر رفیق دلاوری

خاندان کی بہتری اور ماحولی کا خیال رکھیں گے۔۔۔
المرقوم ۲۹ جون ۱۸۷۲ء

الراقم: مراد بہت ایجنٹ صاحب کا نسل کشر پنجاب

سندرات خیر خواہی مرزا غلام مرتضیٰ ساکن قادیان

میں (مرزا غلام احمد قادیانی) ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا بچا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گرینن کی تاریخ ریسمان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کی مدد کی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بمب پانچا کر بمین زبانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چھٹیاں خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں، مجھے انہوں سے کہ بہت سی ان میں سے کم ہو گئیں مگر تین چھٹیاں جو عدالت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات پر میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ الخ

پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں:

یہ تحریر مرزا غلام احمد قادیانی کی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ یہ خاندان سرکار مدطانیہ کا ہمیشہ وفادار رہا ہے۔ اور ۱۸۵۷ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے والد غلام مرتضیٰ اور بڑے بھائی مرزا غلام قادر نے سرکار مدطانیہ کی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے اشتیجار "واجب الاظہار" از مرزا غلام احمد قادیانی (قادیان ۱۸۹۷ء) نیز "کشف الوطاء از مرزا غلام احمد قادیانی، قادیان ۱۹۰۶ء" سے

۱۔ سیرت امجدی، حصہ اول، صفحہ ۲۳۳ طبع قادیان ۱۹۳۵ء، مؤلف مرزا بشیر احمد بن غلام احمد قادیانی

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ نمبر ۵۱۲ طبع کراچی ۱۹۷۷ء، پروفیسر محمد ایوب قادری

۲۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ نمبر ۵۸۰ طبع کراچی ۱۹۷۷ء، پروفیسر محمد ایوب قادری

۳۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ نمبر ۵۰۹ طبع کراچی ۱۹۷۷ء، پروفیسر محمد ایوب قادری

قارئین کرام!

اس تمام کلام کا خلاصہ یہ ہے۔

مولانا مرزا غلام قادر بیگ ایک صحیح العقیدہ مسلمان، اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفادار تھے، جبکہ مرزا غلام قادر بیگ قادیانی انگریزی حکومت کا وفادار (انگریز) کارکن تھا۔

مولانا مرزا غلام قادر بیگ ماہر علوم دینیہ، کامیاب مدرس اور مدرسہ نصیاح (بریلی) کے پہلے مہتمم تھے۔ جبکہ مرزا غلام قادر بیگ (قادیانی) دینا نگر (ضلع ہمدان بہادرت) کا معزول تھانیدار تھا۔

مولانا غلام قادر بیگ کی عمر ۹۰ سال ہوئی جبکہ مرزا غلام قادر بیگ قادیانی سال کی عمر میں اس جہان سے چل بسا۔

مولانا غلام قادر بیگ کا سن وصال ۱۹۱۷ء ہے جبکہ مرزا غلام قادر قادیانی ۱۸۸۳ء

مولانا غلام قادر بیگ کے والد گرامی کا اسم گرامی مرزا حسن جان بیگ ہے جبکہ مرزا قادر بیگ قادیانی کے والد کا نام غلام مرتضیٰ بیگ ہے۔

مولانا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ کے دو صاحبزادے تھے۔

(۱) مرزا عبدالعزیز بیگ۔

(۲) مرزا عبدالحمید بیگ۔

جبکہ مرزا غلام قادر بیگ قادیانی کا ایک ہی بیٹا تھا جو کہ مغربی میں مر گیا تھا۔

ان تمام حقائق و شواہد سے ثابت ہوا کہ مولانا مرزا غلام قادر بیگ اور مرزا غلام قادر

(قادیانی) دو الگ الگ شخصیتیں ہیں ان کو ایک ہی شخصیت قرار دینا انشراح اور دو گلوئی

واپس نہیں جیسا کہ مؤلف رضا خانی نے بی بی اور جناب احسان الدینی ظہیر (غیر منقول)

مالیہ ذہب حصہ اول صفحہ نمبر ۲۳۳

البریل صفحہ نمبر ۳۱ (اردو ترجمہ) طبع ۱۹۸۸ء

۱۔ صفحہ نمبر ۹۷ و ۹۸ ملہود، نور ۱۹۸۳ء

ہے۔ شعیبہ ہارویوں اور نام نہاد انگلستانی شہرتوں اور حیرت انگیزوں میں بعض اوقات ٹھکرا جائے گا احتمال ہے جس سے بچنا واجب ہے۔

• حضرت ابراہیم دسوقی (م۔ ۶۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شریعت اصل ہے اور طریقت اس کی فرع ہے۔

(لؤلؤ الانوار، صفحہ نمبر ۱۳۲ جلد اول، شمارہ شمال)

• حضرت امام یافعی (م۔ ۶۸ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ لازم نہیں کہ صاحب کرامت ولی اس ولی سے افضل ہو جو صاحب کرامت نہیں

بلکہ بہا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس ولی کے پاس کرامت نہیں وہ صاحب کرامت ولی سے

افضل ہوتا ہے۔ (۱)..... (جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۱۳۸ مطبوعہ لاہور)

(۲)..... (حجۃ الشیخ ابوالحسن صفحہ نمبر ۸۵ جلد ۲ مطبوعہ استنبول (ترکی)

• سیدنی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ترک کرامات ولی اللہ نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ (جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۱۵۱)

• حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کبھی راز ہائے قدرت پر بذریعہ کشف مطلع ہونے والے شخص سے وہ شخص مرہ

میں آگے بڑھ جاتا ہے جسے یہ کشف حاصل نہیں ہوتا۔ (جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۱۶۸)

• حضرت بابزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر تم کسی درویش کو ہوا میں پرواز کرتا ہوا دیکھو تو اس کی اس کرامت سے دھوکا د

کھاؤ۔ جب تک تم یہ نہ دیکھ لو کہ وہ حال و قال، حفظ حدود اللہ اور امر و نہی میں کیسا ہے۔ اگر

شریعت و سنت محمدی کا پابند جانو تو اس کی ولایت کا یقین کر لو۔ (انقرضی صفحہ نمبر ۳ مطبوعہ لاہور)

• مولوی جمیل الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

کشف و کرامت اگر چہ لازم ولایت نہیں ہیں۔ لیکن اگر کسی مقبول بندہ کو شہاب

حاجی اور دلیل ولایت ہیں۔ (روزنامہ جامعہ دلی شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر ۳۱۹ مطبوعہ پاکستان)

• حضرت ابوالحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایمان اور اتباع سنت سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں۔ (لؤلؤ الانوار)

• الہ کی تعریف

• حضرت عبداللہ بن مبارک نے حضرت حسن ابن علی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ ولی

کی تعریف کیا ہے۔ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا ولی وہ ہے جس کے چہرہ میں حیا۔

لوگوں میں گریہ، دل میں پاکیزگی، زبان پر تعریف، ہاتھ میں بخشش، وعدہ میں وفا اور بات

۱ مارچ۔ (انقرضی صفحہ نمبر ۳)

• حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولی وہ ہے جس میں محبت الہی کی علامات پائی جائیں۔ اور وہ اخلاق و اعمال میں

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند ہو۔ یعنی اخلاق و افعال میں سنت رسول

لی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کرامات اہل اللہ اور چمکی درویشی ہے۔ (انقرضی صفحہ نمبر ۳۰)

• حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اولیاء اللہ خدا کی محبت و رضا کو بلا طلب اغراض و امراض منکوحہ نظر رکھتے ہیں۔ اور

ل و اخلاص ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ نفس کے ساتھ جہاد اور روح کو ذکر الہی سے زندہ کرتے

(انقرضی صفحہ نمبر ۳)

• حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولی وہ ہے جو اپنے حال میں فانی اور مشاہد حق تعالیٰ میں باقی ہو۔

(ارشادات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء)

• حضرت شیخ محمد حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی تابعداری ہی کا نام طریقت ہے۔

(لؤلؤ الانوار، شمارہ شمال، صفحہ نمبر ۱۳۲)

ملفوظات حصہ چہارم کی عبارت میں عوام الناس کے اسی نظریہ کا رد ہے جو کہ کذب کرامت کو دلی اللہ کیلئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اور گدھے کا حصہ بیان کرنے کی وجہ خود ہی دلی اللہ نے بیان فرمادی ہے۔ جس سے تمام شک و شبہات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

”یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سب ہم ندیں تو دلی علیٰ نبی اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سید بادشاہ کی طرف پھینک دیا“ (ملفوظات حصہ چہارم صفحہ نمبر ۱۱۳)

لہذا مذکورہ حصہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ گدھا بھی علم غیب جانتا ہے سراسر افتراء ہے۔ اعمال لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے۔ بلکہ یہ انسانی تربیت کا کمال ہے کہ وہ جانوروں کو ایسے اشارے سمجھا دیتے ہیں جس سے وہ حقیقی چیز بتا دیتا ہے۔ جیسا کہ اس عبارت میں گدھا کے قصہ سے عیاں ہے۔

عبارت نمبر ۱۶:

عرض: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسے خداوند عرب کہہ کر دعا کر سکتے ہیں؟

ارشاد: کر سکتے ہیں خداوند عرب کے معنی ”مالک عرب“ ہیں۔

اعتراض: عرب والوں کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا ہوئے تو نجم والوں کا خدا کون ہے؟ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۶۹ حصہ ۱)

جواب: امام احمد رضا کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ”خداوند عرب“ بمعنی مالک عرب کہنا درست ہے۔ مگر حقیقی معنی میں یہ لفظ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے استعمال نہ ہوگا۔

فیروز اللغات میں ہے:

خداوند مالک، آقا، صاحب، اللہ تعالیٰ (صفحہ نمبر ۵۲۵)

کریم اللغات میں ہے:

صاحب، مالک۔ (صفحہ نمبر ۱۱۲)

مصنف مذکور کا اعتراض اس صورت میں درست ہو سکتا ہے جبکہ امام احمد رضا

دلی معنی میں استعمال کرتے۔ جب وہ اس کے حقیقی معنی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مالک کہتے تو اس پر اعتراض کرنا محض لغو ہے۔

توبہ کیجئے!

لفظ خداوند کو حقیقی معنوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت کر کے خدا خالی مذہب نے خود کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ جبکہ امام احمد رضا نے خداوند عرب کی معنی مالک عرب کہے ہیں۔

ہبہا کہ مصنف مذکور لکھتا ہے:

عرب والوں کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا ہوئے تو نجم والوں کا خدا کون ہے؟ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۶۹ حصہ دوم)

جواب: سید احمد سلیمانوی کی روایتوں کے تحت۔ سید عبدالعزیز دہلوی نے فرمایا: اللہ

نے فرمایا کہ مات تم نے ایک ہدی کے جانتے ہوئے دوسری سے اہم بستی کی، یہ نہیں

مرقس کیا حضور اس وقت وہ سوئی تھی فرمایا، سوئی دیتی، سوتے میں جان ڈال دی تھی۔

اس کا حضور کو کس طرح علم ہوا کہ فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور چنگ بھی تھا۔ عرض کیا

ایک لنگ خالی تھا۔ فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے (ملفوظات حصہ دوم صفحہ نمبر ۵ مطبوعہ لاہور)

نمبر: فریق مخالف کے خبیث عالم مولوی عاشق الہی میرٹھی دین محمدی اس واقعہ

کو دیکھتے ہیں: ”جو کچھ ان واقعات میں کشف ہی نہیں بلکہ ارشاد و اصطلاح ہے ان حقیقت کی

ہر نہ کوئی مطلق ہوتا ہے نہ اس کے متعلق شرعی حکم یا قور و علت کا سوال کیا جاتا ہے اس لئے یہ

لمے بیان کر دیئے، ان کو گنداکہ کرنا اعتراض نہ کرنا۔

(اردو ترجمہ، اربعہ مولوی عاشق الہی میرٹھی دین محمدی صفحہ نمبر ۶ مطبوعہ لاہور)

ی عاشق الہی دین محمدی کہتے ہیں: قدوة اخلاذ مذہبہ افضل امام تمام خلاصہ احمد بن مبارک سلیمانوی رحمۃ اللہ

(اردو) صفحہ نمبر ۳

ی عاشق الہی دین محمدی لکھتے ہیں: خوب نام سید عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ (اردو) صفحہ نمبر ۳

خدا ارادہ ہماری نہیں..... اور بے بڑوں کی تو مانو..... تعصب اور ضد کو چھوڑو..... بلا تلاش کرو..... اولیائے کرام کے حق میں بدگمانی کا انجام برا ہے.....!

امام ابو تراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ بعد جب خدا سے روگردانی کا فخر ہو جاتا ہے تو اولیاء اللہ کی بدگوئی اور نفوس بن جاتی ہے۔ (طبقات الکبریٰ، صفحہ ۳۳ (اردو) جلد ۲ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ الاسلام حضرت ابو یوسفی ذکر کیا انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(اولیاء اللہ) سے خوش اعتقاد و سعادت اور بد اعتقاد و شقاوت ہے۔

(طبقات الکبریٰ، صفحہ ۳۳)

جواب نمبر ۱۲:

ملفوظات کی نقل کردہ عبارت میں امام احمد رضا بریلوی اس کے بارے میں۔ اور تفسیر کی ذمہ داری ہے کہ حوالہ دیکھا و سنے چنانچہ یہ واقعہ علامہ احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے "الایہ یز" عربی مطبوعہ مصر کے صفحہ نمبر ۳۳ پر نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ یہ کشف کا معاملہ ہے اور معتزلہ اگرچہ اولیاء کاملین کیلئے کشف کے ہیں۔ مگر اہلسنت اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و اولیاء کیلئے بے شمار اشیاء کو منکشف فرما رہا ہے اور بسا اوقات ان کے حصہ دار کا دخل نہیں ہوتا۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۳۳۵ھ) ارشاد فرمائی تعالیٰ "و سجد لک نری ابو عبد ملکوت السموات والارض" (الآیۃ) کی تفسیر میں ایک حدیث نقل فرماتے ہیں۔

کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو سکوت سادوی و ارضی کا مشاہدہ کرا انہوں نے ایک شخص کو بدکاری میں مصروف دیکھا۔ آپ نے اس کے خلاف دعا فرمائی تو

اسوادی اشرف علی قاضی تھے ہیں "الایہ یز" فی مناقب سیدی عبدالعزیز دہلوی مؤلف ابن مبارک قاضی میں تاریخ ۱۱۳۰ھ میں شروع ہوئی تھی..... غرض یہ چالیس سے کچھ کم ہیں جن کی نقل ہے اور پھر ان کے مؤلفین ایسے ایسے اکابر اولیاء اور بزرگ علماء ہیں کہ اتفاق عالم میں ان کے قبول ہونے پر اتفاق ہو چکا ہے۔ (دعا

اولیاء صفحہ نمبر ۳۰ مطبوعہ لاہور)

دیکھا، پھر دوسرے کو اسی حالت میں دیکھا اس کے خلاف دعا فرمائی تو وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ اسے شخص کو دیکھا اور اس کے خلاف دعا کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا ابراہیم! اب اب الدعوۃ ہو میرے بندوں کے خلاف دعا نہ کرو۔ (تفسیر سلوی، جلد ۲ صفحہ نمبر ۵۵ مطبوعہ اثرب) مصنف رضا خانی مذہب بتائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیا لہا جائے گا ذرا یہ حکایت بھی پڑھئے!

۱۔ شاہ ولی اللہ صاحب جب ملتان اور میں تھے تو ان کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب ایک دن خواب قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور مراقبہ کرنے اور دراک بہت تیز تھا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تمہاری زوجہ حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں قطب اللہ قطاب ہے اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔ (حکایات اولیاء صفحہ ۱۲ مطبوعہ کراچی از اشرف علی قاضی)

اسی کتاب میں مانو قوی صاحب کے حوالے سے شاہ عبدالرحیم ولایتی کے مرید "واللہ خان کے بارے میں لکھا ہے۔

ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں عمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ فرمادیا کرتے تھے کہ تیرے گھر لڑکی ہوگی یا لڑکا اور جو آپ بتلا دیتے وہی ہوتا تھا۔ (حکایات اولیاء صفحہ نمبر ۳۰ مطبوعہ کراچی)

اگر.....!

حضرتین کو غوث زمان سیدی عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کشف پر اعتراض ہے مگر ان کا مقصد ایک غیر شرعی عمل سے منع کرنا تھا۔ انہیں کشف مقصود نہ تھا۔ وہ عبداللہ خاں کے عورتوں کے رومن میں جھانک کر لڑکا یا لڑکی معلوم کرنے پر معترض کیوں نہیں ہوتے.....؟ مگر یہ عمل ایک یا دوسریہ کا نہ تھا "آپ فرمادیا کرتے تھے" کے الفاظ تو تسلسل اور تواتر کی گواہی کرتے ہیں۔

۲۔ سید احمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے شک مثقی چوں کہ بے ہوش اللہ تعالیٰ سے تو پھر کرتا ۱۱۱ (امریہ مطبوعہ لاہور)

یہ حدیث تفسیر اصحاح صفائی ج ۱ ص ۱۹۷ میں ہے (تذکرۃ الانبیاء صفحہ ۱۱۱) عبداللہ خاں صاحب

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے دادا پیر حافظ محمد صدیق کا ایک

کشف ”مصنف رضا خانی مذہب“ جواب دے

حافظ صاحب کا ایک مزید عرض کرتا ہے کہ ابتدائی ایام جبالت میں مجھے زنا کاری کا عادت تھی بعد میں حضرت والا سے بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے شریعت و سنت کی تلقین فرمائی اور میں اپنے قصبہ میں آکر درود و وظائف میں مشغول ہو گیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ ایک روز پرانے محبوب نے مجھے پیغام بھیجا کہ مدت گزرنی ہے کہ تمہارا دیدار نصیب نہیں ہوا۔ دل سخت ہے قرار ہے۔ اور اضطراب ہے۔ مجھے ایک لمحے کیلئے بھی آرام و سکون حاصل نہیں ہے۔ میں ہر وقت تیرا دستک دہی ہوں مہربانی فرما کہ فلاں روز چاشت کے وقت فلاں ڈالے کہ اندر فلاں جگہ آکر مجھے ملو۔ فقیر مذکور کا بیان ہے کہ جو نبی مجھے یہ پیغام ملا میری دگوں میں نور دوڑنے لگا نفسانی خیال مجھے گدگدا کرنے لگا اور میں نے شیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر وقت ملاقات کا وعدہ دے دیا۔ وقت مقررہ پر اس جگہ پہنچا تو میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے مکمل شیطان نے اسے بھی میری طرح پہلے وہاں پہنچا دیا ہے۔ جب ہم دونوں باہم قریب ہوئے ایک دوسرے کو ملنے اور چومنے چاہنے کے حقل میں مصروف ہوئے کہ اچانک ایک پتھر کا ڈھما اس زور سے میری پیٹھ پر آن لگا کہ میں ہلکا اٹھا ہم دونوں اس واقع سے انتہائی خوفزدہ ہو گئے اور دوڑ کر ایک دوسرے سے دور بھاگ کھڑے ہوئے میں نالے کے کنارے پر پہنچا تو میرے دل میں خیال آیا کہ دوپہر کا وقت ہے باز کا گرم موسم ہے اس جگہ پر کسی کے آنے کے بھی کوئی امکانات نہیں ہیں۔ آخر یہ قصہ کیا ہے؟

شیطان نے ہمیں پتھر اکٹھا کر دیا۔ دوسری دفعہ پتھر پتھر کے ڈھیلے کی آواز آئی۔ الغرض تین دفعہ یہی معاملہ پیش آیا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ یہ پتھر میرے مرشد کی طرف سے آئے ہیں۔ اور وہ مجھے اس فعل سے بچانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں فوراً وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اور شیطان کی نکل منڈھے نہ چڑھی۔ اس واقعہ کو کافی عرصہ گزر گیا کہ میں حضرت والا کی

امت کے ارادے سے درگاہ عالیہ حاضر ہوا۔ میں نے ارپا پاؤں پر ہاتھ رکھے تو آپ نے میرا ہاتھ چپٹے ہوئے فرمایا: زور ہو گئے، اس کے بعد آپ نے لاٹگری کو ملا کر حکم دیا کہ اسے الٹ کر سے لٹا کر دینا۔ الغرض تین دن بھوکا خدمت عالی میں موجود رہا۔ تین دن کے بعد آپ نے نگاہ کر کے دیکھا شفقت کا ہاتھ میرے دل پر بکھیرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کہینا اگر رحمت الہی کی دیکھیری نہ کرتی تو تو انتہائی ذلیل ہوتا۔ اب تو یہ کرو اور کوشش کرو کہ نہاد حق سے پیچھے نہ رہو

ہا۔ (جامعہ دن، القیانات، ماہ نومبر ۱۹۵۳ء، صفحہ ۱۱۵) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

ارشاد: الغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔ (القیانات، صفحہ ۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰)

وضاحت: امام احمد رضا کے ارشاد کا مطلب واضح ہے کہ قیامت تک غوث (اولیاء کا ملین) کا ایک منصب ہو گا۔ انہیں کے وجود مسعودی برکت سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ بوقت قیامت ان کا وصال ہو جائے گا۔

عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامم امة في اممى للثون بهم تقوم الارض وبهم تصطرون وبهم لتصورن. رواه الطبرانی و رواه الحكيم باختلاف يسير۔

(۱)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۳۹) (۲)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۰) (۳)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۱) (۴)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۲) (۵)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۳) (۶)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۴) (۷)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۵) (۸)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۶) (۹)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۷) (۱۰)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۸) (۱۱)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۴۹) (۱۲)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۰) (۱۳)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۱) (۱۴)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۲) (۱۵)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۳) (۱۶)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۴) (۱۷)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۵) (۱۸)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۶) (۱۹)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۷) (۲۰)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۸) (۲۱)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۵۹) (۲۲)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۰) (۲۳)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۱) (۲۴)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۲) (۲۵)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۳) (۲۶)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۴) (۲۷)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۵) (۲۸)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۶) (۲۹)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۷) (۳۰)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۸) (۳۱)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۶۹) (۳۲)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۰) (۳۳)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۱) (۳۴)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۲) (۳۵)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۳) (۳۶)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۴) (۳۷)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۵) (۳۸)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۶) (۳۹)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۷) (۴۰)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۸) (۴۱)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۷۹) (۴۲)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۰) (۴۳)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۱) (۴۴)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۲) (۴۵)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۳) (۴۶)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۴) (۴۷)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۵) (۴۸)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۶) (۴۹)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۷) (۵۰)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۸) (۵۱)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۸۹) (۵۲)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۰) (۵۳)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۱) (۵۴)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۲) (۵۵)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۳) (۵۶)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۴) (۵۷)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۵) (۵۸)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۶) (۵۹)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۷) (۶۰)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۸) (۶۱)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۱۹۹) (۶۲)۔ (الجامع لا لیساری صفحہ ۲۰۰)

قریباً: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابدال میری امت میں ہیں انہیں سے زمین قائم ہے۔ انہیں کے سبب سے تم پر عینا تر ہے انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔

ایضاً: اولیاء اللہ کے ایک گروہ کا نام ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کے وجود سے زمین کو قائم رکھا ہے۔ اور وہ ستر ہیں۔ چالیس ملک شام میں اور تیس روم میں انہیں میں ان میں سے جب

قربانی بات اعجازت میں ہے زمانہ کسم بغیر غوث (سلطان) کے کسی کو کسمان

کسی کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے تو انکی جگہ دوسرا قائم کر دیا جاتا ہے۔

(احوال ابدال مطبوعہ طبعہ لاہور)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا:

میری امت کے چالیس ابدال ہیں۔ بائیس ان میں سے شام میں اور اٹھارہ عراق

میں ہیں۔ جب ان میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو قائم مقام فرما

دیتا ہے جب قیامت آئے گی سب فوت ہو جائیں گے۔

(۱)۔۔۔ (الاری المصنوعہ مطبوعہ لاہور جلد ۲)

(۲)۔۔۔ (روضہ الزیاضین (اردو) صفحہ نمبر ۲ مطبوعہ کراچی)

امام عبداللہ انصاری کہنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تین سو اولیاء و مترتیب ہیں اور زمین میں چالیس اولیاء و مترتیب، سات عارف اور

تین مختار ہیں۔ اور ایک ان میں سے غوث ہے۔ (روضہ الزیاضین صفحہ نمبر ۶)

تیسرا امام باغی، رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قطب اور وہ غوث بھی ہوتا ہے اور اس کا مرتبہ اور منزلت اولیاء میں ایسا ہوتی ہے

جیسے دائرہ میں نقطہ جو مرکز دائرہ ہوتا ہے تمام عالم کا نظام اس سے متعلق ہے۔

(روضہ الزیاضین صفحہ نمبر ۱۰)

حضرت محمد و سید علی نقوی صریح المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خاص اولیاء کرام کو عالم کا تصرف کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہا اللہ تعالیٰ کی ذات

کیلئے وقف ہو گئے ہیں اور نفس کی متابعت کا راستہ ان پر بند کر دیا ہے۔ تاکہ آسمان سے بارش

اسلمتی ٹھٹھٹھی و پونڈی کھینچے ہیں: آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے عالم اور ولی اللہ حضرت بابلی بختی کی کتاب

روضہ الزیاضین ایسی ہی کتاب ہے جس کی مکاتیب و روایات پر احاطہ کیا جا سکتا ہے۔ (روضہ الزیاضین صفحہ نمبر ۲ مطبوعہ

کراچی)

ان کے قدموں کی برکت سے نازل ہو اور ان کے احوال کی صفائی کی وجہ سے نباتات زمین پر

اکھیں اور مسلمان ان کی دعا کی توجہ سے کنار پر نصرت حاصل کریں۔

ہر لوگ عالم میں اہل تصرف اور درگاہ حق کے لشکر میں دو تین سو ہیں ان کو اختیار کہتے

ہیں۔

چالیس دوسرے ہیں جنہیں ابدال کہتے ہیں۔

سات اور ہیں جنہیں ابدال کہتے ہیں۔

چار اور ہیں جنہیں ابدال کہتے ہیں۔

تین اور ہیں جنہیں نقیب کہتے ہیں۔

ایک اور ہے جسے غوث اور قطب کہتے ہیں۔

(ارشادات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶

حفاظت فرماتے ہیں۔ ہر بدل کی ایک اقلیم ہوتی ہے جہاں اس کی ولایت کا مسکہ چلتا ہے۔
(پانچ کتابت اولیاء صفحہ نمبر ۲۳۱ مطبوعہ لاہور مطبعہ مہمانی رحمۃ اللہ علیہ)
حضرت حاجی اندو اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اوتاد جمع و تدکی ہے یعنی میخ، چونکہ انکی بدولت آفات و زلزلات سے حفاظت رہتی ہے۔ لہذا اوتاد کہتے ہیں۔ اور ہر اقلیم میں ہوتے ہیں جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا ہے دوسرا قائم مقام کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے انکو ابدال کہتے ہیں۔ میں نے دہلی میں ایک ابدال کو دیکھا تھا ایک آن واحد میں مختلف مقامات پر دیکھا جاتا تھا۔ (اعداد المذاہق صفحہ نمبر ۱۲۲ مطبوعہ لاہور مولوی اشرف علی تھانوی)

علامہ مہمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

غوث: اس کا مرتبہ و مقام دوسرے اولیاء کرام کی نسبت یوں ہے جیسے دائرہ کے مرکزی نقطہ کا مقام، اسی کی بدولت اصلاح عالم اور اسکی آبادی ہوتی ہے۔
(شہاد الحق صفحہ نمبر ۲۱۸ مطبوعہ لاہور)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

شرح بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دو بیواہل شام کا ذکر آیا۔ کسی نے کہا امیر المؤمنین ان پر لعنت کیجئے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ابدال (جو ایک قسم ہے اولیاء اللہ کی) شام میں رہتے ہیں۔ اور جو چالیس آدمی ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص ان میں سے مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا شخص بدل دیتا ہے ان کی برکت سے بارش ہوتی ہے ان کی برکت سے اعداء پر غلبہ ہوتا ہے۔ اور ان کی برکت سے اہل شام سے غلاب (دنیوی) ہوتا جاتا ہے۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔ (مکتبہ صفحہ نمبر ۷۷)

(ف) مسئلہ وجود ابدال وغیرہم لفظ طابت و بکثرت صوفیہ میں ہے۔ ابدال و اقطاب و اوتاد و غوث وغیرہم الفاظ اور ان کے بدلولات کے حفاظ و برکات و تصرفات پائے جاتے ہیں۔ حدیث میں جب ایک قسم کا اثبات ہے تو دوسرے اقسام بھی مستبعد نہ رہے۔ ایک نظیر سے

دہری نظیر کی تائید ہونا امر عظیم و معلوم ہے۔ برکات تو اس حدیث سے منہب ہیں۔ اور تصرفات محمد و قرآن مجید میں حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ سے ثابت ہوتے ہیں۔
(الانف من مہبات النصف صفحہ نمبر ۴۲ مطبوعہ کراچی)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محدث محامی بغدادی (م ۳۳۰ھ) نے حالات میں لکھتے ہیں:

”عمر بن النعمین نے جو اس عہد کے بزرگ شخص ہیں۔ یہ بیان کیا کہ میں نے اب میں دیکھا کہ کوئی سنبھالا کہتا ہے حق تعالیٰ اہل بغداد پر سے بظلم و برکت مہمانی رحمۃ اللہ علیہ بلا رفع کرتا ہے۔ (نہج النعمین (اردو) صفحہ نمبر ۱۲۲ مطبوعہ کراچی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

قَالَ لَا يَفْقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى لَا يَقَالَ قَبِي الْأَرْضِ اللَّهُ -
(مکتبہ (اردو) صفحہ نمبر ۲۵ جلد ۳)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت حتیٰ کہ زمین میں اللہ اللہ نہ کہنا جاوے گا۔

حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

ان بقاء العالم ببركة العلماء العاملين والعباد الصالحين وعموم المؤمنين۔ الخ (مرآت شرح مکتبہ صفحہ نمبر ۲۳۷ جلد ۲ مطبوعہ پاکستان)

اس سے معلوم ہوا کہ عامل طہار و صالح بندوں اور عام مومنین کی برکت سے جہاں باقی ہے۔

احادیث ابدال پر اعتراض اور اس کا جواب

ابن تیمیہ حنبلی نے ”فرقان بین اولیاء الرحمن والاولیاء الشیطان“ میں لکھا ہے کہ عدد

ابدال یا نقباء یا نجباء یا اوتاد یا اقطاب کی کوئی حدیث صحیح نہیں پائی جاتی۔ الخ

جواب نمبر ۱: یہ جرح مبہم ہے جس کا اعتبار نہیں طرفہ یہ کہ ابدال کے مقدمہ میں کثرت

ہے۔ ان میں ایک حدیث روایت کی گئی ہے کہ ابدال چالیس ہیں اور وہ شام میں رہتے ہیں۔ یہ حدیث مسند میں جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے یہ حدیث منقطع ہے ثابت نہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ صحابہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ہر ایوان اہل شام سے افضل تھے حدیث کی رو سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر افضل الناس ٹھہرے۔ نہ جناب امیر علیہ السلام کے۔

جواب نمبر ۲:

ابن تیمیہ نے وجہ اختراع کی بیان نہیں کی، اور دلیل جو لکھی وہ محض اللہ ہے۔ یہ بات کہاں سے پائی جاتی ہے کہ امیر شام کے ذوی الفضل تھے یا خواجوا امیر شام کے لشکر میں ابدال شریک تھے۔ جب تک یہ امر ثابت نہ ہو۔ حجت قائم نہیں ہو سکتی۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل رسالہ اس موضوع پر تحریر فرمایا ہے اور علامہ موصوف نے مختلف طریقوں پر احادیث اور آثار سے ابدال کا وجود ثابت کیا ہے۔ ابن جوزی کا دہم ہے کہ احادیث ابدال سب موضوع ہیں مگر امام جلال الدین سیوطی نے اس سے متذرع کیا اور کہا کہ ”خبر الابدال صحیح“ ابدال کی حدیث صحیح ہے۔ بلکہ حدیث اتر معنی کو پہنچ چکی ہیں۔ ذہبی بھی ابن جوزی کے ساتھ ہیں۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریح کو سب سے احسن بتاتے ہیں۔

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ احمد، طبرانی اور حاکم نے اس سے ذاکہ طریقوں سے روایت کیا ہے۔ نیز سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حدیث کی تقویت اس سے ہوتی ہے کہ جو تین ائمہ مشہور ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ابدال سے تھے۔ جیسا کہ امام بخاری اور دوسرے حفاظ و ثقہ وغیرہم کا قول ہے کہ امام شافعی ابدال سے تھے۔

(اعمال ابدال صفحہ نمبر ۲۷۷ مطبوعہ ۱۳۹۳ھ بمطابق ۱۹۷۴ء) (ملاحظہ فرمائیے)

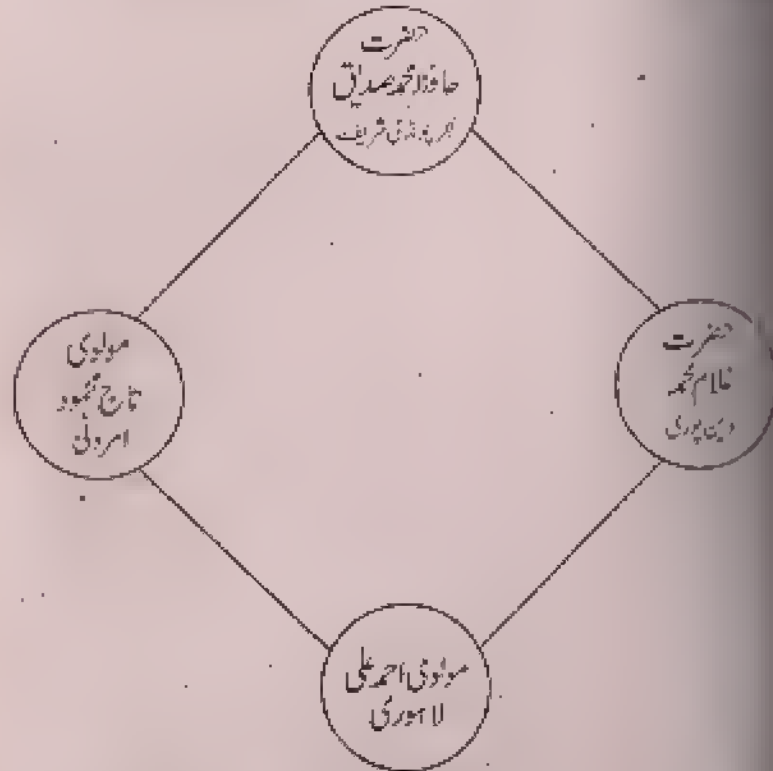
علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن حجر کی تصحیح رحمۃ اللہ علیہ نے انتخاب و توثیق اور رجال القیاب اور ان کے مقامات وغیرہ پر مشکل روایات و اخبار کو صحیح قرار دیا ہے۔ (تراجم صفحہ نمبر ۲۲۲ (رد المحتار) مطبوعہ لاہور)

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے دادا پیر حافظ محمد صدیق کا

ایک ملاحظہ مصنف رضا خانی مذہب کیلئے لکھ کر یہ

ایک دفعہ حضرت والا (حافظ محمد صدیق) نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اہل دنیا میں نوٹ ایک، قلم چار، ادجار ۶ اور ابدال چالیس ہوا کرتے ہیں جبکہ اولیاء کی ایمان سورتی ہے۔ یہ تعداد خلفائے راشدین سے لے کر قیام قیامت تک ہر زمانے میں عوامی ہے اور رہے گی۔ دنیا کا سارا نظام و انصرام انہی کے خوا لے ہے۔ (جام غرانی، لغزلات حافظ محمد صدیق صفحہ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ لاہور)

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کا شجرہ طریقت:



دفتر روزنامہ غلام الدین لاہور سلسلہ مطبوعات نمبر ۶۰ خصوصی اشاعت)

عبارت نمبر ۱۹: آفتاب ظلوع نہیں کرتا جب تک کہ مجھ پر سلام نہ کرے اور ناسا
جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے کہ جو کچھ اس میں ہو نے والا ہے۔ اس طر
نیا مہینہ نیا ہفتہ نیا دن! مجھ پر سلام کرتے ہیں اور مجھے ہر سو نے والی بات کی خبر دیتے ہیں۔

(المرآة والعتیقا) - قوت فیض ۱۰۸، (در بحث خانی که حبیب الله فیضیه ۱۳۲۵ هـ)

محقق اور امر واقع ہے جیسا کہ کتب احادیث میں منقول ہے۔

حضرت معین الدین سلیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کا کلام پاک سب سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہو گا نہ کوئی نفی

● علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الآلی فی صنوعہ" میں محدث ہزار کی روایت سے نقل کیا ہے اور وضع کا اس پر حکم نہیں لگایا کہ جب آدمی مرتا ہے تو اسکے گھر کے لوگ جھینور و تخفین میں منشول ہوتے ہیں اور اس کے سر ہانے نہایت حسین و جمیل صورت میں ایک شخص آتا ہے جب کفن دیا جاتا ہے تو وہ شخص کفن اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے۔ جب دفن کے بعد لوگ لوٹتے ہیں اور منکر نکیر آتے ہیں تو وہ اس شخص کو علیحدہ کرنا چاہتے ہیں کہ سوال کیا گیا کیا کریں گے منکر یہ کہتا ہے کہ یہ میرا مہمان ہے میرا دوست ہے میں کسی حال میں اس کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ تم سوالات کے اگر مامور ہو تو اپنا کام کرہ میں اس وقت تک اس سے جدا نہیں ہوگا کہ جنت میں داخل کراؤں۔ اس کے بعد وہ اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے کہ میں ہی وافر آن ہوں۔ جس کو تو کبھی بلند پڑھتا تھا اور کبھی آہستہ تو بے فکر رہ، منکر نکیر کے سوالات کے بعد تجھے کوئی غم نہیں رہے

● حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب عالم دین کا وصال ہو جاتا ہے تو اس کا علم قیامت تک قبر میں اس کو ہمارے کرنے کیلئے مستحکم ہو کر رہتا ہے اور زمین کے کیزوں کو دفن کرتا ہے۔ (شرح الصمد، ص ۱۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعقیب کرتے ہیں: کہ روزہ اور قرآن شریف دونوں بندہ کیلئے شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ عرض کرتا کہ میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روک رکھا، میری شفاعت قبول کیجئے اور آپ کہتا ہے کہ یا اللہ میں نے رات کو اس کو سوئے سے روکا۔ میری شفاعت قبول

ہاں وہ ان کی شجاعت قبول کی جاتی ہے۔ (روام احمد و ان بی الدینا و الطیرانی فی التبریر والیا کہ: قال کج علی باسروہ سلم)

مولوی محمد زکریا سہارنپوری دیوبندی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

بعض روایات میں آیا ہے کہ قرآن مجید جو امر وکی مشکل میں آئے گا اور نہ لگے گا کہ ہوں جس نے تجھے را توں کو چکایا اور دن کو پیا سار کھا۔

(تہذیبی نمائندگی کے طور پر ۲۰۲۳ء میں طبع شد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 اے ہاک! ایسا شفع ہے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (درود، یعنی حجاب، والکام مطب لاہور)
 اس لئے.....!

ماہ و سال کا منتقل ہو کر یثرب و اکرام و کرامت بارگاہِ غوثیت میں حاضر ہوتا کوئی حمید
۔۔۔ بلکہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر علماء عظام و اولیاء کرام اس بات
شاید ہیں۔ جیسا کہ صاحب ہجرت الاسرار مولانا الدین ابی الحسن علی بن یوسف النشائی الحنفی
علیہ السلام اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی تصانیف میں نقل فرمایا ہے۔
آپ کے صاحبزادے شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی
ہی ایسا مہینہ نہیں تھا جو میرے والد کی خدمت میں حاضر ہوا ہو۔ اس سے پہلے کہ بلال
اگر تقدیر الہی میں اس ماہ کے دوران کوئی حادثہ نمودار ہوتا لکھا ہوتا اور کسی نقصان شدید
ہوتا یا کسی انعام و نعمت کے ظہور ہونے کا وقت ہوتا تو ان حالات کو آپ پر روز روشن کیا

شرح آگاہ کر دیا جاتا تھا۔

ایک دفعہ چند ایک مشائخ وقت سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں
ہجرت۔ یہ واقعہ آخر روز جمعہ ماہ جمادی الاخریٰ ۵۶۰ھ کا ہے۔ شیخ مشکو فرما رہے تھے کہ
خواص صورت نو جوان اندر آیا اور اس نے سلام کیا اور بتایا کہ میں ماوراء النہر (رحب) آیا ہوں
آپ کو مبارک باد کہوں۔ میرے وہاں عوام الناس کو بہت خوشیاں اور راتیں میسر ہوں
کہتے ہیں اس سال سارا رجب ہر ایک کیلئے مسرت و جاں بخشی لاتا رہا۔ ایک دفعہ میری
آخری اقرار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ایک مکروہ اور بد صورت انسان کی شکل
دیکھائی دیا۔ ہم بھی حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے اس نے آئے
السلام علیکم یا ولی اللہ کہا اور بتایا کہ میں ماہ شعبان ہوں۔ میری ہفتہ میں کھانا ہے کہ اس
دوران بغداد میں بڑی تباہی نازل ہوگی، قبائز میں قتل پڑے گا اور خراسان میں تلواریں
چٹا نچا لیسے گی واقعات و حادثات رونما ہوں گے۔

ایک بار جناب غوث الاعظم ماہ رمضان میں بیمار ہو گئے۔ ہم آپ کی خدمت
پہنچے تھے اس مجلس میں شیخ علی بن ابی بنی اللہ ابو یوسف عبد القادر سیہروردی بھی حضرت کے
پہنچے تھے دوسرے مشائخ بھی مجلس میں موجود تھے ایک روشن شکل نو جوان جس کے چہرے
بڑا وقتہ تھا آیا اور کہنے لگا "السلام علیک یا ولی اللہ" میں ماہ رمضان ہوں، میں آپ سے دعا
طلب کرنے حاضر ہوا ہوں، میں اس ماہ آپ کو اوداع کہنے کا خواہاں ہوں، کہتے ہیں
سال آپ واصل بحق ہوئے اور رمضان سے پہلے ہی (یعنی صفر) داعی اجل کو لبیک کہا۔

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزاز اور شیخ ابو حفص عمر بکائی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے
کہ ایک دفعہ شیخ سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہاتھوں میں میر کر رہے تھے اور آپ
اہل مجلس کے سرور پر تھے تو آپ نے فرمایا: جب تک آفتاب مجھے سلام نہ کرے ظہور
ہوتا۔ ہر سال اپنے آفتاب سے پہلے میرے پاس آتا ہے اور مجھے اہم واقعات سے آگاہ
ہے۔ اسی طرح ماہ و ہفتہ میرے پاس آکر سلام کہتے ہیں اور اپنے دوران جو چیزیں رونما

ہیں مجھے آگاہ کرتے ہیں۔ (زبدۃ الآلاء و النعم ۸۸۲۸ طبع لاہور، اشرفیہ عبدالحق محدث دہلوی)
ابو القادر محدث نعت حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ غوثیہ
اپنے اس مقام کی طرف اشارہ کیا ہے۔

و ما منہا شہور او دھور

تسر و تنقضى الا انالی

وتخبرنی بما ہائی و یجوزی

وتعلمنی فاقصر عن خدائی

میںے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں۔ بلا شک میری پاس حاضر ہوتے
واقعات مانہیں اور آئندہ کی مجھے اطلاع دیتے ہیں۔ (مکروہ) کج بخشی چھوڑ دو۔
(امید غوثیہ شرح مؤلف نمبر ۵۶ طبع لاہور ۱۳۵۵ھ)

امام احمد رضا پر طعن کرنے والو!

شیخ عبد القادر جیلانی، شیخ عبد الوہاب بن شیخ عبد القادر جیلانی، شیخ ابوالقاسم عمر بن

ابو حفص عمر اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم کے متعلق کیا حکم ہے؟

ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ ہونا جدید اور دشمن سے آگے ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہ غوث الاعظم رحمۃ
اللہ علیہ ہیں ہے جہالت کے سوا کچھ نہیں۔ مندرجہ ذیل خواہد اس پر دال ہیں۔

نہتم اللہ میں حضرت شاہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ شیخ سیدنا رزوق قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے
میں کہتے ہیں: قصیدہ جیلانی کی طرز پر ان کا ایک قصیدہ ہے۔ (بیان اللہ میں نمبر ۲۰۶ طبع کراچی)

حضرت عبد القادر جیلانی قصیدہ غوثیہ کے آخر میں فرماتے ہیں:

انا الخلیفی کی الدین امی و المانی علی راس الہدای

عبد القادر المشہور امی و ہدی صاحب الیمین اکھیل

عارف کامل محمد فاضل کاغذی رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ غوثیہ کی شرح "نور غریب" لکھی جو کج کج صادق
۱۳۰۶ھ میں طبع ہوئی۔ سال تصنیف ۱۲۰۸ھ ہے۔

حضرت ابو الفرج محمد فاضل الدین بن مالکی (م ۱۱۵۱ھ) نے بیان الاسرار کے نام سے عربی میں قصیدہ
شرح لکھی جو کہ نہایت ہی بیسودا اور علمی شرح ہے۔

نور اللہ میں سے شاہ محمد غوث قادری لاہوری (م ۱۱۵۳ھ) نے شرح قصیدہ قرینہ (فارسی) میں لکھی

عبادت نمبر ۱۰: دائرہی منڈانے اور کترہانے والا فاسق معلن ہے۔ اسے امام بنانا ہے۔ فرض ہو یا تراویح کی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں اس پر غضب اور اقل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں۔ اور قرآن حکیم میں اس پر لعنت ہے۔

(احکام شریعت صفحہ نمبر ۱۷۳)

الزام نمبر ۹: قرآن کریم میں دائرہی منڈانے والوں پر لعنت کا ذکر نہیں اور حدیث میں غضب اور ارادہ قتل کا ذکر ہے۔ (نحوہ باللہ) یہ احمد رضا کا بالکل جھوٹ ہے۔ (رضا خانی دہلی صفحہ نمبر ۱۵۵)

جواب: دائرہی ایک مشیت تک بڑھانا اور رکھنا یا اتفاق فقہاء واجب ہے اور اس سے اس سنت و مستحب تاؤنیکہ مد شہرت اور انگشت نمائی اور تشویش نہ پہنچے۔ اور قتل منہی پھر سے تراویح یا منڈانے یا اتفاق حرام کسی کے نزدیک جائز نہیں۔ اور فی نفسہ دائرہی کا بڑھانا اور رکھنا مؤکدہ متواترہ قدیر ہے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی۔ اور تارک واجب بلا عذر شرعی عتاب ہے اور مثلاً تارک سنت مؤکدہ کا ہا اتفاق گمراہ۔

رد المحتار میں ہے:

• تارک کھانا بست و جبب التضرع و اللوم۔

سنت مؤکدہ کا تارک مستحق گمراہی و قاتل مذمت ہے۔

• السنن الموكدة القريبة من الوجوب التي يضلل تاركها لان الاستخفاف بالدين۔

سنت مؤکدہ و قریب واجب کے ہے اس کے تارک کو گمراہ کہا جائے گا کیونکہ چھوڑنا دین کی حقارت ہے۔

• سنة موكدة في حكم الواجب و صرحوا بفسق تاركها و تعزيره سنت مؤکدہ واجب کے حکم میں ہے اور (فقہاء) نے تصریح فرمائی ہے کہ

یہ اس تقدیر پر ہے کہ جب واجب اور سنت کو خفیف اور حقیر جان کر نہ ترک کرے۔ اور سستی و کاہلی کے ترک کرے ورنہ صورت استخفاف میں اس پر حکم کفر یا کفر بالاتفاق اور اب فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا تارک سنت کا فرد حقیقتاً ملعون اور صورت میں بھی اس پر تعلیلاً لعنت وارد اور تحت حدیث منقولہ۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سنة لعنتهم و لعنهم الله و كل من يجاب الزائد في كتاب الله و المكذب بقدر الله و الذي يسلط بالجهل و روت له من اذله الله و يذل من اعزه الله و المستحل لحرم الله و المستحل من ربي ما حرم الله و التارك لمستحى۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخصوں کو میں نے لعنت کی اور اللہ ابھی ان کو لعنت کی۔ اور سب نبی مستجاب الدعوات ہیں۔ اول قرآن شریف میں بڑھانے والا۔ دوسرے تقدیر کو بچھلانے والا۔ تیسرے زبردستی غالب آنے والا یعنی کلام کہ جس کو اللہ وال نے ذلیل کیا اسے عزت دے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اسے ذلیل کرے۔ چہر حلال جائے تھے والا اللہ تعالیٰ کے حرام کو۔ پانچویں میری اولاد کی بے حرمتی کرنے والا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ چھٹے میری سنت کو ترک کرنے والا۔

ماہلی تارکی منہی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

التارك يستحق اي المعروض عنها انكارة او بعضها استخفافاً او غلة الالة فهو كالمر و ملعون و تاركها تهادفا او تكسفاً لا عن استخفاف فهو حاس و اللعنة عليه من باب التقليل انتهي۔

میری سنت کو ترک کرنے والا یعنی تمام سنتوں سے منہ پھرنے والا یا بعض سنتوں سے ہٹا جان کر بے پروائی سے، پس وہ کافر اور ملعون ہے اور سنت کا چھوڑنے والا بے سستی کے بلکہ بطور خفیف جاننے کے وہ جہنم کا فرمان ہے اس پر لعنت بطور تشدد اور سیاست کے ہے۔

سنت سے ناپسندیدگی کا اظہار کرنے والے کے متعلق

امام قاضی ابویوسف حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

تفسیر روح البیان میں ہے۔

ذکر فی مجلس ابی یوسف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

یحب الفرع فقال رجل ان لا احبہ فاقضی ابو یوسف بقتلہ۔

ترجمہ: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کہو کا ذکر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پسند فرماتے تھے ایک شخص بولا میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ امام ابویوسف نے اسے قتل کا فتویٰ دیا۔

امول فقہ کا علم رکھنے والے پر یہ بات حنفی نہیں کہ آیات و احادیث کے علوم وغیرہ سے بھی مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

ابن جوزی نے قاضی ابویوسف سے روایت کیا ہے کہ قاضی صاحب نے اپنی کتاب المستدرک فی الاصول میں اپنی سند سے جو صالح بن احمد بن حنبل تک پہنچتی ہے روایت کیا ہے کہ صالح نے اپنے والد احمد بن حنبل سے کہا کہ بعض لوگ ہم پر اہرام لگاتے ہیں کہ ہم یزید کے حمایتی ہیں تو امام احمد نے فرمایا کہ بیٹا کیا کوئی اللہ پر ایمان لانے والا ایسا بھی ہوگا جو یزید سے دوستی کا دم بھرے؟ اور میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر اللہ نے اپنی کتاب میں یزید پر لعنت کی ہے؟ فرمایا ان آیات میں قہل عیسم ان تولیتہم ان یفسدوا فی الارض و یقطعوا اوصافکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم و اعصم ابصارہم (سورہ بقرہ آیت ۲۵، ۲۶) "قہل یکون فساد اعظم من هذا القتل"۔

(۱) ... (المواہق المحررہ صفحہ ۱۳۲)

(۲) ... (طبیب کریم اور جید صوفیہ ۱۳۴، ۱۳۵)

شیخ لاہور قادری محمد شبیر رح مدنی

صفاوی کتب خانہ
مدنی کتب خانہ

دیکھیے! قرآن حکیم میں صراحۃً یزید پر لعنت کا حکم نہیں ہے مگر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کی وہ آیات اس پر منطبق کر کے اس کے عموم سے یزید کو مورد لعنت قرار دیا ہے۔ اسی طرح مندرجہ ذیل آیات قرآنی اور احادیث کے عموم سے امام احمد رضا بریلوی کے اسی کی تائید و توثیق ہوتی ہے۔

آیات قرآنی

- وما لکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانہوہا۔ (سورۃ انشاء آیت نمبر ۵۹)
- "اور رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں رک جاؤ"۔ (البیان)
- اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔ (سورۃ انشاء آیت نمبر ۵۹)
- "طاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی"۔ (البیان)
- لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۱)
- "بیشک اللہ کے رسول میں تمہارے لئے نہایت حسین نمونہ ہے"۔ (البیان)
- اولئک الذین ہدی اللہ فبہداهم اقتدہ۔ (سورۃ الاحقاف آیت نمبر ۹)
- "وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی تو آپ (نبی) ان کے طریقے پر چلیں"۔ (البیان)
- یا ایہ الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطن و من تتبع خطوات الشیطن لانیہ بالافحشاء والمنکر۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۵۸)
- "اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے گا تو (بیادہ) اسے بے حیائی اور برائی کا حکم دے گا"۔ (البیان)

احادیث مبارکہ

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں (امور) فطرت سے ہیں یعنی سنت

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا فتویٰ

سوال: داڑھی منڈانے والے امام کے پیچھے فجر و عصر کی نماز پڑھ کر عبادہ نماز کرنا اولیٰ ہے یا نہ کرنا عبادہ کا اولیٰ ہے۔

جواب: فاسق کا امام بننا حرام ہے اور اس کے پیچھے اگر کوئی نماز پڑھے تو بکراہت تحریرہ اور ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس کا ثبوت کفر ہو جائے تو ہرگز نماز نہیں ہوتی۔ اولیٰ تو اس کے پیچھے پڑھے اور اگر پڑھ لی ہے تو عبادہ کر لینا اچھا ہے۔ بعض اقبام کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر اور فجر کے بعد بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کاں منبر نمبر ۲۷۸ طبع لاہور)

علمائے غیر مقلدین کے فتاویٰ

سوال: ایک آدمی جان بوجھ کر داڑھی منڈوا رہا ہے ایسے آدمی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ شخص فاسق ہے اور فاسق کو قصداً امام نہیں بنانا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اجعلوا الکعبۃ کعبۃ کفر۔ اگر وہ نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں فتن کا خوف نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے۔ اور اگر کوئی پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ ("صحیح" دہلی جلد ۹ ص ۴۷ نمبر ۱)

متفق عبد اللہ رحمائی غیر مقلد کہتے ہیں:

اگر بے داڑھی سے یہ مراد ہے کہ وہ داڑھی منڈا رہا ہے۔ تو اس کو ہرگز امام نہ بنانا چاہیے کہ وہ فاسق ہے۔ ("صحیح" دہلی جلد ۹ ص ۴۷ نمبر ۲)

سوال: داڑھی منڈانے یا کتر دانے والے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اتفاقاً طور پر ایسا امام کہیں نماز پڑھا رہا ہو یا عارضی طور پر امام بنا دیا گیا ہو تو اکتدائہ کر لینی چاہیے۔ تاکہ ملت میں انتشار پیدا نہ ہو۔ ہاں مستقل طور پر ملت کے خلاف چلنے

امام نہ بنانا چاہیے۔ اور ہمیشہ کیلئے اس کی اکتدائہ کرنی چاہیے۔
(("تراجم فی ظہر" جلد ۱ ص ۴۷ نمبر ۱))

ابن حبیہ کہتے ہیں:

حسن ابن حبیہ میں یہ حدیث مروی ہے کہ قاضی مومن اکا امام نہ بنے۔ سوائے اس کے عالم کا ذریعہ یا امامی اس کو مجبور کرے۔

ان کا اتفاق ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

جو لوگ فاسق امام کے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول رالیت کرتے ہیں۔ (الکونین ص ۱۱۱ نمبر ۱۰۱)

تفسیر:

لہذا کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک بازاری عورت طوائف کا بیٹا ہیں سے زید کی طبیعت علم کی طرف مائل تھی حتیٰ کہ وہ عالم ہو گیا تھا اور اس کے پیچھے پڑھتا ہے یا نہیں کیونکہ اس کے والد کا پتہ نہیں کہ کون تھا۔ نیز تو جروا

لہذا: نماز جائزہ دینے میں تو کلام نہیں بلکہ جبکہ وہ عالم ہو گیا کہ عقیدہ کاسنی ہو اور کاسنی کے پیچھے نماز کی نہ ہو تو وہ امامت کا مستحق ہے جبکہ حاضرین میں اس سے زیادہ کسی کو امام قرار دینا عبادت کا علم نہیں۔ کما فی الدر المختار وغیرہ۔ (مکمل شرح منہج ص ۱۰۳ طبع لاہور)

واب: مصنف رضا خانی مدہب نے خط کشیدہ منظر چھوڑ کر مکمل عبارت نقل کی ہے۔ اس رقم تھا کہ اگر میں نے مکمل عبارت نقل کر دی تو میری فریب کاری اور دھوکا دہی آشکارا ہو جائے گی کیونکہ یہ مسئلہ تو حنفیوں کی مشہور کتاب فتاویٰ شامی، درمختار اور فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں بھی موجود ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

الدر المختار میں ہے۔

وسکرہ اعمادہ عبد و اعوانی و فاضل و اندھنی و مبتدع

وولد الزلی هذا ان وجد غیرهم والا فلا کراهة۔ (فتاویٰ رضویہ نمبر ۲۷۷)

جلد اول ص ۱۰۷

ترجمہ: اگر وہ ہے امامت غلام کی و بیانی اور قاسمی کی اور انہوں نے اور حد کفر تک پہنچنے والے۔ بدعتی کی اور ولد اثرتا کی جبکہ ان کے علاوہ کوئی اور امامت کا مستحق موجود نہ ہو تو وہ بلا کراہت اس کی امامت درست ہے۔

مفتی عزیز الرحمن دیوبندی کا فتویٰ

سوال: جس شخص کے باپ کا حال معلوم نہ ہو کہ کون تھا کیا وہ مسجد کا مستقل امام ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: اگر وہ خود لائق امام بنانے کے ہے مثلاً مسائل نماز سے واقف ہے اور قرآن مجید پڑھتا ہے اور فسق و فجور سے محتجب ہے تو وہ امام بنایا جاسکتا ہے شای میں تصریح ہے۔ کہ اگر وہ اثر خود صالح و عالم وغیرہ ہو تو اس کی امامت بلا کراہت صحیح ہے۔ فتاویٰ

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۰۰ تا ۲۰۱ شریعتیہ ادارہ دہلی)

سوال: شخص ولد اثرتا (جواد کان اسلام سے پورا و الف ہو اور بائبل پر بیڑ گار ہو) اعتقاد امامت شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب: امامت انہی بلا کراہت درست ہے (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۳۱۵، ۳۲۶، ۳۲۷ جلد ۲)

مولوی عبد الجبار غزنوی غیر مقلد کا فتویٰ

سوال: ولد اثرتا کی امامت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: ولد اثرتا کی امامت جمہور کے نزدیک صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں: کہ جمہور بھی امامت ولد اثرتا کی صحت کے قائل ہیں۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کو ہمیشہ کیلئے امام بنانا سمجھتے تھے۔ (فتاویٰ غزنویہ صفحہ نمبر ۹۷ مطبوعہ انڈیا)

مرتب نمبر ۲۲

مسئلہ: کتے کا پروانہ ناپاک نہیں۔

ترجمہ: صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے۔ بلا ضرورت پالنا نہ چاہئے کہ رحمت کا (کونکس آتا)۔ (فتاویٰ رضویہ صفحہ نمبر ۲۷۷ مطبوعہ انڈیا)

امام نمبر ۱۰: امام احمد رضا بن علی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کتے کا گوشت اور پانچاں (اب ہے)۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۶ جلد اول)

وابینہ: تارکین کرام!

”مفتی رضا خانی مذہب“ جائز نہیں بلکہ اہل ہے جس میں اردو کی ایک سٹیس مہارت بھی سمجھنے کی اہلیت نہیں۔ اسے علامہ کہنا علم کی توہین ہے صحیح فرمایا: حضور پورہ نور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

- ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويكثر الجهل۔ (مطالعہ صفحہ نمبر ۲۷۷)
 - علماءهم شر من تحت اديم السماء۔ (مکتبہ صفحہ نمبر ۲۷۷)
- بلاشبہ مولوی سعید احمد ان احادیث کا مصداق ہے۔

مسئلہ: حرام جانوروں کی دو قسمیں ہیں۔

نخس۔

نخس العین۔

کتا نخس العین نہیں۔ اس کا خشک جسم کسی پاک چیز سے مس ہو تو اسے ناپاک نہیں کرتا۔ البتہ جسم پر تری یا نجاست وغیرہ لگی ہو یا وہ اپنا لعاب کسی کو لگائے تو نجس کر دے گا کیونکہ اس کا لعاب پینے وغیرہ نجس ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

کتا جب کسی انسان کے عضو یا کپڑے کو منہ سے کھڑے تو اس وقت تک نجس نہ ہوگا

جب تک ترقی کا اثر ظاہر نہ ہو جائے کتا غصہ میں کائے کیلے کپڑے پہنا رہے۔

(فتاویٰ انگیری ص ۳۸ جلد اول مطبوعہ پشاور)

جب کتا مسجد کی چٹائی پر سو جائے اگر شگ ہو تو نجس نہیں کرے گا اور اگر تر ہو کر چٹائی پر بچا ست کا اثر ظاہر نہیں ہو گا بھی نجس نہیں ہوگی۔ اسی طرح فتاویٰ حاشیہ نجس میں ہے۔

(فتاویٰ انگیری ص ۳۸ جلد اول مطبوعہ پشاور)

مولوی اشرف علی قانوی دیوبندی "مبشقی زبیر" میں لکھتے ہیں:

"کتے کا لعاب نجس ہے خود کتا نجس نہیں۔ سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن کو چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیا۔ اس اگر کتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اور بارس ہے۔ (مبشقی زبیر ص ۳۸ جلد اول مطبوعہ پشاور)

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ

سوال: مبشقی زبیر میں یہ تحریر ہے کہ کتے کا لعاب دھن ٹاپا پاک ہے اور تمام جسم پاک ہے یہ کیونکر ہے؟

جواب: کتے کے بارے میں یہ قول صحیح ہے کہ وہ نجس الحین ہے مثل خنزیر۔ کتے نہیں ہے۔ اس لئے سوائے اس کے لعاب دھن کے وہ تمام پاک ہے۔ پس مسئلہ مبشقی زبیر کا صحیح اور مفتراہ ہے جیسا کہ در مختار میں ہے واعلم انه ليس الكلب نجس الحين عند الامام و عليه الفتوى الى ان قال ولا خلاف في نجاسة لحمه و مله و شعره و في اشاعي وقوله ولا خلاف في نجاسة لحمه و لانه لا يقدح في نجاسة سائر المتولد من لحمه الخ (مزیہ الفتاویٰ ص ۳۸ جلد اول فتح کراچی "مفتی محمد شفیع دیوبندی")

مفتی عزیز الرحمن دیوبندی مفتی انوار الدار العلوم دیوبند کا فتویٰ

سوال: کتے کا تھوک اگر کپڑے کو لگ جائے تو نماز کیلئے اس کا دھونا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: کتے کا لعاب نجاست غلیظہ ہے اگر مقدار درہم سے زیادہ کپڑے کو لگ جائے تو نماز کیلئے دھونا اس کا فرض ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۳۸ جلد اول مطبوعہ پشاور)

قد اراد..... حق منصفیٰ اور کیجئے!

جو نابینا نگہات امام احمد رضا بریلوی کے حق میں استعمال کئے ہیں وہی فقہاء احناف ملانے کی وجہ سے استعمال کیجئے۔

مذہب رضا خانی مذہب "درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی جوائی کا فتویٰ"

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں:

میں نے خود یکساں دس میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی اس کی شعیہ تھی اس کا ... اس وقت تک شہر ایا تھا اس ہر چلنے سے کرتی وہ دور آؤ تھی بچاڑ دیتی اور سینے پر چڑھ کر ... (رضا خانی مذہب ص ۳۸ جلد اول) (مذہبات اعلیٰ حضرت ص ۳۸ جلد اول مطبوعہ پشاور)

امام احمد رضا بریلوی ترک عادت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے راہ میں لڑکھلایا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کی موت پر توحہ کر رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسخ فرمایا اور اسے دفرمایا میر کر، وہ اپنے حال میں ایسی ہے خبر تھی کہ اس کو نہ معلوم ہوا کون فرما رہے ہیں، وہ اب دے کر آپ تشریف لے جائیں مجھے میر سے حال پر چھوڑ دیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے بعد میں لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسخ فرمایا تھا، گھبرائی اور رادہ پادہ ہوئی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہ ہوا کہ حضور مسخ فرما رہے ہیں۔ میں اب صبر کرتی ہوں، ارشاد فرمایا میر بھئی عی بار کرتی تو ثواب ملتا پھر تو صبر آجی جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی صبر کرے تو ہو سکتا ہے۔

امام ہمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شمس بچی کی مش ہے کہ اگر اس کو دودھ پلاتے ۱۱ زبان ہو جائے گا اور پتار ہے گا اور اگر چھڑاؤ دھوڑ دے گا۔ اس کے بعد اپنا ذاتی مشاہدہ نقل فرماتے ہیں

میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیف تھی اس دور اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چھ منٹ کرتی وہ زور آور تھی بچھاڑ دیتی اور سینے پر چڑھا دودھ پینے لگتی۔

اتفاقاً نظر پڑ جانا اور عمر کا اعجاز ہو جانا امر واقع ہے اور اتفاقاً کسی پر نظر کا پڑ جانا قابل مواخذہ نہیں۔

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچانک نظر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اپنی نظر پھیر لو۔ یعنی اچانک نظر پڑ جانے پر مواخذہ نہ ہوگا۔ (سنن دارمی صفحہ نمبر ۳۹۹ حرم) (طبع کراچی)

• حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جو نظر قصد ادا کی جائے وہ حرام ہے اگر بے اختیار پڑ جائے تو حرام نہیں مگر دوسری بار نظر ادا حرام ہے۔ (کیسے سعادت صفحہ نمبر ۳۹۸ طبع لاہور)

تمکین ہے کہ مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ گاؤں سے جس گھر میں ٹھہرے ہوں وہ ان کے سریر میں یا سوسپن میں کا گھر ہو اور آپ کے قریب مرد بیٹھے ہوں اور ضعیفہ راؤ اور بیٹھی ہو اور اس کی لڑکی آپ کے قریب سے گزر گئی ہو اور اسی نے اپنی ماں کے پاس جا کر یہ حرکت کی ہو اور آپ کی اتفاقاً نظر پڑ گئی ہو۔ بعد میں آپ نے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں سے دریافت کیا ہو تو انہوں نے یہ حالت بیان کی ہو۔

اور مشہور قاعدہ ہے۔

”اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال“

معلوم ہوا کہ ”مصنف رضا خانی مدہب“ نے جو اس واقعہ سے باطل اور اہم کی جگہ تک تیار کی تھی اس احتمال نے اس کا خاتمہ کر دیا۔

مسلمان سے بدظنی گناہ کبیرہ ہے

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ أَثَمٌ

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔“ (البیان)

علامہ قرطبی فرماتے ہیں: کہ آیت میں ظن سے مراد تہمت ہے۔

(البیان لا کام القرآن صفحہ نمبر ۳۳۱ جلد ۱)

حضرت نور علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”کہن خدائی نے مسلمانوں کا خون، مسلمانوں کا مال اور مسلمانوں کے حق میں بدگمانی

۱۰ بیچوں چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (کیسے سعادت صفحہ نمبر ۳۹۸ مطبوعہ ہزار ماہ فرالی)

مگر مذکورہ عبارت پر مصنف رضا خانی مدہب کا بے بنیاد اور جاہلانہ تبصرہ خود اس کی ہالت اور بد بظنی پر دال ہے۔ شش مشہور ہے۔

”جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے“

اور یہ بھی پڑھیے

(مولوی رشید احمد گنگوہی) نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی مار نیور میں بہت رذائیں مرید تھیں۔ ایک بار سہارنپور میں کسی رذی کے مکان پر ٹھہرے وہ سب مرید بڑیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رذی نہیں آئی میاں صاحب نے لے کر لگائی کیوں نہیں آئی۔ رذیوں نے جواب دیا ”میاں صاحب ہم نے اس سے پیچھا کیا کہ بل میاں صاحب کی زیارت کو۔ اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور بہت درسیہ ہوں میاں صاحب کو کیا متدکھاؤں۔ میں زیارت کے قابل نہیں، میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا۔ چنانچہ رذیاں اسے لے کر آئیں۔ جب وہ آئے تو میاں صاحب نے پوچھا ”جی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟ اس نے کہا حضرت روسیاسی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب نے ”جی تم شرماتی کیوں ہو کرنے

وہاں علی جلال آبادی تو حیدری میں غرق تھے۔ (مولوی ظہیر احمد سہارنپوری دیوبندی) (مذکورہ رشید گنگوہی)

۱۳۲۱ جلد دوم

والا کون اور کراٹے والا کون وہ تو وہی ہے "رغزنی یہ سن کر آگ بگولہ ہو گئی اور خفا ہو کر کہا "لا حول ولا قوۃ" اگرچہ میں رو سیاہ و گنہگار ہوں مگر ایسے ہر کے منہ پر چوٹاب بھی نہیں کرتی۔" یہاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہے گئے اور وہ اٹھ کر چل دی۔

(تذکرہ رشیدی صفحہ نمبر ۲۳۲ مصداق مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء)

عبارت نمبر ۲۳: عودت کا ذبیحہ چاتر ہے جبکہ ذبیحہ کی طرح پر کر سکتے ہیں وہی کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ نام الہی عزوجل جلالہ لے کر ذبح کرے یہ بھی اگر واقعی کوئی نصرانی ہو نہ نہجری و ہر یہ جیسے آج کل کے عام نصاریٰ ہیں۔ کہ نہجری کلمہ کو مذہبی اسلام کا ذبیحہ مردار ہے نہ کہ ہڈی نصرانیت کا ذبیحہ نصرانی، وہابی و یوہندی وہابی غیر مقلد، قادیانی چکڑالوی، نہجری ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الہی لیں اور کیسے ہی متقی پر بیزار نہ بنے ہوں کہ یہ سب مرتد ہیں "ولا ذبیحۃ لمرتد" ہاں غیر نصرانی یعنی انصاریہ کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ ضروریات دین سے کسی شے کا منکر نہ ہونا اس کے منکر راہی و غیرہ کو مسلمان چاہتا ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ادکام شریعت صفحہ نمبر ۳۳ طبع کراچی)

جواب: امام احمد رضا بریلوی اور علمائے اہلسنت کی تحقیق کے مطابق بعض علمائے دیوبند کی تصانیف میں ایسی عبارات موجود ہیں جو کہ حقیقی رسالت پر مبنی ہیں۔ ہر ممکن طریقہ سے انہیں ان عبارات سے آگاہ کیا گیا اور توجہ دلائی گئی کہ وہ ان عبارات سے رجوع کریں اور خدا کے حضور توبہ کریں۔

اب بھلائی تو اسی میں تھی کہ وہ ان عبارات سے رجوع کرتے اور مولانا احمد رضا کے احسان مند ہوتے مگر انہوں نے تاویلات باطلہ سے کام لیتے ہوئے ان عبارات کو صحیح و درست ثابت کرنے کی کوشش و سعی کی اور مولانا کے حق میں نازیبا کلمات کہے۔

امام احمد رضا نے بحیثیت مفتی سلف الصالحین کی پیروی کرتے ہوئے کفریہ عبارات کی وجہ سے ان پر فتویٰ کفر لگایا۔ اور اس میدان میں وہ اس کیلئے ہی نہ تھے۔ بلکہ علمائے حرمین شریفین اور برصغیر پاک و ہند کے علمائے اہل سنت نے بھی مولانا احمد رضا کے فتویٰ کی تائید و

ان کی ہے

سلف الصالحین کے اقوال

• عمر بن سحون فرماتے ہیں کہ علماء کا اجراع ہے کہ شاتم نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و آپ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وعید جاری ہے اور امت مسلمہ کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے۔ (الاشیاء صفحہ نمبر ۲۹۳ جلد ۲، اردو)

قاضی عیاض مالک اندلس فرماتے ہیں:

• صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کے علماء و آئمہ کا اجماع رہا ہے کہ جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے یا تنقیص شان کرے اسے قتل کر دیا جائے۔ (ایضاً)

• ابو بکر بن منذر فرماتے ہیں کہ عالم اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے وہ قتل کر دیا جائے۔ (الاشیاء صفحہ نمبر ۲۹۳ جلد ۲، اردو)

یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ جب دیوبندی عوام کے سامنے ان کے علماء کی کفریہ عبارات پڑھ کر سنائی جائیں تو وہ توبہ توبہ کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان عبارات کو نہیں مانتے۔ اس لئے ان کا ذبیحہ حرام نہ ہوگا۔ مگر تعجب ہے دیوبندی حضرات پر کہ علمائے اہلسنت کو "شُرک باعین" اور خدا جانے کن الفاظ سے پکارتے ہیں اور پھر ان کے پیچھے نمازیں بھی پڑھ لیتے ہیں اور ان کا ذبیحہ بھی کھا جاتے ہیں۔

ہاں اگر کوئی قصاب ان عبارات سے واقف ہے اور ان کو صحیح تسلیم کرتا ہے تو بلاشبہ اس کا ذبیحہ حرام ہوگا۔ اور اہل سنت کو بچانا لازمی و ضروری ہوگا۔

عبارت نمبر ۲۵: نماز میں احتلام آجائے اور منی باہر نہ آئی کہ نماز قائم کر لی اس کے بعد اتاری تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہو گئی۔ (فتاویٰ رضویہ)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵ حصہ اول)

جواب: یہ ایک فقہی مسئلہ ہے کہ اگر اتفاقاً نماز میں احتلام ہوا یعنی غلبہ شہوت ہوا اور منی باہر نہ آئی اور نماز قائم کر لی (یعنی قطع کر لی) اس کے بعد تری تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہوگئی۔

اگر آپ کے پاس کتاب وسنت اور فقہ حنفی کی کوئی نفع اس کے خلاف موجود ہے؟ پیش کیجئے۔ لیکن..... انشاء اللہ..... قیامت تک پیش نہیں کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جن کا ایسا حسن انسان اور پتھر ہیں۔

جانب سن اور افواہی رقصیہ کی عبارت کے وہ الفاظ ہی بتائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھتے وقت شہوانی خیال قہقہہ لایا کرو۔ خدا والا..... درونگوئی اور بہتان تراشی کو چھوڑ دو کل خداوند قدوس کے حضور پیش ہو کر کیا جواب دو گے۔

عبارت نمبر ۲۶:

عزرائل: اگر وہابی نکاح پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں۔

ارشاد: نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے کہ نکاح نام باہمی ایجاب و قبول کا ہے۔ اگرچہ باسن پڑھا دے۔ چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے۔ لہذا احتراز لازم ہے۔ (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۲۵)، (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۷۳ احصاؤں)

جواب: اگر کوئی شخص مرغی یا اور کوئی خلال جانور ذبح کرنے لگے اور اس قدر تیز چھری چلائے کہ مرغی کی گردن جسم سے بالکل علیحدہ ہو جائے تو علمائے احناف کے نزدیک یہ فعل ناجائز ہوگا مگر مرغی کا گوشت حلال و طیب ہوگا۔

یا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دے تو اس کا یہ فعل کتاب وسنت کے خلاف ہوگا مگر طلاق واقع ہو جائے گی۔

اسی طرح امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص باسن یا وہابی (دوبندی) سے نکاح پڑھائے تو نکاح ہو جائے گا کیونکہ نکاح نام باہمی ایجاب و قبول کا ہے۔ لیکن وہابی (دوبندی) سے نکاح پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوگی اور گستاخ رسول کی تعظیم حرام ہے۔

حضرت ابراہیم بن کسیر: سے روایت ہے۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرع صاحب بدینہ فقد اعان علی عدم الاسلام۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۲۱ عربی)

کیونکہ علمائے دیوبند کی کتابوں میں ایسی عبارات موجود ہیں جو کہ تشبیہ رسالت پر مبنی ہیں اس لئے ان سے نکاح پڑھوانے میں احتراز لازم ہے۔

مگر مصنف رضا خانی مذہب کا اس عبارت پر جاہلانہ تبصرہ خود اس کی بنیاد پر وال ہے جو کہ اردو کی ایک عام فہم عبارت بھی سمجھنے سے قاصر ہے اور خط کشیدہ الفاظ کا قتل نہ کرنا یہودی فعل کا ارتکاب ہے۔ مصنف مذکور کے اعتراضات اس صورت میں صحیح و درست ہو سکتے تھے البتہ امام احمد رضا فرماتے کہ باسن یا وہابی کا پڑھایا ہوا نکاح نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ وہابی کی تعظیم کو حرام قرار دے رہے ہیں۔

امام احمد رضا دیوبندی کی عبارت کو مزید سمجھنے کیلئے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیے۔

سوال: اگر کوئی شخص مستند تعزیریوں کا ہو کہ ان سے مراد یں مانگے اور یہ بھی ظاہر کرے کہ اس میں امام حسین علیہ السلام موجود ہوتے ہیں۔ یا قبروں پر چادریں چڑھا دینا یا تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں اس کا؟

جواب: جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے ایسے سے نکاح کرنا و غیر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے رابطہ ضبط کرنا حرام ہے اگرچہ نکاح اس سے درست ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رشید صفحہ نمبر ۲۶، ۲۷، ۲۸ طبع کراچی)

عبارت نمبر ۲۷: (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) نے پھر فرمایا، میں نے بندہ کو قیام کرتے دیکھا میں اپنے پرانے مکان میں جس میں میرے بچے بھائی مرحوم رہا کرتے تھے مجلس میلاد پڑھ رہا تھا ایک بندہ سامنے دو ایڑ پر چپکا موزاب بیٹھا سن رہا تھا جب قیام کا وقت آیا موزاب کھڑا ہو گیا پھر جب بیٹھے وہ بھی چپے گیا اور بندہ تھا وہابی نہ تھا۔ حدیث ایسی ہے (تربہ) کوئی شخص باجماع کلمہ صفحہ نمبر ۲۲۲ حدیث ۴۷۷۷ مسطورہ کتبہ فیصاب بیروت (ابو الجلیل فیض انغریز)

ایسی نہیں جو مجھ اللہ کا رسول نہ جانتی، سو اسے کٹھن کرنا اور آپسوں کے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، نمبر ۲۷، ج ۳، ص ۳۷۲) (رضا خان نے یہ مرقعہ ۱۸۶۸ء میں لکھا)

جواب: معذرت رضا خانی بد مذہب نے حدیث نبوی کو چھوڑ کر اس سے پہلے کی عبادت نفس کی ہے اگر حدیث نبوی کو خود سے چھوڑے تو انہیں ملفوظات کی زیر بحث عبارت پر پابانہ نہ تھرو کر نے کی نوبت ہی نہ آتی۔

جن طرح انسان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام اور آپ کے دین و شریعت کی اطاعت و فرمانبرداری اور اقبال و قرب واجب و فرض ہے اسی طرح چاروں لوگوں کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطیع و فرمانبردار بنانا ہے۔ کیونکہ عبادت مندوں کا مغرہ انسانوں میں سے اہل ایمان کو حاصل ہوا ہے۔ اسی طرح حق سبحانہ و تعالیٰ نے بطریق انعام و طرق عادات تمام حیوانات کو آپ کا مطیع و متقا بنایا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کا ہر لمحہ میں حیوانات کا بطور مجرہ حضور کی تعظیم و تعالیٰ کے منقذ و واقعات کتب احادیث و سیر میں موجود ہیں۔

• حضرت سید و عالم محمد صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے یہاں استراحت (آرام) فرماتے تو وہ بکری خاموش نہ سکون اور آرام و چٹکان سے رہتی اور جب حضور باہر تشریف لے جاتے تو وہ بکری پریشان و بے قرار اور متوحش بن کر آہر آہر ماری ماری بکھرتی۔

(مدارج الملوٰۃ، ج ۱، صفحہ ۳۳۳، بطور کراچی، ناشر: مکتبۃ المدینہ، لاہور)

• حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک انصاری کے بارگ میں تشریف لے گئے وہاں بکریاں تھیں۔ انہوں نے حضور کو سجدہ (تعظیم) کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم زیادہ سزاوار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ فرمایا کسی بکری کو زیادتیں کہ وہ دوسرے بکری کو سجدہ کرنے لگے۔ (۱)۔ (مدارج الملوٰۃ، ج ۱، صفحہ ۳۳۳، بطور کراچی)

(۲)۔ (دلائل اللہ، ج ۱، صفحہ ۳۳۳، بطور کراچی)

حدثنا ابراهيم بن عبد الله بن ابي العزائم ثنا احمد بن ابي عمرو قال

حدثنا ابي موسى عن اسامة بن زيد عن محمد بن المنكدر عن سفيان قال
رأيت سفيان في البحر فالتفت لي روح منها فطرحتني في ملحة
لها الأسد: لقد كنتا: بأبنا الحارث إلا سفيان مولى رسول الله صلى الله عليه
وسلم افطأ رأسه الخ (دلائل اللہ، ج ۱، صفحہ ۳۳۳، بطور کراچی)

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد محفل ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کسی حیوان کا مورب بیٹھنا یا قیام تعظیم کرتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی مجرہ شمار ہوگا۔ اس پر بطور کراچی اس نے جہالت و حماقت کے اور کچھ نہیں۔

اور اگر کسی خبر لیجئے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجرینی نے فرمایا:

حضرت حمید بغدادی بیٹھے تھے۔ ایک کتا سامنے سے گزرا۔ آپ کی نگاہ اس پر پڑ گئی۔ اس قدر صاحب کمال ہو گیا کہ شہر کے کتے اس کے پیچھے دوڑے، وہ ایک جگہ بیٹھ گیا۔ سب کتوں نے اس کے گرد حلقہ باندھ کر مراقبہ کیا۔ (مدارج الملوٰۃ، ج ۱، صفحہ ۱۰۲، بطور کراچی)

مدارج الملوٰۃ، ج ۱، صفحہ ۱۰۲، بطور کراچی

مراتب، نمبر ۲۸: (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں: سید عالم شریف میں حضرت سیدی شیخ محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں وہیں مجلسوں میں تشریف لے جاتا تو گریہ فرمایا اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی کہ حضرت نے وقت واحد میں وہیں جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرمایا ہے یہ کیونکر ہو گا۔ شیخ نے فرمایا کہ کرشن گنیا کا فر تھا اور ایک وقت میں (بطور استدراج) کہی جگہ موجود ہو گیا۔ شیخ محمد اگر چند جگہ (بطور کراچی) ایک وقت میں ہو گیا تعجب ہے اس پر۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ج ۱، صفحہ ۱۱، بطور کراچی)

جواب: اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس طرح کا مجرہ نبی سے بطور پذیر ہوتا ہے۔ ویسی ہی کرامت ولی سے صدور پذیر ہو سکتی ہے۔ اور یہ کرامت و حاصل

کی چوٹی کو شور کرو جاتا ہے جس سے وہ امور خفیہ کو دیکھتا ہے۔ اور جب دل ناظر و منظر ہو جائے تو آسمان و زمین کی کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں رہتی۔ (مخبر غیبی صفحہ نمبر ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

• سنا کہ ابی اللہ جنت کو اسی دنیا میں دیکھتا ہے۔ اور فرشتوں اعلیٰ اس کے گوشہ دل اس کے ہمراہ رہتی ہے۔ بشرطیکہ وہ اس مقام کو حاصل کر لے۔ (مخبر غیبی صفحہ نمبر ۱۰۱)

(نوٹ): یاد رکھیں کہ ہر وہی کو یہ مقام حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ خاص اعلیٰ میں اولیاء اللہ کا ہے۔

عبادت نمبر ۳: ”مصدق رضا خانی مدظلہ“ نے احکام شریعت حصہ دوم صفحہ نمبر ۷۷ مطبوعہ کراچی کی ایک عبارت کا اقتضا ایک جملہ نقل کر کے تمام الناس کو دعوہ کرنے کا نام کو پیش کیا ہے۔ اس لئے اسکے جواب میں احکام شریعت صفحہ نمبر ۷۵ کی مکمل عبارت لکھ رہا ہوں۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ سورۃ فاتحہ و سورۃ اخلاص میں ہندو

عی کی تعریف ہے یا رسول کی بھی؟ میں تو جہاں سے ...

الجواب: سورۃ فاتحہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح مدح ہے۔

”الصراط المستقیم“ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما

عینہم القوت علیہم کے چاروں فرقوں کے سرور و اغیاء ہیں اور انبیاء کے سرور و محافظ علیہم علیہم السلام

و آلہ وسلم۔

شیخ محقق (عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ) نے اخبار الانبیاء میں بعض اوقات

مائی ہے جس میں انہوں نے نزارت کو نعت کر دیا ہے۔

(احکام شریعت صفحہ نمبر ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

پہنچ کر حاجی عبدالوہاب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

آپ سید جلال الدین بخاری بزرگ کی اولاد میں سے تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے

۱۔ سید محمود تھا۔ جن کے سید جلال الدین مخدوم چانیا راہیے تھے اور دوسرے بیٹے کا نام

۲۔ بزرگ تھا۔ جن کی اولاد سے شیخ عبدالوہاب تھے۔ جو بہت بزرگ اور علم و عمل و حال و

حال میں کامل تھے۔ سلوک کے ابتدائی زمانے میں آپ اپنے شیخ اور خضر مولوی صمد الدین

کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے فرمایا اس وقت دنیا میں دو عیسائی ہیں جو تمام نعمتوں

و افضل و اعلیٰ ہیں۔ لیکن لوگ ان کی قدر و منزلت نہیں جانتے اور ان کے حصول سے بھی

غافل ہیں۔

نعت اول تو یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارک مدینہ میں بہت

تیرا ہو رہا ہے اور لوگ اس سعادت سے کچھ نہیں اٹھاتے۔ دوسری نعت قرآن کریم ہے

”وہم اللہ ہے اور ہندو تعالیٰ اس کے ذریعے پیغمبر کسی واسطہ کے بغیر ظہور فرماتا ہے۔

لیکن اس نعت سے بھی غافل ہیں۔ شیخ کی اتنی بات سننے کے بعد آپ مجلس سے اٹھے اور

دورہ جانے کی اجازت مانگی۔ مجلس کے راستہ فوراً مدینہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ مدینہ منورہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحِ مقدس پر جاہری دینے کے بعد فوراً اپنے وطن

وہاں آ گئے۔ قتل کی اس وقت حالت بہت خراب تھی۔ اس لئے سلطان لودھی کے

نے میں دلی تشریف لے آئے۔ سلطان لودھی آپ کا بیٹا پیدا احترام کرتا تھا۔

آپ نے دوسری بار دہلی سے سفر کر کے حرمین شریفین کی زیارت کی۔ اور پھر نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے دہلی تشریف لائے۔ ۹۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا

قبر میں شاہ عبداللہ قریشی کے مقبرہ کے قریب ہے۔ (اخبار الانبیاء صفحہ نمبر ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰)

اگر بتول آپ کے مولانا احمد رضا کا یہ عقیدہ قرآن حکیم کے سراسر خلاف ہے۔
تو ذرا شیخ عبدالحق محدث دہلوی شیخ عبدالوہاب بخاری کے متعلق بھی ایسا
جنس دیں۔ کہ ان کے متعلق جناب کا کیا..... ارشاد ہو؟

اس کے علاوہ مولانا سبحان محمود اور مولانا محمد قاضی استاد دارالعلوم کراچی نے
الاجتہاد معتمد شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے
مندرجہ ذیل عبارت: "شیخ عبدالوہاب بخاری نے قرآن کریم کی ایک تفسیر بھی لکھی ہے
میں اکثر یکہ تمام قرآن کی تفسیر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہت و توصیف سے کیا ہے"۔
کے تحت کسی قسم کی حاشیہ آرائی نہیں کی۔ جس سے الظہر من الشمس ہے کہ ان
عالمانے دیندہ کے نزدیک بھی یہ عقیدہ قرآن کے خلاف نہیں۔

ذرا۔۔۔!

سنبھل کر ان کے متعلق بھی..... کچھ..... ارشاد فرمائیں اور انصاف کا مظاہرہ
کریں۔

عبارت نمبر ۳۱: اولیاء اللہ عالم الغیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے غیب رانی ان کے اقرار
وے دی ہے جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر سکتے ہیں۔ غیب کی بات معلوم کرنا اس
اختیار میں ہے۔ (الاسنن والعلیٰ مؤخر ۲۵۵)۔ (رضا خانی مذہب مؤخر ۵۰ ص ۵۰)

جواب: اگر نظام گھر میں یہ سوال کیا جائے کہ پاکستان کا سب سے بڑا خائن کون ہے؟
تو اس کے جواب میں مصنف رضا خانی مذہب کا نام لینا صحیح و درست ہوگا۔
قارئین کرام!

امام احمد رضا بریلوی کی تصنیف "الاسنن والعلیٰ" کا اوّل تا آخر غلط فہم مقام
تو مندرجہ بالا عبارت کا آپ کو کہیں نام و نشان نہیں ملے گا۔

ہاں! صفحہ نمبر ۲۰۵ پر مندرجہ ذیل عبارت مذکور ہے جس کا تعلق علم اولیاء سے نہ

جو شخص چاہے جس وقت چاہے جس آنکھ بات کو چاہے حضور بتا دیں گے۔ یہ ای
اس ہو سکتی ہے جو بالفعل آنکھ باتوں کو چاہتا ہو۔ اطلاع غیب اس کے ارادہ خواہش پر
لائی ہو کہ جب چاہے معلوم کر لے۔ اس (الاسنن والعلیٰ مؤخر ۲۰۵ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)
اچھے اس دعویٰ پر مولانا احمد رضا نے جتھے الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
ایا ہے جس کو "مصنف رضا خانی مذہب" شیر مادر کی طرح ہضم کر گئے نہ خدا کا خوف نہ
"ہاں اور..... اور.....!"

انسوس صد انسوس ان علما نے دیندہ پر جنہوں نے ایسے کذب و دروغ گوئی کے پسند
بالکے کراہی عاقبت خراب کی ہے۔

جتھے الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نبوت وہ چیز ہے جو نبی کے ساتھ خاص ہے اور نبی اس کے سبب اوروں سے ممتاز
وہ کئی قسم کے خاص ہیں۔ جن سے نبی شخص ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ جو امور اللہ عز و جل کی
مرقات اور ملائکہ و آخرت سے متعلق ہیں نبی انکے حقائق کا ایسا علم رکھتا ہے کہ اوروں کے
ان معلومات و فزونی تحقیق و انکشاف میں ان سے نسبت نہیں رکھتے۔ دوم یہ کہ نبی کیلئے
ان بات میں ایک وصف ہوتا ہے جس سے افعال خلاف عادت (جنہیں معجزہ کہتے ہیں)
آجاتے ہیں۔ جس طرح ہمارے لئے ایک صفت ہے کہ اس سے ہماری حرکات اور وہ
آتی ہیں جسے قدرت کہتے ہیں۔ سوم یہ کہ نبی کیلئے ایک صفت ہوتی ہے جس سے وہ ملائکہ
ہے جس طرح ہاتھ مارے کے پاس ایک صفت ہے جس کے باعث وہ اندھے سے ممتاز
چہارم یہ کہ نبی کیلئے ایک صفت ہوتی ہے۔ جس سے وہ آنکھ غیب کی باتیں جان لیتا
اللہ عز و جل علامۃ النبوت قافی فی صدر شرح المواہب۔ (الاسنن والعلیٰ مؤخر ۲۰۵ مطبوعہ لاہور)

نمبر ۳۲: عدیان توحید پر کلام کیجئے جن میں نصاریٰ بھی باوصف تثلیث اپنے آپ کو
اللہ عز و جل کا حریف فرماتے ہیں نبوت صرف اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے نہ اول سے پاک اور
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

شریک کرتے ہیں اور شرع (ف) مطہر ہے بھی ان کے احکام کو احکام مشرکین سے جدا فرمایا۔
 (ف) نصاریٰ صراحۃً حلیت کے قائل ہیں مگر تادیل کے ساتھ کہ شرع مطہر نے انہیں مشرک نہ ٹھہرایا اور ان کے شرکوں کے احکام میں فرق فرمایا۔ مگر وہابیہ اللہ رسول سے آگے بڑھتے اور پوری توحید لا الہ الا اللہ ماننے والے مسلمانوں کیلئے بات بات مشرک کا لفظ گڑھتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۸۷ طبع فیصل آباد)۔
 الزام نمبر ۱۱: تین خدا کا قائل مشرک نہیں۔ (دعا خانی مذہب ص ۷۷ نمبر ۴ ص ۷۷)

جواب: متوجہ بالا عبارت (تین) اور حاشیہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ تین خدا کا قائل مشرک نہیں سراسر باطل ہے۔ بلکہ ان عبارات میں فرقہ وہابیہ فقہیہ کا رد ہے کہ جو بات بات مسلمانوں کو مشرک کہہ کر پکارتے ہیں۔ فاضل نے یہی فرماتے ہیں۔
 نصاریٰ صراحۃً حلیت کے قائل ہیں مگر تادیل کے ساتھ نیز شرع مطہر نے انہیں مشرک نہ ٹھہرایا اور ان کے احکام میں فرق فرمایا مگر وہابیہ اللہ رسول سے آگے بڑھتے ہیں اور پوری توحید لا الہ الا اللہ ماننے والے مسلمانوں کیلئے بات بات پر مشرک کا لفظ گڑھتے ہیں۔

اور اعلیٰ علم پر یہ بات بھی نہیں کہ شریعت میں نصاریٰ کے احکام مشرکین سے جدا ہیں نصاریٰ کو اپنی کتاب کیا گیا ہے ان کا ذبیحہ حلال رکھا گیا ان کی عورتوں سے نکاح حلال۔ ارشاد

... انہم یحبون الذین امنوا من الذین قبلہم...

فما اشی سے منبر اور بسا ہے یہی اور اس کی طبیعت وہ اسے پر نفس غالب نہ ہو۔ کیونکہ نفس جب تک ان آفہ و حسد میں مشغول رہے اس وقت تک ان کی کدورت کے باعث عالم غیب کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اور وہ آفت اس سے ڈاکں ہو جاتی ہیں اور ان کا نفس وہ ڈاکں سے ہنسی کرتا کہ آفت ہوتی ہے تو وہ جواب جاتا رہتا اور پرہیز خانہ جاتے ہیں اور نفس اپنے عالم سے قریب ہو جاتا ہے اور کائنات سے کدورت کو وہ انہیں نظر آتی ہیں وہ جید و نفس آتی ہیں۔ مجاہد نفس اپنے تہہ کی صفائی کے باعث جناب غیب کو پہنچا دیتا ہے۔ اور ان کے جہاد معلوم ہو کر عقل ہو جاتے ہیں اور ان کے نفس کا کام نہ رہتا ہے پھر اس نفس کو وہ جہاد کی صفائی میں جو دروس انسانی نہیں رہتی۔ (محررات امام نزاری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۱۲ مطبوعہ لاہور۔ ثانی)

کی ہے۔

وطعام الذین اتوا الکتاب حل لکم و طعامکم حل لہم
 حصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین اتوا الکتاب من قبلکم۔

مولوی اشرف علی تھانوی ربوہ ہندی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

(یعنی یہ وہ ونصاریٰ) ان کا ذبیحہ (نفس) تم کو حلال ہے اور (اس کا حلال ہونا ایسا ہی ہے جیسا) تمہارا ذبیحہ ان کو حلال ہے۔ اور پارسا عورتیں بھی جو مسلمان ہو (تم کو حلال) اور جیسا مسلمان عورتوں کا حلال ہونا یعنی ہے اسی طرح پارسا عورتیں ان لوگوں میں سے۔
 (مجموعہ کتب سے پہلے کتاب آسمانی دینے گئے ہیں (تم کو حلال ہیں)۔
 (بیان القرآن جلد اول صفحہ ۲۱۳)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وغال جمہور الامۃ ان ذبیحۃ کل نصرائی حلال سواء کان من بنی
 عاب او غیرہم و کل ذلک اليهود۔ (تفسیر قرطبی صفحہ ۲۸۷ ج ۲)

احکام شریعت کی ایک عبارت

متوجہ ذیل احکام شریعت کی عبارت مولانا احمد رضا کے مسلک کی واضح دلیل ہے۔ اور ان تمام شک و شبہات کے ازالہ کیلئے کافی ہے جو شیطان بظن مصنف رضا خانی

سب لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کفار کچھ قسم کے ہوتے ہیں اور ہر قسم کی تحریف کیا ہے؟ اور صحبت کون سے کفار کی سب سے زیادہ مضرب ہے؟ بیٹا تو جہاد
 اور اب: اللہ عز وجل ہر قسم کے کفر و کفار سے بچائے کہ فرد قسم کے ہیں۔ اصل و مرتد اصل وہ فرد سے کافر اور کلمہ اسلام کا منکر ہے۔ یہ دو قسم ہے۔ مجاہدہ باقی مجاہدہ کہ علی الاطلاق کلمہ کا

ترجمہ: ”مومن کیلئے مناسب نہیں کہ کافروں کے ہدیے ان کی عید واسلے دن قبول کریں اور اگر قبول کر لیں تو انہیں واجب میں کچھ نہیں اور نہ ان کی طرف کوئی شے بھیجیں۔“

شرکین و بنود غیرہ سے ان کے تہوار کے روز ہدیہ قبول کرنے میں مندرجہ ذیل قبا حلیں ہیں۔

۱۔ شرکین و کفار سے دوستی کا سبب۔

۲۔ شرکین و کفار کی تعظیم۔

۳۔ شرکین و کفار کی رسوم میں شرکت اور معاونت۔

چونکہ تہوار کے علاوہ مندرجہ بالا عداوت کا ذکر نہیں۔ اس لئے امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ کفار و شرکین کوئی چیز دیں تو لے لو مگر تعظیماً نہیں بلکہ مال سودی نصیب غازی سمجھ کر اور اپنی غیرت ایمانی کو برقرار رکھو۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ“

(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! نہ بناؤ دوست میرے اور اپنے دشمنوں کو۔“ (البیان)

”وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ لَعَنَهُ اللَّهُ إِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ“

(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵)

ترجمہ: ”اور اگر تم میں سے کسی نے انہیں دوست بنایا تو وہ انہیں میں سے ہوگا۔“ (البیان)

”الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ يَجْعَبِ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ جَزَاءً لِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ“ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۹)

ترجمہ: ”اللہ تمہیں انہی لوگوں سے روکتا ہے جنہوں نے دین میں تم سے جنگ

کی۔“ (البیان)

حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ أَحْبَبَ إِلَى نَفْسِهِ مَعَ غَيْرِ أَهْلِ دِينِهِ“

یعنی یہ شرع کی حد سے تجاوز کرنا ہے کہ تو اس شخص کے ساتھ کھالے جو ترے دین میں سے نہیں۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۵۸ مطبوعہ کراچی: ۱۱، حضرت شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ)

• فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

وَبَخْرُوجِ النَّبِيِّ نَبْرُوزِ النَّبِيِّ لِمَا لَقِيتَهُ مِنْهُمْ فِي مَا يَقْعُونَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَبِشْرَافِهِ لِيَوْمِ النَّبِيِّزِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ بِشَرِيهِ لَيْلِ ذَلِكَ تَعْظِيماً لِلنَّبِيِّزِ وَبِإِهْدَايِهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ بِيَضَةِ تَعْظِيمٍ لِذَلِكَ بِتَحْسِينِ أَوَّلِ الْكُفَّارِ اتِّفَافاً أَنْتَهَى بِمَقْلُوبِ الضَّرُورَةِ۔

• صاحب درمختار فرماتے ہیں:

بقصد تعظیم کافروں پر گزشتہ روز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

• مفتی محمد شفیع رومی ہندی لکھتے ہیں:

کفار کے مذہبی میلوں میں جانا اور کچھ خرید و فروخت کرنا درست نہیں۔ اس سے

احترام لازم ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۵۷ جلد اول)

• مولانا عبدالحق کھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جملہ امور و انست اور محبت میں کفار سے احترام اولیٰ ہے۔

(مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ نمبر ۳۸)

نیز فرماتے ہیں:

در ایام اعیان و کفار ہدیہ فرستادن بقصد تعظیم آنروز کفرست و اگر مسلم ہدیہ فرستاد تعظیم

آن روز منظور نیست کافر نمی شود مگر مرداران ست کہ نہ فرستد و آنچه کفار ہدیہ مسلمانان در ہماں

روز بیارند اگر مسلمانان بنظر موافقت بر آن خوشنودی کفار میگیرند و درین ایشاں ضرورت خواهد

رسید و اگر بدون آن نظر بغیر عدلا باس بیاست اما احترام اولیٰ است از

(مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ نمبر ۳۵)

در ایام اعیان

”معتق رضا خانی مذہب“ ”نہ لے“ کا معنی ”حرام“ اگر اردو کی کسی مستند

میں سے رکھا دے تو منہ بالا انعام حاصل کرے۔ ورنہ!

اپنی جہالت و نادانی کا ماتم کرے۔

عبارت نمبر ۳۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”ایصال ثواب کا لوگیا طریقہ“

(اعلیٰ حضرت حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں)

ایک بی بی نے سرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرا کفن خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پر سونہلاں شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا۔ صبح کو صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو در یافت کیا مہم ہو کر وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں۔ تیسرے روز خبر ملی کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے لڑکے نے فوراً انہما سے عمدہ کفن ملوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا میری ماں کو پہنچا دینا۔ رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا کہ خدا تمہیں جزائے خیر دے۔ تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔ (مخبر غلات اعلیٰ حضرت صفحہ ۹۵ حصہ اول طبع لاہور) (رضا خانی مذہب نمبر ۱۹۸ حصہ اول)

الزام نمبر ۱۲: مصنف رضا خانی مذہب اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:

بریلوی کے اس عقیدے سے اموات واجداد کو فائدہ پہنچے یا نہ پہنچے مگر کفن چوروں کو فائدہ ضرور پہنچے گا ایک قبر کھنڈے سے اسے کئی کئی کفن ملیں گے الخ

(رضا خانی مذہب نمبر ۱۹۸ حصہ اول)

جواب نمبر ۱: محدث ابن جوزی نے عیون الحکایات میں فریابی سے روایت کی ہے

کہ شہر قیسا ریہ میں ایک عورت نے انتقال کیا اس کی لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے کہ تم لوگوں نے مجھ کو تنگ کفن دیا میں اپنے ساتھیوں میں شرمندہ ہوں۔ مگر میں فلاں جگہ دینار رکھے ہیں اس سے میرے واسطے کفن خرید کر فلاں عورت فلاں روز ہمارے پاس آئے گی اس کے ساتھ وہ کفن بھیج دو۔ لڑکی کہتی ہے کہ صبح کو میں گھر میں اس جگہ گئی دیکھا تو چارہ چار موجود ہیں اس کے بعد لڑکی اس عورت کے پاس گئی دیکھا کہ وہ صبح و سالم ہے لڑکی نے اس سے کیا آج

جاری موت آئے تو مجھ کو خبر دینا۔ تیسرے ذریعہ سے ماں کے پاس کچھ بھیجتا ہے۔ یہ عورت اسی اور مٹی لڑکی نے کفن خرید کر اس کے کفن میں رکھ دیا۔ رات کو لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ اس کہتی ہے کہ فلاں عورت نے تیرا کفن بھیج دیا اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے۔

(شرح الصدور صفحہ نمبر ۱۰۰ طبع لاہور)

قارئین کرام!

محدث ابن جوزی اور علامہ جلال الدین سیوطی نے اس حکایت کو نقل کیا ہے مگر مولوی سعید دین ہندی کی طرح اس پر جاہلانہ تبصرہ نہیں کیا۔

جواب نمبر ۲: محدث ابن ابی الدنیا (المتوفی ۲۸۸ھ) نے ”کتاب المناجات“ میں اپنی حدیث راشد بن سعد سے روایت کی کہ ایک شخص کی بی بی کا انتقال ہو گیا تو اس نے خواب میں بہت سی عورتیں دیکھیں لیکن اس کی بیوی ان میں نہ تھی اس نے اس عورت کے نہ آنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم نے اس کے کفن میں کتابی کی اس لئے وہ اب آنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی ثقہ آدمی کا خیال رکھنا۔ اتفاقاً ایک انصاری کی موت کا وقت قریب آ گیا۔ اس نے انصاری سے کہا کہ میں اپنی بیوی کا کفن دینا چاہتا ہوں انصاری نے کہا کہ اگر مردہ مردے کو پہنچا سکتا ہے تو میں کانچا دوں گا۔ چنانچہ یہ شخص روز عرفائی صبح کے کپڑے لایا اور انصاری کے کفن میں رکھ دئے اب جو رات کو خواب میں دیکھا تو وہ عورت وہ کپڑے پہنے کھڑی ہے۔ یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن اس کی اسناد میں کچھ خرج نہیں۔

(شرح الصدور بشرح حال المرقی، المرقی (مترجم) صفحہ نمبر ۷۷)

۷۷۷ ہمارا ذیل طبع کراچی ۱۳۶۹ھ از علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مگر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو لکھنے کے بعد کسی قسم کا مولوی سعید احمد

کی طرح کوئی جاہلانہ تبصرہ نہیں کیا جا

ابن والدہ امام ابوہامد محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اپنی کتاب احکام جنس الموت صفحہ ۳ پر نقل کیا ہے کہ اس کا انکار نہیں کیا انصاری نہیں بلکہ اپنے جدا مہدی ماں لو۔ (ابو الحکیم فیض الفراء)

الزام نمبر ۱۳: مصنف رضا خانی مذہب نے درج ذیل عنوان "مولانا احمد رضا بریلوی

حقیقت کے آئینہ میں" صفحہ نمبر ۲۰ سے لے کر صفحہ نمبر ۳۱ تک، حدائق بخشش سے ایسے اشعار تحریر کئے ہیں۔ جس میں مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے عجز و انکساری کا ذکر کیا ہے اور پھر اس قدر ضمن و تشبیہ کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہتے ہیں۔

جواب: کسی ننوس قدس کے عجز و انکساری پر مختصر الفاظ کو لے کر حقیقت پر محمول کر کے اس کا تشبہ و انا اچھائی چہالت اور بھل و فریب ہے۔

تواضع اور عجز و انکساری کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من تواضع لله رفعه الله۔

(المجامع الصغیرہ صفحہ نمبر ۱۲۸، جلد دوم، راوی فی الجملہ)

جو کوئی خالصتاً اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کرے خدا تعالیٰ اس کو بلند فرمائے گا۔

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تم لوگ سب سے زیادہ افضل عبادت سے غافل ہو اور وہ تواضع ہے۔

• حضرت حسن بصری فرماتے ہیں تواضع یہ ہے تو باہر جائے اور جسے بھی دیکھے اسے

اپنے سے افضل سمجھے۔ (کیا ہے سعادت صفحہ نمبر ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱

- میں بے حیا ہوں اس لئے وعظ کہہ لیتا ہوں۔ (سوانح قاضی جلد اول صفحہ ۵۰ طبع لاہور)
- میں خیراں ہوں نہ میں ایسا عالم نہ ایسا مختل، مجھ کو آپ نے کیوں اس کام کیلئے تجویز کیا۔ (سوانح قاضی جلد اول صفحہ ۲۸۸، از مناظر حسن کیلانی طبع لاہور)
- ”نہ خشم نہ غم نہ متهم نہ امام“۔ (سوانح قاضی صفحہ ۳۸۸، از مناظر حسن کیلانی طبع لاہور)
- سید ابوذر بخاری بن سید عطاء اللہ شاہ بخاری اپنے متعلق لکھتے ہیں:
- راقم بطور بندہ عاصی و مستغفر سید ابوذر بخاری غفر الباری۔
- (سوانح الامام صفحہ ۳۲، شہود ۱۳۷۳ھ ۱۹۵۵ء)
- مولوی محمد یعقوب قاتقوی اپنے متعلق لکھتے ہیں:
- بعد سلام مستون مطالعہ فرمائیں خطہ ہارا بجواب احترام آیا۔
- (مکتوبات و عیاض یقوتی صفحہ ۶ طبع کراچی)

عبارت نمبر ۳۵:

سوال: زید اگر ایام حیض میں عورت کی ران یا شکم پر آلات کو مس کر کے انزال کرے تو جائز ہے یا نہیں؟ اور نہ کو حیض کا زور ہے اور نہ یہ ہو کہ کہیں ران میں نہ حیض جاؤں (فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۷۱)

الجواب: حیض پر جائز ہے اور ران پر جائز کہ حالت حیض و نفاس میں ناف کے نیچے سے رانوں تک ایسا عورت کے بدن سے شیع نہیں کر سکتا۔ کما فی التوضیح وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نوٹ) مصنف رضا خانی مدہوب نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق یہاں بھی خط کشیدہ رقم قاتقوی کی کہنے ہیں شیخ کاہنوں درسیہ ۵۰ بدکاروں (افاضات یومیہ صفحہ ۷۷ جلد ۸) ایسا ناکارہ ہوں کہی کہی کام نہیں کیا (افاضات یومیہ صفحہ ۲۳۹ جلد اول) ہم سے یہ فعل ہے نہ کمال ہے (افاضات یومیہ صفحہ ۲۳۸ جلد اول) میں تو واقعی اپنے کو کلب (کتا) اور قزیر سے بدتر سمجھتا ہوں (افاضات یومیہ صفحہ ۱۰۳ جلد ۵) ہاں لوگوں کو کما ہوں ہے کار ہوں (افاضات یومیہ صفحہ ۲۰۴ جلد ۵) ہم تالاک ہیں ہم کار ہیں سیاہ کار ہیں بدکار ہیں گھٹیا ہیں (افاضات یومیہ صفحہ ۳۱۲ جلد ۲) سوئی گھوڑا کس کہتے ہیں بے شرم تو ہم عی ہیں وقت کو دنیاں کھاتے ہیں (افاضات یومیہ صفحہ ۳۱۲ جلد اول و صفحہ ۲۰۴ جلد ۲) سوئی گھوڑا کس کہتے ہیں میں بھی عیبت ہوں (افاضات یومیہ صفحہ ۲۳۸ جلد ۵ و صفحہ ۲۱۱ جلد ۲) (بجائیل فیضی لکھنؤ)

عبارت کو چھوڑ کر امام احمد رضا ریلوی قاتقوی انفس کر کے اپنی بیہودیت اور بد بالی کا ثبوت دیا

رحمۃ اللہ علیہ علما و اہل سنت اصناف کے نزدیک حیض و نفاس کے دوران زین ناف سے زنانوں کی عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں۔ جبکہ کپڑا غیرہ حائل نہ ہو بہت سے ہو یا بے حیثیت اور اگر ایسا کپڑا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو تو حرج نہیں۔

ب سے اوپر چھٹنے سے بچنے کے بدلے سے مشفقہ قسم کا تمسک جائز ہے۔

فی الدر المختار يمنع حل وقریان ماتحت ازار یعنی مابین سر و کبة و لوبلا شہوة و حل ماعدہ مطلقا و فی رد المحتار نقل فی الحقائق فی باب الاستحسان عن الصحفة و الخاتبة یجتنب الرجل من الحائض ما تحت الازار عند الامام وقال محمد یجتنب شعار الدم یعنی الجماع فقط ثم سئلوا فی تفسیر قول الامام قبل لایباح الاستمتاع من النظر ونحوہ بما دون لمرءة الی الرکبة و یباح ما وراءہ و قبل یباح مع الازارہ ولا یغنی ان الاول مریح لیس عدم حل النظر الی ماتحت الازار و الثانی قریب منه و لیس بعد الدلیل الالوجوع الیہ ۵۱۔ (رد المحتار علی الدر المختار صفحہ ۳۸ جلد اول طبع مکتبہ دار الفکر)

• و منها حرمة الجماع هكذا فی النہایة الکتابیة و لہ ان یقبلہا ایضا جمعہا و یستمتع بجمیع بدنہا ما خلا مابین السرة و الرکبة عند امی مہلہ و امی یوسف رضی اللہ عنہما هكذا فی السراج الوہاج۔

(فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۳۹ جلد اول)

نیز دیکھیے فتح القدیر صفحہ ۱۳۷ جلد اول۔

مصنف رضا خانی مدہوب کے گھر کی شہادت

مولوی اشرف علی تھانوی ریلو بند کی لکھتے ہیں

مسئلہ نمبر ۶: حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی محبت کرنا درست نہیں۔

محبت کے سوا سب باتیں درست ہیں۔ (جن میں عورت کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کا تمام مرد کے کسی عضو سے مس نہ ہو) یعنی ساتھ کھانا پینا لینا درست ہے (بہشتی زیور ص ۱۰۰ نمبر ۷۰ طبع مکتبہ ا عبارت نمبر ۳۶: "معتب رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان سے لکھتا ہے۔

"ستر ہزار چھوہارے" (رد مظاہر مذہب ص ۱۷۱ مؤلف نمبر ۶۱۲)

مسئلہ: میت کے سوگ کا کس قدر وزن ہونا چاہیے اگر چھوہاروں پر قاعدہ لگائی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہونا

الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں، اس لئے ہوں جن میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔

(عرقان شریعت ص ۱۰۰ نمبر ۶۱۲)

تشریح: قرآن کریم اور کثیر احادیث، نبویہ سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات و ثواب پہنچایا جاتا ہے۔

علامہ طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

زعموں کا قیام کرنا اور صدقہ خیرات کرنا مردوں کیلئے نفع بخش ہے۔

(العتیدۃ الطحاویہ (مترجم) ص ۲۲ نمبر ۱۱۱۱)

علامہ قاری حنفی (م ۱۰۱۳ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان دعا الاحیاء للاموات و صدقاتهم علیہم نفع لہم لیس ہذا

الحالات الخ (شرح فقہ کبیر نمبر ۲۹ طبع کراچی)

۱۔ عورت کو مرد کی ناف سے گھٹنے تک بدن کر بھی دیکھنا اس کو ہاتھ لگانا اور اس کا ہوس لینا وغیرہ ہاتھ سے نہیں کر سکتی کہ عورت کا بدن ناف سے گھٹنے تک مرد کے کسی عضو سے مس کرے۔ (بہشتی زیور ص ۱۰۰ نمبر ۷۰ ص ۱۰۱) مسئلہ ۷۰ نے اہلسنت احناف کی معتبر کتب میں مذکور ہے کہ بحیثیت حنفی اس نے کے مولانا احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ اللہ پر اعتراض کیا ۱۹۱۶ء میں اس بات کی دلیل ہے کہ "معتب رضا خانی مذہب" نے فقہ اہل اہل کو گمراہ کرنے کا ہمارا اور زور دیا ہے۔

بے شک مردوں کیلئے زندوں کی دعا اور صدقہ ان کی بلندی درجات میں نفع مند

مولوی محمد تقی اسماعیلی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے کسی مرید کا رنگ یکا یک سفید ہو گیا۔ آپ نے سبب

اچھا تو دے مکلفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو روزے میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے

اس لاکھ یا پچھتر ہزار کلمہ پڑھا تھا میں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ

فلت ہے۔ اپنے جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کی اطلاع نہ دی مگر بخششی ہی

ایسا دیکھتے ہیں کہ وہ نو جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ

ای ماں کو جنت میں دیکھتا ہوں (تحدیر اس ص ۱۰۰ نمبر ۳۳ مطبوعہ دیوبند)

اسی لئے ہمارے دیار میں کسی مسلمان کے فوت ہو جانے کے دوسرے یا تیسرے

بہبود لوگ اکٹھے ہو کر تلاوت قرآن کرتے ہیں اور سمجھ کر کھلیوں یا چٹوں وغیرہ پر (ایک لاکھ

۱۰۰۰۰ ہزار عدد پڑھ کر میت کو اللہ تعالیٰ ثواب کرتے ہیں۔

۲۔ ملاحظہ قاری حنفی لکھتے ہیں شیخ علی بن عبدین ابن العربی نے کہا مجھے شیخ کریم علیہ السلام سے یہ روایت

آئی کہ جس شخص نے ستر ہزار مرتبہ لا اہل اللہ پڑھا اس کی نفرت کڑی جائے گی اور جس کو اس کا ثواب بخش دیا

اس کی بھی نفرت کڑی جائے گی میں نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف پڑھا لیا اور میں نے بالخصوص کسی شخص کیلئے

نہایت کی نیت نہیں کی پھر اتفاق سے میں بعض اصحاب کی ایک دعوت میں شریک ہوا ان میں ایک نو جوان تھا

میں نے اس سے متعلق یہ مشہور تھا کہ اس کو کشف ہوتا ہے اچانک وہ کھانے کے درمیان روئے اگا میں نے اس کے روئے کا

دیکھا میں نے کہا میں نے اپنی ماں کو عذاب میں مبتلا دیکھا ہے (شیخ فرماتے ہیں) میں نے دل ہی دل میں

ہزار بار پڑتے ہوئے کلمہ کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا پھر وہ نو جوان ہنسے گا اور کہا اب میں اپنی ماں کو اچھے

دل سے دیکھ رہا ہوں شیخ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کی صحت کو اس جوان کے کشف سے جان لیا اور اس

کے کشف کی صحت کو اس حدیث کی صحت سے جان لیا (ملاقات ص ۱۰۰ نمبر ۹۹، ۱۰۰ ص ۱۰۱) کتب اعداویہ

اس واقعہ کو مولوی حکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنا کتاب سکھول معرفت ص ۱۰۱ طبع کراچی پر نقل کیا ہے

۱۱۔ مولانا کاہرہ دیوبندی نے اپنی رائے شیخ ابو یوسف قرطبی کے حوالے سے لکھا ہے (یعنی اصحاب ص ۱۰۰ نمبر ۲۸ طبع

۱۱۔ اہل بیت شریف)

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے کی طرح ہے۔ جو فریاد کر رہا ہوتا ہے اور اس چیز کا خطر ہوتا ہے کہ اس کے باپ اور اس کی ماں یا لڑکے یا واقف دوست اس کیلئے دعا بھیجیں اور جب وہ دعا بھیجتے ہیں تو اسکی قدر و منزلت اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس زمین کی دعاؤں کی برکت سے قبروں سے رستوں کے پہاڑ بھیجتا ہے اور مرے ہوؤں کیلئے دوستوں کا تحفہ یہ ہے کہ وہ ان کیلئے دعائے مغفرت کی کریں۔ (مشکوٰۃ)

بھجور کی مٹھلیوں اور کنکر یوں وغیرہ پر پڑھنے کی اصل شرع میں موجود ہے۔

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قحیل تھی جن میں بھجور کی مٹھلیاں یا کنکر یاں بھری تھیں۔ ان پر شیخ پڑھا کرتے اور جب وہ قحیل ختم ہو جاتی تو ایک باندی تھی جو ان سب کو بھرا اس میں ضرورتی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس رکھ دیتی۔ (ابوداؤد شریف)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قحیل میں گڑ بھجور کی مٹھلیاں جمع رہیں صبح کی نماز پڑھ کر اس قحیل کو لے کر بیٹھے اور جب تک وہ خالی نہ ہوتی بیٹھے پڑھتے رہے۔

• حضرت محمد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی مٹھلیوں اور کنکر یوں پر پڑھا کرتے تھے۔ (نذائل ذکر ص ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱)

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور ستر ہزار بار کلمہ شریف پڑھنا ہو تو اس کیلئے چھو ہاروں کا کتنا وزن ہونا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ شرعاً اس کا وزن متعین نہیں۔ جتنی اہست ہو لے لیں اور اس کی گنتی کریں اور ستر ہزار پر تقسیم کریں جو جواب آئے ان چھو ہاروں کا اتنی بار در کر لیں۔

یہاں اس میں کون سی شری قیاحت ہے یا مولانا احمد رضا بریلوی نے کون سا ایلم ہم تصور یو بندہ پر گرا دیا ہے کہ اس قدر شیخ پا ہو کر آپ سے باہر ہو رہے ہو۔

عبارت نمبر ۳:

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ شوہر اپنی بی بی اور

اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں اور اس کا چھونا کیا ہے یعنی مرد اپنی عورت کو میت اپنے شوہر کو چھو سکتی ہے یا نہیں۔ (فتاویٰ حردا)

اب: ذلک و شوہر کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں چھونا مطلقاً جائز ہے حتیٰ کہ فرج و ذکر اہل بیت صالحہ میں جب ثواب واجب ہے۔

کما نص علیہ سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الہیت بحالت حیض و نفاس و زیناف زن سے زیر زانوں تک چھونا منع ہے علی قول ابن رضی اللہ عنہما وہ بلفظی اسی طرح اور عوارض مثل صوم و استکاف و احرام وغیرہ کے باعث عوارض کے ممانعت ہو جاتی ہے اور شوہر بعد وفات اپنی عورت کو کچھ مسکا ہے مگر اس کے بدن کو نہ سنے کی ذبانت نہیں لانظر اربع الکراخ بالموت اور عورت جب تک عدت میں ہے اپنے مرد کو کاجان چھو سکتی ہے اسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائن نہ ہو چکی ہو۔ لیسنا المسکاح فی حبیبھا بائعۃ نص عن ذالک فی تعویر الابصار والذکر المختار اور ما من معتمدات الاسفار واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (ایم شریعت صفحہ ۲۳۱)

اش: ذلک کشیدہ عبارت کہ فرج و ذکر کو بہ نیت صالحہ چھونا موجب اجر و ثواب ہے۔ کتب میں یہ تصریح کہیں نہیں ملتی۔ (رضوانی مذہب صفحہ ۱۶۲ احصاؤں)

اب: فتاویٰ شامی میں ہے:

وعن ابی یوسف سألت ابا حنیفۃ عن الرجل یمن فرج امرأۃ وہی من لرجہ لیتحرك و علیہا هل تری بذلك بانسا قال لا وازجوان یعظم الامر "ذخیرہ"۔ (رد المحتار علی الدر المختار جلد ۱ صفحہ ۲۳۲ طبع بیروت)

مراد: حضرت امام یوسف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اذیت کیا اس بارے میں کہ مرد اپنی عورت کی شرمگاہ کو چھوئے اور عورت اپنے خاوند کی شرمگاہ کو چھوئے تاکہ تحریک پیدا ہو کیا آپ اس میں کوئی مشافہت دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس سے اجر کی امید رکھنا ہوں۔

اگر ”مصنف رضا خانی مذہب“ کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک قبول نہیں
اسے چاہیے کہ مسلک حنفی کو چھوڑ کر غیر مقلدہ بابی بن جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خشیت کا لہا و لہجہ
عوام الناس کو دھوکا دینے کیلئے اوڑھ رکھا ہے۔

حدیث مبارکہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو مرد اپنی بیوی کا ہاتھ اس کو بہلانے کیلئے پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک سنگ لکھ دے
ہے جب مرد بیمار سے عورت کے گلے میں ہاتھ ڈالتا ہے اس کے حق میں دس نیکیاں لکھی جاتی
ہیں اور جب وہ عورت کے ساتھ مباشرت کرتا ہے تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہو جاتا ہے اور جب
غسل جنابت کرتا ہے تو بدن کے جس بال سے پانی گزرتا ہے اس بر بال کے عوض اس کی
ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک گناہ کم کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔

(تذیۃ الطالبین (مترجم) صفحہ نمبر ۱۳ اشع کراچی، اشع سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

عبارت نمبر ۳۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

”ساس کی شلوار“۔ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۱۶۳ حصہ اول)

عرض: معمولی چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں خوش دامن کا پاجاما ایسی
چھینٹ کا ہوا اس پر سے اس کے جسم کو ہاتھ بٹھوت لگائے تو کیا حکم ہے؟

ارشاد: اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نہ معلوم ہو تو خیر ورنہ حرمت مصاہرت ثابت
ہو جائے گی۔ (احکام شریعت صفحہ نمبر ۲۲۷ حصہ دوم)

جواب: اپنی سابقہ عادت بد کے مطابق ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے مذکورہ بالا عبارت
میں بھی خط کشیدہ الفاظ کو چھوڑ کر بددیانتی کا ارتکاب کیا ہے۔

تشریح: امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے بارادہ شہوة اپنی ساس کو جسم کے
کپڑے کے اوپر سے چھو یا اور جسم کی حرارت معلوم نہ ہوئی (یعنی کپڑا اس قدر مونا تھا) تو

ثابت نہ ہوگی ورنہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

صاحبہ روا لکھتے فرماتے ہیں:

(مسوسہ شہوة)

(بہ حائل لا یمنع الحوازة) ای ولو بحائل الذی فلو کان مانعاً لا تنبت

حرمة کذا فی اکثر الکتاب۔ (روا لکھتے صفحہ نمبر ۲۸ جلد اول ص ۲۸)

یعنی شہوت سے چھوئی مٹی میں حرمت ثابت ہوگی جبکہ ایسا کپڑا حائل ہو جسم کی
ارت سے مانع نہ ہو پس اگر مانع ہو تو حرمت ثابت نہ ہوگی۔ ایسے ہی اکثر کتب (فقہ) میں

رہا کثر الدعا مٹی کی عبارت کو اپنی حضرت علیہ الرحمۃ کے فتویٰ کے خلاف پیش کرنا
اسر جہالت ہے اور اس کو امام احمد رضا کے فتویٰ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

مفتی عزیز الرحمن (مفتی اول دارالعلوم دیوبند) ایک سوال کے جواب میں لکھتے

مس یا شہوت سے اس وقت حرمت ثابت ہوتی ہے کہ بلا حائل غلیظ ہو جس اگر
نے کپڑے کے اوپر سے مس کیا تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ کذا فی الدر المختار قال
لانی فی قولہ بحائل لا یمنع الحوازة ای ولو بحائل الخ۔ فلو کان مانعاً لا تنبت الحرمة
لانی اکثر الکتاب۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۳۳۳ جلد ۱۱ شریعت اسلامیہ ج ۱)

عبارت نمبر ۳۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے درج ذیل عنوان لکھتے کے بعد ”وصایا

بہ“ کی دو عبارتیں لکھ کر ان پر جا بلا نہ بصرہ کیا ہے۔ ”وصیت پاپیت پوجا“

(رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۳ حصہ اول)

مرتب نمبر: وصایا شریف میں فاتحہ کے سلسلے میں ہے: اعزاء سے اگر یطیب خاطر

لسن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ برف خانہ ساز
ارچہ بینس کے دودھ کا ہو۔ مرغ کی برائی مرغ یا مرغ خواہ بکری کا، شامی کیاب، پیراٹھے اور

ہلائی، غیرتی، اور کی پھیری والی مع اورک و لوازم، گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا براف، اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کر دیا جیسے مناسب حال ہو۔
بغیثب خاطر میرے لکھنے پر مجبور نہ ہو۔

جواب نمبر ۱: ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ بعد وصال ان اشیاء پر فاتحہ دلانے کا مقصد فقراء کی کمک دہی و ادوی ہے کہ زندگی میں تو خود ان کی خبر گیری و دیکھیری فرماتے رہے بعد انتقال کے یہ انتظام فرما گئے۔ مگر یہ فہرست سن کر مخالفین کے منہ وال نکلنے لگی کہ نہ وہ جانتے تھے کہ ہمیں اس میں سے کوئی حب بھی ملنے کا نہیں۔ اس لئے اس پر بھی اعتراض جڑ دیا اور اسے امیر حضرت علیہ الرحمۃ کی ”وصیت اور پیٹ پو جائے“ سے تعبیر کیا حالانکہ اس سے پہلے والی وصیت میں صراحت فرما چکے ہیں

”فاتحہ کے کھانے سے اغنیاء کو کچھ نہ دیا جائے صرف فقراء کو دیں اور وہ بھی اعزاء اور خاطر داری کے ساتھ نہ کہ جھڑک کر غرض کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

• سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب تعالیٰ سے دعا کی: اے اللہ میں تمہیں کرنے اور برائیاں چھوڑتے رہنے اور مساکین سے محبت کرتے رہنے کا تجھ سے سوال کر رہا ہوں۔

جواب نمبر ۲: ہمارے دیار میں یہ ایک بری رسم جاری ہے کہ جو چیز خود کو اور گھر والوں کو پسند نہ ہو وہ غریب و مساکین کو دے دی جاتی ہے آپ نے اس بری رسم کے خاتمے اور غریب

ایمان نہ چاہی گئی آت سے نہیں بلکہ دور رسالت کتب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلامان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی جاری ہے غرور و جھوک میں شامل صحابہ کرام کے بارے میں منافقین نے کہا یہ ہمارے قراء (صحابہ کرام) ہیں جو نے اور ہمارے کیا دم کی باقاعدہ فوجوں سے جنگ کریں گے۔ (تفسیر عثمانی صفحہ نمبر ۲۵۶ سورۃ التوبہ ۲۰۰ نمبر ۲۵۲ حاشیہ نمبر ۱ طبع لاہور) نیز ہمیں لکھتے ہیں مولوی مرزا از خان مسند لکھنؤ کی کتاب اتمام الہربان کا مطالعہ فرمائیں کہ برہم خوں شیخ الحدیث جی نے ملائے اہل سنت کو کیسے فوج ازا جو شیخ اپنے پیروں سے پڑھا اس کی خوب مشق کر رہے ہیں۔ فانی اللہ تعالیٰ (ابو انجیل فیضی غفرلہ)

ہیں کی پاسداری کیلئے ان چیزوں کا انتخاب فرمایا اور جبراً فرمایا بلکہ حکم دیا کہ اگر ان میں ایک چیز بھی میسر ہو جائے تو نہ تمہ و لوا دینا۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ کھانے پینے کا ثواب ات مسکین کو پہنچتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو بھرا علی حضرت علیہ الرحمۃ پر یہ اعتراض لغو ہے۔
ما دہب ای شخص تو بھرا علی حضرت علیہ الرحمۃ پر یہ اعتراض لغو ہے۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ کیلئے لکھ کر یہ

وقت مرگ مشارع دیہ بندی ٹھیک ملا جلد فرمائیں:

کچھ عجیب اتفاق ہے کہ حکومت تمام مشارع (دیوبند) اور خصوصاً مولانا محمد قاسم نے وقت میں پھل کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کیلئے کھنڈ سے لڑی دہلائی گئی۔ حضرت (حسین احمد دینی) نے بھی آخر وقت میں سروے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ حضرت نافو قوی کیلئے قلعہ سے نکل کر سرکاری مٹی تھی تو حضرت کیلئے مولانا حجاز حسین کی معرفت کراچی سے اور مولانا حامد میاں نے لاہور سے مراد

بھجوا۔ (انجیل دینی، شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر ۱۱۳)

دہرست نمبر ۲: وصایا شریف میں ہے:

رضا حسین اور حسین اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو۔ اور حتی الامکان اجتماع دین نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا فرض سے اہم فرض ہے۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ اس عبارت کے تحت لکھتا ہے:

رضا خانی امت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ایک طرف تو قرآن وحدیث ہو، فقہ و احکام کے اقوال ہوں اور دوسری طرف اگر احمد رضا خاں پر پابندی کا کوئی حکم نامہ ہو تو یہ رضا خانی امت اس حکم پر ہر چیز قربان کر دیتی ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ رضا خانی امت کا دین وہ ہے اور رضا خانی کی کتب سے ثابت ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۰ ص ۱۹۰)

جواب: اصطلاحاً اعلیٰ احکام کو شریعت کہا جاتا ہے اور اعتقادات کو دین سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ امام وغیرہ اس بھی جانتے ہیں کہ احکام شریعہ بقدر طاقت ہیں۔ قرآن کریم ہے "لا یكلف الله نفساً الا وسمعها" مگر ضروریات دینیہ پر ایمان ہر وقت ضروری ہے اس میں حتیٰ الامکان کی شرط نہیں۔ "الا من اکره و قلبه مطمئن بالإیمان" اس جواب سے معلوم ہوا کہ احکام شریعت کے ساتھ حتیٰ الامکان کی قید نص قرآنی کے مطابق ہے اور دین و ایمان پر قائم رہنے کی مذکورہ تاکید و مان کا ہر فرض سے اہم فرض ہونا بھی قرآن وحدیث کی ہدایت کے بالکل مطابق ہے۔

دہادیہ و سوسہ کہ میرا دین مذہب سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی الگ دین عام کیا تو یہ صرف عناد اور ضد و نفاسیت کا نتیجہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ مسلمان تھے اگر کوئی مسلمان میرا دین و مذہب بلا لے تو ہر شخص مجھ لے گا کہ وہ اسلام ہی کو اپنا دین و مذہب کہہ رہا ہے۔ مسلمانوں کے عبادات اور علاقے اسلام کا آثار یوں ہیں اس کی منتقلیوں مثالیں موجود ہیں۔ اور کبھی کسی کو یہ خطہ شخص گزرتا کہ جس مسلمان نے اسلام کہنے کی بجائے میرا دین و مذہب کہا اس نے کوئی الگ دین قائم کر رکھا ہے۔ اس قسم کا دوسوہ صرف دیوبندی ذہن کی خصوصیت ہے۔

خاص بات یہ ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہ دیوبند قیامت سے خوب آشنا تھے شاید اسی لئے میرا دین و مذہب کہنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ وضاحت کے ساتھ فرمایا "میرا دین" مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اب اگر مخالفین کے پاس آنکھیں ہوں تو دیکھیں کہ امام اہلسنت کی کتابوں سے کون سا دین و مذہب ظاہر ہو رہا ہے۔ اسلامیان عالم تو ایک صدی سے دیکھ رہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ہمیشہ اسی دین و مذہب کی تبلیغ و اشاعت فرمائی ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے جو چودہ سو برس سے صحابہ و تابعین، تبع تابعین آئمہ مجتہدین، محققین دین اور مستند علمائے اسلام کا مذہب رہا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اس

پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی ہے اور اسے ہر فرض سے اہم فرض بتایا ہے۔

اطمینان قلب کیلئے چند شواہد ملاحظہ ہوں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم۔

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔"

کیا اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارا ایجاد کرو دین؟

تفسیرین تفسیر میں سوال کرتے ہیں "باریک" تفسیر دین کیا ہے؟ "مومن بندہ جواب دیتا

"وہی اسلام" میرا دین اسلام ہے۔ کیا اس کا یہ معنی ہے کہ میرا ایجاد کرو دین اسلام

"صنف رضا خانی مذہب" کیلئے طبع فکر ہے۔

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ کی ایک مجلس شیخ ذکریا سہارنپوری کے ملفوظات میں

اولیٰ تقی الدین ندوی مظاہرہ کی نے لکھا ہے (اس مجلس میں مولوی مظاہر نعمانی اور مولوی

برائیس ندوی بھی شریک تھے)

ارشاد فرمایا: مولوی منفعت علی صاحب جوہرے بابا جان (محمد نجی کا ندھلوی) کے

نام کر تھے، بعد میں حضرت تھانوی صاحب سے ان کا تعلق ہو گیا تھا انہوں نے مجھے ایک خط

لکھا کہ تیری لیک و کانگریس کے بارے میں کیا مانتے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں سیاسی

دلی نہیں ہوں البتہ اپنے دونوں بزرگوں حضرت تھانوی و حضرت مدنی کا قرب و مہتاب سمجھتا

ہوں ان دونوں میں جس کا اتباع کرو مفید ہوگا۔

ہزارے اکابر حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا اس کو

مضبوطی سے قائم کرنا اب رشید وقاسم پیدا ہونے سے پہلے جس ان کے اتباع میں الگ جاؤ۔

(صحبت اولیٰ مئی نمبر ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۳۹۰ھ کی مجلس گفتگو بار اول ۱۳۹۰ھ ۱۳۹۱ھ)

مجلس معارف سرکس سورت کجرات)

جواب: اصطلاحاً اعلیٰ احکام کو شریعت کہا جاتا ہے اور اعتقادات کو دین سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ عوام و خواص سبھی جانتے ہیں کہ احکام شرعیہ بقدر طاقت ہیں۔ قرآن کریم ہے "لا یكلف الله نفساً الا وسعها" مگر ضروریات دینیہ پر ایمان ہر وقت ضروری ہے اس میں حتی الامکان کی شرط نہیں۔ "الا من اکوہ و قلبہ مضطرب بالایمان" اس جواب سے معلوم ہوا کہ احکام شریعت کے ساتھ حتی الامکان کی قید نص قرآنی کے مطابق ہے اور دین و ایمان پر قائم رہنے کی مذکورہ تاکید اور اس کا ہر فرض سے اہم فرض ہونا بھی قرآن و حدیث کی ہدایت کے بالکل مطابق ہے۔

رہا یہ دوسرا کہ میرا دین و مذہب سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی الگ دین قائم کیا تو یہ صرف عناد اور ضد و نفاسیت کا نتیجہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ مسلمان تھے اگر کوئی مسلمان میرا دین و مذہب پر لے تو ہر شخص سمجھ لے گا کہ وہ اسلام ہی کو اپنا دین و مذہب کہہ رہا ہے۔ مسلمانوں کے محاورات اور علمائے اسلام کی کتابوں میں اس کی ہینکلزوں مثالیں موجود ہیں۔ اور کبھی کسی کو یہ ضد نہیں گزرتا کہ جس مسلمان نے اسلام کہنے کی بجائے میرا دین و مذہب کہا اس نے کوئی الگ دین قائم کر رکھا ہے۔ اس قسم کا دوسرا صرف دین ہندی ذہن کی خصوصیت ہے۔

خاص بات یہ ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہ دین ہندی ذہانت سے خوب آشنا تھے شاید اسی لئے میرا دین و مذہب کہنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ وضاحت کے ساتھ فرمایا "میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اب اگر مخالفین کے پاس آنکھیں ہوں تو دیکھیں کہ امام اہلسنت کی کتابوں سے کون سا دین و مذہب ظاہر ہو رہا ہے۔ اسلامیان عالم تو ایک صدی سے دیکھ رہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ہیشا سی دین و مذہب کی تبلیغ و اشاعت فرمائی ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے جو چودہ سو برس سے صحابہ و تابعین، تبع تابعین آخر مجتہدین، متحققین دین اور معتد علمائے اسلام کا مذہب رہا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اسی

دین پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی ہے اور اسے ہر فرض سے اہم فرض بتایا ہے۔

طہریان قلب کیلئے چند شاہدات ملے ہوں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

الیدم اکملت لکم دینکم۔

متر: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔"

کیا اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارا ایجاد کردہ دین؟

تفسیریں قبر میں سوال کرتے ہیں "مادینک" تیرا دین کیا ہے؟ مومن ہندو جواب دیتا ہے "دینی الاسلام" میرا دین اسلام ہے۔ "کیا اس کا یہ حق ہے کہ میرا ایجاد کردہ دین اسلام

"مصنف رضا خانی مذہب" کیلئے لمحہ فکریہ

۱۹ ابرہہ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ کی ایک مجلس شیخ زکریا سہارنپوری کے خطوطات میں مولوی تقی الدین ندوی مظاہرہوی نے لکھا ہے (اس مجلس میں مولوی منظور نعمانی اور مولوی ابراہیم ندوی بھی شریک تھے)

ارشاد فرمایا: مولوی منفع علی صاحب جو میرے ابا جان (محمد نجی) کا مصلوی کے شاگرد تھے۔ بعد میں حضرت تھانوی صاحب سے ان کا تعلق ہو گیا تھا انہوں نے مجھے ایک خط لکھا کہ تیری ایک وکالت کے بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں سیاسی آدمی نہیں ہوں البتہ اپنے دونوں بزرگوں حضرت تھانوی و حضرت مدنی کو آفتاب و ستارہ سمجھتا ہوں ان دونوں میں جس کا اتباع کرو مفید ہوگا۔

تھانوی صاحب حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی نے جو دین کا ذکر کیا تھا۔ اس کو

مضبوطی سے تمام لو۔ اب رشیدہ قاسم پیدا ہونے سے رہے ہیں ان کے اتباع میں لگ جاؤ۔

(صحبت اربعہ نمبر ۶۴ طبعہ ذی ہجرت ۱۳۹۲ھ بمطابق ۱۹۵۲ء)

مجلس معارف سرگس سورت گجرات)

جو اللہ عز و جل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہرگز تہمت کی جگہ نہ کہے ہو۔

اولیٰ تو اس کی چوکی اور فرش اور استعمالی چیز انہیں احتمالاتِ خباثت پر ہی ہے جو اہل تقویٰ نہیں، اسے ان کے ساتھ قرب آگ اور بارود کا قرب ہے اور جو اہل تقویٰ ہے اس کا کچھ وہ لوہار کی بجلی ہے کہ کپڑے جلے نہیں تو کالے ضرور ہوں گے پھر اپنے نفس پر اعتماد کرتا، شیطان کو وہ سمجھتا احمق کا کام ہے۔ "ومن وقع حولی الحی او رنک ان یقع فید" جو رننے کے گرد چائے گا بھی اس میں بھی پڑ جائے گا۔ (ادام شریعت حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۵۵ تا ۱۵۶) تارکینِ کرام؟

سوال مذکور کا جواب مولانا احمد رضا بریلوی نے حدیثِ نبویہ اور فقہ کی کتابوں سے اس قدر واضح اور احتیاط سے دیا ہے جس پر کسی قسم کا کوئی اعتراض واقع نہیں ہوتا۔ مگر مصنف رضا خانی مذہب نے سوال مذکورہ کے جواب کا کچھ حصہ نقل کر کے اس پر جاہلانہ تبصرہ کیا۔ جو کہ سراسر کذب بیانی اور فریب و دھوکہ دہی پر مشتمل ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی کا فتویٰ

مالِ حرام سے امورِ خیر کرنا اور کھانا پینا اور اس کو تصرف میں لانا سب حرام ہے اگر اس مال کو امورِ حرام میں صرف کرے گی تو اور زیادہ گنہگار ہوگی۔ اس طائفہ کو لازم ہے کہ کسی سے روپیہ قرض لے کر اس مال سے ادا کرے اور جس قدر اس کے پاس مالِ حرام ہے اسی قدر قرض لے کر سب امورِ خیر کرے اور اس قرض کا ادا اسی مالِ حرام سے کر دے۔

(مجموع الفتاویٰ جلد ۱۸ صفحہ نمبر ۱۸۸ طبع مکتبہ دارالعلوم لاہور)

(ما جو کچھ کہہ رہا ہوں)

عبارت نمبر ۱۳۴: حضرت سید عبدالوہاب اکبر اولیاء کرام میں سے ہیں حضرت سید احمد کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا۔ اس مجمع میں چلے جاتے تھے ایک تاجر کی کنیر پر لگا وہ پڑی فرما لگا و پھیرتی کہ بدوی حدیث میں ارشاد ہوا انظرہ الاولیٰ لک و الثانیۃ

سلیک: پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا اندہ ہوگا پھر لگا تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ فرمایا عبدالوہاب وہ کنیر پسند ہے عرض کی ہاں، اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانی نہ چاہیے اور فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیر پسند کر دی۔ آپ سکوت میں ہیں کہ کنیر تو اس تاجر کی ہے اور ضرور یہ فرماتے ہیں۔ معاذ و تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیر مزار اقدس کی نذر کی۔ خادم کو اشارہ دیا انہوں نے آکر کوئی نذر کر دی ارشاد فرمایا عبدالوہاب ویر کا ہے کی تلاشِ حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔ (ملفوظات حصہ ۲ صفحہ نمبر ۲۰۲ طبع لاہور)

روایت نمبر ۱۳۵: واقعہ مذکورہ نقل کرنے کے بعد "مصنف رضا خانی مذہب" نے اس پر تبراہی اور بازاری زبان استعمال کی ہے۔ اذمان والحق یہ شیطانِ لعین بھی بنا دیتا ہوگا۔ واقعہ مذکورہ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو کہ عند القریبین مسئلہ ولی مال ہیں۔

مولوی محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور کے سامنے اپنے آنحضرتؐ کی میت میں بخاری شریف پڑھی۔ (فیض الباری جلد اول صفحہ نمبر ۲۰۲ طبع لاہور)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں: علامہ شعرانی اپنے وقت کے قطب

تھے۔ (حاشیہ الدر المنثور جلد اول صفحہ نمبر ۱۲۳ تا ۱۲۴)

مگر آج تک مسلک دیوبند سے وابستہ کسی جید محقق عالم نے مذکورہ واقعہ کی وجہ سے علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ کو جگہ الفاظ سے یا د نہیں کیا۔ محض واقعہ نقل کرنے کی بنا پر امام احمد رضا بریلوی پر طعن کرنا سوائے جہالت کے اور کچھ نہیں۔

حضرت کریم مدنی ابن عباس کو حضرت یحیٰ بن زکریا رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے ایک لوندی آڑا کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب

ان کی باری کا دل تو عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ یہ
 معلوم ہے کہ میں نے اپنی لوطی کو آزاد کر دیا۔ فرمایا کیا تم یہ کام کر چکی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ
 ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے ماہوں کو بھتیں دے سکتے ہو تو تمہیں بہت زیادہ اجر ہوتا۔

(بخاری کتاب فربہ ص ۱۹۸)

مسئلہ: کبوتر دہہ کیا اور اس کے گل کا استی کیا یا شرط کی کہ تم اس کو واپس کر دینا یا آزاد
 کر دینا یا یہ کرونا یا ام ولا۔ دینا یا مکان میں کیا اور یہ شرط کی کہ اس میں سے کچھ جزو معین مثلاً
 کمرہ یا غیر معین مثلاً اس کی تباہی چوھائی واپس کر دینا یا بہہ میں یہ شرط کی کہ اس کے عوض کوئی
 شے (غیر زمین) دے دے ورنہ ان سب صورتوں میں ہیج ہوتا ہے۔ (ہایہ برہنہ)

مسئلہ: کبوتر کے قلم میں جو بچہ ہے اسے آزاد کر کے واپس کیا جیج ہے۔ (در مختار)

جب حدیث و فقہ کی رو سے کبوتر (شرعی یا مذہبی جو صورت ملک بغیر کلاخ طلال
 ہے) کا وہ ثابت ہے تو پھر واقعہ مذکور پر اعتراض ہے۔ یعنی ہے۔



الحکم

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے
شان غوثیت، مآب رضی اللہ عنہ میں کہے گئے اشعار
پر معترضین کے اعتراضات کا مسکت جواب

میرغ سب بولنے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں

ہاں! اسل ایک نواسخ رہے گا تیرا

(صدا کی تظنی صلی علیہ وسلم تبارک و تعالیٰ)

امات: میرغ (فارسی) اسرغا۔ بولتے ہیں: باگک دیتے ہیں۔ ہاں! البتہ۔ اسل: اچھی نسل
 اور شریف النفس۔ نواسخ: آواز دینے والا۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اسے شیخ سید عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) تمام جہان کے میرغ باگک ضرور
 دیتے ہیں، مگر ہر وقت نہیں بلکہ باگک دیتے ہیں اور ہر ایک عمر تک خاموش ہو جاتے ہیں۔
 مگر آپ کا میرغ جو بڑی اچھی نسل والا ہے۔ ہمیشہ آواز دیتا رہے گا اور خاموشی اختیار نہیں کرے
 گا۔

مطلب یہ ہے کہ تمام اولیاء کرام اللہ تعالیٰ میں جلالہ کے برگزیدہ و مقرب بندے

ہیں مگر ان کی روحانیت اور عظمت و رفعت کا دائرہ محدود ہے لیکن حضور غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کی شان و شوکت کا ڈنکا قیامت تک بجتا رہے گا۔ اور مندرجہ بالا شعر میں حضرت امام علیہ الرحمۃ کے ایک قول کی طرف اشارہ ہے آپ فرماتے ہیں۔

اے عبدالقادر (علیہ الرحمۃ) کیذور تو ہمارا ہے لیکن غریب عراق میں تمہارے م کے سوا تمام مرغ خاموش کر دیے جائیں گے اور تمہارا مرغ قیامت تک بانگ اٹھائے گا۔ (یعنی تمہارا چرخ روحانیت قیامت تک روشن رہے گا)۔

(۱)۔۔۔ (علامہ الجوامع ص ۸۲) محمد بن علی تاجانی علیہ الرحمۃ

(۲)۔۔۔ (شیخ الاسرار صفحہ ۳۱۵) ابو الحسن علیہ السلام علیہ الرحمۃ

(۳)۔۔۔ (نورۃ القاطر ص ۹۱) ملا علی قاری علیہ الرحمۃ

• حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں زور کلام نہیں ہے کہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مرکز ولایت ہیں اولیاء اللہ میں ان کو برتری حاصل ہے ان کی برکات کا آفتاب روز و شرتک شایاں رہا کرتا رہے گا۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۱۰۵) شیخ جلال الدین محمد بن علی (نوٹ): مثال کے بیان کرنے سے مقصد کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنا ہوتا ہے یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ جس چیز کے ساتھ مثال دی جا رہی ہے مثال اس کا سین ہوا رہے اس پر صادق آتی ہو۔

• حافظ ابن قیم (م ۷۵۰ھ) لکھتے ہیں:

انه لا يلزم من تشبيه الشئ بالشئ مساواته له۔

(المنهاج ص ۱۰۰) صفحہ ۱۰۰

مصنف رضا خانی مدہب کا جالبہ تبصرہ

چمن ولایت میں سب مرغیں گان اپنے اپنے وقت پر بول کر چپ ہو گئے لیکن آپ (عبدالقادر جیلانی) ایک ایسے اسل مرغ ہیں جو چغتایہ ولایت میں ہمیشہ بولنا سنی کرتے رہے گا۔
قاریین کرام!

نور کریں کہ یہ الفاظ شیخ عبدالقادر جیلانی کی شان میں سخت بے ادبی اور گستاخی پر مبنی ہیں کیونکہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو اصل مرغ کہنا یہ کون سی تعظیم و تکریم ہے۔ اس (مدہ خانی مدہب صفحہ ۱۱۱) مدہب

قو ہے نو شاہ براتی ہے یہ سارا گزرا

لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا

(حدائق بخشش صفحہ ۱۵)

اقتباس: نو شاہ نو جوان، دولہا۔ براتی: دو لوگ جو شادی کے موقع پر دولہا کے ہمراہ جاتے ہیں۔ گزرا: چمن، بھارت اور دنیا۔ فصل: موسم، موسم بہار۔ سمن: چنبیلی کا پھول۔ گوندھ کے پودے۔ سہرا: پھولوں کی لڑیاں جو دولہا کے سر پر باندھی جاتی ہیں۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اے غوث پاک علیہ الرحمۃ آپ ایک نو جوان دولہا ہیں اور آپ سے عقیدت و ارادت رکھنے والے ساری دنیا کے لوگ براتی کی حیثیت سے آپ کے ہمراہ ہیں اور خود رحمت خدا کے موسم بہار نے رحمت و کرامت کی چنبیلی کے سروں کو صرف آپ کیلئے پرو کر سہرا بنایا ہے۔ یعنی آپ کا علم و عرفان شباب پر ہے اور آپ پر لطف خداوندی بھی عروج پر ہے۔ اور آپ کے وسیلہ سے آپ کے مریدین و معتقدین بھی نواز ثبات و عنایات سے مالا مال ہورہے ہیں۔

• حضرت شیخ حماد دہاس رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا اکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اگرچہ عبدالقادر (علیہ الرحمۃ) بھی نو جوان ہیں مگر میں ان کے سر پر وجہندے لگے رکھ رہا ہوں یہ وجہندے ولایت کے ہیں ان وجہندوں کی فرمانروائی تحت العزلی سے لے کر ملکوت اعلیٰ تک ہے میں نے اپنے کانوں سے ملکوت اعلیٰ پر سنا ہے۔ کہ ان میں ان اقامات سے نوازا جاتا ہے۔ جن سے صدیقین کو نوازا جاتا ہے۔ جب شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی آپ کے پاس آتے تو آپ انہیں مرزا سر حجاب الجیش الراغ والطور المعالی و سید العارفین کے خطابات سے استقبال کرتے۔ (زبدۃ القادریہ صفحہ ۱۰۵) شیخ عبدالحق محدث دہلوی

”مہر مصطفیٰ رحمہ اللہ خانی ندوہیہ“ کا چاہا جائے تو صرف

بریلوی حضرت اجازت دیں تو میں اس کے اعلیٰ حضرت سے ایک سوال کروں
حضرت جی دولہا تبار سے پیر ہوئے اور برائی تمام فتنات اور سہرا مثل بھار لائی جس کا غما
نہی کو ہوگا کہ وہ کن کن پھولوں اور پتوں سے تزیین کیا ہوگا مگر دل میں کوئی نہ پائے میں آپ کیسے
کئے یہ بھی بتا دیجئے تو آج آپ نے اس بات کو کبھی نہ سنی۔ غالباً دل میں آپ اور اس کے
طریقہ پر دل نہیں شرمیلی ہوتی ہیں۔ تو آپ نے شرم کے مارے پہنچا کر گھٹس کیا ہاں یہ بات تو
بالکل ہی بھول گئے کہ کاش جس نے پڑھا یا وہ شاید کوئی برہمن یا سکھ ہوگا۔

(رحمۃ اللہ علیہ خانی ندوہیہ، صفحہ نمبر ۱۰۳)

گرا نہیں جھکے گھٹس سر جھک گئے ولی کوٹ گئے

کشف ماق آج کہاں؟ یہ تو قدم حجاب تبرا

(مذاہق بخش موزیہ)

لغات: گرد نہیں، توجہ گردوں... جھکا نماز اتوا فرج کرنا۔ مگر کچھ عجیب: سر زمین پر کھڑے ہوں
کوٹ گئے: ولی و ہشت زدہ ہو گئے۔ کشف ماق آج کہاں: یعنی نگاہ الہی کا یہ تصور نہ تھا اور
یہ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: *ہو م یسکشف عن ساقی و یدعون الی*
الہ۔ جود (پ ۲۹) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک خاص نئی فرمائے گا اور سارے اہل آباد
اس نئی کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑیں گے۔ مگر مافق و کافر سجدے کی طاقت نہیں رہیں گے
قدم: پاؤں۔

ایک ان کہیں کر سکتے ہیں رشید احمد گنگوہی کا مولوی محمد قاسم: نوری سے بھرا ہوا عالم چاروں طرف ایک نور
کا کھنکھاس رہا تھا۔ آج تو کچھ اشراف مغل نمبر ۲۹۹ء طبع لاہور چھپنے کے لیے تیار ہوئے تھے۔ مگر یہی شخص جس نے
تو مولوی محمد مغل نمبر ۲۹۷ء طبع لاہور۔ کچھ میں ہم تو رشید احمد کے مکتب میں محمد قاسم نوری کے ساتھ رہا
حرکت کرتے ہوئے کھڑے تھے۔ ساتھ ساتھ یہاں کے مولوی حجاز اشرف علی تو نوری اس مجلس کی دعوت نہ کرنا
ہوئے نظر آئیں گے۔
(الارکلیل فی شہر لاہور)

جلد کے ساتھ نہ کہوں تو داغ ہم نہیں

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اسے کوٹ پاک رحمۃ اللہ علیہ قیامت
میں آپ کے قدم پاک کی نگاہ کو دیکھ کر بہت سے لوگ یہ کہتے ہوئے کہ یہ نئی الہی ہے
میں گر پڑے۔ اور ہشت زدہ ہو گئے حالانکہ یہ نئی الہی نہ تھی بلکہ قدم غوث الاعظمین
کا کبر تھا۔

”الف رحمۃ اللہ علیہ خانی ندوہیہ“ کا چاہا جائے تو صرف

(مولوی احمد رضا) خدا اور رسول کو چھوڑ کر ایک نیا خدا بناتے ہیں۔ جب نیا خدا
کر لیا تو پھر اس کے بارے میں بھی متنازع نہیں کر کے قوم کو چکر میں ڈالنے کیلئے ہر حربہ
سے کیا۔ قوم ان سے بھی شکر ہو کر سر سے اسے اسلام کا انکار کر دے۔ آپ مگر اگر مرنے
اور اس میں پڑا کر نے والے ہی تھے کہ کیا کتب دھماکہ مڑتا ہے جس سے کل کائنات لرز
پے اور اٹھان صاحب بریلوی اس دھماکے کی آواز سن کر فخر رضا نامیت سے باہر نکلی کر
اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ دھماکہ کیا تھا لہذا کہتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نئی
کے اعلان کر دیا ہے۔ اور یہ دھماکہ ان کا اعلان نبوت ہے یہ اعلان ملتے ہی اعلیٰ حضرت پر
پڑ جاتی ہے، اور اپنے خواہوں سے مایوس ہو جاتا ہے۔ پھر لیکن اس کے باوجود اگر مرزا
کی وی۔ (رحمۃ اللہ علیہ خانی ندوہیہ، صفحہ نمبر ۱۰۳)

ذی تصرف بھی ہے ماؤں بھی مختار بھی ہے

کار عالم کا دیر بھی ہے عبدالقادر

(مذاہق بخش موزیہ)

ذی تصرف: صاحب اختیار جسے کسی ویش کا اختیار ہو۔ ماؤں: اجازت دیا ہوا
ذی تصرف دیا گیا ہو، اختیار۔ کاموں کا کام۔ دیر: تدبیر کرنے والا۔

مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ
نی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے صاحب اختیار صاحب اجازت اور

کائنات کے مدبر ہیں۔

حضرت خواجہ عبید اللہ احقر اقدس سرہ کے صاحبزادے خواجہ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ اہل تصرف (اہل کرام) بہت طرح کے ہیں بعض ماذون و مختار ہیں کہ تعالیٰ کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں تصرف کرتے ہیں۔

(ارشادات، حصہ ۱، صفحہ نمبر ۳۲۲ طبع دہلی ۱۳۳۳ھ از حضرت)

عبد الرحیم خلی قادیان والہ ماجد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شیخ عارف بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ تمام عالم کے سردار اور تمام اولیاء میں

منفرد ہیں۔ اور آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عالم موجودات اور نظام کونی میں تصرف

اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ وہ شخص خوش قسمت ہے اور بشارت ہے اس کیلئے جو آپ کی

میں بیٹھا جس کے قلب میں آپ کا تصور آیا (علامہ الجواہر صفحہ نمبر ۶۳ طبع کراچی ۱۹۷۸ء) دیکھ لیں اہل

شیخ شباب الدین عمر سروردی علیہ الرحمۃ کے چچا ابو نجیب عبدالقادر علیہ الرحمۃ فرماتے

کہ میں اس ہستی (عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ) کا احترام کیسے نہ کروں

موجودہ دور میں عالم کونی میں منفرد ہیں۔ جن کو میرے ہی قلب پر نہیں بلکہ تمام اولیاء

قلوب پر تصرف کی ایسی قدرت حاصل ہے کہ جس کے احوال کو چاہیں منبہ کر لیں اور جس

چاہیں بحال رکھیں۔ (علامہ الجواہر صفحہ نمبر ۶۳)

حضرت ایتام بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اولیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے عدبران (تدبیر کرنے والے) اور جہان برکات

حضرات ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں حاکمان عالم بنا کر اس کا حل و عقد وسط و کشادہ ان کے سام

دایستہ کیا ہے، جہاں کیلئے احکام انہیں کے ارادوں پر موقوف فرمایا ہے۔

(کشف المحجوب (اردو) صفحہ نمبر ۱۱ طبع)

حضرت عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر غوث و قطب جو اسباب تصرف ہیں جو کام یا تصرف بھی کرتے ہیں وہ اللہ ہی کے

ہوتے ہیں، مگر پھر بھی اسے نبوت یا رسالت نہیں کہا جاتا مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں

سمجھتے ہیں۔ (الانوار، اردو ترجمہ، عارف بخاری، صفحہ نمبر ۳۲۲ طبع لاہور)

مولوی اشرف علی تھانوی دہلوی ہندی لکھتے ہیں:

جانتا چاہیے کہ اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہیں جن کے متعلق خدمت و ارشاد

اصلاح مقرب و تربیت نفوس و تعلیم طرق قرب و قول عند اللہ ہے اور یہ حضرات اہل

نہا کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح معاش و انتظام امور

و دفع بلیات ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن الہی ان امور کی درستی کرتے ہیں اور یہ

اہل انکسار کہلاتے ہیں، جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں۔ اور ان میں

دو اہل اور فاضل ہیں، جو دوسروں پر حاکم ہوتا ہے۔ اس کو قطب انکسار کہتے ہیں۔ اور ان کی

اہل مشل حضرات ملائکہ علیہم السلام ہوتی ہے۔ جن کو ہمارے عرف میں امیر فرمایا گیا ہے۔

(انکسار صفحہ نمبر ۹۳ طبع دہلی)

مولوی محمد امجد علی دہلوی لکھتے ہیں:

اولیاء اللہ کی دو جماعتیں ہیں ایک وہ ہیں جن کے سپرد "خلق اللہ" کی ہدایت و

تعلیم کی اصلاح نفوس کی تربیت اور قرب حق حاصل کرنے کی تعلیم ہے اور یہ اہل ارشاد

تہ ہیں۔ دوسرے وہ حضرات ہیں جن کے متعلق معاش خلق کی اصلاح اور امور دنیا کا

انتظام و دفع بلیات ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن الہی ان امور میں تصرف کرتے رہتے

ان کو اہل انکسار کہتے ہیں۔ (مناہج العلوم (شرح مشکوٰۃ) دفتر اول حصہ دوم صفحہ نمبر ۷۰)

حضرت رضا خانی ندوی کا جہان نہ تبصرہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تصرف بھی فرما سکتے ہیں خدا کی طرف سے انہیں

اجازت ہے آپ سب اختیار بھی رکھتے ہیں اور اس کا رخا نہ کائنات کو چلائی آپ رہے ہیں
(رضاء خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۲)

کوئی ساک ہے یا واصل ہے یا غوث

وہ کچھ بھی ہو تیرا ساکن ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۰۲)

لغات: ساکن: قرب خداوندی کا راستہ طے کرنے والا۔ واصل: جس کو قرب خداوندی حاصل ہو۔ سائل: سوال کرنے والا۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اے غوث اعظم (حضرت شیخ عبد اللہ جیلانی علیہ الرحمۃ) ساکن ہو یا واصل، ساکن کو قرب خداوندی کا راستہ طے کرنے کیلئے واصل کو مقام قرب پر استقامت کیلئے آپ کی حاجت و ضرورت ہے کیونکہ آپ اپنے زمانہ سے لے کر قیامت تک کے اولیاء کے سرور، راہنما و ہادی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہی خورشید پر فائز فرمایا ہے۔

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوالبرکات بن صحر اموی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہری و باطنی احوال پر نظر رکھتے ہیں کوئی دلی اپنے ظاہری و باطنی احوال کی آپ کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا ایسے دلی اللہ جو بارگاہ الہی میں ہمکنار ہو لے مرتبہ عالی پر فائز ہیں وہ بھی حضرت غوث اعظم کی اجازت کے بغیر دم نہیں مار سکتے ان انما وقت پر موت سے پہلے اور موت کے بعد آپ ہی کا تصرف رہتا ہے۔

(زبدۃ الآجارہ صفحہ نمبر ۳۹ طبع ۱۹۸۲ء، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

• حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

راہ ولایت میں فیوض و برکات جس کو بھی ہو خواہ وہ انقلاب و تجاہد میں آپ (سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کے واسطے سے مشہور ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ کسی کو نہیں ملتا۔ (خلاصہ) (کتوبات صفحہ نمبر ۲۳ جلد ۲)

عارف باللہ شیخ ابراہیم غارب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ ہمارے سرتاج محققین کے شیخ صدیقین

امام عارفین کے محبوب اور سالکین کے پادشاہ ہیں۔ (خلاصہ الذخائر صفحہ نمبر ۱۸۰، امام باہن)

عارف رضا خانی مذہب کا جلیل القدر تصنیف

ساکن سے اولیاء کرام اور واصل سے انبیاء کرام مراد ہوتے ہیں، اب انکی حضرت لعلی کے شعر کا ترجمہ کیجئے جو یوں ہو گا کہ اے غوث! انبیاء کرام ہوں یا اولیاء کرام، وہ سب آپ کے در کے سوالیہ اور بھکاری ہیں (حدیث بہتان تنظیم) اب خود فیصلہ فرمائیں کہ کیا اس ایک ہی شعر میں بریلویوں کی فرضی محبت کا مجرم ختم نہیں ہو جاتا۔

(رضاء خانی مذہب صفحہ نمبر ۵۹ حصہ اول)

دلی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں

وہ تیری بغل کی محفل ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۰۲)

خوہاں چوگل بوغظ عبدالقادر

اعیان رسل بوغظ عبدالقادر

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۳۶)

لغات: ولی: اللہ تعالیٰ کے دوست، اللہ جل جلالہ کے محبوب۔ مرسل: انبیاء کرام، مولا نا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ آپ کی محفل و غلظ و فصاحت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اولیاء کرام تو کیا، انبیاء کرام کی درواج مقدسہ اور خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی مجلس میں تشریف لاتے ہیں جس طرح آقا اپنے غلام کو شرف بخشتے ہیں۔

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مشارح نے اس بیان کی وضاحت کی ہے کہ شیخ قدوة الی سیدنا قلیوی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ سید قلیوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عراق کے بڑے پادشاہ تھے تھے حضرت غوث اعظم کے دستِ تقدس سے نورِ خلافت و لادت حاصل کیا۔ ۵۵۵ھ/۱۱۳۳ء میں وصال ہوا۔ (سقیۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۸۲ طبع ۱۹۷۱ء)

فرماتے ہیں کہ میں چند انبیاء کرام اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں تشریف فرما دیکھ چکا ہوں۔ جس طرح آقا اپنے غلاموں کو شرف بخشے ہیں۔

(۱)۔ (زبدۃ القادر، صفحہ نمبر ۹۵، طبع لاہور)

(۲)۔ (نور الاسرار، صفحہ نمبر ۷۲، طبع لاہور)

• شیخ عبدالقادر درہلی بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جامع العلوم میں لکھا ہے کہ ایک دن غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے وعظ فرما رہے تھے کہ جلدی سے نیچے کی سیڑھی پر اتر آئے اور دست بستہ متواضع کھڑے ہو گئے پھر کچھ دیر بعد پرچہ لے کر اتر آئے جگہ بیٹھ کر وعظ فرمایا، حاضرین میں سے بعض نے اس کیفیت کا سبب پوچھا فرمایا میں نے اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو میں ادباً نیچے کی سیڑھی پر اتر آیا اور جب تشریف لے جانے لگے تو مجھے اپنی جگہ بیٹھ کر وعظ کرنے کا حکم دیا۔ (تذکرۃ القادر، صفحہ نمبر ۹۵، علامہ عبدالقادر درہلی بغدادی)

• حضرت ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۳ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہ شیخ ابی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں وعظ من رہا تھا کہ آپ قلع کلام کر کے منبر سے زمین پر اتر آئے، پھر منبر کے دوسرے زینے پر چا بیٹھے میں نے دیکھا کہ پہلا زینہ اس قدر وسیع ہو گیا کہ حدنگاہ تک پھیل گیا۔ اس پر ریشمی فرش بچھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت امیر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیخ کے دل پر تجلی ڈالی اور قریب تھا کہ آپ زمین پر گر پڑتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہارا دیا۔۔۔ چند لمحوں کے بعد یہ سب کچھ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ شیخ بقا علیہ الرحمۃ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کی رویت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ارواح غصری شکل اختیار کرنے کی قدرت رکھتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ان پاکیزہ ارواح کو دیکھنے کی قوت عطا کر دے وہ انہیں دیکھ سکتے ہیں۔

(زبدۃ القادر، صفحہ نمبر ۷۲، اور ملا علی قاری)

حضرت ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

میکل انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسا پھرنے لگتی ہیں جیسا کہ

زمانہ میں ہوا تھا۔ (نور الاسرار، صفحہ نمبر ۷۲، طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

• علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ (م ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

خضر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں، اپنے بدن اور روح کے ساتھ قبر میں

اور سیر و تفرق فرماتے ہیں زمین و آسمان میں اور آپ کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا۔

(مجموعہ الجہانک، صفحہ نمبر ۷۲، طبع لاہور)

(نوٹ)۔ دوسرے شعری بھی یہی شرح ہے۔

مصنف: رضا خانی مذہب کا جابلانہ تبصرہ

اس شعر میں تو احمد رضا نے مدعی کر دی تمام دنیا کا مرکز حضرت عبدالقادر جیلانی کو

قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ تمام دنیا کا مرکز تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مستورہ

صفات ہے احمد رضا خاں بریلوی دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شتم نبوت کے قائل نہ

تھے (لکھنؤ کاؤچین) اس شعر میں اجڑائے نبوت کی طرف اشارہ ہے۔ بندہ خدا کو ذرا

بھی شرم و حیا نہ آئی اتنی بڑی دلیری و شہرہ کسل کے کیسے کی جاسکتی ہے۔

(رضا خانی مذہب، صفحہ نمبر ۷۳، ص ۷۰)

ملک مشغول ہیں اس کی شان میں

جو تیرا ذکر و شغل ہے یا غوث

(سوانح بخشش، صفحہ نمبر ۱۷۶)

انگیزت: ملک: خرشتہ۔ مشغول: مصروف۔ شغل: تعریف۔ ذکر: ذکر کرنے والا۔ شغل:

مشغول۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مشغول

ہیں اور چونکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے حسین لمحات اللہ تعالیٰ

کے ذکر و فکر، عبادت و ریاضت، درس و تدریس اور وعظ و نصیحت میں گزارے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی جماعت میں سیدنا خورشید اعظم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ (اپنی شان کے لائق) کرتا ہے۔

مصرع ثانی مندرجہ ذیل آیت قرآنی اور حدیث نبوی کا خلاصہ ہے۔

”لَاذْكُرُونِي اذْكُرْكُمْ“ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۵)

ترجمہ: ”تو مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا“۔ (البیان)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کی جماعت میں تذکرہ کرتا ہوں (خامد) (مسند و مؤلف نمبر ۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا چاہنا نہ تبصرہ

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تہلیل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ غوث اعظم کے ذکر میں لگے رہتے ہیں یہ کتاب بڑا کفر ہے۔۔۔ مگر ایک اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ یہ تصور غلط ہے بلکہ ہر بات فرسودہ ہو گئی ہے۔ پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت سے اپنی اخروی زندگی کے تحفظ کے سامان مہیا کرتے تھے مگر اب قانون بدل گیا ہے، اب اللہ تعالیٰ شیخ عبد القادر جیلانی کی عبادت کر کے اپنی خدائی کے پھانے کا حیلہ و حوٹ لیتے ہیں۔

(رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۲۶ حصہ اول)

وہیں سے آئے ہیں ساتوں سمندر

جو تیری تہر کا ساحل ہے یا غوث

(حدائق بخشش مؤلف نمبر ۷۷)

لغات: آئے: جو جس کھانا۔ ساحل: جمیل، دریا اور سمندر کا کنارہ۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد

فرماتا ہے:

”وَالْبَحْرُ يَمْلَأُ مِنْ بَعْدِهِ مِثْلَهُ الْبَحْرُ“ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: ”اور سمندر (جیسا ہی) اس کے بعد اور سات سمندر“۔ (البیان)

جس طرح خالق کائنات نے مادی دنیا کی سیرانی کیلئے سات سمندر پیدا فرمائے ہیں۔ اسی طرح روحانی دنیا کے قائم کیلئے اولیاء کرام کے سات طبقات ہیں جن کو اس شعر میں سات سمندروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سات سمندروں کے نام

۱۔ بحر کرمان۔

۲۔ بحر قلزم۔

۳۔ بحر ہند۔

۴۔ بحر عمان۔

۵۔ بحر روم۔

۶۔ بحر مغرب۔

۷۔ بحر طبرستان۔

اولیاء کرام کے سات طبقات

۱۔ اولیاء ابدال۔

۲۔ اولیاء انتخاب۔

۳۔ اولیاء اوتاد۔

۴۔ اولیاء نقیاء۔

۵۔ اولیاء نقیاء۔

۶۔ غوث یا مجدد۔

عام دوا کیا کروم۔

مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں اے غوث اعظم علیہ الرحمۃ یہ ساتویں سند رہو اعلیٰ رہے ہیں یعنی طریقت و روحانیت کے تمام سلاسل جو اس وقت اوج ثریا پر ہیں آپ ہی کی ذات کے مہربان منت ہیں کیونکہ آپ اہم ولایت ہیں جو تمام سلاسل طریقت اپنے اپنے مقام پر ایک سند رکھتے ہیں مگر آپ کے ہر طریقت کے کنارے ہیں اور آپ کے مقام تک رسائی ناممکن ہے۔ آپ اولیاء کمالین کے پیشوا و سرور ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے قیامت تک جتنے اولیاء، ابدال، اقطاب، اولیاء، نچوہ، غوث یا مجدد ہوں گے سب فیضان ولایت و برکات طریقت حاصل کرنے میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے محتاج ہوں گے۔ بغیر ان کے واسطے اور وسیلہ کے قیامت تک کوئی شخص ولی نہیں بن سکتا۔ (خامہ) (مکتوب نمبر ۱۲۳ ج ۳)

شیخ محمد اکرم قدوسی چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ مقامات غوثی، قطبی، قطب الاقطابی سے ترقی کر کے مقام محبوبیت تک پہنچ گئے تھے، اس مقام سے اوپر کوئی مقام کسی ولی اللہ کو نصیب نہیں ہوا۔ (فتاویٰ الانوار (اردو) صفحہ نمبر ۷۷ شیخ لاہور ۱۹۹۳ء)

نیز فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم کی ولایت تمام مشائخ کی ولایت سے بالاتر ہے اس وجہ سے کہ آپ مرتبہ محبوبیت سے سرفراز ہوئے اور اگر کوئی ولی اللہ مقام محبوبیت تک پہنچے گا تو حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے واسطے سے پہنچے گا بلکہ جتنے سلاسل جاری ہوئے ہیں سب حضرت غوث اعظم کی وساطت سے جاری ہوئے ہیں۔ اور قیامت تک انکی شان و شوکت حضرت شیخ کے طفیل برقرار رہے گی اور جس قدر مشائخ عظام کہ اپنے حلقہ ہائے طریقت کے سربراہ ہیں سب نے غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر تربیت حاصل کی ہے۔ (انتمس الانوار صفحہ نمبر ۱۰۳ طبع ۱۹۹۳ء)

حضرت ماعلی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہ ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بالسنید نے شیخ ابوسعید علیہ الرحمۃ سے تہذیب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ قطب وہ شخص ہے جس پر زمانہ کی ولایت قسم ہو ولایت کے تمام بوجہ اس کی لپیٹ میں ہوتے ہیں۔ اور تمام کائنات کے انظام و انصرام آپ کے ذمہ ہوتا ہے

میں نے پوچھا کہ زمانہ حاضر کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: شیخ عبدالقادر رحمۃ

اللہ علیہ (نہجہ الناطقین ص ۶۶ طبع نیر آوار)

مستفاد رہنا خانی عہد کا جاہلانہ تصور

یعنی حضرت غوث اعظم کی ایک نہر ہے اور اسی کے کنارے سے مات سند رگل رہے ہیں۔ اس شعر پر تو داد دینے بغیر نہیں رہا جانا، پہلے تو ہم سنتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ سند ر ہوا ہے اور سند ر سے دریا اور دریا سے نہر نکلتی ہیں مگر بریلوی مزاج کی تعصب ہی شاید اسی ہے یہ کہہ رہے ہیں کہ حضرت غوث اعظم کی ایک نہر کے کنارے سے مات سند نکلتے ہیں اسے کون محمد تسلیم کرے گا اور فرزند ان ملت بریلویہ سے پوچھتا ہوں کہ آپ حضرات اس شعر کا مطلب بتا سکتے ہیں؟ یا اسے ایک پاگل کی حالت سرکری گھنٹو کہیں گے۔ (رسانا تہذیب صفحہ نمبر ۱۶۸ حصہ اول)

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا!

رضا شہساز تیرا ساں ہے یا غوث

(ص ۱۸۱ بخش صفحہ نمبر ۷۷)

افات: سائل: سوال کرنے والا۔

شعر کے پہلے مصرعہ میں حضور سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور قول کی طرف اشارہ ہے جس کو ممدوحہ علماء اہلسنت کے علاوہ دیگر اجلہ علماء کرام نے بھی اپنی اپنی تصانیف میں نقل فرمایا ہے۔

حضرت ابو محمد عبداللہ بن اسعد یا غوثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوالمعالی کا بیان ہے کہ جب میں نے یہ واقعہ شیخ ابوالحسن علی خباز علیہ الرحمہ سے بیان کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے شیخ ابوالقاسم عمر بن ابی علیہ الرحمۃ کی زبان سے سنا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے سنا آپ نے فرمایا: جو شخص کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرتا ہے وہ مصیبت اس سے ہٹا لی جاتی ہے اور جو شخص کسی تکلیف میں مجھے میرے نام سے پکارتا ہے وہ تکلیف اس سے اٹھالی جاتی ہے اور جو شخص اپنی کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میرا توسل اختیار کرتا ہے وہ حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔ (خدمۃ المظاہر صفحہ نمبر ۱۲ طبع لاہور ۱۹۸۳ء)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہِ ایزدی میں سوال کیا کرو جو کوئی شخص مصائب و مشکلات میں مجھے پکارتا ہے اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور ہو جاتی ہے اور جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے۔ (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۱۵ طبع لاہور ۱۹۸۳ء)

شیخ مومن بن حسن شہنشی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

امام شعرانی علیہ الرحمۃ نے "غنی" (یعنی لطائف الحسن والاعلاق) میں کہا ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام نہایت ہی نفیس ہے اس میں خوب تذکرہ کرو۔ "والحمد للہ رب العالمین"۔

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا بعض منظوم کلام یہ ہے۔

ایہ قلب انقلاب الموجد
علی سائر الانقلاب قوی و حرمی

ترجمہ: میں حقیقتاً دنیا کے انقلاب کا قلب ہوں۔ تمام انقلاب پر میرا حکم اور احترام واجب ہے۔

توسل بنا فی کل ہول شدہ
اغیثک فی الاشیاء عرا کسیتی

میرزا مصیبت اور سختی میں ہم سے توسل کرو میں اپنی ہمت سے تمام امور میں تمہاری مدد دل گا۔ (نور اجہار صفحہ نمبر ۵۵ طبع اول نعلی آباد)

حدیث قدسی میں ہے (جسے امام بخاری علیہ الرحمۃ نے روایت کیا ہے) کہ اللہ اپنے مقبول بندوں کے متعلق فرماتا ہے۔

لأن مسألتي لأعطينه ولن أسعأ ذلني لأعيلنه۔

(۱)۔۔۔ (بخاری جلد ۵ صفحہ نمبر ۲۳ طبع کراچی)

(۲)۔۔۔ (مکتوۃ کتاب الدعوات)

اگر میرا مقبول بندہ مجھ سے مانگے تو میں ضرور اس کا سوال پورا کروں گا اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں ضرور اسے پناہ دوں گا۔

منصور عینی کا مطلب یہ ہے کہ اے غوث پاک رضی اللہ عنہ آپ کے فرمانِ عالی کے مطابق احمد رضا تھمے سے تیرا سوال کرتا ہے کہ آپ میرے ہو جائیں۔

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ قصور

یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی آپ نے جو فرمایا ہے جو مجھ سے مانگو میں وہی دوں گا اس لئے میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں، یہاں بھی اعلیٰ حضرت بریلوی نے خیانت سے کام لیا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی نے کہیں ایسا نہیں فرمایا، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔ کیا طاقتور رضا خانی اپنے نام نہاد مجدد کے اس جھوٹ کو درست کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ کیا اعلیٰ حضرت بریلوی نے شیخ عبدالقادر جیلانی کو خدا نے کی کوشش نہیں کی۔ (رضامانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۹ حصہ اول)

ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں چیز

تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

(معاذ حق بخش صفحہ نمبر ۷۱)

لقائے : ملک : فرشتہ : عالی : اعلیٰ : اونچا : سافل : اونچی ۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
آپ ملائکہ، بشر اور جنات ہی کے نزدیک صاحب تعظیم نہیں بلکہ (اپنے زمانہ سے پہلے)
قیامت تک کے ہر اعلیٰ و ادنیٰ یعنی سائیک و داصل اور خواص و عوام کے نزدیک بھی آپ
ہدایت کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں دس برس کا تھا کہ اپنے شہر کے
در سر میں پڑھنے کیلئے جایا کرتا تھا تو میں اپنے ارد گرد فرشتوں کو چلنے دیکھتا تھا اور جب میں
در سر میں پہنچتا تو میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا کہ ہٹ جاؤ، اللہ کے ولی کو بیٹھنے کو جگہ دو۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۹۶ طبع لاہور ۱۳۸۵ء از محمد رفیع)

• شیخ ابی سعید قیلوبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس وقت غوث اعظم علیہ الرحمۃ نے یہ
بات (میرا یہ قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے) گویا حق تعالیٰ نے مجھے یہ مشاہدہ کرایا کہ حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملائکہ مقررین اور اولیاء محققین و متاخرین یعنی زمانہ
اولیاء کرام اپنے جسم کے ساتھ دور وصال شدہ اپنے ابواب کے ساتھ موجود تھے اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شیخ کو طاعت زیب تر کرائی اور ملائکہ اور رجال الغیب حضرت شیخ
کی مجلس کے گرد گروہا میں مفسرین باعد سے کھڑے تھے۔

(اتحباب الانوار، صفحہ ۱۹۳ از محمد اکرم قادری)

• حضرت شیخ جلال بن بطریق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جب شیخ عبدالقادر جیلانی نے "قدی
بذہ علی رقبہ کل ولی اللہ" فرمایا تو اس وقت ملائکہ نے زبان حال سے کہا اے اللہ کے بندے
آپ نے سچ فرمایا۔ (بہار السراۃ، صفحہ ۱۸ طبع لاہور ۱۳۸۵ء از انس ضلعونی و شافعی علیہ الرحمۃ (م ۲۰۳۷)
• حضرت ابو ظفر بن عمر الخفاف اوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی مجلس فرماتے ہیں، اور ذکر و کلمات الحسن بن محمد الجوزی فی تذکرۃ القراءان مؤلف
اس زمانہ میں، بلکہ مشائخ کرام و محدثین شیخ عبدالقادر و سلطان ابی (الآثار النورانیہ صفحہ ۹۶ طبع کوثر انوار)

انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے بذریعہ کمال جنات کو بلایا تو انہوں نے
میں اپنے معمول سے زیادہ دیر لگائی جب جنات حاضر ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا
وقت ہم غوث الثقلین کی مجلس میں حاضر ہوں تو ہم کو اس وقت نہ بلایا کریں، میں نے
سنا کیا تم بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا حضرت کی مجلس
انوں کی نسبت ہم لوگ کثرت حاضر ہوتے ہیں اور جنات کی کثیر تعداد نے آپ کے
پرست پر بیعت کی ہے اور اسلام قبول کیا ہے۔ (تلاکما الجواہر صفحہ ۱۲۱ تازی رحمۃ اللہ علیہ)

اس کلمہ میں کئی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
ہاں وہ انفقراء امام زمانہ و قطب دوراں اور شیخ الشیوخ تھے۔

(تلاکما الجواہر صفحہ ۱۲۱ تازی رحمۃ اللہ علیہ)

• شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

بغداد میں شیخ الاسلام سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس قدر منزلت و
ماصل ہے کہ کل انقلاب، ابدال، اولیاء اور افراد آپ کے زیر نگین ہیں اور آپ سب کے
ن۔ (انوار جنات کیہ ہوالہ تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۱۲۱)

حضرت خواجہ بہاؤ الدین بن نقشبندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است

سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۱۲۳)

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

یا غوث معظم نور ہدی بنی مختار خدا

سلطان دو عالم قطب علی حیران و جلالت ارض و سما

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۱۲۳)

عالمہ یوسف جہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

آپ سلطان الاولیاء امام الاصفیاء و ولایت کے پچھتہ ستونوں میں سے ستون ہیں۔

آپ ابن اولیاء کاملین میں سے ہیں جن کی ولایت پر امت محمدیہ کے علماء وغیرہ تمام ان اتفاق ہے۔ (جامع کرامات اولیاء)

• حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی کرامات بے شمار ہیں جن کو کئی نہیں جاسکتا، جن اونچے اور مشہور اماموں سے ملتا ہوں انہوں نے مجھے بتایا کہ شیخ کی کرامات متواتر قریب متواتر ہونے لگی ہیں۔ اور بالاتفاق یہ بات معلوم و مشہور ہے کہ جس قدر کرامات حضرت شیخ عبدالقادر علیہ الرحمۃ سے ظاہر ہوئی ہیں اس زمانہ کے دوسرے مشائخ کرامات کا نظیر نہیں ہوا۔ (محاضرات الانس، مترجم، صفحہ نمبر ۶۳۲)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

قلب الاقطاب، افراد الاحباب، القوت الاعظم، شیخ شیوخ عالم، غوث الثقلین، الظاہرین، شیخ الظاہرین، شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسینی، السیفی، البیہانی رضی اللہ عنہ اکمل الاولیاء، اہل بیت از اعظم سادات حسینیا است۔ (اخبار الاخیار، قاری، صفحہ نمبر ۹)

• مولانا عبدالحق لکھنوی حنفی علیہ الرحمۃ:

سیدنا شیخنا القلب الریائی والنفوس الصمدانی الشیخ محی الدین عبدالقادر الحسینی (علیہ الرحمۃ)۔ (آثار المرقد، صفحہ نمبر ۷)

• صاحب مرآۃ الاسرار لکھتے ہیں:

کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ادا کی میں فرمایا کرتے تھے کہ پہلے مجھے دریا بہرہ کیا گیا اور اب تمام روئے زمین شرق سے غرب تک یعنی تمام بحر و بر جہاں بہرے بہرہ اور اس وقت اولیاء اللہ میں سے کوئی ولی ایسا نہ تھا جو کہ آپ کی قطبیت تسلیم نہ کرتا ہو اور آپ قطب اکبر اور فردا حباب تھے۔ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ انسانوں کے کئی شعب ہیں ملائکہ کے مشائخ ہیں اور جنات کے بھی مشائخ ہیں و اما شیخ الکمل (اور میں سب کا امام

(و انہی انوار علی قبرہ و علیہ طبع لا ینور کما ینور قدس شفی)

مولوی احسان الحسن کا مدحیوی دیوبندی لکھتے ہیں:

حضرت شیخ الشارح قلب الاقطاب، امام الاولیاء محی السنۃ والدین غوث اعظم ابو محمد قادری جیلانی حنفی قدس سرہ سلسلہ قادریہ کے بانی اور سرخیل اولیاء کرام ہیں جو مقامات اور مقام قطبیت اور مقام فردا حباب سے عروج کر کے مقام محبوبیت تک پہنچے ہوئے ہیں آپ نے اپنے متعلق فرمایا "میرے یہ قدم تمام اولیاء کی گراں پر ہیں" اور تمام اولیاء کا حلیم خم کیا۔ اس سے بڑھ کر کیا مقام ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ کا قدم مبارک تمام اولیاء کی گراں پر ہے۔ اور تمام بزرگ آپ کے تحت فرمان ہیں۔

(غوث اعظم، صفحہ نمبر ۵۸ اور ۵۹، مولوی احسان الحسن کا مدحیوی)

محدث ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) علیہ الرحمۃ نے آپ کو اولیاء اللہ میں سب سے درجہ امتیاز کے ساتھ تاج شیخ الاسلام اور غوثیہ کے القاب سے یاد کیا ہے۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۲۲ طبع لاہور)

حافظ ابن رجب اپنے طبقات میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو ان القابات سے یاد کرتے ہیں۔ شیخ زماں، سرور اہل طریقت، پیشوائے خدا شام، سلطان عہد۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۲۲)

• رضا خانی مذہب کا جابلقا مذہبہ

عالی میں جو کمال علیہ السلام اور ساقی میں تمام انبیاء کرام داخل ہیں یعنی اسے شیخ اور جیلانی آپ جو کمال اور تمام نبیوں کے قدر ہیں۔ یہ تمام انبیاء کرام کی تخت تو ہیں ہے انسانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ سب کائنات نبی علیہ السلام کی مرید ہے اور احمد رضا دہلوی اس کی مرید نبی علیہ السلام عبدالقادر جیلانی کے مرید ہیں اس سے بڑھ کر کیا کفر ہوگا۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۰۰، حصہ اول)

احمد سے احمد اور احمد سے احمد کو

کنن اور سب کنن کنن حاصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۷۸)

اثبات: احمد: اکیلا، ایک، واللہ تعالیٰ کا اسم گرامی۔ احمد: بڑا سراسر اپنے والا۔ جناب والا
آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی، حضرت عیسیٰ نبیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے بیچوں ہونے کی بشارت اسی مقدس نام سے دی تھی (القرآن الکریم)۔ ممکن: اللہ
تعالیٰ کا حکم ہو جا، وجود میں آ جا۔ ممکن: نہ ہو۔

حضورِ نبویؐ نورسید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالق کائنات جل جلالہ نے علم اعمیٰ عطا فرمائے اور وہ تمام کمالات و مراتب اور محاسن جو مخلوق کے شایان شان تھے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدرجہ اتم عطا فرمائے۔

نام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ درجہ اولیٰ میں تھے اور اس کا نام سے حاصل ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ (ع)
کو کنیت کا منظر اور صاحب مرتبہ بنایا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ کو کنیت (ع)
اور کنیت (ع) کا اختیار حاصل ہے۔ اور یہ سب کچھ آپ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت
مراغما ہو چکے ہیں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سائلین انہی زمین کا مطالبہ، مکارم اخلاق کے سونے والے، کاموں کو درجہ کمال تک پہنچانے والے ہیں۔ (اقرار الایمان ص ۲۷)

خاندان نبوت میں سے اللہ تعالیٰ نے جسے چاہا قطب الاقطاب، یعنی آدم کا لہ جن وانس کا مرجع بنادیا، حتیٰ کہ شیخ محی الدین (عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ) مجددین، اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال تمام اولاد میں درخشاں ہے۔

لیکن حضرت شیخ میں اور یہی قسم کا جہاں و کمال ہے اور حضرت شیخ کا جہاں و کمال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہاں اور ان کا کمال اور حقیقت رسالت پناہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان اہل مہارت فی صنف الحمد و ثمر افضل ازہم من کثرۃ الحمد و ہر صلی اللہ علیہ وسلم اہل من حمد و افضل من حمدہ ۱۱

صاحبہ احمد راجح (مطالعہ کسر ات شرع و نائل الخیرات، ص ۸۸ طبع فیصل آباد ۱۳۸۱ھ امام مہدی القاسمی)

● کہاں ہے۔ (اچھا والا خیال ہے کہ میرا ۲۲ طبع کراچی)

شیخ محمد اکرم قدوسی چشتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی تربیت سے آپ کو کمالات الہیہ قلب عطاء ہوئے۔۔۔۔۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت کبریٰ آپ کو عطاء ہوئی۔
(انتقام، (الفرقان) صفحہ نمبر ۵، (طبع لاہور)

حضرت سیدتِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں:

..... یہ وہ توحید ہے اور حالت محویت فی الذات ہے جو اولیاء اور ابدال کا خاصہ ہے۔

جہاں ہند کو کھینچا یعنی خلقت و پیدائش اشیاء کی قوت، نظام قرآنی جاتی ہے اور باذن الہی اس کے حکم کن سے عجائب و غرائب ظہور میں آتے ہیں اور وہ خلق خدا کا بلاواؤنی بن جاتا ہے اسے اشراج صدر ہوتا ہے اور اس کا ذکر خیر دونوں جہانوں میں بلند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بعض کتابوں میں اس کا ارشاد موجود ہے کہ اے بنی آدم! میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں جس شے کو کہہ دو کہ کن (ہو جا) وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ پس میری وحدانیت میں تمنا ہو کر تو بھی جس شے کو کہہ دو کہ کن (ہو جا) وہ تیرے اذن سے ہو جائے گی۔

(فتوح الغيب) (مترجم) صفحہ نمبر ۸۰۸ طبع ۱۴۰۸ھ

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

شیخ عبدالقادر جیلانی با و شاہ طریقت اور موجودات میں تصرف کرنے والے تھے اور
منزل اللہ آ کہ کو تصرف و کرامتوں کا ہمیشہ اختیار حاصل رہا ہے۔

(۱۲) کتابخانه دار به رفسنجان، ۱۳۳۵ (طبع لا دور)

حضرت شہداء ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے

(1).....(56) منقذہ فیہ طبع ۱۹۶۳ء

(۴) ... (۵) ... (۶) ... (۷) ... (۸) ... (۹) ... (۱۰) ...



تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے !

تو ہی اس پر دے میں فاعل ہے با غوث

(صالح بخش منی نمبر ۱۱)

لغات: تصرف والے: کسی وحشی کرنے والے، صاحب اختیار (اولیاء اللہ کا ایک طبقہ) مظہر: اظہار کرنے والے۔

مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں اے غوث پاک آپ کے زمانہ سے لے کر قیامت تک جتنے بھی صاحب تصرف اولیاء اللہ پیدا ہوں گے وہ آپ ہی کے مظہر ہیں اور ان کے پر دے میں آپ کی ہی روح کن کہنے والی ان کی دلائل، عظمت و کرامات اور اختیار و تصرف آپ ہی کے فیضان کا کرشمہ ہے اور ان کی رفعت و عظمت سے آپ کی ہی شان و بلندی کا اظہار ہوتا ہے۔

• حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم کے زمانہ سے قیامت تک جتنے اولیاء، ابدال، اقطاب، اوتار، انبیاء، نجباء، غوث یا مجدد ہوں گے سب فیضان ولایت میں، برکات طریقت حاصل کرنے میں حضور غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے محتاج ہوں گے بغیر ان کے واسطے اور وسیلہ کے قیامت تک کوئی شخص ولی نہیں ہو سکتا۔ (کتوبات مکتوب نمبر ۲۳ منی نمبر ۶۰ طبع کراچی)

• شیخ نعم الدین ابوالعباس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہ میرے بھائی ابراہیم غریب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ محققین کے شیخ، صدیقین کے امام، عارفین کیلئے جہۃ اللہ اور سالکین کیلئے بارگاہ الہی میں حاضری کا ذریعہ ہے۔ (نور الاسرار منی نمبر ۶۴ طبع لاہور)

• حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی چشتی صابری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جس کسی کو ظاہری و باطنی فیض حاصل ہوا ہے سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی وساطت سے حاصل ہوا ہے خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو کوئی ولی آپ کی مہر کے بغیر منظور و معترف

نہ ہو سکتا اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں دے دی ہے، جسے چاہیں کسی منصب و ولایت پر مقرر فرمائیں اور جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرمائیں۔ (اختیاس الانوار)

• حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فیض باطنی کے متحقق تحریر فرماتے ہیں، اگر امور کے پیش نظر سالک کو کسی خاص روح سے مناسبت ہو جائے اور وہاں سے فیض پہنچے تو اس والہ کی اصل حقیقت غالباً یہ ہوگی کہ اسے یہ فیض یا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے حاصل ہوا یا امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت سے دیا یا یہ فیض حضرت غوث اعظم کی نسبت سے ملا ہے۔ (مدقات (اردو) منی نمبر ۱۱۷)

• حضرت شیخ عبدالنقی محمد ث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان حضرات میں سے ایک حضرت سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی یہی ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کائنات میں تصرف اور اقتدار حاصل ہے۔

(شرح نوح النبی تارسی منی نمبر ۱۲)

• سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ شاہ فقیر اللہ علوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہ سلسلہ قادریہ کے مرید کیلئے نامناسب ہے کہ وہ کسی اور سلسلہ کے پیروں سے روحانی استفادہ کرے، اس لئے کہ تمام سلاسل کے مشائخ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ اور اول و آخر ان ہی کے طفیل ان پر در معرفت و اہوتا ہے۔

(مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی نقشبندی منی نمبر ۲۱)

ان دونوں اشعار پر مصنف رضا خانی ندیب کا جاہلانہ تبصرہ

(مولوی احمد رضا) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے اعتنائی میں خدا کا پھر سارے خدا کی اختیارات حضرت عبدالقادر جیلانی کو دلائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو کن کے سب اختیارات حاصل ہیں، جیسے خدا کی شان ہے کہ کن کہہ کر جو چیز چاہیں پیدا

کر دیں آپ کو کئی کئی نیکوں کی یہ قدرت حاصل ہے۔ سب کن کن آپ کے ہاتھ میں ہے
فرشتے جن کے سپر تصرفات ہیں سب آپ کے ماتحت ہیں۔ فاعل حقیقی جو اس کا نشانہ کائنات
کو چلا رہا ہے۔ وہ آپ ہی ہیں۔ (رخسانہ سب مغربہ ۱۴۱۲ھ اول)

قمر پر جیسے خورشید کا یوں ترا قمر
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث
نظارہ کروم تو وہاں ہے نہ مقرر
تری بخشش جبرائیل ہے یا غوث

(مدائن بخشش مغربہ ۱۸)

لغات: قمر: چاند۔ سورج: فاضل: بہت زیادہ۔ واسطہ: بخشش والا۔ مقرر: مقرر
دینے والا۔ جبرائیل: علیہ السلام

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جس طرح چاند سورج سے روشنی کا محتاج ہے یعنی اسی طرح سب اہل نور یعنی اولیاء
اللہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے حصول فیض کیلئے آپ کے مقروض ہیں اور آپ صاحب
فضل اور واسطہ ولایت ہیں۔

پھر فرماتے ہیں: نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، آپ مقروض نہیں کہ قرعہ کی واسطی کا
مقابلہ کریں بلکہ یہ تو آپ کی بخشش اور آپ کا عطیہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے غوث اعظم علیہ الرحمۃ کو "قطبیت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کا مرتبہ عطا
فرمایا حتیٰ کہ چاروں ملک عالم کے فقہاء علماء علیہ السلام اور خیراء کی توجہ آپ کے آستانہ کی جانب ہو گئی،
سکرت و داناتی کے چشمے آپ کی زبان سے جاری ہو گئے اور عالم ملکوت سے عالم دنیا تک آپ
کے جلال و کمال کی شہرت ہو گئی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے علامات قدرت و امارت، دلائل
کی خصوصیت اور بڑا چین و کرامات آقا اب شریف الشہار سے زیادہ واضح اور ظاہر فرمائے۔ اور

کے خزانوں کی کنیاں اور تصرفات و توحید لگا میں آپ کے قبضہ اقتدار اور دست اختیار
پر مائیں۔ (ادب الایمان ص ۳۳۳ طبع کراچی)

حضرت شاہ ابوالعالی تاجوری لاہوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مگر کہے واللہ بعالم از سئے عرفانی است
از طفیل شد عبدالقادر جیلانی است

(تحفہ ۱۰۰ ص ۹۹ طبع لاہور)

شیخ عبدالقادر دارقطنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جب اللہ اپنے کسی بندے کو ولی عطا چاہتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ اس کو میرے پیارے
سب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر کرو جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار
اس حاضر کیا جاتا ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حکم فرماتے ہیں کہ میرے پیارے شیخ
عبدالقادر جیلانی کے پاس لے جایا کہ وہ وہاں تک کہ یہ منصب ولایت کے مستحق ہیں یا
نہیں۔ پھر غوث پاک علیہ الرحمۃ کے دربار میں حاضر کیا جاتا ہے اگر آپ اس کو منصب ولایت
کا فاضل دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفتر محمدیہ میں لکھ کر مہر لگا دیتے ہیں پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے آگے پیش کیا جاتا ہے۔ اور سرکار غوث پاک کی چشمی کے مطابق اس نبوی (صلی اللہ
آلہ وسلم) لکھا جاتا ہے۔ اور ولایت کی مظلوت سے آگاہ کیا جاتا ہے جو غوث اعظم علیہ الرحمۃ
نے امت اقدس سے عنایت کی جاتی ہے اور وہ شخص اسے پہن لیتا ہے۔ اور عالم غیب و شجاعت
میں قبول اور مسلم ہو جاتا ہے اور اس عہدہ پر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ قیامت تک فائز رہیں گے
اس مقام میں آپ کا کوئی ولی مرآت اور شریک نہیں بروقت اور ہر زمانہ میں آپ سے غوث
ادب اور تمام اولیاء کرام مستفیض ہوتے رہیں گے۔ (نظر الخاطر ص ۹۸، اعلام عبدالقادر دارقطنی)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وصول فیوض و برکات و یراد ہر کہ باشد از قطبہ و نجباء تو سط شریف اور مفید
نی شود چنانکہ مرکز غیر اور میسر نہ شد

ترجمہ: اس راوی میں فیوض و برکات وصول جن کو بھی ۲۰۰۰ وہ انقلاب و نجات ہوں آپ
واسطے ہی سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ اور کسی کو میسر نہیں ہوا۔ اور یہی
کرد (بغور تھوڑے وقت) آپ نے فرمایا ہے۔

الطاف شمس الاولین و شمس
ابد علی افق اعلی لا تقرب

ترجمہ: پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے کناروں
رہے گا غروب نہ ہوگا۔ (مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد ۳ طبع کراچی ۱۹۷۷ء وارو)

• حافظ ابو عبد اللہ محمد علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ”مشیحہ بغدادیہ“ میں لکھتے ہیں
عبداللہ اور جیلانی (علیہ الرحمۃ) دین اسلام کے ایک عظیم رکن ہیں عوام الناس اور خواص کو آپ
کی ذات اقدس سے فیض حاصل ہوا ہے۔ (تذکرہ، خارجہ دورہ ۲۳ طبع لاہور)

• مولانا قاری شام محمد سلیمان پھولپوری (پشتی قاری) (م ۱۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:
اے عزیز اتم میر و قاری اولیاء اس زمانہ تک کی بڑے چاروں کھوسے کتنے طریقہ
ہوئے پھر ان کا زور شور ہوا۔۔۔ بخلاف ہمارے طریقہ شیخ عبداللہ اور رضی اللہ عنہ کے کہ وہ
طرق اولیاء میں سام گیا اور ہر طریقے میں اس کی زندگی اور ہر شجرے میں اس کی تازگی
بعد عثمان کے موجودہ طریق و سلاسل کو دیکھ لو، کوئی طریقہ اس کی آمیزش (فیض) سے خالی
نہیں، واللہ اللہ علی ذلک۔ (شمس المعارف جلد نمبر ۲-۱ طبع کراچی ۱۹۶۹ء)

مصنف رضا خانی مذہب کا جابلانہ شبرہ

یعنی جس طرح چاند سورج سے روشنی حاصل کر کے سورج کا مقروض ہے اسی طرح
سب نور والے حضرت عبداللہ اور جیلانی سے فیض حاصل کر کے آپ کے مقروض ہیں۔ اگر
شعر میں اپنی بدبانی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں اور اسی کیفیت میں ایک اور بدبانی ہو جاتا ہے
یعنی غلط تقسم کی جگہ پھر غلط کر دم کہہ رہے ہیں اور بدبانی و بدبانی کے بعد کہتے ہیں کہ آپ

اس جگہ واجب ہیں یعنی قرض دینے والا تو پھر اپنی ہی ہوئی چیز واپس لے لیتا ہے اور
سب نور والوں کو اپنا فیض سہہ کر دیتے ہیں اور ظاہر ہے بریلوی عقیدہ کے مطابق نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں جیسا کہ احمد رضا ایک جگہ کہتے ہیں۔

تو ہے عین نور حیرا سب گمراہ نور کا

اب ذرا صغریٰ کبریٰ ملاحظہ فرمائیے اور بریلوی امت سے نتیجہ نکال لیجئے، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں اور نور والے حضرت عبداللہ اور جیلانی سے نور (فیض) پاتے ہیں
وہی بریلوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام کائنات سے ارتقاعی کہتا ہے تو وہ تعبد
آتی ہے اور اصل عقیدہ آپ نے خود ہی ملاحظہ فرمالیا۔ (رضاعانی نمبر ۱۰۰-۱۰۱ سوال)

ہم توئی قلب جنوب و ہم توئی قلب شمالی

لے غلط کر دم محیط عالم عرفاں توئی

(عبدالحق بخش نمبر ۲۸)

ترجمہ: تجھ کی کسلی، جس پر تجھی مھوئی ہے۔ عند الخضر انہیں زمین کے محور کا کنارہ
اور جیسا قلب شمالی قلب جنوبی، فرقہ دین اور چمکی کے درمیان ایک ستارہ کا نام ہے جس
بل کی تعمیر کرتے ہیں۔ سرور قوم کو بھی کہا جاتا ہے۔ (مصباح اللغات)

صوفیاء کی اصطلاح میں ”قلب“ باطنی خلیفہ اور سید اہل زمان ہوتا ہے۔ قلب کو
آپ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دنیا کی جہات اربعہ (چاروں سمت) میں اس طرح دور فرماتے
جس طرح تلک اپنی جہات میں دور کرتا ہے۔ قلب کو ہر شخص دیکھ اور پہچان نہیں سکتا، مگر
اہل استعداد کے مطابق، یہ مرتبہ بڑا اعلیٰ (بہاری) ہے۔ (ذکرانی)

غلط کا لفظ مشہور ہے ذیل معذور کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

کردن، شدن، خوردن، افتادن، گرفتن، خواندن، گفتن۔

تظہیر نیشاپوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

آتش غلط نہ کر کہ کار پسند ساخت

غلط کر دین کا خوف کوئی بات۔ کہ روئے کو ترقی دینے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

(بہارِ محرم)

محیط احاطہ کر کے واپس۔

مولانا امجد رضا بریلوی، منفرد سیدنا عبد القادر جیلانی قدس سرہ کو مخاطبہ

فرماتے ہیں کہ آپ جنوب و شمال کے قصبہ ہیں۔

دوسرے مصرعہ میں فرماتے ہیں: نہیں نہیں! یہ تمہارے غلطی کی، بلکہ آپ

عراقی ہیں۔

ملاحظہ فرمائی جتنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

بعض منافق اور حاسد نفسی ہمارے دو آقا و سید تاج المذاخر، قصبہ ربانی،

صوفی، سلطان الاولیاء و العارفین، محکم الملت و الدین عبد القادر الجیلانی کی حکمت

خبر ہو کر انعام تراشی کرتے ہیں۔ (ذی القعدة طرہ نمبر ۱۸، طبع نعل آباد)

شیخ خضر صوفی مولیٰ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عین کے قائمہ، مالکین کے مقتدا، مولانا

کے امام، عارفین کیلئے رحمت اور مقررین کے صدور الصدور ہیں۔ (نفاذ الاولیاء نمبر ۷)

شیخ منصور بیلاچی علیہ الرحمۃ کی مجلس میں جناب غوث الاعظم علیہ الرحمۃ کا تذکرہ

تو آپ نے فرمایا "غریب وہ وقت آئے گا کہ سید عبد القادر کو بہت بلند مقام ملے گا

بجز دنیا کے تمام عارفین ان کے ماتحت ہوں گے۔" (۱)۔ (ذی القعدة طرہ نمبر ۱۸)

(۲)۔ (بہارِ محرم صوفی نمبر ۲۱)

شیخ خلیل شیرازی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

جناب غوث الاعظم کو دنیا کے تمام اولیاء و ابدال اور انقلاب کے احوال و اسرار

کھلے گئے ہیں۔ (ذی القعدة طرہ نمبر ۱۸)

علامہ عبد القادر دارینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ہر زمانہ ہر آن میں قلوب غوث اور تمام اولیاء اللہ آپ (حضرت سید عبد القادر

) کی ذات منجبرکات سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔ (فتوح القلوب نمبر ۱۸، طبع ۱۳۰۰ھ)

شاہ سہیل بن ماہین زونی علیہ الرحمۃ حضرت عبد القادر جیلانی کا نہایت ادیب کیا

تھے۔ جب آپ کے والد گرامی نے اس کی عیادت و زیارت کی تو آپ نے فرمایا وہ سید

امام و رب العالمین ہیں، اس لیے ان کے ہاتھ بھی ان کا احترام کرتے ہیں۔

(بہارِ محرم صوفی نمبر ۱۸)

سلسلہ پشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت سید محمد کوسو (م ۸۲۵ھ) علیہ الرحمۃ خلیفہ

حضرت خواجہ شمس الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ سیدنا عبد القادر جیلانی کو ان

ات سے یاد کرتے ہیں۔

یا سلطان العارفین، یا طایف العقین، یا شانی الایمان، یا بہت کرام، یا صاحب غلام

الرحمۃ العظمیٰ، یا کنز الخلق، یا صاحب الدقائق، یا شمس الشمس، یا وارث الحق، یا ناظر

الانوار، یا قرة العیون، یا شیخ (انتظام الاولیاء نمبر ۱۸، طبع نعل آباد)

صاحب رضا خان فی قدس جیب کا جانا نہ بھرو

اس شعر میں خلیفہ اعلیٰ حضرت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت تو جہاں کا مکتب

کہا ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے وہ دنیا ہے اور اس دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

و سلم ہی داخل ہیں اور اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے بارے میں کہ

ہے ہیں کہ آپ تمام دنیا کو معرفت و خدا شناسی میں گمراہ ہوئے ہیں یعنی تمام دنیا سے

معرفت میں بڑھتے ہوئے ہیں۔ تو گویا حاکم بدعت مانی سنت اعلیٰ حضرت بریلوی حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شیخ عبد القادر جیلانی کو معرفت و خدا شناسی میں بڑھا ہوا کہا ہے

و غت کفر ہے نیز اس شعر کے آخری مصرعہ میں اعلیٰ حضرت بریلوی کی مجلس بیانات کی واضح جو

ہے کہ چونکہ نے غلط فہم خود غلط ہے بلکہ اس جگہ غلط فہم ہو گیا ہے۔ (بہارِ محرم صوفی نمبر ۱۸)

(رضا خان فی قدس جیب صوفی نمبر ۱۸، طبع نعل آباد)

بر وحدت او رابع عبد القادر

یک شام و دو سابع عبد القادر

انجام وے آغاز رسالت باشد

ایک گویم سابع عبد القادر

(حدائق بخشش صفحہ ۳۶)

(نوٹ): مخالف نے آخری دو مصرعے نقل کئے ہیں اولیٰ کے دونوں مصرعے جن کے بغیر مفہوم مکمل نہیں ہوتا تھا شیر ماور کی طرح ہضم کر گئے ہیں۔

لغات: وحدت: یکتائی۔ رابع: چوتھا۔ عبد القادر: حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذاتی اسم گرامی۔ شام: گواہ۔ سابع: ساتواں۔ آغاز: شروع۔ رسالت: پیغمبری۔

رسالت

عبد القادر

۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

ع ب و ا ل ق ا د ر ر س ا ل ت

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسم گرامی ”عبد القادر“ کے محاسن و کمالات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ شانِ غوثیت میں حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یکتائی لفظ ”عبد القادر“ کا چوتھا حرف (جو مخالف ہے) ایک شام ہے اور دوسرا شام اسی لفظ ”عبد القادر“ کا ساتواں حرف ہے کہ وہ بھی الف کے معنی میں ہے۔

چونکہ حرف الف بے یکتائی کی طرف اشارہ ہوتا ہے اس لئے لفظ عبد القادر کے چوتھے اور ساتویں حرف ”الف“ کو امام اہلسنت مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی شانِ یکتائی پر دو شام کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور عموماً شہادت کا نصاب بھی دو ہے۔

اس کے بعد اس رباعی کے تیسرے مصرعے میں فرماتے ہیں:

یعنی شیخ عبد القادر جیلانی کو دنیا کا مہین جس ایک منفرد مقام حاصل ہے۔

”انجام وے آغاز رسالت باشد“ یعنی لفظ عبد القادر کا انجام یعنی آخری حرف ”ا“

ہے۔ اس لفظ رائے لفظ ”رسالت“ کا آغاز ہوتا ہے۔ آخری مصرعے میں فرمایا۔ اسے باقی کرنے والے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی (جب تو نے اس رباعی میں لفظ عبد القادر کے ماس کو پایا) اب ابھی رباعی بھی کو (جس میں مزید محاسن مذکور ہیں)۔

مختصر یہ کہ اس رباعی میں ”لفظ عبد القادر“ کے حروف سے سید عبد القادر علیہ الرحمۃ نے عمادِ دوحاسن کی طرف اشارہ ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کلمات ولایت کے اس بلند مقام پر فائز ہیں جس کے بعد رسالت کا آغاز ہوتا ہے۔ یعنی ولایت کی جہاں انتہا ہوتی ہے نبوت کی وہاں سے ابتداء ہوتی ہے۔

• امام اہلند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ولایت کا منتہی اور نقطہ کمال، قطبیت اور غوثیت کے مقامات ہیں۔

• مولانا عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

انبیاء صلوات اللہ علیہم کے بعد جو حضرات واصل اور مقربین ہیں ان کی دو چیزیں ہیں ایک وہ مشائخ صوفیہ کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال متابعتی رسول کا مرتبہ پایا اور اس کے بعد مخلوق کو متابعت کے طریقہ کی دعوت دینے کے واسطے آج کو شرع کی حیرتوں کی طرف بلانے کیلئے مخلوق پر اپنی توجہ کو مرکوز کرنے پر مامور و مدد دان کیا۔ اور دوسری جماعت وہ لوگ ہیں کہ ذریعہ کمال پر پہنچنے کے بعد دوسروں کی تکمیل اور مخلوق کو ارف و جوع ہونا ان کے حوالہ میں کیا گیا۔ (نجات الانس (اردو) صفحہ ۵۹)

• مصنف رضا خانی ندوہ کا چاہلہ تبصرہ

نبوت کا دروازہ ہمیشہ کھلے بند ہے کبھی کسی کو نبوت نہ ملے گی مگر احمد رضا بریلوی کہتے ہیں کہ حضور کے بعد نبیہ صرف ۵۶۱ھ تک رہے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ بعد

رسالت کا چھرا آغاز ہوگا۔ (دہ خانی ندوہ صفحہ ۱۱۱ حدیث اول)

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

۱۔ جب تصویر ملی جلتے ہیں سرایا کی طرف سے اس کا

چونکہ اس میں : امام احمد رضا صاحب دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : بیچ بیکر حضرت سید غوثیہ رحمہ اللہ کا

رَبَّنَا اغْنِنِيْ مِنْ هٰذَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اخلاق و عادات، حسن و جمال اور نورِ شجاعت سے لہا

تھے اس لئے کہ سب غور شدہ پاک کا تصور تھا۔ تو میں نور محمد عالم علیہ السلام کے سامنے

مبارک آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا قدم میرے ہدفِ قلم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔

وآپ و علم کے قصبہ۔ مولوں پر ہے حضور کا قدم اٹھتے علی میں نے اپنا قدم آگے نشان چڑھ رکھا ہے۔

قدم اقدام نبوت پر ہوتا ہے اور

(زبد المآثر، صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳)

از این مورد، محققان به روشی دیگر (۱۰۵۰ =)

[illegible]

رضا خانوں کا مفید ہے کہ جو ان پیر کی شکل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتا ہے۔

(رضا خان) صاحب حق فیروز خان

جواب نمبر ۲: چونکہ حضرت ثورثہؓ کا منظم رشتہ اللہ علیہ السلام کے رسول خدا ابراہیمؑ اور رسول اللہ ﷺ کے

اللہ علیہ اکرم وسلم کے حسن و جمال کا آئینہ تھے اس لئے سوانح نامہ درضا بریلوی ص ۲۰۶ پر ہے کہ

فوت اعظم جہ پیچیدہ آپ کا تصور جراتے ہیں تو آپ کے آئینہ میں شاہ جہاں کے افسانے نظر آئیں گے۔

۵۔ خانہ احمد بن شمس میں سے اندر تعالیٰ نے جسے چاہا، مقسبہ الاکابر، نبی اکرم کو لے لیا۔

جن وائس کامرہ جسے بنادیا حتی کہ سچائی الدین (عبدالقادر جیلانی) وایہ الرحمۃ کا مہر و دین تانے

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمال غلام، اولاد میں درخشاں ہے، لیکن حضرت سیدنا

اور ہی قسم کا جمال ہے اور حضرت شیخ کا جمال جدا ہے حضور غایب ہوئے الا تم کا جمال

ان کا کمال وہ حقیقی قدرت و سرائت ہے کہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کمال ہے۔

لا يجوز ان لا يتجاوز حجمه ٢٠٠ جيل

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہے گئے

نقلیہ اشداء پر مختصر مبین کے اعتراضات کا تشکیلی جواب

شہری آمدنی کے لیے ایک تجربے کو دیکھا

تیری نسبت تھی کہ ہر بہت شکر خرا کر گیا

(مدائن بنفشه صنفیبر ۲۰۰۰)

لغات : دین اللہ : اللہ - محمد : محمد : آدم : آدم کے ساتھ سلام کرنا - ہیئت :

خوبی در پشت زعم و دایه گنجینه است - تقریر اگر کتاب کو را ترک -

(بروز و نعت: امروز استقبال یک بدخشان طبعی است)

میرا نام احمد رضا علیوی، علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یا رسول اللہ! آپ کی تشریف آوری

تکلیف و طاقت پر مبنی ہے۔ اسی لیے اس کے ساتھ سلام پہناتے ہوئے

عکس گما اور خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے ہوتوں پر کچھ انبیاء عرب و غریب طاری ہوا کہ ہر بت لرز لرز

مکراؤندہ نظمیں و شعر گزرا۔

حضرت عبدالغلبہ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں شب و نالہ: بت کعبہ کے

پاس تھا جب آدھی رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف جھکا اور سجدہ کیا اور اس سے ٹکیر کی آواز آئی اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمد المصطفیٰ اللہ ان قد طہر فی ربی من انجاس الا انعام واراچاس السنہ کثیر اور وہ بہت جوں کعبہ میں گرا اگر دھب تھے کلوے کلوے ہو گئے اور سب سے بڑا بت جسے پہل کہتے ہیں منہ کے بل گر پڑا۔

(۱)۔۔۔ (حدیث لاویہ) (مترجم) صفحہ نمبر ۱۲ جلد اول، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

(۲)۔۔۔ (شواہد لاویہ) (مترجم) صفحہ نمبر ۵۵، از مولانا عبد الرحمن جانی)

• امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت کے وقت بیت اولہ صمدیہ گر گئے (انضام منہج) (مترجم) صفحہ نمبر ۳۳ طبع لاہور ۱۳۰۶ھ)

• ابن عساکر نے عربیہ ست روایت کی کہ ایک جماعت قریش جن میں ورقہ بن نوفل، زید بن عمرو بن فضیل، عبید اللہ بن جحش اور عثمان بن حویث تھے، ان لوگوں کا مشترکہ بت جس کے پاس یہ بت تھے ایک رات جب اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ منہ کے بل اونچا پڑا ہے انہوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی اور اٹھا کر سیدھا کر کے اس کے مقام پر درست کر دیا۔ کچھ دیر گزری ہوگی وہ بت منہ کے بل پھر گر گیا۔ انہوں نے دوبارہ سیدھا کر کے درست کر دیا۔ تیسری مرتبہ پھر اسی طرح گرا۔ اب عثمان نے کہا کہ کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے یہ وہی رات تھی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

(انضام کبریٰ صفحہ نمبر ۳۳ جلد اول طبع کراچی ۱۹۷۶ء)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

خاند کعبہ ڈانس کرتا ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۵۵ ص ۵۵)

زیر بحث شعر کو دوبارہ صفحہ نمبر ۱۹۱ پر درج کر کے درج ذیل جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی نے بیت اللہ شریف کو کیسے کر وہ انداز میں بتوں کے ساتھ ملا دیا ہے رسوائے زمانہ احمد رضا خاں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے عرش الہی کیلئے

لہرے کا لفظ استعمال کیا ہے شعر ملا جملہ ہو۔

جھکا تھا بحرے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا

یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گردن تو بیاں ہو رہے تھے

(عدائت بخش جلد اول)

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا تمام کلام گستاخی پر مبنی ہے آپ جو شعر بھی پڑھیں

کے اس سے گستاخی کی ہو آئے گی۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۲ ص ۵۵)

شعر کی شرح

مولانا احمد رضا بریلوی قدس سرہ واقعہ معراج کی منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کہ جب آپ عرش اعظم پر پہنچے تو وہ آداب بجالایا اور بزم بالا والے (فرشتے) سجدے میں گر

پڑے۔ یعنی انتہائی تعظیم بجالائے اور عرش آپ کے قدموں سے آنکھیں مل رہا تھا (یعنی آپ کے

قدم عرش کے ساتھ مل تھے) اور بزم بالا کے فرشتوں نے آپ کو ہنر منٹ میں لے رکھا تھا۔

نعتیں پانچا جس سمت وہ ڈیشان گیا

ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

(عدائت بخش صفحہ نمبر ۳۲)

لغات: نعتیں: عطاء و بخشش۔ پانچا: تقسیم کرتے ہوئے۔ سمت: طرف، جانب۔ ڈیشان: شان و شوکت والا۔ منشی: آغاز کرنے والا، پیدا کرنے والا۔ منشی رحمت: رحمت کا پیدا کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ۔ (کرم اللغات صفحہ نمبر ۳۵۲)

صاحب قصیدہ بردہ شریف فرماتے ہیں:

الحمد لله مني الخلق من بزم

ثم اصلوا على النار في التقدم

(شرح قصیدہ بردہ صفحہ نمبر ۱۹۱)

قاسم خزان اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزان الہی پانچا ان مسائل

نیز شرح شفا میں لکھتے ہیں:

حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشن مجرات اور ظاہر آیات میں سے وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا معارف جزئیہ علوم کلیہ مدد کاغذ علیہ تعلیم اور اسرار باطنہ انوار ظاہر میں سے اور آپ کو دنیا اور دنیا کی تمام مصلحتوں اطلاع کے ساتھ خاص کیا۔ (نیم المیزان فی شرح الشفاء جلد ۱ ص ۱۲۳ مطبوعہ ۱۳۲۳ھ مطبعہ مدنی)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اور باطن سے مراد آپ کے وہ اسرار ہیں جن کی حقیقت کا ادراک ناممکن ہے۔

(مدارج علیہ السلام جلد اول صفحہ ۸)

معبر ثانی کو سمجھنے کیلئے پہلے یہ جانتا ضروری ہے کہ وجود و عدم کے ہیں ایک وجود جو اپنے ہونے میں غیر کا محتاج ہے (جیسے انسان) ایک وہ جو غیر کا محتاج نہیں (جیسے خداوند قدوس) اول الذکر کو ممکن کہتے ہیں اور مؤخر الذکر کو واجب۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے امکان اور وجوب کو دو مسندوں سے تشبیہ دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ ممکن و واجب یعنی اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک واسطہ اور وسیلہ ہیں اس لئے آپ کو بزرگ کہا گیا ہے۔

اب اس معبر ثانی کا مطلب یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی مخلوق اور خالق کے درمیان معرفت الہی کا ذریعہ و وسیلہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر خدا تعالیٰ تک رسائی ناممکن ہے۔

پروردگار عالم جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: ”اے محبوب الہی کتاب سے) فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری فرمانبرداری کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا

یہ مدد فرمائے والا ہے۔“ (انبیاء)

• حضرت جعفر بن محمد یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (م ۱۴۸ھ) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی اطاعت سے عاجز و کمزور کر اس بات کی معرفت عطا فرمائی کہ وہ سمجھ جائیں کہ خدمت کے ذریعے وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے تو اپنے اور ان کے درمیان جو اپنی تخلیق کے شاہکار کو واسطہ بنایا جو صورت کے لحاظ سے خدوان کی جنس میں سے ہے اور جس کی خوبی یہ ہے کہ وہ سراپا رافت و رحمت ہے اسے مخلوق کی طرف ایسا مکمل سفیر اور نمائندہ بنا کر بھیجا کہ اس کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور اس کی موافقت کو اپنی موافقت قرار دیتے ہوئے اللہ رب العزت نے فرمایا:

جس نے رسول کا حکم مانا ہے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ (الشفاء جلد اول صفحہ ۳۱)

• حضرت محمد والہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اتحاد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ارسال کرنے کی نعت کا شعر یہ کس زبان سے ادا کیا جائے اور کس دل سے اس مضمون کا اعتقاد کیا جائے اور وہ اعضاء کہاں ہیں جو اعمال حسہ کے ساتھ اس نعت عظمیٰ کا بدلہ ادا کر سکیں اگر ان بزرگواروں کا وجود شریف نہ ہوتا ہم بے کھنوں کو مانع کے وجود (ذات ہادی تعالیٰ) اور اس کی وحدت کی طرف کون چاہت کرتا۔ (کتوبات (اردو) حصہ چہارم دفتر اول صفحہ نمبر ۵۹۳)

• حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

منزل خودی اور مقام ”ہویت“ یہ تمام راستے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی خصوصی توجہ اور ذاتی تربیت و شفقت کے ذریعے طے کرائے ہیں اس لئے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں پڑھ من کر نہیں بلکہ تربیت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان سے ان مراحل کو عبور کر کے کہہ رہا ہوں۔ (شاہ ولی اللہ دہلوی اور قلعہ خودی صفحہ نمبر ۱۱۷ مطبعہ ۱۳۱۱ھ)

نیز فرماتے ہیں:

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھ دی آغا سفر سے انجام سفر تک ہر قدم ہر حال

ہر کیفیت اور ہر سطح پر مرد کا بل کی دیکھیری کرتی ہے اور راہ خودی کا سفر تمام و کمال انجام تک پہنچانے کیلئے بیزار و شور کی حیثیت رکھتی ہے۔ (شاہ ولی اللہ اور تفسیر خودی)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدا میں تخلیق کا حکمت کا سبب اور آخر میں بنی آدم کی ہدایت کا وسیلہ ہیں باطن میں تربیت کنندہ ارواح اور ظاہر میں تکمیل کنندہ اجسام ہیں۔ ارکان مذاہب کو متحدہ کرنے والے، ادیان سابقہ کو منسوخ کرنے والے، انکسیری و جزو کا ٹھکانہ اور مگر معرفت و شہود کا نقش ہیں۔ پابند تصور اخلاق کا مقصد، سائنکین اعلیٰ زمین کا مطلوب، مکارم اخلاق کے تکمیل کرنے والے، کامل کو درجہ کمال تک پہنچانے والے، وجود عدم کی مشرلوں کو دیکھنے والے، دربار وحدت و قدم کا سنگھم، امکان و وجوب کے جامع، طالب و مطالب میں واسطہ، مملکت خداوندی کے ذریعہ اور حکومت الہیہ کے بادشاہ ہیں۔ حقیقت خلوت کے مظہر، صورت و نہایت کے جلوہ، عالم لاہوت کے راز سرہستہ، خانہ جبروت سے واقف۔ ارواح ملکوتیہ کو ترویج و ترقی بخشنے والے۔ اور عالم ماسوت کو روق دینے والے ہیں۔ ولایت کے راہنما، راز و نبوت کی استیلا، مظہر کامل، رحمت عالم، محقق اول، ترجمان اولین، نوروں کے نور، سر پایا راہنما، تمام رسولوں کے سر دار، اللہ کے سب سے زیادہ محبوب، سب سے زیادہ برگزیدہ سرکار وہ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۲۲، طبع کراچی)

• علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ کسی اپنی ضرورت اور احتیاجی کیلئے جاری نہیں فرمایا کہ ان استقامات میں سے کوئی احتمال لازم آئے بلکہ جن پر انبیاء علیہم السلام کو خلیفہ بنایا ہے ان کے قصور استعفاء اور نقصان صلاحیت کی وجہ سے یہ سلسلہ کیونکہ وہ براہ راست ہدایت اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس کے احکام اخذ کر سکتے تھے۔

(بیضی بنی صفحہ ۶۳، ۶۴، طبع کراچی ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء، تراجم عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

صفہ رضا خانی مذہب کا جابلانہ تبصرہ

بریلوی مذہب والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ممکن الوجود یعنی مخلوق نہیں مانتے نہ واجب الوجود کہہ سکتے ہیں کہ اعلانیہ آپ کو خدا ماننا چاہتا ہے۔

ان کے ہاں آپ نہ خالق ہیں نہ مخلوق ایک درمیانی اور برزخی مخلوق ہیں۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۰۲، حصہ اول)

ہے ملک خدا چ جس کا قبضہ

میرا ہے وہ کامگار آقا

(دعائی بخشش صفحہ نمبر ۴۲)

ادبیت: ملک خدا: خدا تعالیٰ کا ملک۔ قبضہ: اقتدار۔ کامگار: کامیاب۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جس ہستی مقدر۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملک پر اقتدار بخشا ہے۔ میرا وہ کامیاب آقا

ہے جس کا اسم گرامی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں:

سرور عالم محمد شاہ دین

پیشوائے اولین و آخرین

حکم ان کا ہے جہاں میں سر بسر

وہ جہاں آئے ہیں سب سے بڑھتر

(کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۵۵، طبع دارالاشاعت کراچی)

پہنچتے اٹھتے حضور پاک سے

انجا و استقامت کیجئے

(دعائی بخشش صفحہ نمبر ۱۳)

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اٹھتے پہنچتے یعنی کثرت سے حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اختیار کریں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب قرارے لئے دعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب دنیا اور حسین آخرت عطا فرمائے۔

• حاجی امداد اللہ مہاجرینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

محبت محمد کی رکھ جان میں
محمد محمد کہ ہر آن میں
محمد کی الفت ہے اور چاہ سے
میلے کا تو امداد اللہ سے

(کلیات امداد یہ مؤثر ہے اور الاملا شاعت کراہی)

• ممکن میں قدرت کہاں واجب میں عہدیت کہاں

حیران ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(مدائق معنی مؤثر ہے)

لغات: ممکن: مخلوق، یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ قدرت: قوت، طاقت۔ واجب:

ذات باری تعالیٰ۔ خطا: غلطی۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت مخلوق ہونے کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ شان و شوکت اور عظمت و رفعت عطا فرمائی ہے کہ آپ کا مقام انسانی عقل کی حدود سے ویراں اور ہے۔

نبوت، رسالت، خلعت، محمدیت، اصطفا، اسرار، رؤیت باری تعالیٰ، قرب و دلو، وحی، شفاعت عاصیاں، وسیلہ، انبیاء کے ساتھ امام بن کر نماز پڑھنا، بنی آدم کی سرداری، لوامہ الحکم، بشارت و نذارت، مالک عرش و فرش کا قرب خاص، اخلاعت، المامت، ہدایت، ساری کائنات کیلئے رحمت ہونا، عطیہ رضا، سوال، عرض کوثر، کلام الہی کا سنتا، اتمام نعمت، انگوٹوں پہنچانوں کی شہرت کا باعث، شرح صدور مخلوق کا بوجھ ہلکا کرنے والا، رفعت و ذکر و تائید از دی سے سرفراز، صاحب سیکر تائید ملائکہ، صاحب کتاب و حکمت و وسیع مثالی و قرآن عظیم، امت کا تزکیہ کرنا مخلوق کو خدا کی طرف بلانا، اللہ اور ملائکہ کا صلوة بھیجنا لوگوں کے درمیان حکم الہی سے

• صلب ہونا، امت محمدیہ سے اگلی امتوں والی خلیفوں کو بنانے والا، خدا نے اس کے نام (حیات) کی قسم فرمائی، اجابت دعا، جمادات کا آپ سے کلام کرنا، حالانکہ وہ زبان سے محروم ہیں، مردوں کو زندہ کرنا، بہرہ دل کو شانا، انگلیوں کے اندر سے پانی کے چشمے بہا دینا، تھوڑے طعام کو زیادہ کرنا۔ چاند کو شفق کرنا، سورج کو واپس لوٹانا، قلب ایمان، رعب کے ذریعے ہد کئے گئے۔ غیوب پر مظہر فرمائے گئے، امیر کا سایہ کرنا، سنگریلوں کا تسبیح پڑھنا، رنج و الم کا دور فرمانا، لوگوں کے شر سے آپ کو محفوظ فرمانا وغیرہ ایسے کمالات ہیں جن کا کسی سے احاطہ نہیں ہو سکتا غرضیکہ جو شرف و کمالات خزانہ قدرت میں انسان کیلئے شرعاً و عقلاً محال ہیں وہ تمام آپ کو حاصل ہیں۔

جب میں آپ کے اس قدر وسیع اختیار و کمالات کا مطالعہ کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ یہ مقام و مرتبہ مخلوق کو حاصل نہیں ہو سکتا تو کیا آپ واجب ہیں.....؟ تو یہ بھی ناممکن ہے کیونکہ واجب میں عہدیت کا پایا جانا محال ہے۔ پس آپ کو واجب کہنا بھی صحیح نہیں۔ اور عام انسانوں کی صف میں کھڑا کرنا بھی درست نہیں۔ مقام مصطفیٰ کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ آپ منظر صفات الجبہ اور اللہ تعالیٰ کے جمال و کمال کا آئینہ ہیں۔

• علامہ قاضی عیاض مالکی اندلسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اللہ رب العزت کے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ کمالات مصطفویہ کا احاطہ کر سکے، علاوہ ازیں (دنیاوی کمالات کے) آپ کے وہ فضائل و کمالات بھی ہیں جو خدا نے دنیا پسند نے روز آخرت میں آپ کیلئے ذخیرہ کر چھوڑے ہیں مثلاً اعلیٰ منزل، مقدس درجات، اور سب سے بلند و بالا سرداری کے مراتب، یہ وہ نعمتیں ہیں کہ عقل ان کو سمجھنے میں بے عقل ہے۔ اور ان کی حقیقت کی جانب پر داز کرنے سے مرغان و ہم و گمان کے پر چل جاتے ہیں۔

(کتاب اشفا جلد اول صفحہ ۱۰۰ احقرم)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

خیر الوری امام زسل مظہر اتم

او از خدا و ہر چہ ازو منشی ازو

آپ بہترین مخلوق امام الانبیاء اور منبر کائنات ہیں آپ خدا سے ہیں اور دوسری چیزیں آپ سے ہیں۔ (انجام انوار صفحہ نمبر ۱۰ طبع کرچی)

• حضرت شاہ عبدالرحیم فاروقی والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اور رحمت کاملہ نازل ہو اس ذات پر جو اللہ تعالیٰ کے منظر اتم و اکمل ہیں اور اس کے حسن و جمال کا جنوہ گاہ ہیں جن کا نام مبارک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ اہل ہیں۔ (انفاس رحیمہ بحوالہ تسکین الخوטר صفحہ نمبر ۱۲)

نیز فرماتے ہیں:

اور بہترین حقے اس کے حبیب پر جو اللہ تعالیٰ کے جمال و کمال کا آئینہ اور اس کے خدائے بخشش کی نگین ہیں۔ (انفاس رحیمہ بحوالہ تسکین الخوטר صفحہ نمبر ۱۳)

• شیخ اکبر بن الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری روحوں کی اصل ہیں پس آپ روحانی لحاظ سے اولین باپ ہیں۔ جیسے جسمانی لحاظ سے آدم علیہ السلام اولین باپ ہیں۔

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق کے سرور اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر ایک سے افضل ہیں۔ (جواب انوار صفحہ نمبر ۳۶، ۳۷ جلد اول از علامہ محمد شفیع جہاںپوری رحمۃ اللہ علیہ)

• حضرت بابر علیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے معرفت کے سمندروں میں غوطہ لگایا تا کہ حقیقت مصطفوی کی معرفت حاصل کروں۔ دیکھا کہ میرے اور حقیقت محمدیہ کے درمیان ایک جزر و مد ہے جاکل ہیں اور مجھے یہ پتہ چلا کہ اگر میں پہلے پردے کی طرف ایک قدم بھی بڑھاتا ہوں تو جل کر رکھ دو جاتا ہوں جیسے بال آگ میں گر کر اپنے وجود کو جلا بیٹھتا ہے۔ (جواب انوار صفحہ نمبر ۵۵ جلد ۳)

• شیخ ابوالحسن خرقانی (م ۳۲۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مجھے تین چیزوں کی غایت و حد معلوم نہ ہوئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل نفس اور معرفت خداوندی۔ (نجات النفوس از مولانا جانی)

اٹھے جو قصر رفی کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں روئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے
(صداق بخشش صفحہ نمبر ۱۵)

تیسری مقام قرب۔ خبر: تمام اطلاع۔

شب معراج حضرت جبریل علیہ السلام نے سدرۃ المنتہی پر آکر حضور علیہ الصلوٰۃ
وام کی رفاقت چھوڑ دی۔ آپ آگے بڑھے تیسری (یعنی قرب خداوندی کے پردے)
گئے۔ ان کیفیات و مشاہدات کو انسان بیان کرنے سے قاصر ہے۔

دوسرے مصرعہ میں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: وہاں تو جا ہی نہیں روئی
یعنی قرب اپنے کمال کو پہنچا اور بادب احباب میں جو زونگی متصور ہو سکتی ہے اور وہ اپنی غایت
پہنچا۔

تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس موجود نہ رہی؟ یقیناً حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح مع جسدا طہر وہاں موجود تھے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ثم دلی فندلی، فکان قاب قومی او ادنی۔ (سورۃ نجم آیت نمبر ۸، ۹)

پھر قریب ہوا (اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) پھر زیادہ قریب ہوا تو (محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے) دو کمانوں کی مقدار (نزدیک) ہوئے بلکہ اس سے (بھی)
زیادہ قریب۔ (البیان)

• امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ وہ سید محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہیں جو بارگاہ خداوندی کے قرب خاص سے شرف فرمائے گئے تھے۔ کہا گیا ہے

کدنی سے قرب اور تدلی سے انتہائی قرب (نزدیکی) مراد ہے۔

- حضرت نقاش رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کی کہ فرماتے ہیں کہ وہ بندے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ نزدیک ہو کر قرب سے قریب تر ہوا اور اپنی قدرت اور عظمت سے جو چاہا دکھایا۔

(کتاب الغناء صفحہ ۳۰۸، ۳۰۹ جلد اول از جامعہ میماض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ)

- مولوی محمد انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدار الہی سے مشرف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سرمدی سے آپ کو نوازا اور اپنے فضل و احسان سے عزت افزائی فرمائی۔ (فیض الباری)

- سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

پھر شاہ دستور الہی نے چہرہ سے پردہ اٹھایا اور غلوت گاہ راز میں تاو نیاز کے دروازے اوپر جانے کی لطافت و نزاکت بار الفاظ کی تحمل نہیں ہو سکتی۔ (سیرت النبی صفحہ ۳۰۲ جلد ۳)

- قاضی میماض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس جگہ جو خدا کا قرب یا خدا سے قریب مذکور ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا۔ اس سے مراد سکائی یا زمائی فاصلے کا قرب نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریب ہونا یا قرب خدا میں پہنچنا یہ آپ کی عظیم قدر و منزلت، مرتبہ کی بلندی، انوار معرفت کا ظاہر ہونا اور فیہی اسرار کا مشاہدہ کرنا اور قدرت حاصل ہونا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید احسان فرمانا، آپ کو مزید افس دلاتا آپ کیلئے کشادگی اور بزرگی کے اظہار کی خاطر ہے اور اس کی تاویل بھی اسی طرح کی جائے گی جس طرح اس فرمان رسالت کی تاویل کی جاتی ہے کہ ہمارا رب آسمان و دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ اس نزول سے مراد افضال، ارجال قبول اور احسان فرمانا ہے۔

اس تقریب والے ارشاد باری تعالیٰ کی وہی تاویل کی جائے گی جو ارشاد خداوندی من تقریب منی شبرا تقریب مند و راعا من اتانی یعنی ہر اولہ (جو ایک) باشت میری طرف

میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آئے میں اس کی لہر کر آتا ہوں۔ یہاں بھی قرب سے اجابت قبولیت، احسان و کرم فرمانا اور مرادوں ہلکان ہلکان ہوں۔ (کتاب الغناء صفحہ ۳۰۸، ۳۰۹ جلد اول از جامعہ میماض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ)

ملا معین الکاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وہی جو کچھ اہل دنیا کے آثار سے متاثر ہوئے تقدی کی منزل میں انسان کے تمام اس کو ختم کر دیا یہاں تک کہ فیضی تائید سے مترالہ سے درام پہنچے اپنے قرب کے مقام میں۔ میرے قرب میں پہنچے، پس ان میں کے مقام پر چھوڑ دو میان سے شب و روز ۲۴ گھنٹہ ایک طرف ہو گیا اس قدر نزدیک پہنچے کہ حیات جلال و جمال ظاہر ہوئی، عزت و ہیبت نے پکارا کہ اور آگے آئیے بسا قرب پر اس قدر بڑھے کہ حدوث و قدم مناسبت نہ ہو تمام پردے در میان سے اٹھ گئے۔ مکان قاب قوسین، دو کمانوں کی مقدار، ایک صفت و رمزی اور ایک منفیت حدوث، اگرچہ نزدیک پہنچ گئے لیکن ایک نہ ہوئے کیونکہ اتحاد کی صورت باہم نہیں ہے۔ (معارج الملوۃ (مترجم) صفحہ ۳۶۳ جلد ۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

آپ نے ہر مقام انبیاء کو ہر صاحب مقام کو یہ نسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوند تعالیٰ سے مناسبت ہوا، پست کر دیا جب آپ آؤں کہہ کر واسطے ترقی مرتبہ کے مثل یکساں اور تا سوز شخص ہمارے گئے (یہ انداز اس لئے تھی) تاکہ آپ کو وصل حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے اشد تھا (اور کوئی مخلوق اس کو کچھ نہیں سکتی)۔ (شرح طیب صفحہ ۱۰۳)

مصنف رضا خانی ندوی کا جابلانہ تبصرہ

معراج کی رات جب وہی تقدی کے پردے اٹھے کوئی نہیں جانتا کہ حقیقت کیا نکلی یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں وہ تہیں تھیں، خدا اور اس کا رسول نہیں دیکھتا کہ یہ نہ کہہ آپ ہی وہ نہ تھے (یعنی خدا نہ تھے) ارے حقیقت یہ ہے کہ آپ ہی وہ تھے۔ بریلو کی مذہب

میں توحید کا یہی تصور ہے۔ وہ الوہیت کے سوا اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت نہ کرتے ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ) (رضاخانی مذہب مئی نمبر ۱۰۶ ص ۱۰۷)

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملے اسی سے اس کی طرف گئے تھے
(حدائق بخشش جلد ۱۱)

لغات: اول: ابتداء آخر: انتہاء۔ حجاب: حیا۔ باطن: پوشیدہ۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہی اول، آخر، ظاہر اور باطن ہے۔ اسی کے جلوے یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج اسی ذات اقدس کی ملاقات کیلئے عرش معلیٰ پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی زیارت سے مشرف فرمایا جس طرح صبح کی روشنی چاند اور ستاروں پر غالب آجاتی ہے اور صبح کی روشنی میں غم ہو جاتے ہیں شب معراج احدیت کے جلووں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کو اپنے جلوؤں میں سمیٹ لیا۔

• شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(سدرۃ المنتہی پر پہنچ کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو الوداع کہہ کر رُف لائے والے فرشتے کے ہمراہ عرش معلیٰ کی جانب پرواز کرنے لگے۔ اس بعد آپ تجلیات میں گم ہو گئے اور جو فرشتہ آپ کے ہمراہ آیا تھا (دُفرف لے کر) وہ پیچھے ہی آپ سے جدا ہو گیا۔ اس وقت کے دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی جانب وحی فرمائی کہ آگے بڑھے اور خاص مقام قرب میں داخل ہونے کی اجازت بخشی۔ اس وقت جس آپ یعنی ذات باری کو دیکھا نہ کہ غیر کو۔ (تجاہد لحد جلد اول صفحہ ۴۴۱)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نشانوں کو ملاحظہ کر چکے اور اب قرب و اختتام میں یاریابی توحید حضور کی کا وقت آیا اور آپ آخر تک پہنچے اور تمام

معراج تمام ہو گیا آپ توجہ دینگے کوئی فرشتہ اور انسان آپ کے ساتھ نہ رہا۔ حضرت حق جل جلالہ نے آپ کی ساری مخلوق سے افضل قریب ہو جائیے۔ اے احمد قریب ہو جائیے اے وہ جو جائیے بھر میرے رب نے مجھے اپنے سے احقر قریب کیا اور میں اتنا نزدیک ہو گیا ہوں کہ خود فرمایا:

ثم دنی فذللی فکان قاب قوسین او ادنی۔

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دوزخ و جہنم کا فاصلہ

(۱۔ اربع لغوۃ صفحہ نمبر ۳۰ جلد اول)

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن

بلکل شئی علیم لوج مفعول خدا تم ہو

نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے تھے دو آخر

تم اول اور آخر ابتداء تم ہو انتہاء تم ہو

خدا کہتے نہیں مثنیٰ جدا کہتے نہیں مثنیٰ

خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کیا تم ہو

مندرجہ بالا اشعار حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) رحمۃ اللہ علیہ کی

معراج النبوة کی عبارات کا منظوم ترجمہ ہے۔ تقریباً ۳۷۳ میں معراج النبوة کو منظر

پر آئے ہوئے گزرتے ہیں مگر آج تک کسی مذہبی فرقہ کے عالم دین نے ان عبارات کی وجہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہیں بنایا۔

مگر سبحان اللہ! آج "بعض رضا خانی مذہب" کو ان عبارات کے منظوم ترجمہ

کراہی کی پورا دہی ہے "کیا پڑی اور کیا پڑی کا شہر بابا" عبارات ملاحظہ ہوں۔

ہو الاول والآخر و الظاہر و الباطن وہو بلکل شئی علیم۔ وہی ذات اول و آخر اور ظاہر و

باطن ہے۔ اور وہی ہر شے کا جاننے والا ہے۔ یہ کلمات اعجاز اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کے حمد و ثناء پر

بھی مشتمل ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی کبریائی کے ذکر و بیان کے واسطے ارشاد فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت و صفت کو بھی شامل ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان اسماء اور صفات کے ساتھ آپ کی توصیف فرمائی۔ باوجود یہ کہ یہ اسماء صلی علیہ وسلم اور وحی قلم اور وحی غیر قلم اور وحی صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی اسم گرامی قرار دے کر آپ کے علیہ مبارک حسن و جمال اور کمال و اسما و آئینہ دار بنایا ہے۔ اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء صفت سے مطلق، متصف ہیں۔ اس کے باوجود خصوصیت کے ساتھ ان میں سے کچھ صفات کو نامزد کر کے کہا: خلق نور، علم، حکیم، مومن، مجتہد، دلی، ہادی، رؤف اور رحم وغیرہ اور یہ چاروں مذکورہ اسماء صفات یعنی اول، آخر، ظاہر اور باطن بھی انہیں قبیل سے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اُزلیت

اب رہا یہ امر کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم صفت "اُزول" کیسے ہے؟ اُزلیت اس کا پر ہے کہ آپ کی تخلیق، موجودات میں سب سے اول ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے: اُزول ما خلق اللہ (اللہ تعالیٰ نے سب سے اول میرے نور کو وجود بخشا) (۱) کہ آپ مرتبہ نبوت میں بھی اُزول ہیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے، میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم اپنے خیمہ میں ہی تھے۔ (۲) یہ کہ آپ ہی روزِ حیات سارے جہان سے پہلے جواب دینے والے تھے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا: اَللّٰتِ بِسْمِکَ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اَللّٰتِ اَمْسٰی (سب نے کہا ہاں)۔ (۳) یہ کہ آپ ہی سب سے پہلے ایمان لائے والے ہیں۔ چنانچہ فرمایا: اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاَللّٰہِ وَبِاٰتِکَ اَمْرٌ وَاَوَّلُ الْعٰلَمِیْنَ (اللہ پر جو سب سے پہلے ایمان لائے اور اس کے حکم کی تعمیل کی۔ ان میں سب سے پہلے مومن ہوں)۔ (۴) یہ کہ جب زمین شن ہوئی اور لوگ اس سے نکلیں گے تو میرے لئے سب سے پہلے زمین شن ہوگی۔ (۵) یہ کہ (روزِ قیامت) سب سے پہلے میں ہی سجدہ کرنے کی اجازت

ملے گا۔ (۷) یہ کہ بابِ شفاعت سب سے پہلے میرے لئے ہی کھلے گا۔ (۸) سب سے پہلی جنت میں داخل ہوں گا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ آخری

اس سبقت اور اُزلیت کے باوجود بعثت و رسالت میں آپ آخر ہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَحٰمِلِ النِّبٰی (لیکن آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں)۔ اور (۲) یہ کہ کتابوں میں آپ کی کتاب قرآن کریم آخری اور دینوں میں آپ کا کلام آخری ہے چنانچہ فرمایا: اِنَّمَا اَنْتَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ (تو خود خاتم النبیین ہیں)۔ اور (۳) یہ کہ آپ کی بعثت میں یہ آخری و خاتمیت اور فضیلت میں اُزلیت و مسابقت کا موجب رہا اس لئے کہ آپ ہی گزشتہ تمام کتابوں اور دینوں کے ماحی اور ناسخ ہیں۔

ان ظاہر و باطن

اب رہا آپ کا ظاہر و باطن ہوتا تو آپ ہی کے انوار نے پورے آفاق کو گھیر رکھا ہے جس سے سارا جہان روشن ہے کسی کا ظہور آپ کے ظہور کی مانند اور کسی کا نور آپ کے نور کے ہم رنگ نہیں۔ اور باطن سے مراد آپ کے وہ اسرار ہیں جن کی حقیقت کا ادراک ناممکن ہے اور قریب و بید کے لوگ آپ کے جمال و کمال میں کھو کر رہ گئے۔

ہر شے کے جاننے والے

وہو مکل شئی علیم (وہی ہر شے کا جاننے والا ہے) کا ارشاد بلاشبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کیلئے ہے کیونکہ فوق کل ذی علم علیم (ہر صاحب علم کے اوپر اور زیادہ جاننے والا ہے) کی صفت آپ ہی میں موجود ہے۔ (حدیث المیۃ جلد اول صفحہ نمبر ۸۰)۔

• حضرت محمد بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

جب یحییٰ (مرکز دائرہ تخلیق) کو پیدا فرمایا تو ان کے منہ کے لحاظ سے سب کا راجی اور سلطان بنایا گیا اور انہیں جسمانی لحاظ سے متاثر کرنے کی وجہ سے ان کے منہ سے

مظہر سے تمامہ کے پیش نظر قرآن عزیز نے آپ کے افعال کو خدائی افعال قرار دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بیعت قرار دیا۔ فرمایا:

۱۔ جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں۔ خدا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ (القرآن)

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کھڑے ہونے کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کھینکنا فرمایا۔

اور آپ نے خاک کی مٹی نہیں کھینکی لیکن اللہ نے وہ کھینکی۔ (القرآن)

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پونے کو اللہ نے اپنا پونا قرار دیا۔

اور نہ آپ اپنی خرافات نفسانی سے باتیں بناتے ہیں ان کا ارشاد نبوی وحی ہے ہر کچھ

جاتی ہے۔ (القرآن)

۴۔ حضور کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت قرار دیا۔

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ (القرآن)

غرض آپ کی ہر ادا خداوندی کا جلوہ اور ہر شان شان الہی کا پرتو ہے، بالتحقیق یوں کہ کہ حضور آئینہ حق نما ہیں جس میں شکون ربانی جلوہ گر ہیں فرق اتنا ہے کہ آئینہ سے باہر اصل ہے اور آئینہ کے اندر عکس ہے۔ مگر ہاں آئینہ کی تصویر تابع مطلق ہے۔ غرض حضور عکس ہیں انوار ربانی کے اور ظل ہیں تجلیات و کمالات الہیہ کے۔ ہاں معاذ اللہ حلول وغیرہ کا تحمل ہے اور کریں کیونکہ آئینہ میں اصل خود حلول نہیں کر سکتا۔ اس کا عکس اور ظل جلوہ گر ہوتا ہے پس اصل اپنی ہی جگہ ہے اور ظل اپنی ہی جگہ وہ اصل ہے اور یہ ظل کہلائے گا۔ وہاں وجود اصل ہے یہاں ظل ہے۔ وہاں ثبوت ہے یہاں کھس ظہور ہے وہاں حقیقت ہے یہاں مجاز یعنی یہ ایک اکیلا۔

رہی اشتراکیت ہے حقائق الگ الگ ہیں۔ (شان رسالت تقریر قاری محمد علیہ ص ۱۳۰)

۵۔ شہر مدینہ خیر المبارک متین شیخ بار دوم

حکامان امکان کے جموں نے نقطہ تم ازل آخر کے پھیر میں ہو

محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

(حدائق بخشش ص ۱۵۹)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جس طرح دائرہ کے متعلق یہ بتانا نہایت مشکل ہے کہ اس کا ازل آخر کیا ہے۔ اسی

طرح واقعہ معراج، ایک مختصر وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیت الحرام سے مسجد النبی تک جانا انبیاء کرام کو نماز پڑھانا پھر ساتوں آسمانوں کو پار کر کے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچنا، اس مقام پر جبرئیل کا رک جانا، رُفرف کا آنا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص انوار و تجلیات کا مشاہدہ کرنا، رب العزت کا دیدار کرنا اللہ تعالیٰ کا وحی فرمانا اور پھر واپس راتوں رات مکہ معظمہ میں تشریف لانا، ایک ایسا معجزہ ہے جس کو سمجھنے سے انسانی عقل و فہم عاجز ہے لیکن انفسوں! حضرت انسان حقیقت معراج اور حقیقت محمدیہ کو سمجھنے کے پھیر میں شب و روز پڑا ہوا ہے۔

۱۔ ضل بریلوی نے انسان کو گمان امکان کا جھوٹا نقطہ قرار دیا ہے۔ حقیقت میں نقطہ

ایک ہی ہے جس کو مرکز سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کے علاوہ باقی تمام نقطے عارضی اور فانی ہوں گے دائرہ کا وجود مرکز کا مرہون منت ہے۔

۲۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اخص خاصائص، اشرف فضائل و کمالات، اسبہر نعمات، و کرامات میں سے اللہ تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امرئ و مجتہد کے ساتھ خصوص و شرف فرمانا ہے کیونکہ کسی نبی یا رسول کو اس سے شرف و کرم نہ کیا گیا۔ اور جس مقام علیا تک آپ کی رسالت ہوئی اور جو کچھ وہاں دکھایا گیا کوئی ہستی سمجھی وہاں تک نہ تو پہنچی ہے اور نہ دیکھا ہے۔

(مدارج النبوة جلد اول صفحہ ۷۸ ص ۷۸)

بعض لوگوں نے وجود صور کو جب دائرہ امکان عادی سے ہجید جانا تو تاویل کی

طرف مگوم گئے۔ حالانکہ ایمان اس کے سننے اور ماننے ہی کا نام ہے۔ جیسا کہ اس واقعہ معراج

کے مسئلے میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا اور اسی دن سے آپ "صدیق" کے نام و

لقب سے موسوم ہوئے۔ اور چند ایک ضعیف الاعتقاد مسلمان دائرہ ایمان سے نکل گئے۔ علم

الیقین انہیں انیقین سے پہنچتا ہے جب بھی کلام کرنا اور زبان تاویل اور اس کے امکان کا اثبات

و دلائل کلامیہ سے کھولنا عقل اور اس کے حیلوں میں گرفتار ہونا ایمان و بندگی سے ہمیدہ
ایمانداروں کو خدا و رسول کے قول سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہے جو کچھ ہم ان سے نہیں
کریں گے۔ (مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ نمبر ۲۹۰، ۲۹۱ طبع کراچی)

قاضی عیاض مالکی اندکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واقفہ معراج و اسراء آپ کے ان خصائص سے ہے جس کے ذریعے آپ کے
درجات عالیہ و مقامات رفیعہ کا اظہار ہوتا ہے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خبر دلائی
ہے اور صحیح احادیث و اخبار نے ان خصائص کی شرح کی ہے۔ (کتاب الشفاء صفحہ نمبر ۲۹ جلد اول و
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طلب ویدار کے بعد ان ترانی کا رخم کھا کر (جواب
پاکر) بے ہوش ہو گئے اور اس طلب سے تائب ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جو رب العالمین کے محبوب اور تمام موجودات اولیٰ و آخرین میں بہتر ہیں باوجود اس کے
جسمانی معراج کی نعمت سے مشرف ہوئے ایک عرش و کرسی سے گزر کر حد و زمان و مکان سے
بھی آگے تشریف لے گئے۔ (کتوبات دفتر اول حدیث نمبر ۴۷۷)

مولوی محمد انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

و	اسرائیلی	یہ	رہ	فی	السماء
کنور	جلی	بلبل	بیم		
واٹھ	ناشاء	من	علاء		
و	اوجی	الیہ	یوحی	رحیم	
فاکرم	بشان	سنی	بکی		
و	عزیز	و	جاہ	قولیم	

(ماہنامہ الرشید دارالعلوم لاہور نمبر جلد ۲ ش ۳۲۲ فروری ۱۹۷۶ء تا ۱۹۷۹ء)

وہا لامکان کے تئیں ہوئے سر عرش تخت تئیں ہوئے

وہا نما ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

(مدارج بخش صفحہ نمبر ۷۷)

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شب معراج حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام لامکان پر تشریف لے گئے اور عرش الہی جو اللہ تعالیٰ کی خاص جلی گا ہے پہنچے کہ اللہ
عالی سے ہمکنار ہی اور دیدار کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مکان سے پاک ہے اور
اللہ معراج میں جن تئیں کا ذکر ہوا ہے ان کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی
ہے۔

حضرت شریک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ (مسجد اقصیٰ) کے بعد براق آپ کو
ماحول آسمان اور سدرة المنتہی پر لے گیا اور اس سے بھی آگے ایسے مقام تک پہنچے جس کے حلق
اری تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (۱)..... (جواہر انوار ضو اول صفحہ نمبر ۱۳۲)
(۲)..... (کتاب ۱۹۱۱، ان کا ضعیف پاش مالکی اندکی)

شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے عربی اشعار کا ترجمہ

کی تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندے کو حرم اقل سے مسجد اقصیٰ
تک سیر کرائی۔

۱۔ حتی کہ ساتویں آسمانوں کو پار کرتے ہوئے بیت المعمور اور ملاء الاعلیٰ تک پہنچے۔

۲۔ بلند سدرة المنتہی، محفوظ کرسی، باعزت عرش اور روشن مستوی تک پہنچے۔

۳۔ ذات الہی کے پردوں کی جانب قصد فرمایا تو روشن آنکھوں کے سامنے سے بصارت

کی کوتاہی کے سیاہ بادل چھٹ گئے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب ہوا کہ وہما تھوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ نہ جانتا یہ بارخ وئی

تک پہنچا اسرار الہی سے حاصل ہوا تھا۔ (جواہر انوار صفحہ نمبر ۳۲۷ جلد اول)

امام عزالدین بن عبد السلام فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گوہ بطور اور مقدس وادی میں کلام فرمایا۔

چون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سدرة المنتہی سے اوپر مقام اعلیٰ میں ہمکنار ہی کا شرف بخشا۔

(جواہر انوار صفحہ نمبر ۵۶۵ جلد اول)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلِلّٰهِ مَالُ السَّمٰوٰتِ وَمَالُ الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا۔

(سورۃ التناء آیت نمبر ۱۰)

ترجمہ: ”اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور اللہ ہر جگہ محیط ہے۔“ (البیان)

■ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی محبوب نہیں۔ ورتن تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ یکواں اور منفرد ہے۔ وہ بے مثل ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے کوئی اولاد نہیں۔ موجودات اور اشیا کی خصوصیات سے منزہ ہے وہ نہ عرض ہے نہ جسم۔ نہ صورت ہے نہ انتقال، وہ مکان اور زمان کی حدود سے ہر اے اس کا تصور ذہن میں نہ آسکتا ہے نہ عقل اس کا ادراک کر سکتی ہے اور نہ بن اس کی حقیقت تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ (خاص انگریزی مؤخرہ ۱۷ جلد اول)

■ مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کیونکہ اللہ تعالیٰ مکان و زمان کی حدود سے ہر اے اس لئے یہ تمام کائنات اس کے اپنے محبوب کیلئے پیدا کی ہے اور یہ سب کچھ ان کی ملک ہے۔

فقہ دروی الدیلمی عن ابن عباس مرفوعاً واثباتی جبریل فقال یا محمد لولاک ما خلقت الذبیہ و لولاک ما خلقت النار فی روایت ابن عباس مرفوعاً واثباتی جبریل فقال یا محمد لولاک ما خلقت الذبیہ

(الموضوعات انگریزی مؤخرہ ۱۹ رقم الحدیث ۷۵۵)

نیز حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ الہی میں التجاء کرنے والی حدیث مبارک میں ہے۔ رب عظیم نے فرمایا۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں مذم کو پیدا کرتا نہ کائنات کو۔ (رواہ الحاکم فی المستدرک رقم الحدیث ۳۲۸۸ عن عربین المختار)

دعی نور حق وہی کل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب

نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمیں نہیں کہ زمان نہیں
(صالحی بخش مؤخرہ ۷)

نور حق: اللہ تعالیٰ کا نور۔ کل رب: اللہ تعالیٰ کی نعمت (فتحی الارب) ملک: مالک
(مذہبونا۔)

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حق تعالیٰ کا نور اور رب ہد کی نعمت ہیں اور تمام کائنات کے معروض وجود میں آنے کا سبب آپ ہی کی ذات اقدس امان زمین و زمان فرشتہ تمام کائنات کا پروردگار عالم نے آپ کو مالک بنایا ہے۔ اور مخلوق کے کوئی شے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت سے خالی نہیں۔

پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے:

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۵)

”بے شک جلوہ گر ہوا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔“ (البیان)

■ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ان المراد بالنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر کبیر صفحہ نمبر ۲۹۹ جلد ۳ طبع مصر)

بے شک نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے دل سب نے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو پیدا کیا آپ نے فرمایا اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔ الخ (معنف عبد الرزاق) (المواہب اللدیر جلد اول)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوها۔ (سورۃ الاحقاف آیت نمبر ۲۳)

”اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں گن نہ سکو گے۔“ (البیان)

حضرت سہل بن عبد اللہ سمری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ خدا کی نعمت سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (کتاب الفوائد مؤخرہ ۵۵ جلد اول)

اعلیٰ حضرت بریلوی پڑھ جاتی ہے۔ مگر اعلیٰ حضرت کی طبیعت کی وہ مختلفہ حالی نہ رہی اور آپ کے کلام سے انگریز سرکار سے کہیں کہیں شخاسا شکوہ بھی مترشح ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ انگریز سرکار سے ایک جگہ درخواست کرتے ہیں:

اب تو نہ روک اسے غنی عادت سگ بگڑ گئی

میرے کریم پہلے ہی فقر تر کھلائے کیوں

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۶ حصہ اول)

دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا

اب سفر ہار ہے کیا ہوتا ہے

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۱۱)

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ موت کے وقت کی منظر کشی کرتے ہوئے بطور عجز و انکساری بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ یہ وقت آنے والا ہے تو دنیا کی طرف راغب نہ ہوتے اب ہم ایک مشکل سفر کی طرف روانہ ہو رہے ہیں رب العزت ہی جانتا ہے کہ اب کیا ہوگا۔

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

ایک جگہ انگریز سے محبت کرنے پر کف حسرت لیتے ہیں۔ پھر یہ شعر لکھا ہے۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۷ حصہ اول)

فتح باب نبوت پہ بے حد درود

ختم درود رسالت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۲۰۳)

لغات: فتح: کھولنا۔ باب: دروازہ۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اسے نبوت کا دروازہ کھولنے والے آپ پر بے حد درود ہوں۔ یعنی آپ ہی سے نبوت کا آغاز ہوا اور آپ پر ہی رسالت کا دور ختم ہوا۔ یعنی آپ خاتم النبیین ہیں آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

امام احمد رضا بریلوی نے مندرجہ ذیل احادیث کا مفہوم اس شعر میں بیان فرمایا ہے:

عن ابي هريرة قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم متى

ميت ذلك النبوة؟ قال: بين خلق آدم و نفع الروح فيه.

(روايل النبوة: من مؤثرات الطبع مکررہ، ازالہ جیم صہبانی (م ۳۳۰ ص ۱۱۱))

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

كنت اَوَّلَ النِّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَاخْرَهُمْ فِي الْبَعْثِ.

میں تخلیق میں سب انبیاء سے مقدم اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ

لا۔ (ترمذی)

زائد مسجد احمدی پر درود

دولت جیش عسرت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۲۱۷)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: مسجد احمدی یعنی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ

سلم کی مسجد (مسجد نبوی) کے زائد و عبادت گزار (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) پر درود

ہو جس نے شجی والے قافلے کی (یعنی غزوہ تبوک کے موقع پر) مدد کی دولت سے اس پر

لاکھوں سلام ہوں۔

(نوٹ): کبھی شاعر کو شعر کا وزن پورا کرنے کیلئے ایسا لفظ لگانا پڑتا ہے جو حقیقتاً صحیح بھی ہو اور

ان بھی پورا ہو جائے اس لئے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو اسم گرامی "احمد" کی طرف نسبت کرتے ہوئے مسجد نبوی کو "مسجد احمدی" اپنے شعر میں

اعمال فرمایا ہے۔

قرآن مجید ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان الفاظ میں بشارت دی۔

و مبشرا برسول يأتي من بعدي اسمه أحمد - (سورة انفصاف آیت نمبر ۱۰)

ترجمہ: ”اور ایک (عظمت والے) رسول کی خوشخبری سنا تا ہوا جو میرے بعد تشریف لائے گا نام احمد ہے۔“ (انبیاء)

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مامی میرے ذریعے سے کفر کو (مٹایا) جائیگا۔ اسخ (بخاری، مسلم، ترمذی)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، انھیں ان کی پشتوں پر مطلع فرمایا:

وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھتے۔ مجھے ان سب کے آخر میں ملے، روشن دیکھا، عرض کیا اگلی یہ کون ہے؟ فرمایا یہ خیر امینا احمد ہے۔

یہی اہل ہے اور یہی آخر ہے اسخ (ابن مسعود)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

احمد خوشے کہ عالمی بندہ دوست

یوسف روئے کہ شرمندہ دوست

(اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۱۱۶)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

غزوہ جہوک کو غزوہ عسرت اور جیش عسرت بھی کہتے ہیں کیونکہ اس لشکر والوں کی مشقت بھوک دہیاس بہت محسوس ہوئی۔ اس غزوہ میں تیس ہزار کا لشکر تھا اس میں سے دو تہائی لشکر کا سامان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فراہم فرمایا۔ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو جیش عسرت کیلئے سامان فراہم کرے اس کیلئے جنت ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت سے مشرف ہوئے۔ (مدارج النبوة)

ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ ”مسجد احمد“ سے مسجد نبوی مراد ہے۔ اور زیادہ کچھ احمد سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ کا مسجد احمد (یعنی مسجد نبوی) کو مرزا یحییٰ کی مسجد کہنا اور

مراد احمد کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مرزا یحییٰ کی صف میں کھڑا کرنا ہر اس کفر ہے۔

اگر ”مصنف رضا خانی مذہب“ کے نزدیک احمدی کا لفظ مرزائی ہونے کی نشانی ہے

مر مولوی محمد قاسم بانی دارالعلوم دیوبند کے متعلق بھی یہی لکھ کر طبع کیجئے جس نے لکھا ہے:

خدا کر اے کرم احمدی !

نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی مؤرخہ طبع مکتبہ)

تو کیا مولوی محمد قاسم مرزا یحییٰ سے مدد طلب کرتے تھے۔ (بقول آپ کے)

• مولوی محمد اسماعیل دہلوی کے پیر سید احمد کی سوانح عمری ”سوانح احمدی“ کے نام سے

ناشر ہوئی ہے تو کیا آپ کے اصول کے مطابق وہ مرزا یحییٰ کی سوانح عمری ہے۔

کافی سلطان نعت گو یاں ہے رضا

ان شاء اللہ میں وزیر اعظم

مولانا احمد رضا پٹیوی چیئر جگ آزادوی ۱۸۵۷ء مولانا کافی مراد آبادی رحمۃ اللہ

ماری نعت گوئی کے بڑے داعی تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ان کی شاعری کتاب و سنت کے

مطابق ہے۔ اس لئے حضرت کافی کی مدح و تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کافی نعت گو

میرا کے سلطان ہیں۔

اور دوسرے مصرع میں بطور تعجب نعت کے فرمایا کہ اگر مولانا کافی سلطان ہیں تو

میں بھی انشاء اللہ وزیر اعظم ہوں یعنی مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے نعت گوئی کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ اور

میرا ان نعت گوئی میں میری اور مولانا کافی کی حیثیت سلطان اور وزیر اعظم کی سی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

و اما بنعمة ربك المحدث - (سورة النبی آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ: ”اور اپنے رب کی نعمت کا (خوب) بیان فرمائیں۔“ (الہامان)

- محدث ابن جوزی تصدیقِ نعمت کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔ میرے (ماتر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت شدہ کوئی بھی حدیث میرے سامنے بیان کی جا سکے یا نہ ہو کہ یہ محنت و ضعف کے کس درجہ پر ہے۔ (مقدمہ الامام عزیم ص ۱۵۷)

آتے رہے انبیاء کما قبلہم

والخاتم۔ ظلم کہ خاتم ہوئے تم

یعنی جو ہوا دفتر تنزیل عام

آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

(حدائق نقشب ص ۱۱۱)

- امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام آتے رہے جیسا کہ کہا گیا ان کتاب و سنت میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اور خاتم الانبیاء ہونا آپ کا حق تھا اس لئے آپ کو ان انبیاء کرام کے بعد تشریف لائے۔ جب نزولِ قرآن کا اختتام ہوا تو آخر میں اللہ تعالیٰ آیت ”اکملت لکم دینکم“ نازل فرما کر اس پر مہر ثبت فرمادی۔

- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کیا کرتے تھے جب کوئی نبی وصال کر جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (ماتر) خلفاء ہوں گے۔ (بخاری کتاب المناقب)

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب صیقل و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر انعام حیرت کرتے تھے مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو وہ اینٹ جس میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری کتاب المناقب)

- رہا منصف رضا خانی مددِ رب کا یہ کہنا کہ اس رباعی سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا ام

اے نزدیکِ فضل تشریحِ نبوت قسم ہوئی ہے غیر تشریحِ نبوت ختم نہیں ہوئی سراسر درنگ کوئی ہے
• ہر دین بندوں کا عقیدہ ہے جس کو اہلسنت کی طرف منسوب کر کے دھوکہ دیا گیا ہے۔ مولوی
• لاسم ہانی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:
• اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی خاتمیت
• کی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تذکرہ الناس مضمون صفحہ ۲۷۷)

والہذا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مسئلہ ان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو احد و وحد لا شریک نہ جاننا
• اہل اول و ثلث ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے
• سامنے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرضِ اصل و جزء
• ایمان ہے۔

• لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین نصِ قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا
• و شک کرنا وہی ضعیف احتمالِ خفیف سے تو ہم خلافِ رکعت والا قلنا اجماعاً کا فراموشانہ غلطی
• اہم ان ہے۔ الخ (فتاویٰ رضویہ جدیدہ مضمون نمبر ۶۳ جلد ۵ طبع لاہور)

• شکل بشر میں نور الہی اگر نہ ہو
• کیا اس قدر خیرہ ماہ و بدر کی ہے
• (حدائق نقشب ص ۱۳۶)

• لغات: خیرہ: گوند ہوا، پانی۔ پانی۔ عریض۔
• کائنات کی ہر شے سے قبل اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو بلا واسطہ پیدا فرمایا جیسا کہ
• حدیثِ مبارکہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ جس کو معنف عبدالرزاق نے روایت کیا ہے اور ان
• سے اکثر محدثین نے نقل کیا۔ ہمارے اس دعویٰ پر صریح دلیل ہے پھر اسی نور محمدی کو حضرت آدم
• علیہ السلام کے جسم میں دو بعثت فرمایا جو پشت در پشت ہوتا ہوا ۱۲ ربیع الاول ۱۷۵۷ء کو فی صفت
• یک کے لوگوں کیلئے رسول و ہادی بن کر بظہل بشر جلوہ گر ہوا۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں اگر نور الہی یعنی تخلیق کیا ہوا نور محمدی لباس بشری نہ آتا تو پانی اور مٹی سے بنے ہوئے بشر کو اس قدر اعلیٰ مقام حاصل نہ ہوتا کہ فرشتے بھی اس کی تعظیم کیلئے سرنگوں ہو گئے اور بشر کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ ماہ کے افراد میں سے کسی فرد کی پیدائش سے بھی نسبت نہیں رکھتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود عنصری پیدائش کے اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **خَلَقْتُ مِنْ نُورِ اللَّهِ** (میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں) اور دوسروں کو یہ دولت حاصل نہیں ہوئی۔ (کتوبات امام ربانی صفحہ ۲۵۲ جلد ۲)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور
نہ ہوتا وہ عالم کا ہرگز ظہور

(کلیات امدادیہ صفحہ ۱۰۸ طبع کراچی)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ اس سے تھا کہ ان کی پیشانی مبارک میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا۔ (تفسیر کبیر)

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں:

جب نور الہی (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) جنس فیض میں بندہ ہوا تو اس پیشکش کے باعث وہ نور زیادہ ہوا اور جسم کے صغیر ہونے کے باعث دیکھنے والوں کی نظر میں آسان ہو گیا جیسے کہ آفتاب جب ابر میں آ جاتا ہے تو دیکھنے والے اسے آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور قلب آدم میں مرکب کیا تو اسی کے باعث حضرت آدم علیہ السلام جو دنیا تک کے مستحق ہوئے۔ (مہربان غزالی صفحہ ۲۲۲ طبع لاہور)

اللہ: نور ہاری: اللہ تعالیٰ کا نور۔ حجاب: پردہ۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! اپنے چہرہ مبارک سے بشریت کا پردہ اٹھائیے اور بحیثیت نور باری تعالیٰ (جو سب اشیاء سے پہلے تخلیق ہوا) اپنی ابادت سے مشرف فرمائیے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراقندس سے پاؤں مبارک تک سراپا نور تھے۔ اور آپ کے جمال و کمال کو دیکھتے وقت دیدہ حیرت اور چشم بیزا خیرہ اور حیران ہو جاتی تھی آپ ہر صوفی کے چاند، آفتاب تاباں کی طرح روشن اور تابناک تھے اگر آپ نے بشریت کا نقاب رواڑھا ہوتا تو کسی آدمی کو آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوتی۔ اور نہ آپ کے حسن حقیقت کا ادراک ممکن ہوتا آپ کا جو ہر نور کی تھا جو آباء و اجداد کی اصلاط اور امہات ارحام سے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ اقدس سے لے کر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کو ہم تک عقل ہوتا رہا۔ (مدارج الصوفیہ جلد اول)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دورا چہرے سے پردے کو اٹھا کر یا رسول اللہ

مجھے دیدار تک اپنا دکھا کر یا رسول اللہ

(کلیات امدادیہ صفحہ ۱۰۸ طبع کراچی)

حسن یوسف پہ کشیں مصر میں انگشت زمان

سرکھاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

(مدائق بخشش صفحہ ۳۳)

اللائ: حسن یوسف: حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال۔ کشیں: کٹ گئیں۔ مصر: ایک ملک کا نام۔ انگشت: انگلی۔ زمان: دن کی جمع، عورتیں۔ مردان عرب: عرب کے جاغوز۔ ہدائی۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! حضرت پروردگار اسلام کے غیر معمولی حسن سے بے خود ہو کر مصر میں عورتوں نے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں آپ کے صرف نام سے مردانہ حرب سرکٹانے اور جان لٹانے کو تیار رہتے ہیں۔

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں ایک ایک لفظ ایک دوسرے مقابلہ میں ایسا ہے سے لحن اپنے پورے کمال کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔

- ۱۔ وہاں حسن ہے یہاں نام ہے۔
- ۲۔ وہاں کٹنا ہے جو عدم قصد پر دلالت کرتا ہے اور یہاں کٹنا جو قصد ارادہ بتاتا ہے۔
- ۳۔ وہاں مصرعہ اس کی تمدن، معاشرت، علم، تہذیب، شائستگی، شرافت، مہمانت، کمال اور یہاں عرب کے زمانہ جاہلیت میں انکی جہالت، سرکشی، خباثت، کج روی، تہر و خود سری کا نام۔
- ۴۔ وہاں انگلی یہاں سر۔
- ۵۔ وہاں عورتیں یہاں مرد۔
- ۶۔ وہاں انگلیاں کشیں جو ایک بار وقوع پذیر ہوتا بتاتا ہے اور یہاں کٹاتے ہیں، مہترار (تکلیفی) پر دلالت کرتا ہے۔

• حضرت ابوسعیدہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابوطالب کے اس شعر کو پڑھا۔

ولم یسلح حقاً - فصرع حول
وہم یصل عن ابناکما والکلل

(در کالی)

ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت دشمنوں کے حوالہ کریں گے جب ان کے گرد لڑکر مرجائیں گے اور ہم ان کیلئے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو بھول جاتے ہیں۔

• اُحد کی لڑائی میں جب مسلمانوں کی لڑائی ہو رہی تھی تو کسی نے یہ خبر اڑا دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہو گئے۔ اس خبر سے جو اثر صحابہ پر ہوا تھا وہ ظاہر ہے۔ حضرت انس

رضی اللہ عنہ نے چلے جا رہے تھے کہ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نظر پڑے کہ سب حضرات پریشان تھے۔ حضرت انس نے پوچھا کہ کیا ہے کہ مسلمان پریشان نظر آ رہے ہیں ان حضرات نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے۔ حضرت انس نے کہا کہ پھر حضور کے بعد تم ہی زندہ رہ کر کیا کرو گے تو انہوں نے کہا کہ میں تم سے زیادہ اچھا ہوں اور میں تم سے زیادہ اچھا ہوں۔ حضرت انس نے کہا کہ میں تم سے زیادہ اچھا ہوں اور میں تم سے زیادہ اچھا ہوں۔

مبارک نمبر ۳۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ لیتا ہے۔“

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ کرتا ہے کہ میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

ان رفیق استشار فی اعشی ماذا الفعل بہم۔

ترجمہ: بے شک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا۔ (الاسم والخطی)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

تف ہے ایسے رضا خانیوں پر جو اس قسم کے باطل عقیدے رکھتے ہیں۔ ان (رضا خانی مذہب مفتہ تیراے حصہ دوم)

الحجوب: حضور بنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”بے شک میرے رب کریم نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب کیا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کیا اے میرے رب جو کچھ تو چاہے وہی کر۔ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ لیا میں نے وہی جواب دیا۔ اس نے تیسری دفعہ مجھ سے مشورہ طلب فرمایا، میں نے پھر وہی جواب دیا، میرے رب کریم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے شک میں تیری

امت کے معاملہ میں تجھے ہرگز رسوا نہ کروں گا اور تجھے بشارت دی کہ میرے بے ہزار اہل جنتیوں سے پہلے میری ہر اہلی میں داخل جنت ہوں گے۔ ان میں سے ہزار کے ساتھ میرے اور ہوں گے جن سے حساب نہ لیا جائے گا۔ پھر میرے رب نے قاصد بھیجا کہ میرے قاصد دعا کرتیری دعا قبول کی جائے گی اور ماتمک تجھے دیا جائے گا۔ میں نے اپنے رب کریم قاصد سے کہا کہ کیا میرا رب میری ہر مانگی ہوئی چیز دے گا؟ تو اس قاصد (فرشتہ) نے عرض کی کہ حضور اسی لئے تو رب تعالیٰ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے کہ آپ جو کچھ مانگیں گے آپ کو عطا فرمائے۔ ارنج

(۱)..... (مکہ ص ۳۹۳ نمبر ۵۷ جلد ۵)

(۲)..... (بکرمحمد ص ۳۸ نمبر ۱۱ جلد ۱)

(۳)..... (مکہ ص ۳۹۳ نمبر ۵۷ جلد ۵)

الحمد للہ اعلیٰ سنت و جماعت کا عقیدہ اس حدیث نبوی کے عین مطابق ہے۔
”معتق رضا خانی مذہب“ کا اس کو باطل عقیدہ سے تعبیر کرنا حدیث نبوی پر طعن کرنا ہے جو کہ سراسر کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ کرنے کا مضمون

ہمارا آپس میں مشورہ طلب کرنا تو احتیاج دعا جزئی کی بنا پر اور غلطی کے احتمال کو دور کرنے کیلئے ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشورہ طلب کرنا احتیاج دعا جزئی اور ازالہ احتمال غلطی کیلئے قطعاً نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں غنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں کے مشورہ سے غنی ہونا تو ظاہر ہے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے ساتھ مشورہ فرمانے سے اس لئے غنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آسمان سے وحی آتی ہے، نیز یہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کائنات سے زیادہ علم اور عقل والے ہیں۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز کسی کے مشورہ کے محتاج نہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ”وشاورہم فی الامر“ کرنے کا حکم فرمایا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کریم کے

اہل قیامت میں اپنے غلاموں سے مشورہ فرمایا، صرف اس لئے کہ انہیں مشورہ کی تعلیم دیں۔
اور کو ان کیلئے رحمت بنائیں اور انہیں استخراج رائے صحیح میں اجتہاد کی تربیت دلائیں اور
سے مشورہ لے کر ان کی شان بڑھائیں اور ان کے دلوں کو خوش کریں۔
(مقامات کا محکمہ ص ۶ جلد ۲)

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جب آیت کریمہ ”وشاورہم فی الامر“ اُن ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! خبردار! ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کا
دل دونوں مشورہ سے غنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری امت کیلئے رحمت بنایا ہے۔
(روح المعانی ص ۱۰۷ جلد ۲)

صاحب تفسیر ابن جریر فرماتے ہیں:

حضرت ربیع سے روایت ہے ”وشاورہم فی الامر“ نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشورہ طلب امور میں حضور کے صحابہ سے مشورہ کرنے کا حکم فرمایا
حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی آسانی آتی ہے صرف ان کے دلوں کو خوش کرنے کی
باطل۔ اسی مقام پر تفسیر ابن جریر میں ایک اور حدیث ہے جس کے الفاظ ہیں وان كنت صميم غنيا
اے حبیب آپ اپنے صحابہ کی تالیف کیلئے ان سے مشورہ طلب کر لیا کریں اگرچہ آپ ان سے
غنی ہیں۔ (تفسیر ابن جریر ص ۲)

صاحب تفسیر کبیر فرماتے ہیں:

ابے حبیب آپ ان سے مشورہ فرمائیں اس لئے نہیں کہ آپ ان کے محتاج ہیں لیکن
ابے آپ ان سے مشورہ فرمائیں گے تو آپ کے غلاموں میں سے ہر شخص بجا صلح کے استخراج
میں کوشش کرے گا۔ (تفسیر کبیر جلد ۲)

صاحب تفسیر نیشاپوری لکھتے ہیں:

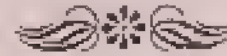
باوجود اس بات کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ علم اور

عقل والے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشورہ کا امر فرمایا۔ علماء نے اس کے کئی فائدے ذکر کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان سے مشورہ لہذا ان کی علو شان و رفعت قدر و منزلت اور ان کے اخلاص و محبت کے زیادہ ہونے کا موجب ہے۔
(تفسیر نیشاپوری پارہ ۱۰)

نیز صاحب نیشاپوری فرماتے ہیں:

فرشتوں کو یہ خبر دینے میں یا یہ فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کاموں میں مشورہ کرنے کی تعلیم دے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالذکر ہی سے مشورہ کرنے سے غنی ہے اور یا یہ فائدہ ہے کہ فرشتے یہ خبر سن کر اس جعل فیہا کے ساتھ سوال کریں اور انہیں اسی اعلم مالا تعلمون کے ساتھ جواب دیا جائے۔ (تفسیر نیشاپوری پارہ ۱۰)

ثابت ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مشورہ کی تعلیم دینے اور آدم علیہ السلام کی تعظیم و دیگر حکمتوں کی بنا پر حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے سے پہلے فرشتوں سے مشورہ لیا حالانکہ اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ نیز مشورہ لینا ہمیشہ اختیار و عاجزی کی عیبی سے نہیں ہوتا بلکہ حکمتوں پر مبنی ہوتا ہے۔



ایم

مختلف علمائے اہل سنت کی تالیفات و تصنیفات کی

بعض عبارات پر اعتراض اور ان کا جواب

ماہیت ۳۳ = مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں:

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) کا بچپن ہر طرح کی آلودگیوں سے مبرا تھا ابھی ۶۵ سال کی عمر تھی کہ ایک لہبا گریز ب تہ کے گھر سے باہر تشریف لائے وہاں سے چند بازاریوں کا گزر ہوا آپ نے انہیں دیکھ کر کہتے ہیں کہ اس سے منہ چھپا لیا، ان میں سے ایک اس نے خطر کے طور پر کہا "واہ صاحبزادے منہ چھپا لیا اور ستر کھول دیا" آپ نے برکت الہیہ نظر کی ہے تو دل بکتا ہے دل بکتا ہے تو ستر بکتی ہے۔

یہ جواب سن کر وہ عورت لا جواب ہو گئی اور سننے والے آپ کی اس خدا داد امانت کا ستر جو ابلی سے محفوظ رہا۔

ایہ سعادت بزرگ ہازو نیست

نہ مکتدہ خدا کے بختدہ

(ایم احمد رضا بریلوی قدس سرہ صفحہ نمبر ۲۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا مذکورہ بالا عبارت پر چاہلانہ تبصرہ

اس واقعہ سے احمد رضا خاں بریلوی کی حماقت کا ثبوت ملتا ہے یہاں یہ بات مکی مطوم ہوگئی کہ رضا خانیوں کے مجدد صاحب کی نظر اور ستر ۶۷۵ سال کی عمر میں ہلکے لگ مکی تھی، الخ (رضا خانی مذہب حصار اول صفحہ ۳۰)

جواب: اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجی ہی سے دینی شعور بھیجی نصرت سے نوازا تھا۔ (ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء)

مولانا علیہ الرحمۃ کے زمانہ بھیجی کا یہ مذکورہ قول حقیقت ثابت پر مبنی ہے۔ جس پر کتاب دست اور اولیاء کا طبع کے ارشادات شاہد عادل ہیں۔

مگر مصنف رضا خانی مذہب کا اس قول کے متعلق بے بنیاد تبصرہ اس کی جہالت کی منہ بولنی تصویر ہے۔ نہ خوف خدا، نہ آخرت کا ڈر۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم ذلک ازکی لهم۔ (سورۃ النور آیت نمبر ۳)

ترجمہ: ”(اے محبوب) آپ مسلمان مردوں سے فرمادیں کہ وہ اپنی لگائیں چھپی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کیلئے بہت پاکیزہ ہے۔“ (البیان)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

نظر چھپی رکھنا دل کو بہت زیادہ پاک کرتا ہے اور اطاعت و غیر میں اضافے کا ذریعہ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اگر تم نظر چھپی نہ رکھو گے بلکہ اسے آزادانہ ہر چیز پر ڈالو تو بسا اوقات تم بے فائدہ اور فضول بھی اوجھر اوجھر دیکھنا شروع کرو گے اور پھر رفتہ رفتہ تمہاری نظر حرام پر پڑنی شروع ہو جائے گی۔ اب اگر قصد احرام پر نظر ڈالو گے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور بہت ممکن ہے کہ تمہارا دل حرام شئی پر فریفتہ ہو جائے اور تم جاہلی کا شکار ہو جاؤ۔ (منہاج العبادین صفحہ ۱۰۷)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

غیر محرم عورت کے حسن و جمال پر نظر ڈالنا ایٹھس کے زہر میں بھیجے ہوئے تیرہوں میں ایک تیر ہے۔ تو جو شخص ایسا کرتا ترک کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سرور آمیز عبادت کا مزا دے گا۔ (منہاج العبادین صفحہ نمبر ۱۰۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

اپنے آپ کو نظر حرام سے پوری ضبط سے بچاؤ کیونکہ ایسی بد نظری دل میں شہوت کی گرمی پڑی کرتی ہے اور اس گناہ کا ارتکاب کرنے والے کو قفسے میں جلا کر دیٹی ہے۔ (منہاج العبادین صفحہ نمبر ۱۰۴)

حضرت علامہ ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ کسی عورت کی چادر پر نظر نہ ڈال کیونکہ اس سے دل میں شہوت پیدا ہوتی ہے۔ (کیمیائے حیات صفحہ نمبر ۳۶ امام غزالی)

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آنکھ کو نظر حرام سے روکنا شہوت سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (منہاج العبادین صفحہ نمبر ۱۰۴)

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ ایک شاعر کا قول نقل کرتے ہیں۔ جب تم ہر وقت نظر بلی رکھو گے اور اسے بے فائدہ اور لایعنی چیزوں پر نہیں ڈالو گے تو تمہارا سینہ مساویں سے صاف رہے گا دل فارغ ہوگا اور خطرات سے راحت محسوس ہوگی۔ لہذا تمہارا نفس آفات سے ملاستی میں رہے گا اور کب حسنا کی طرف زیادہ توجہ دے سکے گا (منہاج العبادین صفحہ نمبر ۱۰۵)

شیخ عطاء علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہر وہ نظر جس سے دل میں خواہش پیدا ہو فلاح و غیر سے خالی ہے۔ (عارف المعارف صفحہ نمبر ۱۳۳ و شیخ شباب الدین غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

مبارت نمبر ۳۵: مفتی غلام سرور قادری رضوی لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے جمال کے وقت بیت المقدس میں ایک شہابی بزرگ کو

خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ انوار میں حاضری نصیب ہوگی۔ تمام صحابہ کرام اور اولیاء اللہ و دربارِ اقدس میں حاضر تھے۔ لیکن مجلس پر سکوت کا عالم طاری تھا ایسا مسلم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے۔ شامی بزرگ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی، ہر سال باب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے؟ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احمد رضا کا انتظار ہے۔ شامی بزرگ نے عرض کی کہ حضور احمد رضا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بزرگ مولانا شاہ احمد رضا اقدس سرہا کی زیارت کے شوق میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور بریلی شریف پہنچے۔ مگر یہاں آکر انہیں معلوم ہوا کہ امام ولسٹ مولانا الشاہ احمد رضا اقدس سرہا کا کسی اور ۲۵ مرفرد ۱۳۴۰ھ کو وصال ہو گیا تھا جس روز انہوں نے خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ میں احمد رضا کا انتظار ہے۔ (الشاہ احمد رضا اقدس سرہا صغیر ص ۵۸)

اس واقعہ پر ”مصطفیٰ رضا خانی مذہب“ کا جابلو تبصرہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی کہنے اور بدلیعت کے انتظار کا کیا معنی! جبکہ تمام مشائخ
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضورؐ کا انتظار فرمایا کرتے تھے۔ (رضاخانی ج ۱ ص ۹۷-۹۸)۔

جواب: حضرت شاہ عید العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

عبدالواحد بن آدم طوسی نے جو اس زمانہ (تیسری صدی ہجری) کے صلحاء اور اکابر اولیاء میں سے تھے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مع اپنے اصحاب کے برسرِ راہ مختصر کھڑے ہیں انہوں نے سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کس کا انتظار ہے؟ آپ نے فرمایا محمد بن اسماعیل ذہری (رحمۃ اللہ علیہ) کا انتظار کر رہا ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے چھ روز بعد ہی میں نے بھاری کی وفات کی خبر سنی۔ جب میں نے لوگوں سے وقت وفات کی تحقیق کی تو وہی ساعت معلوم ہوئی جس میں میں

حضرت سرور کائنات، صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں منتظر دیکھا تھا۔
(یستان الحجہ شین، صفحہ نمبر ۷۷، استخراج طبع کراچی، ماز شاہ، عبدالعزیز محدث دہلوی)
(ما جو اے کہم نبو جوا بے)

فرما اس واقعہ پر بھی شہرہ کریں، جبکہ دونوں خواندہ ایک جیسی ہیں۔ تاکہ تمہاری مالیت آشکار ہو سکے۔

۱۳۶: حضرت مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضرت علامہ شحرانی کبریت احمر صفحہ نمبر ۱۶۵ پر فرماتے ہیں: حضرت سید علی خوافی کو
میں نے سنا تھا انہوں نے فرمایا تھا، ہمارے نزدیک کوئی شخص مرد کا دل نہیں ہو سکتا جب تک وہ
اپنے مرید کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو جو راستہ برکھم سے لے کر جنت یا دوزخ میں پہنچنے تک
یعنی ہر مرید کے انقلابات نفسی اور انقلابات صلیبی ازلہ سے لے کر تک نہ جانتا ہو۔
(نجم الحسن صفحہ نمبر ۱۰۳ و ۱۰۴ و طبع لاہور)

”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھا ہے:

”بریلوی عارف کی پہچان“

عارف کی پہچان ان کے نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اعدامِ مخصوصہ کو ہر وقت زیرِ (رضا خانی قلم، صفحہ نمبر ۱۳۹ حصہ اول)

مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں قلعہ ویدار سنگھ کے ایک وہابی مولوی نے سید علی خاں علیہ الرحمۃ کے زیرِ بحث قول کا یہی مفہوم "عارف کی پہچان ان کے (علاوہ احد کے) نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام خصوصاً کوہِ وقتِ زیرِ نظر رکھتا ہو۔ اپنی کسی عیب میں لکھ کر شائع کیا تھا۔ مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ مولوی ویدار سنگھ کے اس مفہوم کو بالہجم الرحمن میں لکھ کر تردید کی ہے۔ مولوی سعید احمد دیوبندی نے اپنے ہم مسلک دیوبندی داعی کے قول کو مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ کی طرف نسبت کر کے درجِ ذیل گفتگو سے کام لیا ہے۔

مارشیل، ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ء، افسر اعلیٰ، احوال، لندن، ص ۱۰۸ (۱۹۶۶ء، گیل، فیضی، غفران)

مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ نے اس قول کا جو رد کیا ہے ہم زیر بحث عبارت کے جواب میں یہی اکتفا کرتے ہیں:

"لاحول ولا قوة الا باللہ" یہ حالت اور ضد سخت سخت مہلک بیماریاں ہیں۔ اللہ ان کے شر سے بچائے عبارت محولہ کا مطلب تو صرف وسعت ظم ہے جس طرح حدیث کا تقدیر بذریعہ ملائکہ میں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو یہ علم اور تعریف عطا فرما دیتے ہیں نہ وہ ملائکہ عورتوں کے اعضاء مخصوصہ اور تنکوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر شخص کا راز زندگی اور موت لکھ دیتے ہیں۔

ورنہ یہ زمین سے لپٹ کر قلعے والے حشرات الارض قسم کے مایہ حشرات والہ وعلیم مافی الارحام کا معنی بھی الیہا ذی اللہ ہی کریں گے۔

اور روایات البوصیم عن ابن عباس مرفوعاً لم یلق ابواى قط علی الصفا ح ام بزل اللہ بقلبی من الاصلاح الطیبة الی الارحام الطاهرة مصفی مہذبہ الحدیث و عنہ فی قولہ تعالیٰ و تقبک فی الساجدین ای من لم یخرجک منها۔

مواہب لدنیہ صفحہ ۱۳ جلد اول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحباء شعبۃ من الایمان۔

اگر وہابیہ تمام ایمان کے اس شعبہ خاص سے بیک بنی و دو گوش نکال باہر نہیں گئے؟ انہیں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے معانی میں ذرا شرم و حیا کرنے چاہئیں۔

(مجم الرضی صفحہ ۱۰ طبع لاہور، مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ)

تیسری: ہم ہر دل کے ظلم غیب کے قائل نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس یا حضرت خضر علیہ السلام یا کمال اولیاء اللہ جو صحیح معنوں میں ورثۃ الانبیاء ہیں۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، خبردار آسان سمجھ کر یہ نہ کہہ دینا کہ میں ہر دو کمال

میں سے (تذکرہ اولیاء، شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ)

اشعار اور ان کا جواب

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے !

کھلے آنکھ مل علی کہتے کہتے !

حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے !

خدا مل گیا مصطفیٰ کہتے کہتے !

(رضاخانی مذہب صفحہ ۱۰۰ جلد اول)

تیسرے شعر کے "لقد حبیب خدا" سے اللہ من انفس ہے کہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں مانتے اور کاتب کی قلمی سے لکھا گیا ہے۔

شعر بول ہے:

حبیب خدا کو ہدی کہتے کہتے

جب یہاں اس شعر میں یہ احتمال واقع ہے تو مشہور کاغذ دے "اوجاء الاحتمال بلل اللہ ال" اس لئے اس مصرعہ کو دلیل بنا کر مذہب حق اہل سنت و جماعت پر تنقید کرنا سراسر کم لہی ہے۔

الراہم نمبر ۱۱: "مصنف رضاخانی مذہب" درج ذیل شعر لکھنے کے بعد لکھتا ہے۔

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا

تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

گویا رضاخانی امت کا خدا احمد رضا ہے الخ (رضاخانی مذہب صفحہ ۱۳ جلد اول)

جواب: "مصنف رضاخانی مذہب" نے اس سے آگے کا شعر تحریر نہیں کیا جس سے اس شعر

کا مطلب آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ دونوں اشعار اس طرح ہیں:

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا

تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

حیری نسل پاک میں پیدا کرے
کوئی تجھ سا دوسرا احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ)
شاعران اشعار میں امام احمد رضا کو (نعموز باللہ) خدا نہیں کہہ رہا بلکہ اعلیٰ حضرت
الرحمۃ اور سب کے خدا سے دعا کر رہا ہے کہ (اے احمد رضا) حیری نسل پاک میں کوئی تم
عالم دین پیدا کرے۔

الترام نمبر 15: مصنف رضا خانی مذہب نے درج ذیل اشعار لکھے کہ اس پر جاہلانہ
کیا۔

امام برحق احمد رضا سلام علیک !
جناب نائب غوث الوری سلام علیک
ستائے حشر میں گر مہر کی تپش ہم کو
چھپائے ہم کو زیرِ روا سلام علیک
ہمیشہ سر پر غلاموں کے یہ وہیں قائم
جناب مصطفیٰ احمد رضا سلام علیک

(مدارج اعلیٰ حضرت ص 104)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ:

ان اشعار سے صائب ظاہر ہے کہ احمد رضا خانی بریلوی نے اپنے نبی ہونے کی
مراحت کر دی اور اس کی امت نے اسے نبی مان کر اس پر درود بھیج دیا اور سلام بھی پڑھا اور
(رضا خانی مذہب نمبر 37 ص 104)

الجواب: اس جاہلانہ تبصرہ میں مصنف مذکور نے دو چھوٹے بولے ہیں:

۱۔ یہ شعراء احمد رضا بریلوی کے نہیں بلکہ آپ کے کسی عقیدت مند نے آپ کی
شان میں عربی کئے ہیں اور ۲۔ ہوں نے مولانا علیہ الرحمۃ کو نبی کہا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ
کا شہین۔

شاعر نے مولانا نور اللہ مرقدہ پر سلام بھیجا ہے۔ لفظ درود کا اضافہ کر کے مولوی سعید
ام بندی نے یہودیافتل کا انکتاب کیا ہے۔

کی پر سلام بھیجنے کا مسئلہ

غیر نبی پر سلام بھیجنے کا مسئلہ ایک فروغی مسئلہ ہے بعض علماء جائز اور بعض علماء ناجائز
کہتے ہیں۔ علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دوسرے علماء نے اہل صلاۃ اور اسلام میں فرق کیا ہے کہ سلام ہر مومن زندہ مردہ
اب و احقر کیلئے جائز ہے یہ اہل اسلام کی دعا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۸۷ طبع لاہور)

لہٰذا ایک فروغی مسئلہ کی بنا پر ایک دوسرے پر طعن و تشنیع سوائے جہالت کے اور کچھ
کس اشعار کا ترجمہ یوں ہوگا۔

اسے امام برحق (یعنی اے اہلسنت کے امام) احمد رضا آپ پر سلام ہو
شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی حنی حنی بغدادی کے نائب آپ پر سلام ہو
جب میدان حشر میں گرمی آفتاب ستائے
ہم کو اپنی (رحمت) کی چادر میں چھپانا آپ پر سلام ہو
آپ ہمیشہ اپنے مریدوں اور مسلمانین کیلئے زندہ رہیں
اے مصطفیٰ احمد رضا آپ پر سلام ہو

الترام نمبر 16: "مصنف رضا خانی مذہب" نے درج ذیل اشعار لکھے کہ اس پر جاہلانہ
مردہ کیا۔

جب زبانیں سوکھ جائیں بیاس سے
ہام کبوتر کا چلا احمد رضا
حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو
اپنے سائے میں چلا احمد رضا

(مدارج اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۱۰۴ ص ۱۰۴)

مصنف رضا خانی مذہب کا جابلانہ تبصرہ:

رضا خانی امت کی یہ کتنی بڑی ناپاک جہارت ہے دلیری اور گستاخی ہے کہ،
علیہ السلام کو ماتی کوثر بھیجے کی بجائے بریلی کے بڑے حضرت خان صاحب کو سائی کر دے
رہے ہیں۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۹۲ حصہ اول)

جواب: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سفارش کریں گے انبیاء پھر علماء پھر شہداء (رواہ ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۱۷۷ جلد ۱)

• حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری سفارش کریں گے۔ آپ نے فرمایا میں ایسا کروں گا میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں آپ کو کہاں تلاش کروں فرمایا سب سے پہلے مجھ کو، صراط کے پاس تلاش کرنا، میں نے عرض کیا کہ اگر میں صراط پر آپ کو ذیل سکوں تو فرمایا میزان کے پاس مجھ کو ڈھونڈنا، میں نے کہا اگر میزان کے پاس بھی آپ کو ذیل سکوں فرمایا حوض کوثر کے پاس مجھے ڈھونڈنا، ان تین جگہوں کو میں نہیں چھوڑنے کا۔

(مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۷۳ جلد ۳ مترجم)

• حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلحاظ تنگ کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس کے گھاس آسمان کے ستاروں جتنے ہیں راسخ

(مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۷۷ جلد ۳ مترجم)

جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کے وارث علماء اور شہداء اللہ تعالیٰ کے اذان سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث علماء، اولیاء کا ملین اور شہداء آپ کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی مشیت، اذان اور آپ کی رضا مندی سے مسلمانوں کو جام کوثر پلائیں گے۔

شرع کہتا ہے کہ اے مولانا احمد رضا بریلوی آپ ایک عالم دین ہونے کی حیثیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں اگر آپ کو جام کوثر پلانے پر متعین کیا جائے تو جب گرمی محشر کی وجہ سے بیاں اپنے عروج پر ہو تو مجھے جام کوثر پلانا۔

اور جب قیامت کے روز آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہوگا تو اس سایہ میں ہمیں بھی اپنے ساتھ ساتھ لے جائے گا۔

الزام نمبر ۷: مولانا فیض احمد اویسی مدظلہ العالی بہادر پوری لکھتے ہیں:

قیل اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی ضرورت بھی ہے وہ اس لئے کہ لاؤڈ سپیکر کی خرابی معلوم کرنے کیلئے ہیلو ہیلو ون ٹو ٹھہری وغیرہ کہتے ہیں پھر مساجد میں ان کا رواج بلکہ اب تو مساجد کا لازمی جز سمجھا جا رہا ہے تو ہمارے ہلسٹ نے انگریزی الفاظ کو مٹا کر درود و شریف کا رد کیا تاکہ سپیکر کی بجائے کاپہ چل جائے۔ (اصول و اسلام عدد ۱۱ اذان صفحہ نمبر ۵)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۲ حصہ اول)

مصنف رضا خانی مذہب کا جابلانہ تبصرہ

آپ رضا خانیوں کی جہالت کا اندازہ کریں کہ رضا خانی ملاں لکھتا ہے کہ ہم صلوٰۃ و سلام کو ہیلو ہیلو ون ٹو ٹھہری کی جگہ پڑھتے ہیں اس سے بڑھ کر صلوٰۃ و سلام کے ساتھ کیا خلاق ہوگا، اسخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۲)

الجواب: مولانا اویسی صاحب فرماتے ہیں کہ لاؤڈ سپیکر کی بجائے معلوم کرنے کیلئے اگر ہیلو ہیلو ون ٹو ٹھہری کی جگہ درود شریف پڑھا لیا جائے تو مقصد بھی مل جائے گا اور ثواب بھی مل جائے گا جبکہ دن ٹو ٹھہری کہنے سے مقصد تو حاصل ہو جائے گا مگر ثواب حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے غامدے والی بات پر عمل کرنا چاہیے۔

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرا امتی حضور قلب کے ساتھ مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر درود بھیجے گا دس درجات بلند فرمائے گا اور اس کے

نامہ اعمال میں اس کی کیا کیا لکھے گا اور اس خطا کیسے مٹا دے گا۔
(القول البدیع (مترجم) صفحہ نمبر ۱۹۳ طبع ۱۳۵۲ھ)

دیگر اعتراضات

- ۱۔ حقیقت یہ ہے کہ پوری دنیا میں صرف ایک مقام ہے کہ جہاں حضور علیہ السلام کو مخاطب کر کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا ہے کہ آپ وہاں خود اسے سنتے ہیں اور یہ کہ جب انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوتا ہے اس وقت حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں حضرت بلال اذان پڑھتے تھے تو اس کے اذان کے بعد صلوٰۃ والسلام کا پڑھنا نہیں لگاتے تھے۔۔۔۔۔ اس کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں بھی اذان کے اذان کے بعد صلوٰۃ والسلام کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی تیج یا بیعت کے دور میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے اس وقت
- ۲۔ اذان سے قبل یا بعد درود شریف پڑھنا بدعت ہے۔ (خلاصہ)

(رضاخانیہ سب سطور نمبر ۵۵۴ حصہ اول)

اعتراض نمبر ۲ کا جواب

علامہ دیوبند کے پیر و مرشد حاکمی امداد اللہ مہاجر کی لکھتے ہیں:

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف مت کر کے بیٹھے اور خدا کی بارگاہ میں جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تریابت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کا مفید کپڑے اور سبز چٹری اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی دہانتے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی پائیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے اس کے بعد طاق بند دیکھ جس قدر ہو سکے اللھم صلی علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللھم صلی علی محمد کما هو اھلہ اللھم صلی

علی محمد کما تحب وقرضہ اور سوتے وقت اکیس بار سورہ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف وافی کروٹ سوتے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھ کر وافی پہنچا کر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوتے۔ یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے گا۔ انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔
(کلیات اعدائہ در مال فیاء القلوب صفحہ نمبر ۶۱)

پھر بعد میں (مولوی اشرف علی تھانوی نے) فرمایا: یوں ہی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ علی (شہر اربعہ صفحہ نمبر ۱۸ طبع کراچی)

(ماہو جو اہل فہم جو ہرانا)

اعتراض نمبر ۲ کا جواب

حالات کے تقاضوں کے پیش نظر مسائل میں تبدیلی آجاتا ایک امر واقع ہے اور کتب حدیث اور فقہ میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام اور تابعین کے زمانہ بہت ہی کم باطل فرقوں کا ظہور ہوا تھا۔ چونکہ اس دور میں متر سے زائد گمراہ فرقے پیدا ہو چکے ہیں اس لئے اہلسنت کی مساجد کا تشویش قائم رکھنے کیلئے اذان سے قبل یا بعد وقفہ کے ساتھ درود شریف پڑھا جاتا ہے تاکہ باہر سے آنے والوں یا خیم حضرات کو معلوم ہو جائے کہ یہ اہل سنت و جماعت کی مسجد ہے اور نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

علامہ طحاوی حنفی مصری لکھتے ہیں:

زبان سے نماز کی نیت کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام اور تابعین

و مجلس تہجد حنفی حنفی لکھتے ہیں: اگر کوئی شخص بیٹھا ہوا تھا بے اختیار اس کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آیا اور دل میں اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا تصور کر کے کہ وہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔۔۔۔۔ اس میں کوئی حرج نہیں (بدعت ایک کراچی صفحہ نمبر ۳۲ طبع ۱۳۵۲ھ) (۱) انکلیش لٹریچر (غفران)

سے ثابت نہیں ہے۔ (جامعہ اعلیٰ دینی طبعی سرائی افلاک شرح نور ۱۱۱۰ ہجری ۱۲۰۰ ص ۱۰۰ جمع کراچی)

اس کے باوجود یو بندی حضرات زبان سے نماز کی نیت کرتے ہیں اور صلاوی فیصل احمد مانی دہلوی بکری سابق شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان نے زبان سے نیت کرنے کو مستحب لکھا ہے۔ (دیکھئے غازی مل ناشر کتب ادارہ ملتان)

• مولوی اشرف علی تھانوی دہلوی بکری نکلتے ہیں:

عیدین کے خطبہ کے بعد دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام اور تابعین سے ثابت نہیں۔ (دیکھئے بھی زبیر)

اس کے باوجود یو بندی آخر کرام عیدین کے خطبہ کے بعد دعا مانگتے ہیں۔

(ماہر جو انکم فہم جہا)

تیسرے اعتراض کا جواب

علامہ صلاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(اذان سے قبل یا بعد) صلوٰۃ و سلام کے مستحب یا مکروہ یا بدعت یا مشروع ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے مستحب ہونے پر وافلو الخیر (نیکی کرو) کے فرمان الہی سے استدلال کیا گیا ہے یہ بات مظلوم ہے کہ صلوٰۃ و سلام اجل القربات سے ہے خصوصاً احادیث اس پر براہین کرنے کے متعلق کثرت سے وارد ہیں۔ (مثلاً اذان کے بعد دعا کی فصل میں رات کے آخری تیسرے حصہ میں اور فجر کے قرب میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا ذکر تاکید کے ساتھ گزرا ہے)۔

درست بات یہ ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے، صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو اس کی حسن

نیت کی وجہ سے اجر ملے گا۔ (القول البدی ص ۳۲۱ مخرج طبع لاہور)

۱۔ مفتی محمد عبد اللہ دہلوی نے بھی زبان سے نیت کرنے کو مستحب لکھا ہے (خیر القول ص ۳۲۱ مخرج طبع ملتان) حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان فجر سے قبل یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللہم انی احمدک و اسعینک علی لعلیش ان یقیموا دینک اس کے بعد اذان دیتے تھے (ابوداؤد باب الاذان فوق النار) علامہ ابن ربیع رحمہ اللہ میں دہلوی مساجد میں اذان کے ساتھ سورۃ الاحزاب کی آیت ۳۰ مساکین محمد ابا احمد من رجالکم ارج پڑھی جاتی ہے تو جس طرح اذان کے ساتھ ختم نبوت والی آیت مبارکہ پڑھی جائے اسی طرح اذان کے ساتھ درود و سلام پڑھنا بھی جائز ہے (ابو الجلیل فیصلی غفرلہ)

بدعت کی تعریف

شیخ شہاب الدین عمر سیوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وہ بدعت ممنوع ہے جو کسی سنت کے خلاف ہو جس کا ختم دیا گیا ہو اور اگر ایسی

سورت نہیں ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (یعنی وہ بدعت حسنہ ہوگی)

• جیسے الاسلام حضرت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہر ایک نو ایجاد بدعت کی ضمانت نہیں ہے بلکہ اس بدعت کی ہے جس کے مقابل

کوئی سنت قائم ہو اور باوجود کسی اس شریعت کے موجود رہے کہ اس کو دور کر دے بعض احوال

میں جب اسباب بدل جائیں بدعت کا ایجاد واجب ہو جاتا ہے

(احیاء علوم الدین صفحہ ۵۰۰ جلد ۱ طبع لاہور)

علامہ سید محمد علوی مالکی لکھی لکھتے ہیں:

بدعت ظلال و فحش ہے جو کسی اصل شرعی کے تحت داخل نہ ہو (اگر کسی نئے کام کی

اصل کتاب و سنت میں موجود ہو تو وہ کام بدعت حسنہ کہلائے گا)۔

(اصلاح ظہر و اعتقاد صفحہ ۱۵۰ مخرج)

”مصنف رضا خانی مذہب“ ذرا غور و فحش کے بعد بتائیں وہ کون سی سنت ہے جو

اذان سے قبل یا بعد میں وقفہ کے ساتھ درود شریف پڑھنے سے منقطع ہوتی ہے؟ (ماہر جو انکم فہم جہا)

کتب صاوقین

۱۔ اترام نمبر ۱۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”شکاری تہا“

بریلوی مذہب کے مشہور مولوی احمد یار گجراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جام الحق میں لکھتے ہیں:

قل العا انا بشر مثلکم : اے محبوب قرباد کہ تم جیسا بشر ہوں نیز اس آیت میں

کفار سے خطاب ہے، چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہذا فرمایا گیا کہ اے کفار تم

مجھ سے گھبراؤ جن میں تمہاری جنس سے ہوں یعنی بشر ہوں، شکاری جانوروں کی جی آواز نکال کر

شکار کرتا ہے۔ (تفسیر جامعہ اہل حق صفحہ ۲۸۷) (رضا خانی مدہوب صفحہ ۶۳ حصہ اول)

جواب نمبر ۱: ”جاہ الحق“ دینی مسائل کی کتاب ہے جس کو تفسیر جاہ الحق لکھ کر کذاب بیانی سے کام لیا ہے۔ ”عبد اللہ علی اکا ذہین“

جواب نمبر ۲: جناب مفتی احمد یار خاں نور اللہ مرقدہ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد جاء حکم من اللہ نور و کتاب مبین (آلایہ) میں نور کا صداق ہیں، محبوب رب العالمین ہیں امام الانبیاء والمرسلین ہیں، اس عظمت و جلالت کے باوجود فرماتے ہیں انما انما بشر مظلوم (آلایہ) اس میں حکمت یہ تھی کہ کفار اور مشرکین کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود تھا تا کہ قریب آئیں اور دولت ایمان سے مشرف ہوں۔ حضرت مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ز ان سب فرمود خود را مکتوم
نا بگرد آید و کم برگردد کم

اس حقیقت کو بیان کرنے کیلئے ایک مثال بیان کی کہ شکاری، جانور کی ہی آواز نکالتا ہے، اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ شکار قریب آجائے، مثال کے بیان سے مقصد کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ جس چیز کیلئے مثال دی جا رہی ہے مثال اس کا عین ہے اور ہو، پس اس پر صادق آتی ہے۔

• محدث حافظ ابن قیم جوزی (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

انه لا يلزم تشبيه الشئ بالشئ مساواته له (التارخ لکتاب صفحہ ۹، طبع بیروت)

• حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

تشبیہ اور استعارہ سے مقبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔ (تحفہ شاہ مشربہ (ناری) صفحہ نمبر ۲۱۳ مطبوعہ ۱۳۰۳ھ ۱۹۸۳ء)

مفتی علیہ الرحمۃ کا مقصد صرف اس حقیقت کو مثال سے واضح کرنا ہے کہ کسی کو قریب

نے کیلئے اس عین آواز نکالی جاتی ہے۔ انہوں نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ شکاری کا لفظ قطعاً استعمال نہیں کیا۔

الزام نمبر ۱۹: ”مصنف رضا خانی مدہوب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”نبی کو انسان کہنے والا کافر ہے“

احمد رضا بریلوی کی تفسیر کنز الایمان کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

قرآن پاک میں جاہل انبیاء کرام کو بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا ہے۔

(کنز الایمان مع تفسیر نعیم الدین صفحہ ۵۷ حاشیہ نمبر ۱۳) (رضا خانی مدہوب صفحہ ۶۳ حصہ اول)

جواب نمبر ۱:

کنز الایمان کے نام سے مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی قرآن حکیم کی تفسیر نہیں ”مصنف رضا خانی مدہوب“ نے درج ذیل سے کام لیا ہے۔ مولانا علیہ الرحمۃ نے قرآن کریم کا جو اردو میں ترجمہ کیا ہے اس کا نام ”کنز الایمان“ ہے اور اس پر صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کا حاشیہ ہے۔

جواب نمبر ۲:

مصنف رضا خانی مدہوب نے حسب عادت کھل عبارت نقل نہیں کی۔

مصنف مذکور کی نقل کردہ عبارت

قرآن کریم میں جاہل انبیاء کرام کو بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔

(رضا خانی مدہوب صفحہ نمبر ۳۳ حصہ اول)

کھل عبارت

مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی قرآن کریم کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے

لکھتے ہیں: مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو لگتا ہے اس لئے قرآن پاک میں جاہل انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا اور

در حقیقت انبیاء کرام کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا دستور ہے۔

(کنز الایمان صفحہ نمبر ۵۷ حاشیہ ۱۳)

تشریح: اہل سنت و جماعت کے نزدیک انبیاء کرام کی بشریت کا انکار کفر ہے۔ اور ان کی بشریت تمام عیوب و نقائص سے منزہ و پاک ہے۔ رہا انبیاء کرام کو اس لفظ سے یاد کرنا تو چونکہ ان لفظ بشر کہنے سے ان کے مقامات و کمالات کا اظہار نہیں ہوتا اس لئے ان نفوس قدسیہ کو اعلیٰ اکمل اور افضل البشر جیسے القابات سے یاد کرنا چاہیے۔ کیونکہ لفظ بشر کو بتا اور بشریت کو حقارت کی نظر سے دیکھنا کفار کا طریقہ ہے جیسا کہ قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات عظمیٰ نہیں۔

آستانہ علی پور مدینہ منورہ کی طرح مقدس ہے۔ مصنف رضا خانی مذہب درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

مدینہ بھی مطہر ہے، مقدس ہے علی پور بھی

اودھر جائیں تو اچھا ہے اودھر جائیں تو اچھا ہے

(رضا خانی مذہب منبر نمبر ۲۶۵ حصہ دوم)

مصنف رضا خانی مذہب کا چالانہ تبصرہ

آستانہ حبیب علی پور کو کسی اعتبار سے بھی مدینہ منورہ جیسے مقدس شہر جیسا سمجھنا بہت بڑی کمینگی ہے اس لفظ (رضا خانی مذہب منبر نمبر ۲۲۵ حصہ دوم)

جواب: شاعر کہتا ہے کہ مدینہ منورہ بھی مطہر ہے (اپنی شان کے لائق) اور علی پور بھی مقدس ہے (اپنی شان کے لائق) جدھر بھی جائیں اچھی بات ہے۔

اس شعر میں فقط لفظی مناسبت ہے کہ دونوں جگہ (اپنی اپنی شان کے اعتبار سے) مقدس و محترم ہیں۔ دینی مدینہ منورہ کی عظمت و رفعت اور خصوصیات تو وہ اپنی جگہ پر قرار ہیں۔

مدینہ منورہ حرمین شریفین میں داخل ہے

نیز پروردگار عالم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ معظمہ سے ہجرت کا حکم دیا اور مدینہ منورہ میں قیام کا حکم فرمایا۔ جملہ کمالات ظاہر و باطن جو عالم قوت و استعداد میں امانت رکھے تھے ان سب کو درجہ فعلیت میں لایا اور اس شہر کو تمام شوحات کا مبداء اور مرکز کات

ان کی کئی گردانا، اس کی خاک پاک کو آپ کے گوہر مضر شریف کیلئے صدف بنا کر دیا۔ اس زمین کا خط آپ کے وجود پاک سے مشرف ہو کر فیض بخش ملک و ملکوت رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاک مدینہ میں شفا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطا طین شہر مدینہ میں اپنی عبادت سے روکے۔ (یعنی لوگوں کو برائی کی طرف اھیلنے سے روکے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ منورہ میں انتقال کرے اس میں قیامت کے دن شفیق ہوں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جو لوگ سب سے بڑی شفاعت کا شرف حاصل کریں گے وہ اہل مدینہ ہیں اس کے بعد اہل مکہ پھر اہل طائف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے بخار اہل امراض مدینہ منورہ سے جفہ طے جائیں۔

(جذب القلوب از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۰ھ) طبع کراچی مترجم)

یہ شہر مقدس و جلال کے وجود اور نجاست سے محفوظ رہے گا۔ بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ اس زمانہ میں مدینہ منورہ کی ہر گلی پر فرشتوں کی ایک جماعت مقرر ہوگی کہ اس حفاظت کریں۔

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے سے دس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ (کتب صحاح مشرق)

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ

قبر شریف سید عالم علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات مطلقہ اور بالعموم افضل و محترم ہے اور شہر مکہ مکرمہ یا خانہ کعبہ شریف اور خانہ کعبہ معانے قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے افضل ہے۔ (جذب القلوب الی دارالحکیم من منبر المذہب طبع کراچی محترم)

”مصنف رضا مذہب“ اور ”ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”بھئی مسیح قیل ہو گئے“

سوال: مسیح علیہ السلام لوگوں کی ہدایت کیلئے اتریں گے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئیں گے پس افضل کون؟

جواب: دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے، امتحان میں دوبارہ وہی آدمی بلائے جاتے ہیں جو ٹٹل ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور کے در کے بارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا حتمی تھا ہے۔ (جامع الفتاویٰ انوار شریعت صفحہ نمبر ۲۸۸)، (دعائے خانی مذہب صفحہ نمبر ۵۵ حواہل)

الجواب: مولانا نظام الدین ملتانی نے یہ الفاظ کسی عیسائی کے رد میں ذکر کئے ہیں کہ دوبارہ مسیحی علیہ السلام کی تشریف آوری کو ان کے افضل ہونے کی دلیل وہی لوگ بنا سکتے ہیں کوئی اہل اسلام۔ یہ ایک الزامی جواب ہے لہذا اس کو گستاخی اور کفر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ضمن میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ایک عیسائی کو اسی اعجاز میں الزام جواب دینا اس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے۔

پادری صاحب نے سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر حبیب اللہ ہیں، آپ نے فرمایا، پادری صاحب نے کہا تمہارے پیغمبر نے بوقت نقل انام حسین علیہ السلام کی فریاد کی حالہ حبیب اللہ کا محبوب زیادہ تر محبوب ہوتا ہے، خدا تعالیٰ ضرور مدد فرماتا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے جواب دیا۔ پیغمبر صاحب واسطے فرمایا جو پیغمبر لے گئے پر وہ غیب سے آواز آئی ہاں تمہارے لوہے پر قوم نے ظلم کر کے شہید کر لیکن ہم کو اس وقت اپنے بیٹے حبیب کا حبیب پر چڑھانا یاد آیا ہوا ہے۔ سن کر پیغمبر صاحب خاموش ہو گئے۔ (مجموعہ کلمات عربی صفحہ نمبر ۴)

کیا کوئی عقل کا اندھا کہہ سکتا ہے کہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے حضرت حبیب نامی السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا تسلیم کر لیا۔ نیز انہوں نے قرآن کریم کے ارشاد کے برعکس ان کو وہی

ہاں تسلیم کر لیا حالانکہ یہ کلام اللہ کی تکذیب ہے۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”شیطان کی وسعت“

اصحاب محفل میلا تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے، ملک الموت اور ملیس کا حاضر ہونا اس اور مقامات میں پایا جاتا ہے۔ (انوار سائد صفحہ نمبر ۷۱)، (دعائے خانی مذہب صفحہ نمبر ۹۳ حواہل) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجم الجمع الجبر ایک ہی وقت میں بطور معجزہ مختلف مقامات ہوتا ایک حقیقت ثابت ہے جیسا کہ اولیاء اللہ کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

فرماتے:

اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے کہ وہ نیک وقت متعدد جہات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ (مکتوبات صفحہ نمبر ۵۸ جلد دوم)

امام شعرانی نے ایک آن میں متعدد جگہوں میں قبولان الہی کے موجود ہونے پر ’سراج سے استدلال کیا ہے پھر ایک بزرگ حضرت ابراہیم ثانی کا واقعہ لکھا ہے کہ میں نے ایک جمعہ ایک ہی آن میں پچاس جگہ پڑھا اس کے علاوہ دیگر بزرگان دین کے مات و ذکر فرمائے ہیں۔ (در الفہم صفحہ نمبر ۱۶ تا ۱۶۶)

اور مولانا حمید السیاح علیہ الرحمۃ کا یہ فرمانا:

کہ اصحاب محفل میلا تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ نہیں کرتے اس

اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجم الجمع الجبر حاضر ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسمائیت اور بشریت کے بغیر حاضر و ناظر ہونا

بایں طور کہ عالم کا ذرہ ذرہ روحانیت و نورانیت تھی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گاہ۔
روحانیت و نورانیت محمد بن علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کیلئے قریب و بعد یکساں ہے کیونکہ مال
زمان و مکان کی قید سے متعید ہے لیکن عالم امران تصور سے پاک ہے اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی روحانیت و رحمت عالمین پر حاوی ہے زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت
نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہے شک اللہ عزوجل نے میرے ساتھ
رکھ دیا جس میں اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے اپنے
ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی اس پتلی کو۔ (صحیح ابوداؤد، ترمذی، ح ۸۸۷ جلد ۱ ص ۱۰۵)

حضرت امام فخری (متوفی ۵۰۵ھ) نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فیض واحد ہی نہ شمار کر لو اور بشریت کی نگاہ سے ان کی
طرف نظر نہ کر دو تا کہ ان کو اجزاء بشر میں سے ایک جزو نہ دیکھو بلکہ ان کی اس صورت پر نظر کر
اس وجود سے پہلے تھی تا کہ تمہیں ایک ایسا نور نظر آئے جس نے تمام موجودات کا احاطہ کر
ہے۔ (بحرہات غزالی صفحہ نمبر ۲۳ طبع لاہور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

اب رہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر و باطن ہوتا تو آپ ہی کے انوار
پورے آفاق کو گھیر رکھا ہے جس سے سارا جہان روشن ہے۔ (مدارج نقیہ صفحہ نمبر ۸ جلد اول)

فتاویٰ مظہری کا ایک فتویٰ اور اس کا جواب

سوال: دہڑی کے کسب مال کو کوئی شخص اپنے مکان کے کرایہ میں لے سکتا ہے یا نہیں اور
فیض لیتا ہو وہ کسی کی دعوت کرے تو اس کی دعوت کھانی چاہیے یا نہیں؟

الجواب: اگر کسی اس شخص کو کرایہ اس مال سے لے کر رہا ہے جو اس نے ناجائز طریقہ سے
حاصل کیا ہے تو مکاندار کو چاہیے وہ ناپاک مال ہے اس کا اپنے صرف میں لانا حلال نہیں۔

ولا تعبدوا الصنیت بالطیب

پہلے پہلو سے نہ متغیر، اور آخر پہلو سے نہ متغیر (ابو جلیل فیض مظہری)

ولقول علیہ السلام ولا یحل فغن المکلب ولا یحل ان الکاهن ولا

(ابن ماجہ، ابوداؤد)

پس جو شخص خالص اس مال کو دعوت میں صرف کرتا ہے جو اس نے دہڑیوں کی
دائی سے حاصل کیا ہے تو اس کی دعوت قبول نہ کرنی چاہیے۔ (فتاویٰ مظہری صفحہ نمبر ۲۴)

اب رضا خانی ندوہی کا جواب

اصلی حضرت بریلوی تو فرما رہے ہیں کہ دہڑیوں کا مال تبدیل کرنے سے حلال
ہے مگر مولوی مظہر اللہ دہلوی کہہ رہے ہیں تبدیل یعنی نفس تنفس کے خلاف ہے اور دہڑیوں کا مال ہر
اس حرام ہے الخ (رضا خانی ندوہی صفحہ نمبر ۱۸۵ حصہ اول)

ب: مفتی مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

(دہڑی) نے جو مال ناجائز طریقہ سے حاصل کیا ہے (اور مالک مکان کو ادا کیا
مکاندار کو چاہیے وہ ناپاک مال ہے اس کا اپنے صرف میں لانا حلال نہیں (خلاصہ)

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

(دہڑی نے جو مال ناجائز طریقہ سے حاصل کیا ہے) اس شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام
(انکام شریعت ص ۵۵)

اور جہد ملی مال سے مال پاک ہو جائے مفتی علیہ الرحمۃ کے اس فتویٰ میں موجود ہے
ان کی اس عبارت کو مصنف رضا خانی ندوہی "شیر مادر کچھ کر ہڑپ کر گیا ہے۔ جس سے
ان انفس ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور قبلہ مفتی علیہ الرحمۃ کے بیان میں کوئی تضاد

فی مظہری کی وہ عبارت جس کو مصنف رضا خانی نے نقل نہیں کیا

ہاں اگر دہڑیوں نے اس کو ناجائز کمائی سے کرایہ نہیں دیا (یعنی کسی شخص سے اجارہ
رایا ہے) یا یہ شخص ان کے کرایہ کے علاوہ دوسرے پاک مال کو صرف کر رہا ہے یا دہڑیوں

کا دیا ہوا مال بھی مخلوط ہے مگر پاک مال اس سے زیادہ ہے تو ان صورتوں میں اس شخص کو قبول کرنے میں حرج نہیں۔ اشیاء و اقطار میں ہے: اذا كان غالب مال العبد، فلا بأس بقبول لبنه و اكله ماله لم تبين انه من حرام۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
(فتاویٰ مظہری مؤرخہ نمبر ۲۹۱ ص ۱۰۱)

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی کافتویٰ

مال حرام سے امور خیر کرنا اور کھانا پینا اور اس کو تصرف میں لانا سب حرام ہے۔ مال کو امور حرام میں صرف کرے گی تو اور زیادہ گنہگار ہوگی اس طائفہ کو لازم ہے کہ اگر وہ چھ قرض لے کر اس مال سے ادا کرے اور جس قدر اس کے پاس مال حرام ہے اس قرض لے کر سب امور خیر کرے اور اس قرض کا ادا اسی مال حرام سے کر دے۔

(مجموع فتاویٰ جلد دوم صفحہ نمبر ۱۱۸ طبع کتبہ)

الزام نمبر ۲۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے مولانا محمد عمر اجمروی صاحب تالیف معیاس خفیف سے مندرجہ ذیل عنوان کے تحت ایک طویل عبارت سے ردِ مصلحت اس پر جاہلانہ تبصرہ کیا۔

”جماع کے وقت نبی کی حاضری“
حضور صلی اللہ علیہ وسلم زوجین کے بھٹ (مہستری) ہونے کے وقت بھی ناظر ہوتے ہیں۔ (معیاس خفیف مؤرخہ نمبر ۲۸۲)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

بریلوی مذہب کے مشہور مولوی محمد عمر اجمروی اپنی مایہ ناز تصنیف میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میاں بیوی کے جماع کے وقت موجود ہوتے ہیں اور سب بارہ رہے ہوتے ہیں الخ (رضا خانی مذہب مؤرخہ نمبر ۲۶ ص ۱۰۱)

الجواب: مولانا محمد عمر اجمروی رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل مسلم شریف کی حدیث نقل کی

حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بنا رہا تھا تو ابو کمر سے (نکلے تو لڑکا فوت ہو گیا پھر جب ابو طلحہ واپس ہوئے تو فرمایا میرے لڑکے کا کیا ہوا ام سلمہ نے عرض کی کہ پہلے سے آرام ہے۔ تو ام سلمہ نے عشاء کا کھانا چنا تو حضرت ابو نے کھانا تناول فرمایا۔ پھر حضرت ابو طلحہ نے ام سلمہ سے مہستری کی پھر جب فارغ ہوئے ام نے لڑکے کے علاحدہ فرمائے کیلئے عرض کیا تو وہ فوت ہو چکا تھا انہوں نے ذہن فرمایا، مع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار اطہر میں حاضر ہوئے تو لڑکے کی فوجیدگی کی راہی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے رات کو جماع کیا ہے۔ ابو طلحہ نے عرض کیا کہ جی ہاں نے دعا فرمائی، (ایسے صاحبین شاکرین کو) یا اللہ برکت دے تو (آپ کی دعا سے) ام کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ تو مجھے ابو طلحہ نے فرمایا اس بچے کو اٹھا لو حتیٰ کہ تو اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لاؤ اور بھیجیں اس نے بچے کے ساتھ سمجھو ریں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔ (مسلم مؤرخہ نمبر ۵۰ جلد ۱)

اس کے بعد مولانا اجمروی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:-
حضرت ابو طلحہ نے بچے کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ تم دعا دعا کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوجین کے ہونے کے وقت بھی حاضر ناظر ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ محل کرنا کاتین ایسے رات سے اپنی نظر کو منحرف فرمائیں۔ (معیاس خفیف مؤرخہ نمبر ۲۸۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اور آخرت رکھی ہے اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے ایسے بارہاوں جیسے اپنے ہاتھ کی پھٹی کو۔ (مجمع الزوائد مؤرخہ نمبر ۱۷ جلد ۱ طبع مکتبہ دارالحدیث)

پس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام دنیا کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ (یعنی ناظر ہیں) اور تمام دنیا آپ کے سامنے موجود ہے۔ یہ بھی آپ کے حاضر

ناظر ہونے کی ایک کیفیت ہے۔ رہا مصنف رضا خانی مذہب کا یہ لکھنا کہ مولانا کو ۱۲۰۱
لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میاں بیوی کے جماع کے وقت مہر
ہیں اور سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں اس (رضا خانی مذہب منظر نمبر ۶۶ ص ۱۱)

خط کشیدہ الفاظ "ولانا اچھروی علیہ الرحمۃ" نے تحریر نہیں کئے بلکہ "مصنف
مذہب" نے کذب بیانی، دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔ جبکہ مولانا اچھروی مرحوم نے صاف
کھلے الفاظوں میں تحریر کیا ہے:

یہ ایک طحیدہ امر ہے کہ آپ مثل کرانا کا تین ایسے واقعات سے اپنی نظر
فرمائیں۔ (عیاس حدیث منظر نمبر ۸۸)

بیز مصنف رضا خانی مذہب کا یہ لکھنا کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضور علیہ السلام
والسلام کو علم غیب حاصل تھا آپ حاضرہ نظر ہیں تو وہ قطعاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج
(رضا خانی مذہب منظر نمبر ۶۹ ص ۱۱)

تو جواب اس کا یہ ہے کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الہیہ کوئی نہیں
سکتا۔ اور مخلوق کیلئے ایسا علم غیب ثابت کرتا واقعی کفر ہے۔

امام ابن حجر مکی (م ۷۷۳ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم نے جو کچھ اس آیت کے بارے میں کہا اس کی امام نووی علیہ الرحمۃ نے
فتاویٰ میں تصریح کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الہیہ کوئی نہیں
جان سکتا۔ (فتاویٰ حدیث منظر نمبر ۱۱۱ قدس سرہ کتب خانہ کراچی)

جبکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ جمیع معلومات الہیہ کو پوری تفصیل کے ساتھ کسی عقل
محیط ہو جانا عقلاً و نقلاً دونوں طرح محال ہے۔ بلکہ اگر تمام اولین و آخرین کے سب علم
کرنے جائیں تو ان کے مجموعہ کو علوم الہیہ سے اصلاً کوئی نسبت نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ
بھی نہیں ہو سکتی جو ایک یونٹ کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ دس لاکھ یونٹوں سے ہے۔

(النداء المکیہ منظر نمبر ۳ طبع کراچی، از امام احمد رضا علیہ السلام)

اور واقعی غیر خدا کو مع جسم ہر جگہ حاضر ماننا کفر ہے۔

ام ۲۳: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"خدا کو چھوڑو اور میرے کو چھوڑو"

بریلوی مذہب کے مولوی احمد یار خاں گجراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جہار الحق میں لکھتے ہیں:

میر کا مرید کے پاس حاضر ناظر ہونا۔

مرید کا تصور شیخ میں رہنا۔

میر کا حاجت روا ہونا۔

مرید خدا کو چھوڑ کر اپنے میر سے مانگے۔

میر مرید کو الٹا کرتا ہے۔

میر مرید کا دل جاری کر دیتا ہے۔

مصنف رضا خانی مذہب کا جہلانہ تبصرہ

لیجئے اب تو خدا سے بھی چھٹی ہوئی، جو کچھ لینا ہو بس میر کی چوکھٹ سے مل جائے گا۔

(العیاذ باللہ)۔ (رضا خانی مذہب منظر نمبر ۲ ص ۱۱)

جواب: مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ نے "جہار الحق" میں مولوی رشید احمد گنگوہی
دیوبندی کی تالیف "امداد السلوک" سے ایک عبارت نقل کر کے یہ نتائج اخذ کئے ہیں جن کو
مصنف رضا خانی مذہب نے مفتی علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کر کے دلیل و قریب سے کام لیا
ہے۔ تو رہیں "امداد السلوک" کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

مرید بھی یقیناً سے جانے کہ شیخ کی روح ایک جگہ میں قید نہیں ہے۔ مرید جہاں بھی

ہو دور ہو یا نزدیک اگرچہ میر کے جسم سے دور ہے لیکن میر کی روحانیت سے دور نہیں جب یہ

بات پہنچے ہوگی تو ہر وقت میر کی یاد رکھے اور اپنی تعلق اس سے ظاہر ہواور ہر وقت اس سے فائدہ

لیتا رہے مرید واقعہ حیات میں میر کا محتاج ہوتا ہے، شیخ کو اپنے دل میں حاضر کر کے زبان حال سے اس سے مانگے میر کی روح اللہ کے حکم سے ضرور القا کرے گی مگر پورا تعلق شرط ہے اور اللہ سے اسی تعلق کی وجہ سے دل کی زبان گویا ہو جاتی ہے اور حق تعالیٰ کی طرف راہ کھل جاتی ہے اور حق تعالیٰ اس کو صاحب الہام کہہ دیتا ہے۔ (امداد السلوک مؤلفہ ۱۸ ص ۱۹)

الزام نمبر ۲۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ لکھتا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک اگر ولادت کے وقت قیام کرنا فرض اور واجب ہے۔ (رضا خانی مذہب مؤلفہ ۱۲۶ ص ۱۷۱)
جواب: ہمارے نزدیک ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا مستحسن و مستحب ہے۔
 ۱۔ مولانا عبدالمسیح راپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تحقیق اس مسئلہ قیام کی یہ ہے کہ ہم اس کو مستحبات میں سمجھتے ہیں مذہب جمہوری ہے اور اسی پر عمل ہے تمام بلاد اسلامیہ میں۔ (انوار سلسلہ مؤلفہ ۲۴ ص ۲۴) پہلی
 ۲۔ مفتی احمد یار خاں مگرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:
 قیام میلاد کو بھی عام مسلمان مستحب سمجھتے ہیں لہذا مستحب ہے۔

ممانعت قیام کی احادیث کا مفہوم
 (بہاء الحق ۲۵۲: ہر شے کی کب نہ نکرت)

۱۔ صحابہ کرام جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہ ہوتے تھے۔
 ۲۔ جس کو پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈے۔

۳۔ نبی لوگوں کی طرح کھڑے نہ ہوا کرو۔ (مشکوٰۃ باب التیام)
جواب: ان احادیث میں مطلق قیام سے منع نہیں کیا گیا بلکہ حسب ذیل امور سے ممانعت ہے۔

۱۔ اپنے لئے قیام چاہنا۔
 ۲۔ لوگوں کا دست بہست سامنے کھڑا ہونا اور پیشوا کا درمیان میں بیٹھا رہنا۔

اس قسم کے قیام اہل سنت کے نزدیک بھی منع ہیں۔

قیام کی اجازت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قریظہ مسجد کے فیصلے پر راضی ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کو بلا کھینچا وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ (بخاری شریف مؤلفہ ۳۹ جلد ۲ ص ۲۷۱)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۴ھ) قدس سرہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اس حدیث کی وجہ سے جمہور علماء نے علمائے صالحین کی تعظیم کرنے پر اتفاق کیا ہے نووی نے فرمایا کہ بزرگوں کی تشریف آوری کے وقت کھڑا ہونا مستحب ہے الخ
 (امداد السلوک کتاب الادب باب التیام)

• حضرت تکر مراد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا ”میں مہاجر سوار کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ آپ نے یہ الفاظ دہر دہر فرمائے۔
 (عارف العارف مؤلفہ ۱۹ ص ۱۹۶) شیخ شہاب الدین سرحدی (م ۱۲۳۲ھ)

شیخ شہاب الدین تکر سرحدی نور اللہ مرقدہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
 اگر کوئی (کسی بزرگ سستی کے خیر مقدم کیلئے) کھڑا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ مسنون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے کہ جب حضرت جعفر آئے تھے تو آپ ان کیلئے کھڑے ہوئے تھے۔ (عارف العارف مؤلفہ ۱۹ ص ۱۹۶)

• غیر خدا کی عظمت کرنا، کھڑے ہو کر مصافحہ کر کے جھک جانا ہر طرح جائز ہے۔
 (عائینی کتاب الکرامۃ باب لاقات الملوک)

(ف) اس جگہ جھکنے سے مراد حد رکوع سے کم جھکنا ہے تا حد رکوع جھکنا جائز ہے۔

• آنے والے کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا جائز بلکہ مستحب ہے جیسے کہ قرآن کریم پڑھنے والے کو عالم کے سامنے کھڑا ہونا جائز ہے۔ (درمیان جلد ۱ ص ۱۰۰)

اس عبارت کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

قرآن پڑھنے والے کا آنے والے کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا مکروہ جبکہ تعظیم کے لائق ہو۔

الزام نمبر ۲۵:

”مصنف رضائے نبویؐ“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاضرۃ نظر ہیں“

اسے میرے یسوع میں ایمان رکھتا ہوں تو ہر جگہ موجود ہے۔

اہل بدعت رضا خانیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر ناظر ہیں، اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک یا مجلس میلاد منعقد ہوتی ہے وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ناظر ہوتے ہیں۔ (رضائے نبویؐ ص ۳۶ صفحہ دوم)

الجواب: عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع بعد جسم ہر جگہ حاضر ناظر ہے جبکہ اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں۔

مسئلہ حاضر ناظر اور اہل سنت کا موقف

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضرۃ نظر ہیں جسمانیت اور بشریت کے ساتھ نہیں بلکہ باری طور کہ عالم کا ذرہ ذرہ روحانیت و نورانیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گاہ ہے اور روحانیت اور نورانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کیلئے قریب و بعد یکساں ہے۔ کیونکہ عالم خلق زمان و مکان کی قید سے مقید ہوتا ہے لیکن عالم امر ان قیود سے پاک ہے۔ لہذا ایک وقت متعدد مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف فرما ہونا اور ایک ہی وقت دور دراز مقامات کثیرہ اور اسکند متعددہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اہل اللہ کا دیکھنا اور حکم کھانا بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہونا دلائل کی روشنی میں ایسا واضح امر ہے جس کا انکار کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شخص واحد ہی نہ شمار کر لو اور بشریت کا لگا دے ان کی طرف نظر نہ کرو تا کہ ان کو اجزا و بشر میں سے ایک جزو نہ سمجھو بلکہ ان کی اس صورت پر نظر کرو جو

اس وجود سے پہلے تھی تاکہ تمہیں ایک ایسا نور نظر آئے جس نے تمام موجودات کا احاطہ کر رکھا ہے۔ (حربات غزالی صفحہ ۲۳۳ شیخ ۱۱۱)

امام المجدد شمس الدین محمد بن عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۷۵۲ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اب رہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر و باطن ہونا تو آپ ہی کے انوار نے پورے آفاق کو گھیر رکھا ہے جس سے سارا جہان روشن ہے۔ (عارف لدیہ صفحہ ۱۰۰ جلد اول)

رہا آپ کا متعدد مقامات پر جلوہ افروز ہونا امر واقعہ ہے جس کا انکار نہیں کرے گا مگر باطن اور حاسنہ اور آپ سے انصاف و عناد رکھنے والا۔

ساجی امداد اللہ ما برکک ربہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

البتہ وقت قیام کے اعتقاد تو لکھنا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو خدا تعالیٰ کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم نہ چرمانا ذات بابرکات کا لکھنا نہیں۔ (عظماء اور صدقہ اشرف علی قاری)

امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ان تمام نقول اور احادیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جسم مبارک اور روح القدس کے ساتھ زندہ ہیں اور بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطراف زمین اور ملکوت اعلیٰ میں جہاں چاہتے ہیں سیر اور تصرف فرماتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اسی حیثیت مبارک کے ساتھ ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے۔

(الادویۃ المفیدۃ صفحہ ۲۱۹ جلد اول طبع لبنان)

مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے تفسیر روح المعانی سے ایک عبارت فتح الہام میں

نقل کی ہے اور یہ تسلیم کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اپنی قبر شریف میں روحی افراد ہونے کے ایک وقت متعدد مقامات پر دیکھے جاتے ہیں۔ (فتح الہام جلد اول صفحہ ۵۰۵ طبع مدینہ منورہ)

ابو صلی اللہ علیہ وسلم فی قبرہ الشریف مصنف فی القون باذن اللہ تعالیٰ کیف شاء (حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہے ہیں تصرف فرماتے ہیں) (المہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ص ۱۳۱ طبع لبنان)

(اور تحلیل فیضی قمری)

مولوی محمد انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

اور میرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاسمے ہوئے بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ممکن ہے جس کو اللہ تعالیٰ یہ نعمت عطا فرمائے جیسا کہ سیوطی سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیس مرتبہ دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کے متعلق سوال کیا پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصحیح کے بعد سیوطی نے ان کو صحیح کر لیا ہے (فیض الباری جلد اول صفحہ نمبر ۳۰۲ طبع قاہرہ)

الزام نمبر ۳۶۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”رضا خانی مذہب میں اللہ تعالیٰ کو ماننے والے سب دین ہیں“

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی اپنی تصنیف جاء الحق میں یوں لکھتے ہیں کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ موجود مانے وہ ہے، دین ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ ”خدا کو ہر جگہ میں (موجود) ماننا ہے دینا ہے ہر جگہ میں (موجود) ہونا تو رسول خدا کی شان ہو سکتی ہے۔“ (جاء الحق صفحہ نمبر ۱۶۳)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۵ حصہ دوم)

”ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں خدا تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔“ (جاء الحق صفحہ نمبر ۱۶۹)

الجواب: ہم دونوں عبارتوں کو سیاق و سباق سے نکل کرتے ہیں جس سے مصنف کا دجل و فریب خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ اور ”جاء الحق“ کی عبارتوں کا مفہوم آسانی سے سمجھ میں آجائے گا۔

اعلاء عبد الوہاب شمرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں امام جلال الدین سیوطی کے خط کا ایک ورق آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کے پاس دیکھا جو کہ آپ نے اس آدمی کے سوال کے جواب میں لکھا تھا اس میں امام سیوطی نے فتوہ کر کیا کہ میں ۵ بار عالم بیدار میں بالمشافہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفیض ہو چکا ہوں (تحقیق) (ایضاً الشرح الکبیر صفحہ نمبر ۳۲ جلد اول)۔ (لو ان الانوار القدیہ صفحہ نمبر ۱ طبع بیروت) یہ کہیں ہی کی کا حکم یہ قوت حافظہ کا دور ہے ۳ کو ۲۲ بار نبی تو امام سیوطی نے بوقت ضرورت اس نعمت عظمیٰ کا اظہار کیا شیم (خیر ذات جائے اس اظہار کے بعد کئی بار کرم ہوا) (بجائیل فیضی غفرلہ)

(نمبر ۱۶۱ والی مکمل عبارت)

ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں خدا تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ ”بمقام میں ہے“ لا یجوز علیہ زمان ولا یشتعل علیہ مکان“ خدا تعالیٰ پر نہ ان گزرے کیونکہ زمانہ سقلی اجسام پر زمین میں رو کر گزرتا ہے انہیں کی عمر ہوتی ہے چاند سورج اور سورہ ظہان فرشتے بلکہ آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام معراج میں حضور علیہ السلام زمانہ سے نادم ہیں اور نہ کوئی جگہ خدا کو گھیرے خدا تعالیٰ حاضر ہے مگر بغیر جگہ کے اسی لئے کہ اسم استویا علی العرش کو تشبیہات سے مانا گیا ہے اور بسکال شئی علمہ وغیرہ آیات میں تفسیریں (ماتے ہیں علماء قدرۃ یعنی اللہ کا علم اور اس کی قدرت عالم کو گھیرے ہوئے ہے۔

نمبر ۱۶۲ والی مکمل عبارت

خدا کو ہر جگہ میں ماننا ہے دین ہے۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ زمان و مکان سے پاک ہے) ہر جگہ ہونا تو رسول خدا کی شان ہو سکتی ہے۔ اور اگر مان بھی لیا جائے بغرض خیال تو بھی حضور علیہ السلام کی یہ صفت عطا کی جائے مخلوق قبضہ الہی میں ہے اور خدا کی یہ صفت ذاتی قدیم غیر مخلوق ہے کسی کے قبضے میں نہیں اسے فرق ہوتے ہوئے شرک کیسا؟

”مصنف رضا خانی مذہب“ کی پیش کردہ آیات کا جواب

- ۱۔ وما کنتم لدیہم ان یخضعوا لکم ان یتقوا لکم (وہا کنتم لدیہم ان یخضعوا لکم ان یتقوا لکم)
- ۲۔ وما کنتم لدیہم ان یخضعوا لکم ان یتقوا لکم (وہا کنتم لدیہم ان یخضعوا لکم ان یتقوا لکم)
- ۳۔ وما کنتم لدیہم ان یخضعوا لکم ان یتقوا لکم (وہا کنتم لدیہم ان یخضعوا لکم ان یتقوا لکم)

کما حکم کی وقتی پہنچائی تھی نہ تو تو موجود تھا اور نہ دیکھنے والوں میں سے تھا۔ (وغیرہ)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۵ حصہ دوم)

اس کا جواب یہ ہے کہ مقررین کو یہ سب الجھنیں اس لئے پیش آئیں کہ وہ حاضر و ناظر کے مسئلہ میں اہل سنت کے مسلک کو نہیں سمجھ سکا ان آیات کا کوئی انظر بھی حضور صلی اللہ علیہ

وہابی طور پر تفسیر کی کے ساتھ۔

والہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے مسئلہ میں معارض نہیں۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ اور آیات قرآن و معارف یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اپنی جسمانیت کے ساتھ ان مقامات پر موجود تھے۔ اب آپ بتائیں کہ جسمانی طور پر موجود نہ ہونا روحانی طور پر موجود ہونے کے کس طرح معارض ہو سکتا ہے۔

• علامہ صہبائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ ارسال رسل اور ان کے زمانہ رسالت کے واقعات پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاضر و ناظر موجود نہ ہونا عالم جسمانی کے اعتبار سے ہے۔ یعنی ان واقعات پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسمانی حضور نہ تھا، اگر عالم روحانی کے اعتبار سے نظر کی جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر اپنے زمانہ تک ہر رسول کی رسالت اور تمام واقعات پر حاضر ہیں یہاں تک کہ حضور نے اپنی جسمانیت مطہرہ کے ساتھ ظہور فرمایا لیکن یہ ایسی باتیں ہیں جس کے ساتھ اہل عناد کو خطاب نہیں کیا جاسکتا ہے۔ (تفسیر صہبائی، سورہ قصص)

انعام شہیر احمد عثمانی دہلوی لکھتے ہیں: یعنی تو اس وقت کے واقعات تو ایسی محبت و محض اور صلہ و تعلق سے بیان کر رہا ہے جیسے وہیں طور کے پاس کھڑا ہو کر یا ہوا حال کے قہار موقع پر موجود نہ ہو گا ہر ہے اور ویسے بھی سب جانتے ہیں تم انی ہو کسی عامی محبت میں بھی نہیں رہے نہ لکھ لکھک صحیح واقعات کا کوئی جید عالم کہ میں جو قوا پر خود کرنے کا مقام ہے کہ یہ ظہر کہاں سے آیا حقیقت یہ ہے کہ اقوام و قباہر بدتیں اور قریں گزرتے ہوئے درجہ سے علوم و عرف و مندرج ہوتے جا رہے تھے اور وہ بدلے میں جانی تھیں لہذا اس علم و خبر کا ارادہ ہوا کہ ایک الی کی زبان سے بھولے ہوئے سبق یا رد لائے جائیں اور ان عبرتوں کو کہ وہ وقت کے اخیر واقعات کا ایسا صحیح و قوت و حیا کے سامنے پیش کر دیا جائے جس پر فکر کر کے بے اختیار ماننا پڑے کہ ان کا پیش کرنے والا موقع پر موجود تھا اور اپنا آنکھوں سے سن و سنا دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا پس ظاہر ہے کہ قہر تو وہی ہے جو نہ تھے جو اس کے کیا کہا جائے کہ جو خدا آپ کی زبان سے نازل رہا ہے اور جس کے سامنے برناب بھی حاضر ہے یہ جان اسی کا ہوگا (تفسیر عثمانی صفحہ ۵۵۸ شہیر مطبع لاہور) (ابو الکلیل فیضی غفرلہ)

”مصنف رضا خانی مذہب“ کی پیش کردہ دوسری آیت کا مفہیم

الم تر ان الله يعلم الخ

”تو کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے، زمین آدمیوں کا مشہور نہیں ہوتا مگر اللہ ان کا چہ تھا ہوتا ہے اور نہ پاؤں کا گمان کا چہ تھا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کا اور نہ زیادہ کا مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں بھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔“ (سورہ النجم، آیت ۱۷)

تشریح: متفقین اسلام کی روز افزوں ترقی سے بڑے ہراساں تھے ان میں یہ بات تو نہ تھی کہ کھل کر مسلمانوں کی مخالفت کریں لیکن ان کا نبیٹ باطن انہیں اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور منصوبے بنانے میں مصروف رکھا کرتا تھا جہاں کہیں تھے جہاں چاہیں بڑی رازداری سے مسلمانوں کو پریشان کرنے، ان کی بدعتی ہوئی طاقت کو مفلوج کرنے، ان کی مضمون میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کیلئے کھسکھس شروع کر دیتے اور یہ خیال کرتے کہ ان سرکشوں کی کسی کو خبر نہیں اور ان کی سازشوں پر کوئی آگاہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس غلطی پر انہیں تنبیہ فرما رہا ہے کہ تم سر اسر غلط جہن میں جتا ہو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہاری تعداد کتنی ہی ہو میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تمہاری سرکشوں کو خوب سن رہا ہوں۔ قیامت کے روز تمہاری ایک ایک شرارت پر تمہیں آگاہ کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا چہ تھا یا چہ تھا ہونے سے مراد بندوں کا دیکھنا اور ان کی گفتگو سننا مراد ہے۔

۱۔ (اخرا م، تفسیر ۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے درج ذیل عنوانات کے تحت مختلف صفحات پر لکھا ہے۔

- ۱۔ ابوالفتح ہر گھر میں موجود۔ (صفحہ ۳۸ ص ۱۰۰)
- ۲۔ سیدی فتح محمد کا تمام مجالس میں حاضر ہونا۔ (صفحہ ۳۹ ص ۱۰۰)
- ۳۔ شیخ عبد القادر دہلوی ہر جگہ موجود۔ (صفحہ ۳۹ ص ۱۰۰)

۴۔ سید عبداللہ موسوی جنگل میں حاضر۔ (صفحہ ۳۹ ص ۱۵۵)

۵۔ ایک بزرگ وقت واحد میں ستر جگہ جاسکتا ہے۔ (صفحہ ۴۰ ص ۱۵۵)

پھر اپنی غیبت عادت کے مطابق جاہلانہ تبصرہ کیا ہے اور مذہب خدا اہل سنت و خوب طعن و متنبہ کی ہے۔

جواب: مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

محمد المنجری مجذوب۔۔۔۔۔ کی کرامتوں میں سے ہے کہ آپ نے ایک دلد میں شہروں میں خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوئے تھے اسخ (جمال الاولیاء صفحہ نمبر ۱۸۵) شرکتی اسلام آباد (پنج لاہور)

(ماحولیہ ایک فوجی اہل)

الزام نمبر ۲۸:

”مصنف رضا خانی مذہب“ در ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے“

مولوی عبدالسمیع دیوبندی لکھتے ہیں:

ملک الموت تو ایک فرشتہ مقرب ہے، دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔

(انوار سلفہ صفحہ نمبر ۱۷۷)

رضا خانی ملاں مفتی احمد یار خاں گجراتی شیطان کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

جب رب نے کراہ کر (شیطان) کو اتنا علم دیا ہے کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا تاکہ وہ انہاری سے کمزور نہ ہو۔ (تفسیر نور العرفان)

”مصنف رضا خانی مذہب“ کا جاہلانہ تبصرہ

قارئین کرام!

یہ ہے رضا خانی مذہب کی تعلیم کہ خدا تعالیٰ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ماننے والے کو کافر

کہا اور شیطان ملعون کے ہر جگہ حاضر و ناظر ماننے والے کو پاک سچا مسلمان سمجھا دیا (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۴۳ ص ۱۵۵)

مولانا عبدالسمیع رامپوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا یہ خیال کی غفلت اسی طرح اور اسی حقیقت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے دوسرے کوئی اور خصوصیت کے معنی یہ ہیں کہ بسوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ اور روئے لہ کہہ پر سوجود و جانا کچھ خاص خصوصیت خدا کے ساتھ نہیں۔

ملک الموت کا بعض ہے جمیع ارواح جن و انس و بہائم اور جمیع مخلوقات کا اور اللہ تعالیٰ اسے دنیا کو اس کے آئنے مثل چھوٹے خوان کے۔

(۱)۔۔۔ (تفسیر عالم باغری)

(۲)۔۔۔ (رسالہ تریخ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ)

(۳)۔۔۔ (شرح مواہب علامہ ذرقانی علیہ الرحمۃ)

اور اس سے لے لیتا ہے جان کو اور ادھر۔ اب خیال کرو کہ ایک آن میں مشرق سے اس قدر رچی ہوئی پچھر کیزے نکوڑے اور چھ پرندہ اور آدمی مرتے ہیں ہر جگہ ملک الموت ہوتا ہے۔

نیز ملک الموت وقت موت میت کے سر ہانے کھڑا ہو جاتا ہے مومن کے بھی اور کافر کے (مختصر)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے تذکرۃ الموتی میں طبرانی اور ابن مندہ سے نقل کیا ہے کہ ملک الموت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا کہ ایسا کوئی ایک یا بے آدمیوں کا جس کی طرف مجھ کو توجہ ہو، رات دن دیکھا رہتا ہوں اور ہر

کے کو ایسا پہچانتا ہوں کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو اس قدر نہیں پہچانتے۔۔۔۔۔

(تذکرۃ الموتی، بقول (مترجم) صفحہ نمبر ۱۱۳ ص ۱۵۵ لاہور)

صاحبہ درعی لکھتے ہیں: کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور ان کا بیٹا کے ساتھ رات کو رہتا ہے۔ غلام شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام نبی

آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچا لیا، بعد اس کے لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی قدرت دی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا۔
ان احادیث نبویہ اور یزیدگان و یمن کے ارشاد کی روشنی میں اگر مولانا راہپوری علیہ الرحمۃ نے درج ذیل عبارت لکھی ہے تو کون سا جرم کیا ہے جس کی وہ نے آسمان سر پر اٹھ لیا اور غلط عقائد و نظریات قائم کر کے اہل سنت پر بغض و کینہ کر کے خوف خدا و نہ حشر کا ڈر۔

ملک الموت علیہ السلام قرآنیکہ مقرب فرشتہ ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے (انور روضہ)
اور قبیلہ مفتی احمد یار خاں لکھی رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل عبارت کو بھی دیکھ لیں ہے کہ جب رب کریم نے شیطان کو اتنا علم دیا ہے کہ وہ ہر جگہ ہمیشہ ہم موجود ہے اور کہ گمراہ کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام عالم کیلئے ہادی اور عزی بن کر آئے اگر ان کیلئے محیط زمین کا علم مانا لیا جائے تو کوئی خلاف شرع بات ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا کو دکھایا ہے میں ان کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسا ہاتھ کی اس پتیلی کو۔ (مجمع الزوائد، صفحہ ۲۸ جلد ۸، یعنی حروت)

اس وضاحت کی روشنی میں مفتی احمد یار لکھی علیہ الرحمۃ کی عبارت آسانیت سے سمجھ آجائے گی۔

قبیلہ مفتی علیہ الرحمۃ کی عبارت

جب رب نے گمراہ گر (شیطان) کو اتنا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنانا کہ ادائیاری کٹر و نہ ہو۔ (تفسیر نور العرفان، صفحہ نمبر ۳۳)

(نوٹ): رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳، ۳۵، ۳۷ پر کئے گئے اعتراضات کا جواب ہمہ اورانی

مذہب آدے چکے ہیں۔ (دیکھئے صفحہ ۹۱۲۸)

عالم ہیر علی شاہ گولڑوی نور اللہ مرقدہ کی پہلی عبارت کا جواب

(رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳، ۳۵، ۳۷)

عالم ہیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قل لا یعلم الخ اور اسی قسم کی دوسری آیات کی تفسیر فرمائی جن میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی اور امتناعی علم کا ذکر ہے اور اس کے بعد وہ عبارت ذکر کی جس کو مصنف رضائانی مذہب نے نقل کیا ہے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کے علم لامتناہی، اور واسطہ پر علم غیب کا اطلاق ہوتا ہے اس حقیقت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالمی اور فنا بھی پر علم غیب کا اطلاق نہ ہوگا۔ پھر آپ نے تحریر فرمایا ہے۔

پس تمام وہ اخبار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہیں اور غیب کی باتیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اعلام اور ہوتوانے سے بتائی ہیں ان آیات کے منافی نہیں جو دلالت دیتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب نہیں جانتے تھے اس لئے کہ آپ سے منافی وہ علم غیب ہے جو بلا واسطہ ہو۔ الخ (ابن کثیر، تفسیر ۱/۱۷۳)

نیز آپ نے علم غیب کے مسئلہ میں اپنا عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب یہ حسب قصود قرآنیہ اور علم ماکان (کون کا از روئے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام من جانب اللہ عطا ہوا۔ علم غیب علیہ والقرات علی سبیل الاحترام، خاصہ خداوندی ہے، عز اسمہ اور علم غیب علی قدر الاعلام والاعطاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوا۔ اور آپ کو "عالم الغیب بہ علم و عطائی و وحی" کہا جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ ہدیہ صفحہ نمبر ۱۳)

بہارت نمبر ۴ کا جواب

قبیلہ ہیر علی شاہ علیہ الرحمۃ انبیاء و اولیاء سے استمداد لینے کے جواز میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس معلوم ہوا کہ جو لوگ آیات و احادیث کو بطور شاہد و دلیل پیش

کرتے ہیں اور کالمین کے ارداح سے استعانت کی ممانعت میں ان آیات و احادیث ثابت کرتے ہیں۔ نیز یہ ثابت کرنے کے لئے ان ارداح کالمین کو اپنے فریاد کرنے والوں کے مار پر کوئی اطلاع نہیں ہوتی۔ نیز وہ ان آیات و احادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے تابعین سے نفی علم غیب اضافی کی ثابت کرتے ہیں جاہل اور بے علم ہیں اور حق حال سے بالکل ناواقف ہیں اب ان آیات اور احادیث کو پیش کیا جاتا ہے جو ان جہال دلائل ہیں۔ پھر قلم عالم علیہ الرحمۃ نے ان آیات و احادیث کو نقل فرمایا ہے جن کو "مصنف" و "خانی مذہب" نے غلط رنگ دے کر پیش کیا ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۹۸ حصہ دوم)

اس کے بعد آپ نے ان کا جواب ارشاد فرمایا: ان آیات و احادیث کے متعلق تاویل ہے کہ خصوصاً مذکورہ کا مفاد علم غیب حقیقی کا اختصاص (خصوصیت) حق سبحانہ و تعالیٰ ہے اور دعوت غیر (یعنی غیر اللہ کو پکارنے) سے مراد دعوت بطریق عبادت ہے۔ اور علم و ہدایت کی لگا بھی بطریق اصالت ہے۔ ورنہ بصورت عدم روایت معاملہ عاقبہ الامرحب تقاضائے نظام حدیث "واللہ لا یرئی" الخ پر طویل بحث کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہاں انگل تک سے جاننے کی نفی ہے۔ پھر اثبات میں احادیث نبویہ پیش کی ہیں کہ آپ آئندہ حالات سے اللہ کی عطا سے بالکل باخبر تھے۔ (اعلاء کلمۃ اللہ نمبر ۱۸)

الزام نمبر ۲۹: "مصنف رضا خانی مذہب" نے درج ذیل عنوان کے تحت "احکام شریعت" کی ایک عبارت نقل کر کے اس پر اپنا جاہلانہ تبصرہ کیا ہے "بندر اور گدھے سے نکاح" عبارت: مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عز و جل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضروریات دین میں سے کسی شئی کا منکر ہے جیسے آج کل کے وہابی، رافضی، قادیانی، منجری، چکڑ الوی، جموئے صوفی کہ شریعت پر ہنستے ہیں۔

حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا، اس کا نکاح کسی مسلم

کا فرزند اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب غرض انسان حیوان کی سے نہیں ہو سکتا۔ جس سے ہر شخص بڑا ہو گا، مرتد مرد ہو یا عورت (احکام شریعت صفحہ نمبر ۱۱۲ رسالہ اول) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۶۹) الجواب: اس عبارت میں لفظ انسان حیوان بطور مبالغہ استعمال ہوا ہے جس سے انتہائی ذلت و شدت اور ناممکن ہونے کا اظہار کرنا مقصود ہے اور اس کا تعلق مبالغہ کی تیسری قسم سے ہے جسکو مبالغہ لفظ کہتے ہیں جو محقق اور عاقل ناممکن ہوتا ہے (زیچ نامہ صفحہ نمبر ۵۴۲ تا ۵۴۳ مقتدرہ تو کی زبان اسلام) علامہ خطیب بغدادی (م ۶۳۳ھ) اپنے ممدوح کے متعلق فرماتے ہیں:

ومن سري وظلام الدنيا محسور

والله يضحكك والعوجان من فيه

(بستان اللہ میں صفحہ نمبر ۱۰۰ مترجم کراچی)

ترجمہ: اور جو رات کو ایسے وقت سو کر کے کہ تاریکی نہ بد ہو گئی ہو، تو میرے ممدوح کا چہرہ اس کو چاند کی روشنی سے بے پردہ کر دیتا ہے۔

اور یہ بات ناممکن ہے اور محققاً محال ہے نقطہ ممدوح کے چہرے کی تابانی بیان کرنا مقصود ہے۔ نیز یہ بحث عبادت میں مرتدین کی تذلیل کرنا مقصود ہے۔

الزام نمبر ۳۰: مصنف رضا خانی مذہب نے "ملفوظات اعلیٰ حضرت" سے ایک اور صوری عبارت لکھ کر درج ذیل جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔

"اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیر قدرت ہوتا تو ضرور یہ بھی عطا فرماتا۔"

(ملفوظات صفحہ نمبر ۳۹ جلد طبع کراچی)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی اجازت نہیں دی تو یہ خدا کے اختیار ہی میں نہ تھا وہ اس پر قادر نہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی اجازت دے یہ بات زیر قدرت ہوتی تو وہ اس کی بھی اجازت دے دیتا ہے۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۰۶ رسالہ اول)

الدین اور اسی طرح وہ تمام نام جن میں مسلمان کا معظم فی الدین بلکہ معظم علی الدین ہونا لگے، جیسے
 خمس الدین، بدر الدین، نور الدین، فخر الدین، خمس الاسلام، محی الاسلام، بدر الاسلام وغیر
 ذلک۔ سب کو علمائے اسلام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ ممنوع رکھا۔ اکابر دین قدس اسرار ہم
 کہ امثال اسلامی سے مشہور ہیں یہ ان کے نام نہیں، القابات ہیں کہ ان مقامات رفیعہ تک
 وصول کے بعد مستفین نے توصیفاً انہیں ان القبول سے یاد کیا۔ جیسے خمس الامم جلوانی فخر الاسلام
 بزودی، جامع الشریعہ، صدر الشریعہ، یونہی، الحق والدین حضور، نور سیدنا غوث اعظم۔ محسن
 الحق والدین حضرت خواجہ غریب نواز، وارث النبی سلطان الہند حسن بخاری، شہاب الحق والدین
 عمر سہروردی، بہا الحق والدین نقشبند، قطب الحق والدین بختیار کاکی، شیخ الاسلام فرید الدین
 مسعود، نظام الحق والدین سلطان الاولیاء، محبوب الہی، محمد نصیر الحق والدین چراغ دہلوی محمود
 وغیرہم رضی اللہ عنہم۔ محسن و فاضل کا تم فی الدین اور الدین الخ

● دوا لکھا رہیں ہے: مصنف کے قول لا یمافیہ ترکیب سے معلوم ہوتا ہے مع مثل می

الدین خمس الدین کے علاوہ ان میں اس میں جموت بھی ہے الخ
 (احکام شریعت حصہ اول صفحہ نمبر ۷۷، ۷۸، ۷۹ طبع کراچی)

عبارت نمبر ۴۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ لکھتا ہے احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں:

المیثس کا علم، علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ (خالص الاعتقاد صفحہ نمبر ۷)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاپانا تبصرہ

اس عبارت کے معنی اس کے سوا کیا ہے کہ المیثس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
 وسیع ہے مگر وسیع تر نہیں الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۹۳، حصہ اول)

جواب: مولانا احمد رضا بریلوی نور اللہ مرقدہ نے مولوی ظلیل احمد انصاری دہلوی کی درج
 ذیل عبارت کا رد کیا ہے جس میں وہ شیطان کیلئے زمین کا علم محیط نفس قطعی سے مانتے ہیں اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے زمین کا علم محیط ماننے کو نصوص قطعیہ کے خلاف اور شرک

سے تعبیر کرتے ہیں۔

”الاصول غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر
 عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل قیاس قاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ
 ہے۔ شیطان، ملک الموت کی یہ وسعت نفس سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی
 نفس قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کیا جائے۔“

(مراۃ تاملہ صفحہ نمبر ۱۵۱، مصنف مولوی ظلیل احمد انصاری دہلوی، صدر سولہ رشید احمد گنگوہی)

عبارت نمبر ۴۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ لکھتا ہے کہ رضا خانی ملا اہل کا عقیدہ ہے۔

کہ اولیاء کرام کو بھی خدا کی قدرت حاصل ہے العیاذ باللہ، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

اولیاء از عرش تا تحت العری دیکھتے ہیں۔ (ملفوظات مولانا مصلیٰ علیہ السلام)

جواب: یہ مرتبہ تمام اولیاء اللہ کو حاصل نہیں، خواص اولیاء کا ملین کا مرتبہ ہے۔

حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خبردار آسان سمجھ کر یہ نہ کہہ کہ میں مرد کامل ہوں جب تک کہ ستر برس تک اپنا معاملہ

ایسا نہ دیکھے کہ بغیر اول خراسان میں کہے، سلام کہتے اللہ میں کہے۔ اور سے عرش تک دیکھے

چپے سے تحت العری تک دیکھے الخ (تذکرہ الاولیاء صفحہ نمبر ۵۸)

● حضرت حادث ابن نعمان اور حادث ابن نعمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

ایک بار میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے مجھ سے سوال فرمایا کہ اسے حادث تم نے کس حال میں دن پایا۔ میں نے عرض کیا کہ سچا

مؤمن ہو کر فرمایا تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے میں نے عرض کیا: میں گویا عرش الہی کو ظاہر

دیکھ رہا ہوں اور گویا جنتیوں کو ایک دوسرے سے جنت میں ملتے ہوئے اور دوزخیوں کو دوزخ

میں شور مچاتے دیکھ رہا ہوں۔ (جامع کبیر امام جلال الدین سیوطی، المجلد ۱ ص ۹۱)

انعام نمبر ۳۱: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”فرمان نبوی سے قصاص“

حاجی شریک و بدعت حاجی کو حیدر سنت آدم نماطیس مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنی تصنیف عرفان شریعت میں اپنی جہالت اور حماقت کا یوں ثبوت دیتے ہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے۔“

(عرفان شریعت صفحہ نمبر ۸۳)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۹۰ بعد ازاں)

الجواب: مولانا احمد رضا بریلوی نور اللہ مرقدہ سے کسی شخص نے چند سوال کئے تھے جن میں سے ایک سوال یہ تھا ”کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو میرا ناجی ہوتے؟“

مولانا علیہ الرحمۃ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں: ہر حدیث حق ہے ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ہانے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کیلئے ثبوت چاہئے بے ثبوت نسبت جائز نہیں اور قول مذکور ثابت نہیں۔

(عرفان شریعت صفحہ نمبر ۹۰ طبع کراچی)

اس قدر صریح وضاحت کے باوجود فاضل بریلوی پر طعن و تشنیع کرنا جہالت و حماقت

اور بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں۔

الزام نمبر ۳۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”فرع عالم کہتا ہے اولیٰ ہے“

مولوی احمد رضا خاں بریلوی ایک مسئلہ کے جواب میں لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرع عالم یا فرع جہاں کہتا ہے اولیٰ ہے اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصہ امیری طرف سے میری بات نقل کرے تو چاہے کہ وہ میری بات میں بدلے گا وہ جہاں سے ہو گا وہاں سے ہو گا (سنن دارقطنی صفحہ نمبر ۱۰۱ مترجم شیخ کراچی) یہ تمام باتیں جو کہیں کہیں ہیں امام نووی نے شرح مہذب میں نقل کرتے ہوئے اس میں اضافہ کیا ہے جن کی جہالت و صلاحیت و امامت پر اہل علم و تحقیق جو علیہ الرحمۃ جن کے عقائد میں کہا گیا ہے کہ اگر اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت میں کسی نبی کو بھیجا جائے گا تو وہ ابو محمد جوئی ہو گا (نوائی حدیث صفحہ نمبر ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶،

خلافت دیتے ہیں، آپ نے فرمایا لوگ دل میلا کھیل لاتے ہیں اور انہیں مجاہدے کی ضرورت ہوتی ہے مگر یہ خلاف دل لے کر آئے ہیں اور انہیں صرف نسبت کی ضرورت تھی جو بیعت ہوتے ہی قائم ہوگئی اور تم احمد رضا کو کیا جانو، مجھے پہلے اس بات کا فکر رہتا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ نے پوچھا کہ اے آل رسول احمد میرے پاس کیا لائے ہو تو کیا جواب دوں گا مگر اب یہ فکر بھی دور ہو گیا اگر اللہ پوچھے گا تو میں احمد رضا کی ذات پیش کروں گا۔ (مقام شریعت صفحہ ۳۲)

(رضا خانی مذہب صفحہ ۳۷، حصہ دوم)

الجواب: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ فاضل بریلوی اور ان کے والد گرامی کے پیرو مشد نے ان کے تعظیم قلب اور استقامت کی بنا پر بیعت فرماتے ہی ان کو خلافت جیسے اہم منصب سے نوازا۔ مصنف رضا خانی مذہب کو اس پر اعتراض کرنے کیا حق حاصل ہے۔

• شیخ غلام علی شاہ علوی لکھتے ہیں:

کہ میں نے اپنے کالوں سے مرزا مظہر جانپانا جاناں سے شاد و قاضی شاد اللہ کو اپنے لئے ذریعہ مظہرت ٹھہراتے تھے۔

ی فرمودہ اگر خدا تعالیٰ بروز قیامت از بندہ پر سید کہ بد درگاؤ یا تھنہ چہ آوردی؟ عرض کنم شاد اللہ پانی پتی را۔ (مقامات مظہری صفحہ ۷۶)

ترجمہ: فرمایا کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز مجھ سے پوچھا کہ ہمارے دربار میں کیا تھنہ لائے ہو؟ تو عرض کریں گا شاد اللہ پانی پتی کو لایا ہوں۔

(ماہو جواکیم فیو جواہر)

احرام نمبر ۳۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ کو کذاب سمجھو“

خدا کو جھوٹا کذاب سمجھے یا رسول کو گالیاں دے جسے اب بھی اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب خدا کو جھوٹا کذاب سمجھے، چاہے رسول کو سزا

سزا کی گالیاں دے اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ (تہذیب ایمان صفحہ ۲۶)

(رضا خانی مذہب صفحہ ۳۷، حصہ دوم)

الجواب: مصنف رضا خانی مذہب نے ”تہذیب ایمان“ کی مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ فقہاء و علماء کے اس پر جابلا نہ تبصرہ کیا ہے۔ ہم مکمل عبارت لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں جس سے قارئین کرام پر خود مصنف مذکور کا وحل و فربہ ظاہر ہو جائے گا۔

مولانا احمد رضا بریلوی ضروریات دین کی اہمیت اور وہابیہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ فقہ لا الہ الا اللہ کہہ لینا ہی کافی نہیں بلکہ ضروریات دین پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

پہلے انرا می جواب دیا ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ دینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے جس طرح

ایک آدمی کا بیٹا اس کو جو کچھ برا بھلا کہے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، اسی طرح ”فقہ لا

الہ الا اللہ“ کہنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر بیعت تراشی کرنے کے بعد بھی بندہ مسلمان کا مسلمان ہی

رہے گا۔ یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ لکھ پڑھنے کے بعد ضروریات دین پر ایمان لانا بھی ضروری ہے

”معاذ بن واثمنا دین کہ خواہ انکا ضروریات دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کر کے

اپنے اوپر بت نام کفر کو منانے کو اسلام و قرآن و خدا جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم و ایمان

کے ساتھ تسخر کرتے ہیں اور براہ فرماؤ و تلوس و شیوہ و تلوس وہ باتیں بتاتے ہیں کہ کسی طرح

ضروریات دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقہ طوائف کی طرح زبان سے کلمہ رت لینے کا نام

وہ چاہتے ہیں کہ نام لینا ہو پھر چاہے خدا جل جلالہ کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول صلی اللہ

عالیہ وسلم کو سزا سزا کی گالیاں دے اسلام کسی کی طرح نہ جائے۔

(۱)..... (تہذیب ایمان صفحہ ۸، طبع کراچی ۲۰۰۲ء)

(۲)..... (دینی افریقہ صفحہ ۱۳۶)

فرمان خداوندی ہے کیا لوگوں نے گمان کر لیا ہے کہ وہ اس کہنے پر چھوڑ دیتے

جائیں گے کہ ہم ایمان لائے الخ۔ (ایمان)، (سورۃ النکوت آیت نمبر ۲)

احرام نمبر ۳۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اولیاء اللہ غیب دان ہیں“

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام بھی اللہ تعالیٰ کی طرح عالم الغیب ہیں۔ اور جب چاہیں اپنی مرضی سے ہر بات کو معلوم کر سکتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

اولیاء اللہ عالم الغیب ہیں اللہ تعالیٰ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دے دی ہے جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر سکتے ہیں غیب کی بات معلوم کرنا ان کے اختیار میں ہے۔

(الاسم والعلیٰ صفحہ نمبر ۲۰۵) (رسانہ فی ثواب صفحہ نمبر ۵ حصہ اول)

جواب: مصنف نے اس مقام پر تین جھوٹ بولے ہیں

جھوٹ نمبر ۱..... اولیاء کرام بھی اللہ تعالیٰ کی طرح عالم الغیب ہیں۔

جھوٹ نمبر ۲..... "الاسم والعلیٰ" سے جو عبارت نقل کی ہے یعنی اس طرح عبارت منقول نہیں۔

جھوٹ نمبر ۳..... "الاسم والعلیٰ" صفحہ نمبر ۲۰۵ کی عبارت کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب سے ہے۔

وضاحت: فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ "الاسم والعلیٰ" میں حدیث ۱۶۹ کے تحت لکھتے ہیں: محمد بن اسحاق امام السیر والمغازی نے ابو جریج بن عبد بن سعید سے روایت کی کہ جب غزوہ حنین میں مشرکین بھاگ گئے مالک بن عوف (کہ اس لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزین ہوئے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ایمان لا کر حاضر ہوں تو ہم اس کے اہل و مال اسے واپس دیں یہ خبر مالک بن عوف کو پہنچی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ حضور مقام ہرانہ سے ہنسٹ فرما چکے تھے۔ سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل و مال انہیں واپس دیئے اور سواوٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا فرمائے۔ پھر انہوں نے درج ذیل اشعار حضور اکرم کی شان اقدس میں پڑھے۔

ما ان رايت ولا سمعت بواحد

فی الناس کلہم کمثل محمد

اولیٰ واعطیٰ للجنیبل لمجد

ومنی تشاء بخبرک عمالی غلب

ترجمہ: میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نہ کوئی دیکھا نہ سنا،

سب سے زیادہ دو وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر سائل کو نفع کثیر عطا بخشے والے اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر بتاویں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ان کی قوم ہوازن اور قبائل شام و مصر و ہم پر سردار فرمایا..... معافی نے کتاب الجلیس والائیس میں بطریق حرازی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ مالک بن عوف رضی اللہ عنہ رئیس ہوازن اسلام لا کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا قصیدہ نعتیہ سنایا (جس میں اسی مضمون کے شعر ذکر کئے) نکال لہ خیر اکساہ حلقہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں کلمہ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا۔ (الاسم والعلیٰ صفحہ ۲۰۵ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

مولانا احمد رضا بریلوی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ صحابی رسول نے یوں فرمایا کہ جب تو چاہے وہ تجھے غیب کی خبر دیں گے یہاں سائل مطلق مخاطب ہے کہے باشندہ صحیحین نہ اس کے پوچھنے کا وقت محدود نہ غیر معروف بلکہ کفر غیر مخصوص، تو حاصل یہ ٹھہرے گا کہ جو شخص چاہے، جس وقت چاہے جس آئندہ بات کو چاہے حضور بتا دیں گے یہ اسی کی شان ہو سکتی ہے جو بالفعل تمام آئندہ باتوں کو جانتا ہو اطلاع غیب اس کے ارادہ خواہش پر کردی گئی ہو کہ جب چاہے معلوم کر لے ورنہ یہ اخلاق ہرگز صادق نہیں آ سکتا۔

(الاسم والعلیٰ صفحہ نمبر ۲۰۵ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

حضرت امام قرطبی (المتوفی ۵۸۰ھ) رحمۃ اللہ علیہ نبوت کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ترابعھا ان له صفة یھاید رک مامیکون فی الغیب۔

(درجہ فی شرح مواہب صفحہ نمبر ۲۰۹ جلد اول)

الاسم والعلیٰ صفحہ ۲۰۵ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ (ابو یعلیٰ فی غفرلہ)

ترجمہ: چہارم یہ کہ نیا کیلئے ایک صفت ہوتی ہے جس سے وہ آئندہ غیب کی باتیں جان لے
ہے یہ بھی اصل حقیقت جس کو مصنف رضا خانی مذہب نے غلط سمجھ دے کر پیش کیا تھا۔

الزام نمبر ۳۶: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

۱۔ "خدا حاجت روا یا جبرئیل علیہ السلام" (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۷، حصہ دوم)

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاجت روا ہیں: عبارت ملاحظہ ہو۔
"جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں۔"

۲۔ "خدا حاجت روا یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام" (مکتوبات احمد رضا مؤلف نمبر ۱۱۱) (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۷، حصہ دوم)

۳۔ "خدا حاجت روا یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام" (مکتوبات احمد رضا مؤلف نمبر ۱۱۱) (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۷، حصہ دوم)

۴۔ "خدا حاجت روا یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام" (مکتوبات احمد رضا مؤلف نمبر ۱۱۱) (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۷، حصہ دوم)

الجواب: مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حدیث میں ہے جب کوئی مقبول بندہ
رب عزوجل کی طرف اپنی کسی حاجت کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے اور گڑگڑاتا ہے جبرئیل امین علیہ
الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے، اے جبرئیل اس کی حاجت رہنے دو کہ مجھے اس کا گڑگڑانا اور
سیری طرف منہ اٹھانا اچھا معلوم ہوتا ہے اور جب کوئی فاسق اپنی حاجت کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے
ارشاد ہوتا ہے، اے جبرئیل اس کی حاجت جلدی روا کرو کہ مجھے اپنی طرف اس کا منہ اٹھانا
اچھا معلوم نہیں ہوتا۔

اس کے بعد مولانا علیہ الرحمۃ اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس حدیث میں
ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں، پھر حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو حاجت روا و مشکل کشا و داغ ابلا مانے میں کسی کو حائل ہو سکتا ہے اور تو جبرئیل

کے بھی حاجت روا ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم (مکتوبات مؤلف نمبر ۶۹ جلد اول)

۱۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام اور بعض اولیاء کاملین کو
اپنے اپنے منصب و مقام کے مطابق لوگوں کی حاجت روائی، مشکل کشائی اور ہدایت کو دفع
کرنے کی قوت و طاقت عطا فرمائی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اذن سے لوگوں کی حاجت
روائی اور مشکل کشائی فرماتے ہیں اس لحاظ سے ان کو مشکل کشا اور حاجت روا کہنا جائز ہے۔

۲۔ حضرت سید علی المعروف داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لیکن جو اولیاء اللہ مشکلات کو حل کرنے والے اور حل شدہ کو بند کرنے والے بارگاہ
حق تعالیٰ کے لشکر ہیں وہ تین سو افراد ہیں ان کو اختیار کہتے ہیں، چالیس اور ہیں جن کو ابدا ل کہتے
ہیں اور سات اور ہیں ان کو براہ کہتے ہیں اور چار اور ہیں ان کو اوتا کہتے ہیں تین اور ہیں جن کو
نقباء کہتے ہیں اور ایک وہ جو تاج ہے جسے نوٹ اور نقاب بھی کہتے ہیں الخ

(کشف المحجوب مؤلف نمبر ۲۰۲ صفحہ ۱۱۰)

۳۔ نیز فرماتے ہیں: اولیاء اللہ حق تعالیٰ کی طرف سے مدبران و تدبیر کرنے والے اور
جہان برگزیدہ حضرات ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں حاکمان عالم بنا کر اس کا حل و عقد وسط و کشادگان
کے ساتھ واسطہ کر دیا ہے۔ جہان کیلئے احکام انہیں کے ارادوں پر موقوف فرمایا ہے۔

(کشف المحجوب (اردو) مؤلف نمبر ۱۱۱ صفحہ ۱۱۰)

۴۔ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

جانتا چاہیے کہ اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہیں جن کے متعلق خدمت و ارشاد و
ہدایت و اصلاح نقوب و ذریت نفوس و تعلیم طریق قرب و قبول عند اللہ ہے اور یہ حضرات اہل
ارشاد کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح معاش و انتظام امور
دنویہ و دفع ہدایت ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے پاؤں اٹھی ان امور کی دقتی کرتے ہیں اور یہ
حضرات اہل بھگون کہلاتے ہیں الخ (المحجوب مؤلف نمبر ۱۱۱ صفحہ ۱۱۱)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جس نے کسی بے دنیا کی غیبتوں میں سے کوئی غیبتی زور کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کی غیبتوں میں سے

کوئی سختی و درد کرے گا۔ (ترمذی ابواب البر والصلة)

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی مسلمان کی حاجت ردائی کرے وہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام عمر تقیٰ کی عبادت کی۔

(کے لیے سعادت صفحہ نمبر ۲۳۸ طبع ۱۱۱۱ھ)

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سات دن میں سے ایک ساعت کسی مسلمان کی حاجت ردائی کی اگرچہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو لیکن اس کا یہ فعل مسجد میں دو مہینہ عذاکف کرنے سے زیادہ بہتر ہے الخ (کے لیے سعادت صفحہ نمبر ۲۳۸ ترجمہ اردو)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم ظلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خواب میں مشابہت رکھنے والے تین اشخاص زمین پر ضرور ہوں گے انہیں کی بدولت تمہاری فریاد سنی جائے گی اور انہیں کے سبب رزق پاکہ اور انہیں کی برکت سے میوے جاد گئے۔ (رواد ابن حبان فی تاریخ)

• حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہیں گے ان کے دل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل پر ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے بلا دفع کرے گا ان کا لقب ابدال ہوگا۔ (رواد ابی نعیم فی الحلیہ)

• حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اطلبوا الخیر والحوالحج من حسان بھلائی اور حاجتیں خوبصورت چہرے والوں سے مانگو۔

(رواد الطبرانی فی الکبیر)

(ف) یہ خوبصورت اور روشن چہروں والے اولیاء کرام ہیں کہ حسن اوقالی جن سے محبت فرماتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض وہ بندے ہیں جنہیں دیکھ کر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے۔ (الادب المفرد امام محمد بن اسماعیل بخاری ص ۲۵۶)

• حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ماموں ہند بن ابی ہالہ

نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی شان اور معزز آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا الخ (ترمذی مع شاکی ترمذی صفحہ نمبر ۸۸۱ جلد دوم ترجمہ)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روشن چہرے والوں (اولیاء کرام) سے حاجتیں طلب کرو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بدوہ اتم حاجات طلب کرنا جائز ہوگا اور ان کو حاجت روا کہنا بھی صحیح و درست ہوگا۔

الجزء نمبر ۳۷: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے"۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ جلد دوم) رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کرتا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو: فقال یا ابن ابی ان ربک الذی تعبد لیطیعک فقال دانت یا نعماء لوططعت لیطیعنک (ترجمہ) عرض کی اے میرے پیچھے بے شک حضور کا رب حضور جس کی تم عبادت کرتے ہو حضور کی اطاعت کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بچا اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی ہوئی معاملہ فرمائے گا۔ (الاسن والعلی صفحہ نمبر ۸۷) نوٹ حوالہ غلط ہے۔ بلکہ صفحہ نمبر ۱۲۱ ہے (مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

الجواب: مصنف مذکور نے حسب عادت بددیانتی کا ارتکاب کرتے ہوئے سیاق و سباق کو چھوڑ کر عبارت نقل کی ہے۔ مکمل عبارت یوں ہے:

• حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طالب بیمار پڑے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کو تحریف لے گئے ابو طالب نے عرض کی۔ اے پیچھے میرے اپنے رب سے جس نے حضور کو بھیجا ہے میری تندرستی کی دعا کیجئے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اٹھی میرے بچا کو شفا دے یہ دعا فرماتے ہی ابو طالب اٹھ کھڑے ہو گئے جیسے کسی نے بندش کھول دی حضور سے عرض کی اے میرے پیچھے بے شک حضور کا رب جس کی تم عبادت کرتے ہو حضور کی اطاعت کرتا ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس کلمہ پر انکار نہ فرمایا

بلکہ اور تاکید فرمایا کہ اسے چچا اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی
یونہی معاملہ فرمائے گا۔ (ابن ہدیٰ) اس طریق التعمیم پر کیا مبنی ثابت البنانی عن انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (الاسن والعلیٰ مؤخر، ۱: ۱۷۱، ۱۷۲)

یہاں اطاعت کے معنی ہیں ہر مرد محبوب حسب مراد محبوب فوراً موجود فرمادیتا
ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اسے چچا اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے
ساتھ بھی یونہی معاملہ فرمائے گا۔ اس کا منہموم یہ ہے کہ اسے چچا اگر تو اس کی وحدانیت اور میری
رسالت پر ایمان لے آئے اور اس کے احکام کی اطاعت (فرمانبرداری) کرے تو تو بھی جو
دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت بخشے گا۔ حدیث قدسی ہے، اگر میرا مقبول بندہ مجھ سے
مانگے گا تو میں ضرور اس کا سوال پورا کروں گا (بخاری) نیز یہ فرمان نبوی ہے اور اس پر عمل کرنا،
کفار و مشرکین کا شیعہ ہے۔

الترام نمبر ۱۳۸: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور
کی سرکار سے" (الاسن والعلیٰ مؤخر، ۱: ۱۱۹)

مصنف مذکور کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانی عقیدہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا درجہ بزرگوں کے دروازے پر اپنی جہتیں نیاز
جھکاؤ کیونکہ حضور حاکم ہیں اور خدا تعالیٰ محکوم ہیں۔ (رضا خانی مذہب مؤخر، ۱: ۱۱۹، ۱۲۰)

الجواب: یہ امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالی ہے جس کو مصنف
مذکور نے بکمال نقل کیا ہے بکمال عبارت یوں ہے:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عزائم و فرائض و جائز و ناجائز امر ہیں کوئی حکم نافذ
نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ

والا کمال الان ہدیٰ رقم الحدیث ۳۵۶۱ جلد ۱ طبع بیروت (ابو الخلیل فیضی فخری)

علیہ وآلہ وسلم، خیر و دار ہو میرے ماں باپ قربان ان پر جو بادشاہ و سردار ہیں اس وقت سے کہ
آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی آب و گل میں ٹھہرے ہوئے تھے وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس
کا خلاف نہیں ہوتا تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا نہیں ہے۔
(مواہب لدنی مؤخر، ۲: ۵۹ جلد اول طبع بیروت)

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اور ہاں یہ کہ کوئی جہان میں ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الہی کسی کے پھیرے سے نہیں
بھرتا۔ یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔
(الاسن والعلیٰ مؤخر، ۱: ۱۱۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے عرض کرتی ہیں، یا رسول اللہ! میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں
جلدی و شبابی کرتا ہوں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

الترام نمبر ۳۹: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان سے لکھتا ہے:

"اولیاء کرام مالک یا مملوک"

اولیاء کرام ہمارے مالک ہیں ہم ان کے مملوک ہیں۔ (الاسن والعلیٰ مؤخر، ۱: ۱۱۹)
(رضا خانی مذہب مؤخر، ۱: ۱۱۹، ۱۲۰)

الجواب: یہاں پر بات خالق اور مخلوق کی نہیں ہو رہی بلکہ مخلوق کا تذکرہ ہے اور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو ایک خاص مقام عطا فرمایا ہے۔ عوام الناس
ان کو اپنا رہبر، پیشوا اور آقا مانتے ہیں اور خود کو ان کا خدشہ کار غلام اور نیاز مند جانتے ہیں۔ اسی
بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اولیاء کرام ہمارے
مالک (آقا) ہیں ہم ان کے مملوک (خدشہ کار) ہیں۔

یہ قول نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے لئے تمام نعمتوں کے واسطے ہیں حتیٰ کہ ہم کو خود دنیا
دور و قریب اور حاکمیت اور مملکت اور ہمارے علوم یہ سب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بدولت ہیں
(میلاد النبی مؤخر، ۱: ۱۱۹، ۱۲۰) (ابو الخلیل فیضی فخری)

قارئین کرام!

بتائیں اس عبارت میں کوئی بات شرک و کفر ہے جس کی وجہ سے معصوف مذکور نقل

ہو رہا ہے۔

الزام نمبر ۳۰: ”معصوف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خزانوں کی کتبیاں اللہ کے پاس نہیں“

خداوند تعالیٰ نے خزانوں، زمین کی کتبیاں، دنیا کی کتبیاں، نصرت کی کتبیاں، جنت

کی کتبیاں، دوزخ کی کتبیاں، ہر شے کی کتبیاں، آپ کو دے دیں۔ (۱۱ اس، اعلیٰ صفحہ نمبر ۶۵)

معصوف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانی عقیدہ ہے کہ جنت و دوزخ، غرض کہ غیب کے خزانوں کی کتبیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں بریلویوں کو اس جرأت پر، ادوتجھے کہ کس دلیری کے ساتھ قرآن پاک کی واضح آیات کا انکار کر رہے ہیں اور رضا خانیوں کا عقیدہ مذہب اسلام کے خلاف ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۱ حصہ دوم)

الجواب: فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے امام المجددین شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کی تالیف مدارج النبوة سے یہ عبارت نقل کی ہے جس کو خیانت کے ساتھ معصوف مذکور نے نقل کیا ہے، مکمل عبارت درج ذیل ہے جس کو غور کے ساتھ پڑھنے سے ”معصوف رضا خانی مذہب“ کے قائم کردہ اوہام باطلہ کا خود بخود زوال ہو جائے گا۔

آمدہ است کہ ایستادہ میکند اورا پروردگاروے نہیں عرش و دروایچے بر عرش و دروایچے بر کرسی اوے سپارویوے کلید جنت۔ (مدارج النبوة صفحہ نمبر ۷۷ جلد اول علی کمر)

ترجمہ: ”مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عرش کی دامنیں جانب کھڑا کرے گا ایک روایت میں ہے کہ کرسی پر کھڑا کرے گا اور جنت کی چابی آپ کے سپرد فرمائے گا۔“

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

لما جی انصاف کی کتنی سے دیدہ عقل کے کوڑ کھول کر یہ کتبیاں دیکھیں جو مالک الملک شہنشاہ قدیر جل جلالہ نے اپنے نائب اکبر خلیفہ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں، خزانوں کی کتبیاں زمین کی کتبیاں دنیا کی کتبیاں نصرت کی کتبیاں لطف کی کتبیاں ناز کی کتبیاں۔ (۱۱ اس، اعلیٰ صفحہ نمبر ۶۵ طبع نوری کتب خانہ لاہور)

علامہ ابن حجر کی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

وہ (نبی کریم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عز و جل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل و علا اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خزان سب ان کے ہاتھوں مطیع ان کے ارادے کے زیر فرمان کر دیے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ (جو بر منقہ بحوالہ ۱۱ اس، اعلیٰ صفحہ نمبر ۱۰۲) کیا ان علما کے اسلام کے عقیدے اسلام کے خلاف تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بارگاہ نبوی میں مقام

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواہ میں پامالیت نبوت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضور کی کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے شرف تھے اور صاحب حضور تھے۔ (الانوارات النبویہ صفحہ نمبر ۱۰۸ جلد ۱ طبع مکتبہ)

الزام نمبر ۳۱: ”معصوف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اکام شریعت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں نہیں“

اکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں چاہیں ناجائز فرمائیں جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں۔

(۱۱ اس، اعلیٰ صفحہ نمبر ۱۵)

صاحب رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

..... کیا برکھیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کا شریعت محمدی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رائج (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۱ حصہ دوم)

الجواب: یہ حضرت علیؓ خواص رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالی ہے جس کو علامہ شعرانی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے: یعنی حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا اہل اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور آئمہ کے زائد ہے اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ کہ قرآن عظیم سے تو امام صاحب نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرض میں فرق اور تمیز کریں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ سزا دہا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی طرف سے (اللہ تعالیٰ کی مشیت سے) فرض کر دیا، جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں اس میں بارگاہ وحی و تشریع احکام کی تصویر دکھا کر فرمایا: ترجمہ (عربی عبارت) یعنی حضرت عزوجل جل جلالہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں۔ جس طرح حرم مکہ کے عبادات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا داؤد کو اس حکم سے نکال دیجئے فرمایا اچھا نکال دی اس کا کاٹنا جائز کر دیا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنیٰ کر دیں۔

(میزان الشریعہ الکبریٰ ص ۹۰ جلد اول شجرہ روت)

(ماحو جوا یکم جو بیانا)

۱۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں وہی بات اتھا کرتا ہے جو اس کی مشیت کے مطابق ہوتی ہے اور حضور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ۱۲۔

۲۔ حدیث نمبر ۱۰۰۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! تمہارا فرماؤ کہ ۱۰۰۰ سے ستاروں اور قبروں کے کام آتی ہے فرمایا مگر آخر۔ (یعنی داؤد کا کاٹنا صحیح نہیں ہے)۔

(تکالی و مسلم) بیہ حاشیہ اس کے صفحہ پر

الترجمہ نمبر ۵۲: "مصنف رضا خانی مذہب" اور ج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"آسمانوں اور زمین کا مالک کون"

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں اور زمین کے مالک ہیں عبارت ملاحظہ ہو: حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک ہیں۔ (الاسم والحق ص ۸۵)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلہ نہ پھرہ

رضا خانی عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام مخلوق اور زمین و آسمان کا مالک سمجھو حالانکہ رضا خانیوں کا یہ عقیدہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ اور امام الانبیاء نے اسی بات کی تعلیم دی کہ تمام مخلوق اور زمین و آسمان اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وہی اس کا خالق ہے۔ (رضا خانی مذہب ص ۸۵ حصہ دوم)

الجواب: اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے وجوب وجود استحقاق عبادت و خالقیت با اختیار و تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی ذات سے مختص ہیں۔ (عقائد اہل سنت از مولانا حشمت علی خاں)

یہاں بات حقیقت کی نہیں بلکہ مالکیت کی ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنا ملک (جس قدر چاہے) عطا فرما دیتا ہے اور اس کی مالکیت عطا کی حادث اور محدود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ تمام ملک اللہ تعالیٰ کے ہیں جس قدر چاہتا ہے (اپنے بندوں کو) ملک

بیہ حاشیہ کچھ صفحہ ۱۰

حدیث نمبر ۱۰۰۰۰ اکبر ص ۹۰ جلد ۱۱) علامہ شعرانی (م ۵۳۴ھ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شریعت کی کئی قسمیں ہیں ایک وہ جس پر وہی اور وہی شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے نازل فرمایا کہ خود اپنے راستے سے چلے جائیں یا تم فرمائیں مردوں پر رشیم کا پہنا حضور نے ہی طور پر حرام فرمایا اور اسی طرح حرمت مکہ سے مینا داؤد کو مستثنیٰ فرمادیا۔ اسی باب سے ہے کہ جب حضور نے فرض حج بیان فرمایا کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا نہ اور اگر میں ہاں کہہ دوں ہر سال فرض ہو جائے اور ہر قمر سے نہ ہو سکا۔ (میزان الکبریٰ ص ۹۰ جلد اول شجرہ روت، از علامہ شعرانی) (ابو یوسف رضی اللہ عنہ)

عطا فرماتا ہے اَلْح (القرآن) دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: بے شک زمین اللہ کی ہے جس کو چاہتا ہے (اپنے بندوں میں سے) اور اسے ہذا دیتا ہے۔ (القرآن)

علامہ محمد بن احمد خطیب قسطلانی شامی بخاری عالیہ لرحمۃ فرماتے ہیں:

الہا ہابی من کان ملکاً و سیداً

و اہم بین الماء والطين واقف

خبردار ہو میرے ہاں باپ قربان الٰہ پر جو بادشاہ ہیں اور سردار، اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی آب و گل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ (مواہب لدنیہ مؤلف ۶۷۲ ج ۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نبی نہیں جس کے وزیر نہ ہوں اور آسمان میں فرشتوں سے اور زمین والوں میں سے تو میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں زمین والوں میں سے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما)۔ (رواد الشریعہ، مشکوٰۃ مؤلف ۳۳۲ ج ۲، مترجم شیخ الاسلام)

معلوم ہوا زمین اور آسمانوں کی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکمیت عطا فرمائی ہے اور آپ تمام مخلوق کے آقا و سردار ہیں۔

الزام نمبر ۳۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے یا حضور“ (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۸۵)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام بندوں کے گناہوں کو بخش دے والے ہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گناہ بخشتے ہیں“۔ (الامن والاعلان مؤلف نمبر ۵۲)

الجواب: مشن داری میں ہے: ”کوئی ایسا صالح کہتے ہیں کہ کعب جس کے پہلے مضمون میں یوں مقبول ہے کہ محمد اللہ کا رسول ہے جو مقبول بندہ ہے نہ سخت مزاج ہوگا اور نہ سخت دل ہوگا اور نہ بازار میں چیخ کر بات کرے گا۔ برائی کے بدلے برائی نہ کرے گا لوگوں کے قصور معاف

کرے گا اور خطا بخش دے گا اسکی پیدائش مکہ میں ہوگی اَلْح زمین داروں میں سے ہے (مترجم شیخ کراچی)

تو زیر بحث عبارت ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گناہ بخشتے ہیں“ کا مفہوم یہ ہے کہ جو

لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ برائی کریں، حضور برائی کے بدلے ان سے بھلائی

کریں گے، ان کے قصور معاف کر دیں گے اور ان کی خطا کیں بخش دیں گے، اس کا تعلق حقوق

العباد سے ہے نہ پاکیزہ گناہ کا معاف کرنا تو یہ رب العزت کا منصب ہے جس کا تعلق حقوق اللہ

سے ہے۔

الزام نمبر ۳۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا حاجت روائی حضور“

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی حاجت روائی فرماتے ہیں،

اصل عبارت ملاحظہ ہو: ”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا و

آخرت کی مراد میں سب حضور کے اختیار میں ہیں۔ (برکات ۱۱۱۱ ج ۱۵)

الجواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو مخلوق کی حاجت روائی کرنے کی قوت عطا فرمائی

ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیت کے تحت لوگوں کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ اور اس

کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ مقام بدرجہ اتم حاصل ہے۔ اس مسئلہ میں ہم اوراق گزشتہ

میں سیر حاصل بحث کر چکے ہیں۔

الزام نمبر ۳۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ بخیر رکھیں“

رضا خانی مذہب کے مطابق اللہ تعالیٰ بخیر رکھیں کیونکہ وہ بخیر رکھیں اس وقت ہو سکتا

تھا جب رضا خانیوں کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا بنا دیتا

ہے۔ اور خود کسی خانقاہ شریف میں چھپ کر کنارہ کش ہو جاتا، چنانچہ مولوی احمد رضا بریلوی

فرماتے ہیں۔

۱۔ اگر الوہیت عطا فرماتا بھی زیر قدرت ہوتا تو یہ بھی ضرور عطا فرمادیتا۔

(مکتوبات اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۳۳ رد ۲)

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر حال بالذات ہے تحت قدرت ہی نہیں، ہوسکتا نہیں۔ (مکتوبات صفحہ نمبر ۷ حصہ ۳)

۳۔ الوہیت ہی وہ کمال ہے جو زیر قدرت ربانی نہیں۔ (مکتوبات صفحہ نمبر ۲۲ حصہ ۲)
(رضا خانی مدظلہ صفحہ نمبر ۱۳ حصہ ۲۰۰)

الجواب:

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ

جو ممکنات و مخلوقات احاطہ ربوبیت الہیہ میں داخل ہے جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہوئے ہیں پس کوئی حصہ مخلوقات آپ کی رحمت سے خارج نہیں ہوگا۔ جیسا کہ واحد عددی کا بحیثیت اولیت ثانی یا ثالث ہونا محال ہے ویسا ہی بحیثیت عموم و دعوت مذکورہ و اولیت خلق و ختم نبوت و افضلیت مغلغلہ و خلافت کبریٰ و اولیت فی الشفاعة و فی دخول الجبر و امسالت فی کل فضل و وساطت فی کل مہمتہ و غیرہ اصناف کثیرہ ناممکن الا شراک کے آپ کی نظیر محال و مستبعد ہے۔ (مکتوبات اہل سنت صفحہ نمبر ۳۸، ۳۹ مطبوعہ اعلیٰ)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ**۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴)

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر“۔ (البیان)

تمام اہل اسلام کا اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہ ہوگا اور یہی اللہ تعالیٰ کا کامل و اکمل و اعلیٰ حکم ہے، وہ اپنے اس حکم کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر پیدا ہونا محال ہے اور محال تحت قدرت نہیں۔

• ملاحظہ فرمائی خفی (۱۴۱۱ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

انہ لا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرة علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرة و عند المعنونة انه یقدر ولكن یفعل (شرع نقلاً عن مؤلفہ صفحہ ۱۳۸ طبع کراچی)
یعنی اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر ہونا نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہے اور یہ کہ محال تحت قدرت نہیں ہے۔ لیکن محض اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ قادر ہے کرتا نہیں۔

عقلاً کہ حافظہ نہیں ہے

کہ یہ صوف نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ ساتھ قدرت کے ظلم، بے وقوفی اور جھوٹ پر، اس واسطے کہ مقرر یہ چیزیں محال ہیں اور محال نہیں ہے داخل تحت قدرت کے۔ پس یہ چیزیں نہیں ہیں داخل تحت قدرت کے اور جو چیزیں داخل تحت قدرت کے یہ یہ صوف ہوتا اللہ تعالیٰ ساتھ اس کے۔

شرح عقلاً کہ جلال الہ میں ہے

اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا خلاف نہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کہ: **إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْلِفُ الْمِعَادَ**۔ ہے شک اللہ تعالیٰ نہیں خلاف کرتا وعدہ کے۔

پس اگر ہوتا ارادہ ازل میں نبی دوسرے کا نہ فرماتا اللہ تعالیٰ مطلقاً خاتم الانبیاء بلکہ کفایت کرتا قول اپنے پر ”محمد رسول اللہ“ فقط اور جو کہ اس کے ازل میں نبی ہیں وہ خارج ہے تحت قدرت کے۔ (بہار المؤمنین صفحہ نمبر ۳ طبع اعلیٰ)

پھر امام احمد رضا بریلوی کی زیر بحث عبارت سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نفی کرتا اور یہ کہتا کہ اللہ تعالیٰ ہی نہیں، سراسر بہتان مطلق ہے۔
اسی طرح الوہیت محال ہے اور محال زیر قدرت نہیں ہوتا، اس سے اللہ تعالیٰ کا محض لازم نہیں آتا۔

پھر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ اگر الوہیت زیر قدرت ہوتی تو یہ مقام بھی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمادیتا۔ چونکہ الوہیت زیر قدرت نہیں اس لئے الوہیت فقط اور فقط اللہ تعالیٰ ہی کیلئے خاص ہے۔

عبارت نمبر ۳۹: اور ہے یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا (الخ)
(مقولات صفحہ نمبر ۸۹ طبع ۱۱ اور) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۳ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۱: ”رضا خانی مذہب“ میں اس عبارت کو ایک شعر کی صورت میں لکھ کر کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۳ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۲: امام احمد رضا بریلوی نے ”بیعت“ پر بحث کرتے ہوئے ”سبح سائل“ سے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ مصنف رضا خانی مذہب نے سیاق و سباق چھوڑ کر چند الفاظ نقل کر کے اس پر جہالتانہ تبصرو کیا ہے کھل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

بیعت کے معنی بیک جانا، سخی سائل شریف میں ہے ایک صاحب کو مزارے موت کا حکم بادشاہ نے دیا۔ جلاوٹے تلو اور کھینچی، پی اپنے شیخ کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے، جلاوٹے نے کہا اس وقت قبلہ کو متہ کرتے ہیں، فرمایا تو اپنا کام کر، میں نے قبلہ کو متہ کر لیا ہے اور ہے یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا اس کا نام ابراہیم ہے اگر اس طرح صدق و عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اس کو فیض ضرور آئے گا (الخ)

(مقولات صفحہ نمبر ۱۹۹ حصہ دوم)

مقصود ان الفاظ کے بیان کرنے کا فقط یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد مرید کی کیا کیفیت ہونی چاہیے۔ فرماتے ہیں کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا، قبلہ توجہ گاہ کو کہتے ہیں یعنی جس طرح نماز میں یا کعبہ کا طواف کرتے ہوئے انسان اپنی توجہ کعبہ اللہ کی طرف مبذول کرتا ہے اسی طرح مرید کو چاہیے کہ روحانی طور پر اپنی توجہ شیخ کامل کی طرف رکھے تو ”مفتاح اللہ“ مرید ضرور فیض حاصل کرے گا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

مرید بھی یقیناً سے جانے کہ شیخ کی روح ایک جگہ میں مقید نہیں مرید جہاں بھی ہو، دور ہو یا نزدیک اگرچہ مرید کے جسم سے دور ہے لیکن جہاں روحانیت سے دور نہیں جب یہ بات

چلتی ہوگی تو ہر وقت پیر کی یاد رکھے اور دلی تعلق اس سے ظاہر ہو اور ہر وقت اس سے فائدہ لیتا رہے مرید واقعہ جات میں پیر کا محتاج ہوتا ہے شیخ کو اپنے دل میں حاضر کر کے زبان حال سے اس سے مانگے پیر کی روح اللہ کے حکم سے ضرور القا کرے گی لیکن پیر تعلق شرط ہے (الخ)
(امداد السلوک صفحہ نمبر ۱۰۱)

عبارت نمبر ۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”سانپ کا محفل میلا دین آئے کا ثبوت“

مرزاؤں کو ایک فرماتے ہیں: مجلس میلا و شریف تھی جب خوب مجمع ہو گیا ایک سانپ خیزی سے آیا اور نمبر کے نیچے بیٹھ گیا جب تک مجلس شریف ہوتی رہی بیٹھا منتظر بالبعد ختم چلا گیا، شہ آئے کسی کو ڈار پہنچایا نہ جانتے۔ لوگوں نے بہت چاہا کہ اسے مار دیں، مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سب کو باز رکھا (الخ) (مقولات صفحہ نمبر ۳۹ حصہ ۲) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۹ حصہ دوم)

الجواب: جنوں کا مختلف سورتوں میں نیک محافل میں آنا ایک امر واقع ہے ممکن ہے کہ یہ سانپ بھی کوئی نیک جن ہو جو سانپ کی شکل اختیار کر کے محفل میلا و کی مجلس میں آیا ہو۔

حضرت ابو ظفر بن عمر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے بذریعہ عمل جنات کو بلایا تو انہوں نے ضروری میں اپنے مسمول سے زیادہ دیر لگائی، جب جنات حاضر ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہم جس وقت غوث الشیخین کی مجلس میں حاضر ہوں تو ہم کو اس وقت نہ بلایا کریں، میں نے ان سے دریافت کیا، کیا تم بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوئے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا، حضرت کی مجلس میں انسانوں کی نسبت ہم لوگ بکثرت حاضر ہوتے ہیں (الخ)

(فائدہ الجواہر از محمد نجی: ذی رحمۃ اللہ علیہ)

الزام نمبر ۳۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لسیان کے مریض تھے۔“

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۱ حصہ دوم)

رضا خانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کو بعض آیات کا نسیان ہوا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:

انا علینا بیاناہ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔

(ملفوظات احمد رضا ص ۱۰۹)

اب اہل بدعت ہی سوچیں کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں کی تو اور کیا ہے؟ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۱ حصہ دوم)

الجواب:

اہل سنت و جماعت کا مذہب

۱۔ جب اللہ تعالیٰ کوئی قانون یا حکم بذریعہ قرآن و حدیث نافذ کرنا چاہتا ہے تو اس کے اسباب و ذرائع پیدا کر دیتا ہے۔

۲۔ علم کے باوجود اللہ تعالیٰ کسی حکمت کی بنا پر کسی امر خاص کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ ہٹا دیتا ہے۔

۳۔ یا کوئی خاص بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھلا دیتا ہے۔ کسی حکمت کی بنا پر (خواہ اسے سمجھیں یا نہ سمجھیں) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ذہول و نسیان کا طاری ہوتا ہمارے نزدیک جائز ہے۔

• حضور پر تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انی لافسی او الفسی لامن حی (ملاحظہ فرمائیے) (صحیح کراچی)

مجھ کو نسیان نہیں ہوتا لیکن نسیان کرا دیا جاتا ہے تاکہ اس سے متعلق احکام سنت قرار پائیں۔ مولوی احمد رضا اہل غیر مقلدو اہل اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں اور انہوں نے بھولنا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ شیطان ان پر قہر ہے اور خدا کی راہ سے غافل کر دیتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطان کا زور نہ چلا تھا بلکہ اللہ جل جلالہ کی آپ کے بھول جانے یا بھلا دینے میں یہ حکمت تھی کہ امت کو سب کے سب معلوم ہو جائیں مگر آپ نماز میں نہ بھولتے تو لوگوں کو یہ مسئلہ کیونکر معلوم ہوتے (ملاحظہ فرمائیے) (مطبوعہ اسلامی اکیڈمی لاہور) (ابوالفضل فیضی مکتبہ)

قاضی عیاض مالکی اندلسی (م ۵۳۳ھ) فرماتے ہیں:

• نبی کریم پر نسیان و سہو کی حالت اقارہ علم اور بیان شرع کا سبب ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں خود بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے سنت بن جائے بلکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ میں خود بخش بھولتا مگر بھلایا جاتا ہوں تاکہ اسے سنت بنائوں۔

آپ کو سہو پر ثبات نہیں رہتا بلکہ فوراً محسوس ہو جاتا ہے تاکہ اشتباہ نہ پڑے اور حکمت کا فائدہ ظاہر ہو جائے۔ (الافتاء، مترجم) صفحہ نمبر ۲۰۰ جلد ۲)

• امام محمد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی، صاحب قاموس (م ۱۱۷۷ھ) فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت مسلمہ پر دیگر احسانات کے علاوہ نماز میں گاہے گاہے سہو و نسیان بھی ایک احسان ہے جو تشریح کی خاطر معرض وجود میں آیا اور (سفر صفا ص ۱۰۱) (صفحہ نمبر ۳۲ طبع لاہور)

اب قارئین کو ملفوظات کی عبارت آسانی سے سمجھ میں آجائے گی جس کو مصنف مذکور نے غلط رنگ دے کر چھپوا کر دیا ہے۔

• قرآن عظیم کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا اگرچہ معافی ان الفاظ کے ساتھ ہیں لیکن ان معافی کا علم میں ہونا کیا ضرور، نبی کلام الہی کے سمجھنے میں بیان الہی کا محتاج ہوتا ہے "فسم ان علیہنا بیاناہ" اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا (مسمیٰ سمجھتے ہیں) نسیان ہوا ہو الا ماشاء اللہ۔ (ملفوظات صفحہ نمبر ۲۵۱)

الزام نمبر ۴: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"احمد رضا بریلوی کا دعویٰ نبوت"

مولوی احمد رضا نے مرنے سے قبل اپنے اعزاء کو وصیت کی کہ جب میرا جنازہ اٹھاؤ تو جنازے کے آگے چلتے ہوئے مجھ پر دو درجہ ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۹ حصہ دوم)

ج۔ میرا جنازہ لے کر جاؤ جنازہ کے آگے پڑھیں۔ تم پہ کروڑوں درود اور ذریعہ

نماز کی (یعنی کہ بلند آواز) (رمایا شریف صفحہ نمبر ۹) (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۹ ص ۵۰۰)

الحجاب: مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ کلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

والہ وسلم پر یوں درود شریف لکھ کر کیا ہے۔

کعبے کے بدردار کی تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے شمس الدینی تم پہ کروڑوں درود

شافع روز بڑا تم پہ کروڑوں درود

دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۳۰)

آپ نے اپنے احباب کو وقت وصال وصیت کی کہ جب میرا جنازہ گھر سے اٹھایا

جائے تو طریقہ کا وہ یہ کے مطابق دوا بلند آواز سے درود شریف جو کہ میں نے نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں لکھ کر کیا ہے جس کا پہلا شعر ہے:

کعبے کے بدردار کی تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے شمس الدینی تم پہ کروڑوں درود

جنازہ کے آگے پڑھتے جانا۔

بتایئے اس عبارت میں کون سی بات قابل گرفت اور شریعت کے خلاف ہے اور اس

حیارت سے یہ مطلب نکالنا کہ میری ذات پر درود پڑھتے جانا سراسر جہالت، دغل و فریب اور

دور نگاہی کے علاوہ کچھ نہیں۔ اور یہ لکھنا کہ مولوی احمد رضا نے دعویٰ نبوت کیا ہے یہ بہتان عظیم ہے

اس کے سوا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اویس اللہ علیہ السلام

الہام احمد رضا خاں محدث بریلی شریف نے اپنی زندگی کے شب و روز بکسریں تم نبوت و بحیرین عکسٹ مسخے صلی

اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا اور ان کو اس عظیم ارضوان کی سرکوبی کرتے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس

دیتے ہوئے زار سے نبوت کا شوق ملائے۔ یوں کہ دل میں انگوٹیاں لپیٹ کر نمبر تمام کا دیانی ہو جانے لگا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

الزام نمبر ۳۸: مولوی احمد رضا خاں بریلوی مدینہ طیبہ جیسے مقدس شہر کا پاس الفاظ میں

توجین کرتے ہیں۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

”مگر مدینہ طیبہ میں مجاورت ہمارے آئینہ کے نزدیک ٹکرو ہے“

(۱۰ کام شریعت صفحہ ۵۰ صفحہ نمبر ۸۲)

اس سے بڑھ کر خاں صاحب بریلوی کو مدینہ طیبہ کے ساتھ کیا شخص ہوگا۔

(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۳ ص ۵۰۰)

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

چند حال جات پیش خدمت ہیں (۱) یہ بوت کا آپ پر فیضان ہوتا ہے اور یہ شعل (بوجہ) ہے جو حضور کو وحی کے

وقت عکس ہوتا تھا تم سے حق تعالیٰ کو روک لیا ہے جنہوں سے لیا جاتا ہے (سوانح قادی صوفی نمبر ۲۵۲ جلد اول)۔

(۲) مولوی محمد قاسم خان قادیانی کی قبر میں کئی نما کی قبر میں واقع ہے (مشترک دارالعلوم صفحہ نمبر ۲۶)۔ (۳) اس موقع

پر ہے خورشید احمد کی زبان سے ۵۵ ہے اور قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں بیعت و اجابت

موقوف ہے میرے اتباع پر (تذکرۃ الرشید صفحہ نمبر ۱ جلد ۲)۔

(۴) وفات مراد عالم کا نقشہ آپ کی رحلت

تھی اسکی مر نظیر ہستی عجیب سخانی

(مرثیہ بنگالی صفحہ نمبر ۱۶)

(۵) قانونی کی قیادت عدول بھی پڑھا ہے ہیں (الامداد صفحہ نمبر ۳۰ طبع ۱۳۳۵ھ)۔ (۶) سوانح (انیاس) فرماتے

تھے کہ جب میں ذکر کرتا تھا تو مجھے ایک یو جہا محسوس ہوتا تھا تو حضرت (نگلی) سے کہا تو حضرت فرمائے اور

فرمایا کہ مولانا محمد قاسم نے یہی حکایت دانی صاحب (اپنے بیرو مرشد) سے فرمائی تو دانی صاحب نے فرمایا کہ

اللہ آپ سے کوئی کام لے گا (دینی رحمت صفحہ نمبر ۵۴ طبع کراچی) مولوی انیاس کی دینی کشتی تھی کہ تھو تھو سے

(انیاس) صحابہ کی طرح شہادت دے۔۔۔ میرے ساتھ میرے صحابہ کی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں (دینی رحمت صفحہ

نمبر ۵۰، ۵۱)۔ (۷) تم جس انجیل پر علم اسلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو (مکتوبات انیاس صفحہ نمبر ۵۰)

(۸) مولوی انیاس کی موت پر مولوی منظور نسائی نے مسجد کے نیچے درخت کے تلے دعوہ ارسال قد خلعت من قبلہ

الرحل کے معنوں پر ایک بریل (درویشی تقریر کی) (دینی رحمت صفحہ نمبر ۱۰۰ جلد ۱)

تاریخیں کرام ایہ آپے مبارکہ حضرت صدر بن اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کے وصال شریف کے

موقع پر خواتن فرمائی تھیں اور صحابہ کرام کو یقین دلایا کہ حضور علیہ السلام وصال فرما گئے تو مولوی انیاس کی

موت پر اسی آیت کو پڑھنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ مولوی انیاس کا منصب کئی طرح ایک رسول کے منصب سے کم

نہیں (معاذ اللہ من ذلک) (معاذ اللہ من ذلک) (معاذ اللہ من ذلک) (معاذ اللہ من ذلک) (معاذ اللہ من ذلک) (معاذ اللہ من ذلک)

الجواب: یہ عبارت مولانا احمد رضا بریلوی نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمائی ہے۔ مصنف مذکور نے خیانت کرتے ہوئے مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ ہم سوال مع جواب نقل کرنے پر استغنا کرتے ہیں جس سے مسئلہ کی خود وضاحت ہو جائے گی۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے اگر ہجرت ہی کرنا (یعنی کفار کے غلبہ ہند سے) ہے تو بجائے کامل کے مدینہ منورہ کو ہجرت کروں گا یہ تو ہو گا کہ مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار ثواب ملے گا۔ اور یہ کہتا ہے دین مدینہ منورہ سے اگلا ہے اور پھر اسی طرف پلٹ جائے گا۔ پس اس جگہ سے کون سی جگہ افضل ہے انخ

الجواب: زید کے بالائی خیالات سب صحیح ہیں بے شک مدینہ منورہ سے کسی شہر کو نسبت نہیں ہو سکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: **المدینۃ خیر لہم ولو کالو ا بعلحون** مدینہ منورہ ان کیلئے سب سے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ مگر مدینہ طیبہ میں عبادت ہمارے آخر کے نزدیک مکروہ ہے کہ حفظ آداب نہیں ہو سکے گا انخ (احکام شریعت مؤرخہ ۱۳۱)

مدینہ منورہ میں آداب کی پوری پابندی نہ ہونے کی وجہ سے عوام الناس کیلئے آخر کرام نے مدینہ منورہ میں عبادت کو مکروہ کہا ہے۔ جو شخص پابندی آداب ملحوظ خاطر رکھے اس کیلئے کرامت نہیں، کیونکہ ہندوستان کے متطہ و علماء کرام نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور وہیں پروصال ہوا۔

الترجمہ نمبر ۳۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”نسبت سے جنت ٹر مٹی“

مولوی احمد رضا خان بریلوی کا ملحوظ ملا حظہ ہو کہ جنت کا دار و مدار نسبت پر ہے نہ کہ

اعمال صالحہ ہیں۔ اصل عبارت ملا حظہ ہو۔

ایک عالم کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ

کیا معاملہ ہوا، فرمایا جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کہنے کو راہی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے، مانیں یا نہ مانیں یہ ان کا کام سرکار نے فرمایا کہ بھونکتے جاؤ اس قدر نسبت کافی ہے لا کھو یا فتنیں، لا کھو بجابجائے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے۔ (مخلفات احمد رضا حصہ ۲ صفحہ نمبر ۴۱)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۲ حصہ دوم)

الجواب: مولانا عبد الکریم رضوی چنوڑی نے عزت لیشنی (گوشہ تجلی) کے متعلق کچھ عرض کیا، اس پر مولانا احمد رضا بریلوی نے ارشاد فرمایا: آدمی تمنا قسم کے ہیں:

(۱) مفید۔ (۲) مستفید۔ (۳) منقرہ۔

مفید: وہ کہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔

مستفید: وہ کہ دوسروں سے فائدہ حاصل کرے۔

منقرہ: وہ کہ دوسرے سے فائدہ لینے کی اسے حاجت نہ ہو اور نہ دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہو۔

مفید اور مستفید کو عزت گزنی حرام ہے اور منقرہ کو جائز بلکہ واجب، امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو پھاڑ پر گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گئے تھے وہ خود فائدہ حاصل کئے ہوئے تھے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی ان میں قابلیت نہ تھی ان کو گوشہ نشینی جائز تھی اور امام ابن سیرین (رحمۃ اللہ علیہ) پر عزت حرام تھی۔ اس کے بعد امام احمد رضا فاضل بریلوی نے امام ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک عالم کا خواب کا واقعہ بیان فرمایا جس کو مصنف مذکور نے نقل کیا ہے۔

جس کے بیان کرنے کا نقطہ یہ مقصد ہے کہ ایک عالم کو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پہنچانے کیلئے کس قدر تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اس کا کام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مشن کو جاری و ساری رکھے

چاہے کوئی مانے یا نہ مانے۔ پھر راہی اور کتے کی مثال پیش کی کہ کتا بھونک بھونک کر بھڑوں کو بھیڑیے سے خبردار کرتا ہے ماننا یا نہ ماننا ان کا کام۔

اور اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں آپ نے خود ارشاد فرمایا: "العلیاء ورثۃ الانبیاء" تو جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نسبت حاصل ہو جائے ہزاروں مجاہدوں اور چیلوں سے بہتر ہے۔

نیز مصنف مذکور کا یہ کہنا کہ مولانا احمد رضا خان کے نزدیک اعمال کی کچھ حیثیت نہیں فقط نسبت سے کام لیا جائے گا۔ بہتان کے سوا کچھ نہیں۔

اترا نمبر ۵۰: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے" (رضا خانی مذہب مؤرخہ نمبر ۲۷۵ حصہ دوم)

مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے رسالہ قمر التمام میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے پیچھے چلتے تھے اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

..... "غالب اوقات صحابہ کرام کو آگے چلنے کا حکم ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے چلتے"۔ (قمر التمام مؤرخہ نمبر ۲۲) (رضا خانی مذہب مؤرخہ نمبر ۲۷۵ حصہ دوم)

الجواب: قمر التمام کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام غالب اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کسی حکمت کی بنا پر آپ کے آگے چلتے تھے۔ بتائیے اس میں کونسا امام احمد رضا محدث زلی شریف باگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ کیفیت تو اس وقت کی تھی جب صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی ہوئے اور جہاد رکاب معادرت اقتباب ہوئے تو وہاں یا جہاد ان وجہ کے ایک اور بھی تھی کہ غالب اوقات صحابہ کرام کو آگے چلنے کا حکم ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پیچھے چلتے، آگے آپ نے چار احادیث ذکر کی ہیں (۱) حضرت ہند بن ابی مالہ روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کو اپنے آگے چلاتے (شامی ترمذی باب ما جاء فی تطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ (۲) حضرت عبد اللہ عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا کہ وہ آگے بھی حضور کے پیچھے چلے ہوں (مسند احمد مؤرخہ نمبر ۱۶۵ جلد ۲)۔ (۳) حضرت جابر سے روایت ہے کہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ

کی بات قابل گرفت ہے جبکہ خالق کائنات نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت اور حکم ماننے کا ایسا انداز ہی کو حکم دیا ہے۔ جس پر درج ذیل آیات قرآنی شاہد ہیں۔

۱۔ قل اطعوا اللہ والرسول۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۲)

۲۔ و اطعوا اللہ و اطعوا الرسول۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۹)

الترام نمبر ۵۱: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور علیہ السلام اپنے رب کے وزیر اعظم ہیں"

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تبارک و تعالیٰ کے وزیر اعظم

ہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... "پھر وہ کون سے حدیث و روایت ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں، بلاشبہ ملک جبار و والا قدرت ارا اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام کے لئے بھیجتے"۔

(فتاویٰ افریقہ مؤرخہ نمبر ۳۲) (رضا خانی مذہب مؤرخہ نمبر ۲۷۵ حصہ دوم)

الجواب: امام احمد رضا بریلوی ساکلی کی درج ذیل روایت:

کہ روزی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در مسجد مدینہ منورہ نشستند و ہند و ہاتمی اصحابان حصار و کبار و عطا و حدیث شریف بیان سفر مودتہ کہ وحی جبرئیل علیہ السلام و رخامت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در آمد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از سبب بیان حدیث و عطا بطرف وحی علیہ السلام متوجہ شدند و وحی علیہ السلام در دل خود موسسہ و کدورت بسیار و در خاطر کردند (فتاویٰ افریقہ مؤرخہ نمبر ۵۶۰۵)

کار و اور رضا حاشیہ کیلئے ملک جبار اور وزیر اعظم کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ

صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چلتے اور پشت اندر فرشتوں کیلئے چھوڑ دیتے (مشن ابن ماجہ صفحہ نمبر ۲۲۲ مسند احمد مؤرخہ نمبر ۳۳ جلد ۳۲) اور اہل ایمان مؤرخہ نمبر ۵۱۵ رقم الحدیث ۲۰۹۹)۔ (۳) امام دارکی نے یہ اسناد صحیحہ مرفوعہ روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری پیچھے فرشتوں کیلئے چھوڑ دو (مشن دارقطنی مؤرخہ نمبر ۴۷ جلد اول) اب بتائیے کون سی بات ہے کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے فیض و عطا نہ کر کہ اس قدر خود بخود احواس ہو گئے کہ ان کی روایت کچھ نہیں کہیں کیسے و اگر میں خود ہے (ابو الخلیل فیض انوار)

پھر وہ کون سے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں (بلا تشبیہ) ملک جبار ذوی الاقدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام دے کر بھیجے اور وزیر اس وقت رجایا سے مشغول رہے فرمان سلطانی کی طرف التفات نہ کرے اس میں سعادۃ اللہ فرمان کو گویا چکانے کا پھلوں کا ہے (فتاویٰ فریدی صفحہ نمبر ۵۹)

”مصنف رضا خانی مذہب“ کا مذکورہ عبارت پر بے بنیاد تبصرہ اس کی جہالت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ امام احمد رضا بریلوی نے ہرگز ہرگز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا وزیر اعظم نہیں کہا بلکہ سمجھانے کیلئے ایک مثال پیش کی ہے۔ مثال پیش کرنے سے قبل لفظ بلا تشبیہ موجود ہے جس کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تشبیہ اور مثال سے پاک ہے اور مثال فقط انسانوں کو سمجھانے کیلئے دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”یضرب اللہ الامثال للناس“ مثالیں انسانوں کیلئے ہیں۔

اور لفظ ”بلا تشبیہ“ کو بلاشبہ میں تبدیل کر کے ”مصنف مذکور نے بدویائی اور یہودیانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔“

مصنف رضا خانی مذہب کی نقل کردہ عبارت

پھر وہ کون سے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں بلاشبہ ملک جبار ذوی الاقدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام دے کر بھیجے اور
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ ص ۷۷)

اصل عبارت

پھر وہ کون سے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں (بلا تشبیہ) ملک جبار ذوی الاقدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام دے کر بھیجے اور
(فتاویٰ فریدی صفحہ نمبر ۵۹ ص ۵۹)

”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”ہر قسم کی نعمت خدا سے ملتی ہے یا حضور سے؟“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ ص ۷۷)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام نعمتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں محروم کر دیں یہ سب اختیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

بے شک نبی علیہ السلام اللہ تعالیٰ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خزان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور زیر حکم ارادہ و اختیار کر دیے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (فتاویٰ فریدی صفحہ نمبر ۵۹)

بریلویوں کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ ص ۷۷)

الجواب: امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خزان الہیہ کو (اپنی مشیت اور اذن سے) تقسیم کرنے کا اختیار دیا ہے پھر آپ نے اس عقیدہ کے اثبات میں حدیث پاک اور بزرگان دین کے اقوال نقل کئے ہیں انہیں اقوال میں سے ابن حجر کی رحمة اللہ علیہ کا قول ہے۔

حافظ ابن حجر کی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خزان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر حکم ارادہ اختیار کر دیے جسے عطا فرمائیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔“

(الکواکب المحرقة فی زیارة قبر نبی المکرم صفحہ نمبر ۳۲ عربی طبع مصر)

علمائے اسلام کے عقائد و نظریات کو قرآن و سنت کے خلاف کہنا بدعتی کے سوا کچھ

نہیں۔

علامہ ابن حجر کی (م ۷۹۷ھ) علیہ الرحمۃ کا علمی مقام

علامہ شباب الدین خٹک حنفی (۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں: علامۃ الدہر خصوصاً ائمہ اربعہ

نشرت حلق الفضل و جود الی قبلہ ان حدیث عن الفقہ والمحدثہ اربع (ریحۃ الاطباء صفحہ نمبر ۱۶۳)

• شیخ نجم الدین غزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ متاخرین علماء کے مستند علیہ ہیں اور فتویٰ دینے میں رافضی و نووی اور متاخرین میں قاضی ذکر کیا انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد انہی کے کلام کی طرف مراجعت کی جاتی ہے اور یہی مکہ کے فقیرہ و اعظم اور محدث تھے۔

• علامہ شوکانی (غیر مقلد) لکھتے ہیں: وہ زاہد تھے دنیا کو بیچ بچھتے تھے اور سلف کے طریقہ پر تھے۔ بھلائی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے تھے مرتے دم تک ان باتوں پر عمل کرتے رہے۔

تقریباً ۳۱ سے زائد بلند پایہ تصانیف یادگار چھوڑیں۔

(فوائد جلالہ: صفحہ نمبر ۳۳۱-۳۳۲ طبع کراچی)

اگر مولانا احمد رضا بریلوی بحیثیت ناقل گمراہ ہیں تو صاحب عبارت علامہ ابن حجر کی کے متعلق بھی قلم کو جنبش دیجئے۔

زیر بحث مسئلہ کے مختصر و لا کل

حضرت ربیعہ بن کعب السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں عرض کی کہ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاعت عطا ہو فرمایا بھلا اور کچھ پس عرض کی میری مراد تو یہی ہے فرمایا تو میری اعانت کراپنے غم پر کثرت بخود سے۔ (صحیح مسلم، ابواب الدنیا، باب حکم غیر طرانی)

• لا علی قاری حنفی (۱۰۱۳ھ) علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستعار ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدوت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ عطا فرمائیں۔ پھر کہا اب ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔ (مرآت شرح مشکوٰۃ)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

از اطلاق سوال کہ فرمودہ صل بخو، تخصیص کر و بطلب خاص نہ شور کہ کار بعد بدست است کرامت اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ خواہد و ہرکرا خواہد باذن پروردگار خود بدہ۔

(مجموعہ مآلات صفحہ نمبر ۶۹ جلد اول)

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "السما لنا فاصم واللہ بعلی" اللہ تعالیٰ دعا کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

• حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مولایہ شریف میں حاضری دی تو وہاں چشم دل سے مشاہدہ کیا کہ جو مبارک عرش سے فرش تک مرکز جمیع کائنات ہے ہرچند کہ باب مطلق (عطا فرمانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن کسی کو فیض پہنچا ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیع سے پہنچا ہے اور مہمات ملک و ملکوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہتمام سے اصرام پاتی ہیں اور معلوم ہوا کہ ساری خدائی کوائف انعامات شب و روز و روزہ مظہرہ سے پہنچتے ہیں۔ (مآلات امام ربانی صفحہ نمبر ۱۱ مترجم)

(انعام نمبر ۵۳): "مصنف رضا خانی ندویب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور بنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اہل جمیع صفات جمال و جلال و کمال و انفعال کے ان (شیخ عبدالقادر جیلانی) میں متغلی ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... "جس طرح ذات حق احدیت مع جملہ صفات و نعوت جلالت آمیزہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تجلی فرمائیں"۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۱۶)

مصنف رضا خانی ندویب کا جابلانہ تبصرہ

حضرات انبیاء علیہم السلام کی صفات ایک امتی میں ماننا سراسر جہالت اور شریعت محمدی سے بعد اختیار کرنا ہے اور جو صفات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہیں وہ ایک امتی میں تصور کرنا اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شدت توہین ہے اس

(رضائانی ندویب صفحہ نمبر ۲۸ حصہ دوم)

الجواب: مصنف مذکور نے خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے ناکمل عبارت نقل کی ہے۔ مکمل

مہارت ملاحظہ ہو۔

حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور اقدس انور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان میں تجلی ہیں جس طرح ذات عزت احدیت مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تجلی فرما ہے..... تعظیم غوثیت عظیم تعظیم سرکار رسالت ہے اور تعظیم سرکار رسالت عین تعظیم حضرت عزت ہے اس طرح

(فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۹ طبع کراچی)

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مقبر اتم و اکمل ہیں اور اس کے جمال و جلال اور کمال کا آئینہ ہے۔

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

خیر الوری امام رسل مظهر ہتم

او از خدا و ہرچہ از مشتق ازو

(وقیان لا خیار صفحہ نمبر ۱۹ طبع کراچی)

آپ بہترین مخلوق امام الانبیاء اور مظهر کامل ہیں آپ خدا سے ہیں (یعنی سب سے بالا واسطہ آپ (نور محمدی) کو پیدا فرمایا۔ اور دوسری چیزیں آپ سے ہیں (یعنی باقی تمام چیزیں آپ کے طفیل پیدا ہوئیں)۔

• حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اور رحمت کاملہ نازل ہو اس ذات پاک پر جو اللہ تعالیٰ کے مقبر اتم و اکمل ہیں اور اس کے حسن و جمال کی جلوہ گاہ ہیں جن کا نام پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ واصل ہیں۔ (انفاس رحیمہ بحوالہ تکیین النواطر صفحہ نمبر ۲۹)

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

اور بہترین نظریہ اس کے حبیب پر جو اللہ تعالیٰ کے جمال و کمال کا آئینہ ہیں

اور خزانہ بخشش کی کجی ہیں۔ (انفاس رحیمہ بحوالہ تکیین النواطر صفحہ نمبر ۳۰)

• حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام سرادوں کے سرور و آئینہ حق اور میزان دین اور معیار

صدق اور کتاب الہی کے حامل اور خدا کے بندے ہیں۔ (مہربان غزالی صفحہ نمبر ۲۳ طبع لاہور)

• قاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں: غرض آپ کی ہر اوا خداوندی کا جلوہ اور ہر شان شان الہی کا پرفہ ہے بلاشبہ یوں کہہ کہ حضور آئینہ حق نما ہیں جس میں شگون ربانی جلوہ گر ہیں فرق اتنا ہے کہ آئینہ سے باہر اصل ہے اور آئینہ کے اندر عکس ہے۔ مگر ہاں آئینہ کی تصویر تابع مطلق ہے..... غرض حضور عکس ہیں انوار ربانی کے اور عکس ہیں تجلیات و کمالات الہیہ کے، ہاں معاذ اللہ حلول و مجرہ کا تخیل نہ پیدا کر لیا جائے۔ کیونکہ آئینہ میں بھی اصلی نور حلول نہیں کر سکتا اس کا عکس اور عکسی جلوہ نہ ہوتا ہے پس اصل اپنی ہی جگہ ہے اور عکس اپنی ہی جگہ وہ اصل ہے یہ عکس ہی کہہ رہے گا۔ وہاں وجود اصلی ہے یہاں عکس ہے وہاں ثبوت ہے یہاں محض غیور ہے وہاں حقیقت ہے یہاں مجاز ہے یعنی یہ ایک رنگ اور ایک اشتراک ہے حقائق انکس رنگ ہیں (شان رسالت، قاری محمد طیب، مہتمم دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۳۱، ناشر مدرسہ خیر المدارس، ستان، دوم)

• امام احمد رضا دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اسی طرح حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے تمام کمالات کے مظہر اور صفات مصطفویہ کے آئینہ ہیں۔

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اہل بیت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے جس طرح چاند میں آفتاب کا نور ہوتا ہے۔ قائدانہ نبوت میں سے اللہ تعالیٰ نے جسے چاہا قلب الاقطاب، نیا آدم کا غوث اور جن و انس کا مرجع بنا دیا حتیٰ کہ شیخ غنی الدین (غوث اعظم) مجدد دین بن گئے اگرچہ رسول اکرم کا جمال تمام اولاد میں درخشاں ہے لیکن حضرت شیخ میں اور ہی قسم کا جمال و کمال ہے اور حضرت شیخ کا جمال دراصل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال اور ان کا کمال

در حقیقت رسالت پناہ کا کمال ہے۔ (اخبار ۱۱۱ خیار صفحہ نمبر ۲۶۰۲ مترجم)

الزام نمبر ۵۴: ”مصنف رضا خانی مذہب ”دورِ قبل“ کے تحت لکھتا ہے:

”خلاق حاجت روا یا مخلوق“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ حصہ دوم)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں۔ سب مراد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار میں ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... قال فاقنی علی نفسك بكثرة السجود والحمد لله یہ حدیث جلیل و نفیس حدیث صحیح اپنے ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی فرمایا میری اعانت کراہی کو استعانت کہتے ہیں یہ درکنار حضور کا مطلق طور پر سئل فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے جان وہابیت پر کیا پناہ ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مراد میں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تعقید و تخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔

(فتاویٰ الریقہ صفحہ نمبر ۱۱۸)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ حصہ دوم)

الجواب: مصنف مذکور نے فتاویٰ الریقہ سے خیاں تب کے ساتھ یہ عبارت نقل کی ہے: اصل عبارت ملاحظہ ہو: مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

(اب سیکھے برکات الامداد سے صفحہ نمبر ۵۵ حدیث نمبر ۱۳) صحیح مسلم والیوداؤد ابی ماجہ، عجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب السلمی رضی اللہ عنہ سے ہے حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں، عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو، فرمایا بھلا اور کچھ عرض کی پس میری مراد تو یہی ہے فرمایا تو میری اعانت کراہے نفس پر کثرت سجود سے (عربی الفاظ)

الحمد لله! یہ جلیل نفیس حدیث صحیح اپنے ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی فرمایا کہ میری اعانت کراہی کو استعانت کہتے ہیں یہ درکنار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلق طور پر سئل فرمانا مانگ کیا مانگتا ہے جان وہابیت پر کیا پناہ ہے

صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مراد میں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تعقید و تخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔ اس کے بعد امام احمد رضا نے اس حدیث کے تحت شارحین حدیث نے جو تحریر کیا ہے وہ قلمبند کیا ہے۔

۱۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ التقوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: اذا اطلاق سوال کہ فرمود سئل بخواء تخصیص نہ کرو مطلق بے خاص میثود کہ کار ہر بدست است و کرامت اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ خواہد و ہر کر خواہد پاؤں پروردگار خود بدہد۔

۲۔ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری مرآۃ میں فرماتے ہیں: یہ حدیث اطلاق صلی اللہ علیہ وسلم..... یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مانگتے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ عطا فرمائیں، پھر لکھتا ہے یعنی امام ابن مسیح وغیرہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ تعالیٰ نے حضور کی جاگیر کر دی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔ (فتاویٰ الریقہ صفحہ نمبر ۱۳۳، ۱۳۴)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنے خزانہ کا (جو مخلوق کے قائل ہیں) کا مالک و مختار بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی مشیت کے تحت جس کو چاہیں جب چاہیں عطا فرما سکتے ہیں۔ اس عقیدہ پر طعن کرنا گویا حدیث پاک اور بزرگان دین کے اقوال پر طعن کرنا ہے جو سراسر گمراہی و بے دینی ہے۔

الزام نمبر ۵۵: ”مصنف رضا خانی مذہب ”دورِ قبل“ کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ آدمیوں کے مالک نہیں“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ حصہ دوم)

..... ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں“۔ (الاسرائیلی)
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ حصہ دوم)

الجواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کونین کا مالک بنایا ہے۔

اور آپ کی یہ ملکیت عطا کی اور حادث ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت و ملکیت کی نفی نہیں ہوتی۔ فرمان خداوندی ہے: ”تمام ملکوں کا مالک ہے جس کو چاہتا ہے اپنا ملک عطا فرمادیتا ہے“ (مفہوم) معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں اور وہ حضور کے غلام و خادم ہیں (نوٹ) اور باقی گزشتہ پر اس مسئلہ کی ہم وضاحت کر چکے ہیں۔

الترام نمبر ۵۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”قرآن نور یا احمد رضا خاں بریلوی“

رضا خانی اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں اس قدر غلو سے کام لیتے ہیں کہ ہر کتاب کی پیشانی پر احمد رضا کو حضور پر نور لکھتے ہیں جیسا کہ وہ سابق شریف اور لکھنؤ کے پر بھی موجود ہے اس کے علاوہ تقریباً ہر کتاب پر موجود ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

۱۔ حضور پر نور اعلیٰ حضرت بریلوی مجدد مائتہ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مخامہ شریعت)

۲۔ لکھنؤ کے حضور پر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(رضا خانی مذہب نمبر ۹۳ حصہ دوم)

الجواب: نور سے مراد ہدایت کا نور ہے۔

یہ نور سراسر اپنا نور یعنی آپ کی ذات انسانی کی کیلئے رہنما رہ نور ہے۔

• حاکم اعداؤ اللہ مہاجر کی رحمت اللہ علیہ اپنے پیرو مشد کے متعلق لکھتے ہیں:

حضرت پیر و مرشد برحق عارف نور مطلق شیخ الشیخ والاداء لیا و الخ

(تکلیات اداویہ نمبر ۷۰)

(ماہر جزاکم خود جواب)

الترام نمبر ۵۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”فاضل بریلوی کا جہلانہ عقیدہ“ (رضا خانی مذہب نمبر ۱۹۹ حصہ دوم)

مولوی احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں:

..... ”اللہ عزوجل نے بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نور سے پیدا کیا جو میں

ذات الہی سے یعنی اپنی ذات سے بلا واسطہ پیدا فرمایا۔“ (مجموع مسائل حصہ اول)

(رضا خانی مذہب نمبر ۱۹۹ حصہ دوم)

الجواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو پیدا فرمایا: آپ نے ارشاد فرمایا اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا الخ

(۱)۔ (مواہب لدنیہ جلد اول نمبر ۹ طبع معراج امام قسطنطنیہ ۱۲۳۳ھ)

(۲)۔ (سیرت علیہ جلد اول نمبر ۵۰ از ابوالحسن نور الدین علی بن ابیہام)

الکلیں القابری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۲۳ھ)

(۳)۔ (ذکر غنی شرح مواہب نمبر ۳۲ جلد اول طبع مصر ۱۲۳۵ھ از شیخ محمد بن عبدالباقی زرقانی مکی ۱۲۳۲ھ)

(۴)۔ (تجربات غزالی از امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) نمبر ۲۳۸ طبع لاہور)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

• سن نورہ: یعنی ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الہی، ذات رسالت کیلئے مادہ ہے۔ جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا یا عیاذ باللہ ذات الہی کوئی حصہ یا کل ذات نبی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جسے اور نکھرے اور کسی کے ساتھ متحد ہونے یا کسی شے میں حلول ہونے سے پاک و منزہ ہے۔ (ملوۃ الامام صفیہ ص ۴)

• علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس حدیث میں نورہ کی اضافت بیان ہے اور نور سے مراد ذات ہے (ذکر غنی جلد اول) حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی ذات مقدسہ سے پیدا فرمایا، اس کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کی ذات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا مادہ ہے (نور باللہ) حضور کا نور اللہ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے۔

(رسالہ میلاذاتی ص ۱۱ صلی اللہ علیہ وسلم نمبر ۹)

• مدرسہ خیر المدارس ملتان کے سابق مفتی محمد انور دیوبندی لکھتے ہیں: آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو جو نور من نور اللہ کہا جاتا ہے یا نور اللہ کہا جاتا ہے یہ اضافت محض تشریفی ہے۔ یہ

مطلب نہیں کہ ذات خداوندی سے ایک جز لے کر اسے ذات نبوی کیلئے مادہ قرار دیا گیا اور اپنا

کہنا بالکل غلط ہے۔ (خیر القنادی صفحہ نمبر ۳۶ جلد اول)

• مولوی اشرف علی تھانوی حدیث جامعہ کے الفاظ میں نور کا مطلب لکھتے ہیں: نہ بایں معنی کہ نورانی اسکا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔

(شرح المصباح صفحہ نمبر ۱۰۰۰)

• امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یہ حدیث (نور) بہت سے معانی کا مجموعہ ہے اس کا انکار وہی کرے گا جو کمالات نبوت سے واقف نہ ہوگا۔

(نہجۃ غزالی صفحہ نمبر ۲۱۸)

اس لئے مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے عقیدہ کو جاپلانہ کہنا خود جائز ہونے

کی دلیل ہے۔

الزام نمبر ۵۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”میر کا ہاتھ خضر علیہ السلام کے ہاتھ سے بہتر ہے“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۱ حصہ دوم)

۔۔۔ ”حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں ان کے مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے گوند دوں گا حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔

(مختصرات یحییٰ حضرت صفحہ نمبر ۵۵ حصہ ۱)

الجواب: فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ بیعت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

طالب ہونے میں صرف طلب فیض ہے اور بیعت کے معنی پورے طور سے بکنا ہے۔ (یعنی بیعت ہونے کے بعد کسی اور کی طرف التفات نہ کرے ہاں بزرگان دین کی زیارت کر سکتا ہے) بیعت اس شخص سے کرنا چاہیے جس میں چار باتیں ہوں۔

۱۔ سنی صحیح العقیدہ ہو۔

۲۔ کم از کم اعلیٰ علم ضروری ہے کذا کسی کی امداد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب

ہے نکال سکے۔

۳۔ اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل ہو کہیں منقطع نہ ہو۔

۴۔ فاسق ملعون نہ ہو۔

اسی سلسلے میں آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ بیعت بطور دم ہوتے ہیں، بیعت کے معنی نہیں جانتے (مرید کی اپنے شیخ کے ساتھ چٹکی دابٹھی بیان کرتے ہوئے فرمایا) کہ حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں ان کے مرید نے عرض کی، یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے گوند دوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔ (مختصرات صفحہ نمبر ۱۲۳، ۱۲۴ حصہ دوم)

ہست باطنی کی ایک مثال

قلب دوراں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن شیخ مراد آبادی (م ۱۳۱۳ھ) کے پاس ایک شخص آ رہا تھا راستے میں بڑی پرتی تھی اس کا گھوڑا دلہل میں پھنس گیا جب وہ شخص ڈوبنے لگا تو اس نے آپ کو پکارا اور آپ کی امداد و استعانت کا طلب گار ہوا گھوڑا فوراً دلہل سے نکل آیا جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ حجرے میں چادر اوڑھے بیٹھے تھے اس شخص کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ یہ فرما کر اپنی پشت اس شخص کو دکھائی۔ پشت مبارک پر گھوڑے کے چاروں دم کے نشان مع کچھ موجود تھے۔

(جدید تذکرہ اولیائے پاک و ہند صفحہ نمبر ۳۹۲، ۳۹۳ اور آخر فقہ رائے شارب علی لاہور)

(ما جوہر اکرم فوجا بنا)

الزام نمبر ۵۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”عقیدہ ختم نبوت پر حملہ“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۳۳ حصہ دوم)

مولوی احمد رضا بریلوی رقمطراز ہیں:

حضور کی صحبت میں سب لوگ نیا ہو سکتے تھے قریب تھا کہ یہ امت ساری کی ساری

نہی ہو جائے۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۳۳۳)

مسئلہ ہندوستان صرزا غلام احمد قادیانی بزدلی رسی اشتراک رکھنے والے فاضل بریلوی اسی طرح انگریز سرکار کے غلام تھے جس طرح مرزا قادیانی..... اللہ تعالیٰ کے غلام بندوں کو بدنام کیا۔ جن میں حبیب الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ہانی دارالعلوم دیوبند بھی ہیں الخ (رضائے مذہب صفحہ نمبر ۳۳۳ ص ۱۰۰)

الجواب نمبر ۱: مولانا احمد رضا بریلوی ایک حدیث پاک کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کرچکا اور میں نے دعا قیامت کیلئے چھپا رکھی ہے وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سرحداریوں اور کچھ فخر و تشویشیں اور اول میں سرحد اطہرہ انھوں کا اور کچھ فخر و تشویشیں اور میرے علی ہاتھ میں لوہہ اکند ہوگا اور کچھ افتخار میں آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تھا فخر میں جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرتا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت، تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں۔ ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی ہم چلیں گے اثر و رسوخ سے درخشندہ رخ تابندہ اعضاء۔ امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت ساری کی ساری انبیاء ہو جاتے۔ (زبد المصنف، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲،

جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے (الحجۃ کا پہلا سفر: ۱۰۱، پبلشر: عبداللہ الدین، حیدرآباد دکن، بارہم ۱۹۵۹ء)

مسئلہ ختم نبوت اور یوحنا بن پند کے موقف

مولوی محمد اسماعیل دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

بعد حمد و صلوات کے قتل عرض جواب یہ گذارش ہے اور اول معنی خاتم النبیین مطلق کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو غلام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ تعلیل نہیں مگر مقام مدح میں لیکن رسول اللہ خاتم النبیین فرمان اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے، (تذریع الانس صفحہ ۱۳۰) اجرائے نبوت کا دروازہ کس نے کھولا جس کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی داخل ہوا

۱۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی قادیانی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء مگزشتہ کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی نہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہے گا۔ (تذریع الانس صفحہ ۱۳۱)

نیز لکھتے ہیں: ہاں اگر خاتمیت بمعنی انصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس سچے انسان نے عرض کیا ہے تو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مراد اہل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلح بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تذریع الانس صفحہ ۱۳۲)

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی یا آپ کی صفت کے ساتھ پیدا صلوات و سلام لکھنا واجب ہے صلح یا اس لکھنا مکرمہ و تجرہ ہے بلکہ بعض فقہاء اسے اس کو کفر کہا ہے (ابن کثیر فی تفسیر القرآن)

”مصنف رضا خانی مدرب“ ذرا ہوش و حواس کو برقرار رکھتے ہوئے جواب دے کہ

انگریز کے خادم مولانا احمد رضا بریلوی تھے، یا مولوی محمد قاسم نانوتوی جس نے اجرائے نبوت کا دروازہ کھول کر مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کیا۔

الزام نمبر ۶۰: ”مصنف رضا خانی مدرب“ درج ذیل عنوان کے تحت طنز لکھتا ہے:

”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دے کے چپے۔“

رضا خانی ملاں مولوی احمد رضا خاں بریلوی کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا نائب ثابت کرنے کیلئے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”..... حضرت نمایاں شیر محمد شرقپوری کو خواب میں حضرت نوٹ پاک کی زیارت ہوئی میراں صاحب نے عرض کیا حضور اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے اور ارشاد ہوا، فرمایا بریلی میں احمد رضا خاں، بیداری کے بعد حضرت میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے اور حضور اعلیٰ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے واپس آکر فرمایا، میں نے دیکھا کہ ایک پر دے کے چپے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔“

(مرآۃ شریعت ج ۳)، (رضا خانی مدرب صفحہ ۲۲۰ صدر دوم)

اس واقعہ کو لکھ کر حسب حادث مصنف مذکور نے غلط اور جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔

الجواب: اس واقعہ کو اور بھی بہت سے علمائے اہل سنت نے اپنی اپنی تصانیف و تالیفات میں نقل کیا ہے جس سے مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتائی اور رسول اور نائب نوٹ اعظم

اقتاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان محض نبوت ہی نہیں بلکہ نبوت بخشی بھی ملتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا اور آپ کے سامنے آ گیا نبی ہو گیا۔ (آفتاب نبوت صفحہ ۸۲) مزید کہتے ہیں ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور کوئی اور نہ آ سکتا ہے۔ خطبات حکیم اسلام صفحہ ۵۵ جلد اول طبع لبنان) مولوی عبداللہ درسا نے دیوبندی مرزا غلام احمد قادیانی وصال سے شرح صدر کیلئے دعا کرنا اور مرزا کی انام کے چپے ہزار پڑھنا حرام و مستحکم قرار دیا (عبداللہ درسا نے اپنی صفحہ نمبر ۵۱-۵۲ طبع کراچی) دیوبندی مرزا قادیانی جو انی (ابن کثیر فی تفسیر القرآن)

دینے اللہ علیہ ثابت کرنا مقصود ہے۔ نیز یہ خواب اور مشاہدہ بھی اس دلی کمال کا ہے جس کی ولایت کے علماء دیوبندی بھی قائل ہیں۔ (دیکھیے ماہنامہ الرشید وار معلومہ نوبہ)

الزام نمبر ۶۱: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اصل وطن بریلی ہے“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۶۱)

یہ تلخ بول کا عقیدہ ہے کہ ننھو و جی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل وطن بریلی شریف ہے جہاں دیولولوا احمد رضا کی پیدائش ہوئی ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

حضور علیہ السلام کا وطن بریلی ہے۔ (تبیہ الامان، احوال شیعہ المومنین صفحہ نمبر ۴۱)

حضرات زہراء و اش انسان اس بات سے واقف ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل وطن مکہ مکرمہ ہے۔۔۔۔۔ وطن اصل مکہ مکرمہ کی بجائے بریلی کے شرک کے اڈے کو قرار دینا یا وہ کوئی ٹھکانہ قرار دینا کیا ہے؟ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۱ ص ۲۰)

الجواب: آج سے کافی عرصہ پہلے جو تہذیب الامیران شائع ہوئی تھی اس کی ابتداء میں مولانا احمد رضا بریلوی کے حالات لکھے ہوئے تھے جن میں ایک فقرہ یہ تھا۔

”حضور اعلیٰ حضرت کا وطن بریلی ہے“

اس فقرہ میں شیانیت کی کہ ”اعلیٰ حضرت“ کی جگہ علیہ السلام لکھ کر اللہ حضور کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف گروی اور فقرہ یوں بن جائے گا:

”حضور علیہ السلام کا وطن بریلی ہے“ (الحسبہ اللہ علی الکاذبین)

الزام نمبر ۶۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”شفاعت کی حاجت نہیں“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۱ ص ۲۶۰)

مولوی احمد رضا بریلوی کا عقیدہ ہے کہ یوم المشرق و المشرق و عالم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کی کیا ضرورت ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”کہ حاجت ہی شفاعت شفاعت ہے جہاں محتاجی نہ ہو خود اپنے حکم سے جو چاہے کر دیا جائے تو شفاعت کی کیا حاجت ہو“۔ (الذاتی افریقہ صفحہ نمبر ۱۲۸)

اب رضا خانی سوچیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا کون مگر بولائے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۲ ص ۲۶۰)

الجواب:

مسئلہ شفاعت اور اعلیٰ سنت و جماعت کا منقذ

• محبوبیت و شفاعت جو کہ تمام ادیان و شرائع میں خواص بشر کیلئے ثابت کی گئی اس کو ایسا منصب خیال کرنا کہ جس سے خود بخود رہا کر تصرفات الہیہ کو (معاذ اللہ) مزاحمت سے روک سکے شرک ہے اور رضائے اعلیٰ اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا اور اس میں درحقیقت عنایت الہیہ کا ظہور جاننا ایمان و توحید ہے۔

• شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق اہل کہا حق ہے اور آپ کی شفاعت مقبول ہے۔ جن آیات میں نفی شفاعت واقع ہے وہ عقیدہ عدم رضا و اجازت الہی ہے۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ حسب عادت مکمل عبارت نقل کی ہے مکمل عبارت ملاحظہ ہو۔

”زید گمراہ کی یہ شدید بیماریاں و علالت کا مل تھا شا کہ دربار الہی میں محتاج ہونے کی نفی شفاعت کی دلیل ٹھہرایا حالانکہ محتاجی ہی منشاء شفاعت ہے جہاں محتاجی نہ ہو خود اپنے حکم سے جو چاہے کر دیا جائے شفاعت کی کیا حاجت ہو۔ پھر انبیاء و اولیاء و سب کی شفاعت سے مطلقاً انکار صریح ہے نہ نفی اور حکم فقہا موجب انکار ہے“ (الذاتی افریقہ صفحہ نمبر ۱۲۸)

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے مگر انبیاء و اولیاء اللہ تعالیٰ کے مقبول اور برگزیدہ بندے ہونے کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ انبیاء و اولیاء کی شفاعت کا انکار کرنا بے نیکی ہے۔ الخ

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سقارش

کریں گے۔ انبیاء و پھر علماء و پھر شہداء۔ (رواہ ابن ماجہ، ابن حبان، بن حبان، و مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۱۰ جلد ۳ مترجم)

• حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا میری شفاعت میری امت کے اہل کبار (مہم گاروں) کیلئے ہوگی۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، تھکوة سنن نمبر ۷۵ جلد ۲)

مصنف مذکور کا یہ کہنا کہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ شفاعت کا انکار کرتے ہیں
مراسر جھوٹ اور دوغلوئی ہے۔

الزام نمبر ۶۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھائی ہیں“

مولوی احمد رضا بریلوی اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھائی

ہیں فرمایا کہ

”اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کا احترام و اکرام بجالاؤ۔“

(ازبدۃ الزکیۃ فی تحریم الحجۃ و عمرہ ص ۷۷) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۱ و ۲۵۲ ص ۱)

الجواب: یہ امام احمد رضا بریلوی کا فرمان نہیں بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد
گرمای ہے آپ نے فرمایا: ”اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم بجالاؤ“۔

یعنی عبادت کے لائق فقط اور فقط اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک ہے اور میں
خالق نہیں بلکہ مخلوق ہوں اس واسطے سے میری تعظیم و تکریم کرو اب مخالفین ہی بتائیں کہ بھائی
کہنے میں تعظیم و اکرام ہے یا امام الانبیاء شیخ المذنبین، محبوب کبریا وغیرہ کہنے میں تعظیم کا پہلا پایا
جاتا ہے۔

نیز اس حدیث میں ہے کہ اپنے بھائی کی تعظیم کرو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ
تو نہیں فرمایا کہ مجھے بھائی کہو۔

الزام نمبر ۶۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”تغییر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض کی دلیل“

مولوی احمد رضا بریلوی کی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عداوت ملاحظہ ہو۔

(مسند احمد صفحہ نمبر ۶۷ جلد ۶ طبع بیروت (ابو لیلیٰ فیضی، نزل)

لکھتے ہیں کہ

”اس نیت سے درود شریف نہ پڑھو کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت نصیب ہو۔“ (تذکرہ شریعہ صفحہ نمبر ۷۱) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۱ ص ۱)

الجواب: فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ چند مختصر درود شریف لکھنے کے بعد فرماتے ہیں (بعد نماز

مشاء) طاق بار جتنا نہ سکے حصول زیارت اقدس کیلئے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خاص تعظیم

شان اقدس کیلئے پڑھے اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو۔ آگے انکار کرم ہے حد

واستحباب ہے۔

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب

کہ حیف باشد از دغیر او تمنائے

(ادبیۃ: انگریز صفحہ نمبر ۱۲۱۲ طبع لاہور)

قرین کرام!

بتائیں اس میں کون سی بات قابل گرفت تھی جس کو مصنف مذکور نے لکھ کر بغض

رسول کی دلیل قرار دیا ہے۔

الزام نمبر ۶۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”ہالائق اور احمق وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے“

بریلوی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اغزش

یا بھول پر تنبیہ کرنے اور ادب سکھانے کیلئے ہالائق اور احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا (العیاذ

باللہ) اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

..... مولانا کو شایان ہے کہ اپنے محبوب نبی علیہ السلام کو جس عبارت سے (چاہے)

تعبیر فرمائے، یوں خیال کرو کہ ذہین نے اپنے بیٹے عمر کو اس کی اغزش یا بھول پر تنبیہ کرنے ادب

دینے کیلئے ہالائق، احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ نمبر ۲۳ جلد ۳) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۳ ص ۱)

الجواب: مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ قرام کائنات عالم کا خالق و مالک

ہے۔ تمام کائنات بلکہ انبیاء کرام بھی اسی کے در کے محتاج ہیں۔ چھوڑا انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے
برگزیدہ بندے ہیں اور ان پر عتاب کا ہونا برحق ہے۔

عتاب کا مفہوم

غضب کے معنی ہیں "شدت" جو بچکانہ نفس کے ساتھ کبھی با ارادہ انتقال ہوتا ہے
اور کبھی بصورتِ فصرہ جو عصارہ ارادہ انتقام کے بغیر ہوا سے لفظ عتاب سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ مگر یہ
عتاب ظامبت اور مذمت کیلئے ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ کسی نبی کو ایسا عتاب
نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ نبوت عطا فرما کر اپنے نبی کو ظامبت یا مذمت کا ہدف
بنائے البتہ بظاہر خلاف اولیٰ کام پر انبیاء علیہم السلام کی طرف صوبہ عتاب متوجہ ہوا مگر حقیقت
میں وہ محبت بھرا خطاب ہے۔ اہلِ راحت نے عتاب کے معنی "عقاب" لگا دلال کیے ہیں یعنی
محسوب کی لاپرواہی یا بے لوجہی پر محبت بھری خشکی کا اظہار۔ (مختار من البیان صفحہ ۲۳۲-۲۳۳)
الانصار سید احمد سعید کاظمی

ایسی حالت میں رب العزت جل شانہ جن الفاظ سے یاد فرمائے (انبیاء کرام کو) وہ
مالک و حقار ہے لیکن اسی کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کیلئے وہی الفاظ استعمال
کرے۔

قاضی میاض مالکی اندلیسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
اور بعض متکلمین فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی لغزشیں ظاہر میں تو لغزشیں ہوتی
ہیں لیکن حقیقت میں وہ ان کی کرامتیں اور قرب ہیں۔ (فتاویٰ مطبوعہ ۲۴۲۲ جز ۲)
تیز فرماتے ہیں:

بعض علماء نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سے ایک ذرہ بھر لغزش پر بھی گرفت ہو جاتی
تھی کیونکہ خدا کی بارگاہ میں ان کی بڑی منزلت ہوتی۔ چنانچہ (فتاویٰ مطبوعہ ۲۴۲۲ جز ۲ مطبوعہ لاہور)
اس کے بعد قاضی، یحییٰ نے عوام الناس کو سمجھانے کیلئے باپ اور بیٹے کی مثال
دی ہے کہ باپ اپنے بیٹے کو متنبہ اور ادب سکھانے کیلئے جو چاہے الفاظ استعمال کرے مگر

دوسروں کو اس کے بیٹے کے حق میں کہتا اور سبب نہیں۔

ایضاً صفحہ ۲۳۲: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"احمد رضا خاں بریلوی کا سفیر بھوت"

احمد رضا خاں فرماتے ہیں کہ نبی کو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دفتر میں قیامت تک کے
مریدین کے نام ہیں۔ جس قدر تعالیٰ میں ہیں یا آئے، اسے ہیں حضور پر نور رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں رب عزوجل نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا۔ کہ کہ مہمان کے نظر وسیع تھا اور اس میں
قیامت تک کے ہر مریدین کے نام تھے اور بھوت فرمایا وہ جسم لک میں نے سب
جسمیں بخش دیں۔ (الغزوات اور مذاہر لریٰ از سرمدیہ ج ۱)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ ۲۳۲-۲۳۳)
الجواب: حضرت توحید پاک رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان عالی امام احمد بن حنبلہ علیہ الرحمۃ حضرت
دلیل نبی و رب العالمین نے اپنا تالیف زیادۃ الاثر صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ لاہور ۱۳۱۳ھ پر نقل کیا ہے۔
ملاحظہ فرمائیے صاحبہ سید احمد سعید کاظمی نے بھی شیخ ابوالقاسم عمر بن ازیل سے روایت کیا ہے۔

عبارتِ نمبر ۱۵:

- ۱۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے سورۃ احزاب کی تکلیف آیت یا ایہا النبی کا ترجمہ اس
شرح کیا ہے: اسے غیب کی خبریں دینے والے (نبی)
- ۲۔ سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۲۸ یا ایہا النبی کا ترجمہ اسے غیب بتانے والے (نبی)
- ۳۔ اسی طرح سورۃ تحریم کی آیت نمبر ۱۵ یا ایہا النبی کا ترجمہ اسے غیب بتانے والے (نبی)

(رضا خانی مذہب صفحہ ۲۳۲-۲۳۳)

الجواب:

نبی اور رسول کی تعریف

نبی اور رسول وہ انسان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ احکام کیلئے مخلوق کی طرف
مبعوث فرمایا۔ (شیرت محمد ص ۱۱۱ اعلام شریف)

احکام عملی ہوں جیسے عبادات و معاملات، دلیروہ و اعتقاد کی اشیا کرنے کے بعد اللہ

فرشتوں، جنت، ووزخ پر یقین رکھنا اور وہ تمام امور جو لوگوں سے غائب ہیں جن کی تبلیغ کیلئے نبی مبعوث ہوتا ہے اور ان سب امور غیبیہ کی انہی خبر وچتا ہے اس تعریف سے ظاہر ہو گیا کہ غیب کی خبر دینے والے کو نبی اور رسول کہتے ہیں۔

امام نسفی "بالغیب" کے تحت لکھتے ہیں: یعنی غیب سے مراد ہر وہ چیز ہے جو لوگوں سے غائب ہو۔ جن کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دی ہو۔ مرنے کے بعد امتحانہ مشرکہ شمر حساب اور اس کے علاوہ۔

امام قرطبی نے اللہ تعالیٰ عنہ منون بالغیب میں لفظ "غیب" کی تفسیر میں متعدد اقوال نقل کرتے ہوئے فرمایا ایک قول یہ ہے کہ یہاں "الغیب" سے مراد قرآن اور اس کے غیوب ہیں۔ دوسرے علماء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی غیب کی وہ سب خبریں مراد ہیں جو انسانی عقل سے بالاتر ہیں، جیسے علامات قیامت، عذاب قبر، حشر و نشر، ملی صراط، میزان، جنت اور ووزخ۔

تمام اقوال کے بعد ابن عظیم کا محاکمہ نقل فرماتے ہیں: یعنی ان تمام اقوال میں کوئی تعارض نہیں۔ بلکہ ان سب چیزوں کو غیب کہا جاتا ہے۔

جلالین میں ہے (الغیب) یعنی غیب ہر وہ چیز ہے جو لوگوں سے غائب ہو، جیسے مرنے کے بعد امتحانہ اور جنت و ووزخ الخ

امام لغت صاحب قاموس فرماتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والے کو نبی کہتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: حیوۃ اللہ تعالیٰ اور اس کے ذوی العتول بندوں کے درمیان سفارت کا نام ہے جو ان کے تمام دنیوی و اخروی امور سے ہر قسم کی خرابی دور کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ اور اس کو نبی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایسی خبریں دیتا ہے جن کی وجہ سے پاکیزہ اور عقول کو تسکین و طمانینت حاصل ہوتی ہے۔ (المفردات القرآن)

صاحب لسان العرب اور صاحب تاج العروس فرماتے ہیں: یعنی فراء نے کہا نبی وہ

ہے جس نے اللہ کی طرف سے خبر دی۔ اس کا مترادف ہو گیا الخ

(لسان العرب جلد ۱ تاج العروس جلد ۱)

معلوم ہوا کہ آج تک کسی اہل حق نے نبی کا ترجمہ "غیب دان" کے لفظ سے نہیں کیا۔ نبی اس مقدس انسان کو کہتے ہیں جو مبعوث من اللہ ہو کر غیب کی خبریں دینے والا بلند مرتبہ ہو۔ اعلیٰ حضرت نے لفظ نبی کا ترجمہ فرماتے ہوئے جہاں بھی غیب کی خبریں دینے والا ارقام فرمایا تو ان ہی مراد ہی معنی کے لحاظ سے ہے اور اس معنی کے پیش نظر اعلیٰ حضرت کا ترجمہ یقیناً صحیح ہے۔

الزام نمبر ۷: مصنف رضا خانی مذہب لکھتا ہے:

اب اختیار راست کلی کی ایک من گھڑت کہانی احمد رضا خان بریلوی کی زبانی سنیے وہ لکھتے ہیں کہ: ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دکان پر گھڑا کبریا تھا ایک روپیہ دے دو وہ خدا کا تھا فقیر نے کہا روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری ساری دکان الٹ دوں گا اس تھوڑی دیر میں بہت لوگ جمع ہو گئے اتفاقاً ایک صاحب دل کا گزر ہوا جن کے سب لوگ معتقد تھے۔ انہوں نے دکاندار سے فرمایا: جلد روپیہ سے دو، ورنہ دکان الٹ جائے گی۔ لوگوں نے عرض کی "حضرت یہ بے شرع جانسی کیا کر سکتا ہے۔ فرمایا میں نے اس فقیر کے ہاتھ پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے مگر، معلوم ہوا کہ بالکل خالی ہے پھر اس کے شیخ کو دیکھا اسے بھی خالی پایا پھر اس کے شیخ کو دیکھا انہیں اہل اللہ سے پایا۔ اور دیکھا کہ وہ پتھر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور میں دکان الٹ دوں تو بات کیا تھی کہ شیخ کا واسن فوت سے پکڑے ہوئے تھا۔

(تحریرات احمد رضا خاں صفحہ نمبر ۷۰، ۷۱ جلد ۲)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۸۹، ۲۹۰ جلد ۲)

الجواب: یہ اہل اللہ کی باتیں ہیں "مصنف رضا خانی مذہب" کو باطن ان کو کیا سمجھے۔ نیز اللہ کے بندوں پر طعن و تشنیع کرنا سوائے بد بختی کے اور کچھ نہیں، اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس نے میرے دلی کو تکلیف دی میں اسے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ (منہجنا) (سقا و شریف)

میں کہتا ہوں کہ تقدیر عبادت یوں ہے کہ زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور سکھانے کے بغیر غیب کو نہیں جان سکتا۔ (خمیر منبری، سورہ طہ، ص ۱۸۱)

• امام ابن حجر مکی (م ۷۹۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اس کی امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کر رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الہیہ کو کوئی نہیں جان سکتا۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۸۱ طبع قدیمی مکتبہ دارالکرامی)

جبکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حج معلومات الہیہ کو پوری تفصیل کے ساتھ کئی مخلوق کا محیط ہو جاتا عقلاً و نقلاً دونوں طرح محال ہے۔ بلکہ اگر تمام اولین و آخرین کے سب علوم جمع کر لئے جائیں تو ان کے مجموعے کو علوم الہیہ سے اصلاً کوئی نسبت نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ نسبت بھی ٹھیک ہو سکتی جو ایک ہونے کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ دس لاکھ ہونے والوں سے ہے۔ (الہدایہ، صفحہ نمبر ۳۰ طبع کراچی، از اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی)

• نیز حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزان الہیہ مانا ان مسائل ہمہ سے ہے کہ جن کا تعلق عظمت نبوت و رسالت سے ہے۔ حضرت ہے ان لوگوں پر جو ان مسائل کو شرکیہ قرار دیتے ہیں، قرآن و حدیث سے واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مالک نعماء ہونا ثابت ہے۔ اس عقیدہ کو شرک کہنے والے اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ اذن الہی اور عطاء خداوندی کے ساتھ شرک کا تصور جمع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزان نعمت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرماتے اور ان میں اپنی حکمتوں کے مطابق تصرف کا اذن دینے پر قادر ہے۔ اور ہر مقدور ممکن ہے اور امر ممکن کا اعتقاد کسی حال میں شرک نہیں ہو سکتا۔ شرک جب ہوگا کہ ان امور مثلاً محال ذاتی کا اعتقاد ہو، جیسا کہ عطاء الوہیت من عقل اور محال بالذات ہے لیکن اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے کا اذن و بنا تو محال نہیں بلکہ امر واقع بلکہ شاہد ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار کی اپنی جن دلائل سے لوگ ثابت کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب کا مفاد صرف یہ ہے کہ حکم خداوندی کے

خلاف اور مشیت الہیہ کے منافی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کوئی حکم اور اختیار نہیں ہے اور عطاء الہی سے کل اختیارات حضور پر نور سید عالم کیلئے حاصل و ثابت ہیں۔

اثر ام نمبر ۶۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”مسند پکڑنا جائز ہے“

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث کے صریح احکامات کو چھوڑ دینا کہ نہیں پشت و اہل دوہیں صرف بزرگوں کے قول کو مسند پکڑو (العیاذ باللہ) اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”قرآن و حدیث کے خلاف بزرگوں کے قول کو مسند پکڑنا جائز ہے۔“
(الاستدلال صفحہ نمبر ۶۳)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۰ ص ۵۰۰)
الجواب: مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: تنویر العین از مولوی اسماعیل دہلوی میں ہے: ایک امام کی بیرونی کہ اس کے قول کو مسند پکڑے اگرچہ حدیث و کتاب کے خلاف بھی دلیلیں ثابت ہوں اس قول کے موافق ان کی تاویل کرے یہ نصرانی ہونے کا سبب اور شرک کا حصہ ہے۔ ”تم ڈرتے نہیں کہ تو نے اماموں کو اللہ کا شریک کر دیا“ تو اہل سنت چاروں مذہب والے معاذ اللہ شرک و نصرانی ٹھہرے۔

چاروں آئمہ اربعہ کے مذاہب میں بعض قول ایسے ہیں کہ خواہر کتاب و سنت سے ان کے خلاف پر استدلال ہوتا ہے اور اس کے علاوہ اجتماع امام مذہب ان میں تاویل کرتے ہیں۔ (الاستدلال صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱ طبع لاہور ۱۳۹۶ھ)

(نوٹ) اس کے بعد مفتی صاحب نے حضرت مجدد الف ثانی کے ایک قول کی طرف اشارہ کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

قبلہ مفتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو لوگ اکابر دین کو اصحاب رائے کہتے ہیں اگر مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ انھیں شرعیہ کو نظر انداز کر کے اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے تو (افتراء اور بہتان کے علاوہ) یہ بھی لازم آتا ہے کہ اہل اسلام کا سوا دارا غم گراؤ اور مبتدع ہو بلکہ بزرگ اہل اسلام سے خارج ہو، کوئی

جائیں یا زندگی ہی اس قسم کا عقیدہ رکھ سکتا ہے جو دین کے ایک بڑے گروہ کو براہ کمرنا چاہتا ہے یہ لوگ چند حد میں یا دکر کے بکھٹے ہیں کہ دین کے تمام مسائل انہیں میں منحصر ہیں جو ان کو معلوم نہیں وہ کو یا موجود ہی نہیں۔ ان تعصب پرستوں کے تعصب پر اور ان کی نظر کو تاہر افسوس صد افسوس اس فتح (علماء ہند کا شمار اسی میں نہیں ہے) (حصہ اول)

یاد رہے کہ مصنف رضا خانی مذہب نے ایک غلط نظریہ نور سائنس بنا کر اہل سنت کی طرف منسوب کیا ہے جب کہ ہمارے نزدیک اولاد و بعد یہ ہیں۔ کتاب اللہ سنت رسول اللہ قیاس اراخام است۔

(نوٹ) "فاتحہ کا صحیح طریقہ" کوئی معتبر اور مستند کتاب نہیں جس کے "مصنف رضا خانی مذہب" حوالے دیتے ہیں۔

انعام نمبر ۶۹: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔" (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۵۶ حصہ دوم)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ سب کو اپنا بندہ کہو اور فرمادہ کہ میرے گنہگار بندہ مجھ سے نا امید نہ ہو اصل عبارت ملاحظہ ہو:

اللہ جل شانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ کہو اور ان سے یوں ارشاد فرماؤ کہ اے میرے گنہگار بندوں (غلاموں میرے رب کی رحمت سے نا امید نہ ہو)۔

(الاستدلال مؤلف نمبر ۷۵)

بریلوی ملاؤں کا یہ خدا تعالیٰ کی ذات پر افتراء و بہتان ہے خدا تعالیٰ نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا۔ (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۵۶ حصہ دوم)

الجواب: علماء دین و بند کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں: عباد اللہ کو عباد الرحمن کہہ سکتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل یا عباد اللہ الذین اتقوا اللہ یہ مرجع ضمیر حکم کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (ترجمہ) مولوی اشرف علی تھانوی قل یا عباد اللہ الذین اتقوا اللہ کہہ دو کہ میرے بندو۔ (رسالہ گدگد ترجمہ شام ادا یہ مؤلف نمبر ۱۲۵)

(نامہ جو اکرم فتح جانا)

انعام نمبر ۷۰: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"کن فیکون اللہ کی شان نہیں۔"

رضا خانی جن عقائد کی نشر و اشاعت کو خدمت اسلام سمجھتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ کن اولیاء اللہ کی شان ہے اولیاء اللہ جس چیز کو کن کہیں فوراً ہو جاتی ہے اپنے اختیار اور ارادہ سے اپنی مرضی اور پسند سے تمام جہاں میں جس طرح چاہیں تعریف کرتے ہیں جسے چاہیں شہیدیں۔ (شرح الاستدلال مؤلف نمبر ۱۸)

۱۔ آکر کہہ کرام فرماتے ہیں اولیاء میں ایک مرتبہ اصحاب کھوکھوں کا ہے جو چیز جس وقت چاہتے ہیں فوراً موجود ہو جاتی ہے جسے کن کہہ اولیاء ہو گیا۔ (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۷۰ حصہ دوم)

الجواب: حضرت سیدنا نوٹ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"..... یہ وہ تو حید ہے اور حالت کھوکھوں کی لذات ہے جو اولیاء ابدال کا خاصہ ہے یہاں بندہ کو کھوکھوں یعنی غفلت و بیدار نشیاء کی قوت عطا فرمائی جاتی ہے اور باذن الہی اس کے حکم کن سے عجائب و غرائب ظہور میں آتے ہیں اور وہ شش خدا کا ظاہر مافیہ بین جاتا ہے اسے اشراج ہندو ہوتا ہے اور ان کا ذکر خیر و خوں جہانوں میں بلند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بعض کتابوں میں اس کا ارشاد موجود ہے کہ اے نبی آدم! میں اللہ ہوں میرے غلام کوئی معبود نہیں، میں جس شے کو کہہ دوں کہ کن (ہو جا) وہ فوراً ہو جاتی ہے پس میری وحدانیت میں فنا ہو کر تو بھی جس شے کو کہہ دے گا کہ کن (ہو جا) وہ میرے اذن سے ہو جائے گا۔" (فتوح غیب مؤلف نمبر ۱۸)

• مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: دوسرے دو (اولیاء) ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح، اصلاح معاش و انتظام امور دنیویہ و دینیہ بلیات ہے کہ انہی صفت ہائے باذن الہی ان امور کی درست کرتے ہیں اور یہ حضرات اہل کھوکھوں کہلاتے ہیں جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں اس (الغیب مؤلف نمبر ۱۲۵ طبع دہلی)

۱۔ مصنف رضا خانی مذہب "ذرا مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق بھی قلم کو حرکت دیں اور حق منصفی ادا کریں۔

الزام نمبر ۱۷: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:
"اللہ تعالیٰ مالک نہیں۔"

۲۔ "ان سے زمین تک ابدال کی ملک ہے اور عارف کی ملک فرش سے عرش تک۔"
(شرح استدراج نمبر ۳۱)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ ص ۷۸)
الجواب: صاحب بیچہ الاسرار، حضرت سیدی ابوبکر بن شعیب رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ملک... من السماء الى الارض و ملک العارف من العرش الى الفرش۔ (بیچہ الاسرار)
مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں: یہ بلند منصب والے تمام عالم میں تعریف کے مختار مطلق ہوتے ہیں اور انہیں یہ کہنا بچھتا ہے کہ عرش سے فرش تک ہماری حکومت ہے۔
(صراطِ تقیم صفحہ نمبر ۱۰۹ طبع لاہور)

(ما جو ایکم فوجو جانتا)

الزام نمبر ۱۸: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:
"دنوں جہان میں حق تعالیٰ کا تعریف نہیں۔"

۱۔ جہان خدا تک مولیٰ اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے عیب مطلق ہیں زمین و آسمان دونوں جہاں میں حضور کا تعریف جاری ہے ہر نعمت حضور ہی کے ہاتھ سے ملتی ہے۔ (شرح استدراج نمبر ۱۰۳)
۲۔ "ہر شخص جانتا ہے کہ قدرت والے کا نائب کام کرے گا۔ اس کی طاقت اسے دی جائے گی۔" (شرح استدراج نمبر ۱۰۶)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۸ ص ۷۸)

الجواب: علامہ قسطلانی شارح بخاری (م ۹۲۳ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزانہ راز الہی ہیں جائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا بجز حضور کے و ہمارے کوئی نعمت نہیں ملتی کسی کو مگر حضور کی سرکار سے۔
(مواہب اللہ صفحہ نمبر ۵۵ جلد اول)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
معلوم شد کہ تعریف و سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ تعریف الہی جل جلالہ و ہم نوالہ زمین و آسمان را شامل ہست ہمارے فرماتے ہیں: روز روز است یہ حکم حکم اوست بحکم رب العالمین۔ (دراج المودۃ)

"المواہب اللہ فیہ بائع الحمد ہے" کا مقام

یہ شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی الدہلوی ۹۲۳ھ کی مشہور تالیف ہے۔ اس کے متعلق حاجی خلیفہ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں:
یہ بلند پایہ اور نہایت مفید کتاب ہے اور اپنے موضوع پر بے نظیر ہے۔
عبدالقادر عیدروی (دہلوی ۱۰۳۸ھ) لکھتے ہیں:

یہ جلیل القدر عظیم المرتبت اور کثیر المنفعت کتاب ہے اور اپنے موضوع پر نظیر نہیں رکھتی۔ (الذوالقادر صفحہ نمبر ۱۳ طبع لاہور ۱۹۳۳ء)

(نوٹ) شیخ محمد عبدالباقی باقی الدہلوی ۱۱۲۳ھ نے اس کی نہایت بہ سواد شرح لکھی ہے جو مصر سے ۱۳۳۸ھ میں آٹھ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

بعض اولیاء ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار ربوبی میں حاضری کی دوا لیتے نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے۔
(الادناسات ایسے صفحہ نمبر ۸۸ جلد ۱ طبع لبنان)

الحمد للہ! جن علامہ نظریات پر "مصنف رضا خانی مذہب" نے طعن و تفتیش کی ہے وہ ان جلیل القدر علماء اسلام کے نظریات ہیں۔

الزام نمبر ۱۹: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"نافع البلاء کون؟"

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واقع البلاء ہیں اور پرانے والی مصیبت کو دور فرماتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... "حضور علیہ السلام کو واقع البلاء کہنا بھی بمعنی حقیقی عطا ہے۔"

(شرح مستند صفحہ نمبر ۶۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا خیال نہ تبصرہ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ حقیقی طور پر مصیبتیں اور بلائیں دور کرتے والے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حقیقی طور پر بلائیں اور مصیبتیں دور کرنے والے ہیں اسی طرح (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ ص ۷۸)

الجواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا میرا نام احمد ہے میں اپنی امت سے آتش و دوزخ کو دفع فرماتا ہوں (الاستدواء (شرح) صفحہ نمبر ۳۰ طبع لاہور ۱۳۶۹ھ)

ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ میں اس لئے سرکار میں حاضر ہوا ہوں کہ میری سختیاں دور فرمائیں۔ (شرح مستند صفحہ نمبر ۳۰)

- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش پر فرمایا:
- یا حمزہ یا کاشف الکربات: اے حمزہ واقع البلاء۔ (شرح مستند صفحہ نمبر ۳۰)
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام احمد ہے میں اپنی امت سے آتش و دوزخ کو دفع فرماتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر واقع البلاء اور کیا ہے۔ نیز آپ کے وجود مبارک کی برکت سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔ سابقہ امتوں کی طرح گناہوں کی وجہ سے آپ کی امت کے چہرے مسخ نہ ہوں گے۔

نیز حقیقی کی دو قسمیں ہیں، ذاتی کہ خود اپنی ذات سے بے عطا ہے غیر ہو۔

اور عطا کی کہ دوسرے نے اسے حقیقتاً متصف کر دیا ہو خواہ وہ دوسرا خود بھی اس

بابت تفسیر روایات احمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

وصف ہے متصف ہو۔

زیر بحث عبارت میں "حقیقی عطا کی" دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

"مصنف رضا خانی مذہب" نے خط کشیدہ الفاظ کی زیادتی کر کے بدویاتی کا

ارتکاب کیا ہے۔ (لعلیہ اللہ علی اکاذیبہ)

عبارت نمبر ۵۲: روز اول سے لے کر روز آخر تک کے ذرے ذرے کا علم حضور کو عطا ہوا

تمام جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے بلوں کے خطروں یعنی خطرات سے آگاہ ہیں (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۰ ص ۳۱)

(بحوال الاستدواء (شرح) صفحہ نمبر ۱۰ انوری کتب خانہ لاہور)

(بحوال الاستدواء (شرح) صفحہ نمبر ۱۱۶ اربع منہی اکبر)

اس کے بعد مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں سر دست یہی چار آیتیں سنیں۔

۱۔ علم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدنا۔ الامن او تضیی من رسول۔

اللہ غیب کا جاننے والا ہے قرآن مجید پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوال اپنے پسندیدہ رسول کے

۲۔ وما ہو علی الغیب بشئین۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب کے بتانے میں نیکل نہیں۔

۳۔ و علمہ من لعلنا علما۔

ہم نے حضور علیہ السلام کو اپنے خاص غیب کا علم دیا۔

۴۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یختی من رسلہ من

یشاء۔

اللہ اس لئے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے

جن کو چاہے۔ (شرح مستند صفحہ نمبر ۱۱۶ اربع منہی اکبر)

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے میرے لئے دنیا

کو اٹھایا ہے میں اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے ایسے

رکھ رہا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی اس پھٹی کو۔ (جمع الترمذی ص ۲۹ جلد ۱ ص ۱۰۲)

• حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے میں نے اپنے بزرگ و برتر پروردگار کی زیارت کی ہے بڑی حسین اور پیاری صورت میں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا عالم بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں، میں نے عرض کی تو بہتر جانتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی پھٹی میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھی جس کی شکلک میں نے سینے میں محسوس کی، پھر میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں تھا اور زمین میں تھا۔

(مشکوٰۃ باب المصابیہ ص ۱۹)

• شیخ عبداللہ محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ جو چیز آسمانوں میں تھی اسے بھی میں نے جان لیا اور جو چیز زمینوں میں تھی اسے بھی میں نے جان لیا (پھر فرماتے ہیں) کہ اس ارشاد نبوی کا مقصد یہ ہے کہ تمام علم جزوی اور کلی مجھے حاصل ہو گئے اور ان کا میں نے احاطہ کر لیا۔ (معجم المصابیہ ص ۱۲۲ جلد اول)

• ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں علامہ ابن حجر کا قول نقل کرتے ہیں، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمام کائنات جو آسمانوں میں تھی بلکہ ان کے اوپر بھی جو کچھ تھا اور جو کائنات سات زمینوں میں تھی بلکہ ان کے نیچے بھی جو کچھ تھا وہ میں نے جان لیا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو تو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھائی تھی اور اسے آپ پر مشکف کیا تھا اور مجھ پر اللہ تعالیٰ نے غیب کے دواڑے کھول دیے ہیں۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز ہم سے فرمایا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرا منہ (قبلہ) کی طرف ہے لیکن خدا کی قسم! تمہارا روکھ اور خشوع اپنی پشت سے بھی (میں) دیکھ رہا ہوں جیسا سامنے سے۔

(بخاری کتاب الاذان جلد اول)

عبارت نمبر ۵۳: ”مستف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ پر بے نیازا لزام“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ ۸۲ ص ۲۰۰)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسب کو اپنا بندہ کہو، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”خود خدا تعالیٰ حکم دیا اسے محمد صب کو اپنا بندہ کہو“۔ (شرح احمدی صفحہ ۱۳۵)

(نوٹ) اس عبارت کا جواب ہم اور اسی گزشتہ میں دے چکے ہیں۔

عبارت نمبر ۵۴: ”مستف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”جبرئیل علیہ السلام نے بیٹا دیا“

رضا خانی ملان، حبیقہ رضا خاں بریلوی اپنی تصنیف شرح استدواء فی ص ۳۳۰ پر لکھتے ہیں:

”جبرئیل امین نے حضرت مریم کو بیٹا دیا قرآن مجید میں ص ۱۱۱ علیہ السلام کو رسول

بخش کہا“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ ۸۲ ص ۲۰۱)

الجواب: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

انما اتانا رسول ربک لا عجب لک غلاما زکریا (۱۸، ۱۹) انہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے

پروردگار کا بھیجا ہوا یعنی فرشتہ ہوں اور اس لئے آئے ہوں کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں۔

• علامہ راغب اصفہانی (م ۵۰۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

یہاں فرشتے کا لڑکا بخشنے کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنا محض سبب ہونے کی بنا پر

ہے اور وہ حقیقت بخشنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور ایک قرأت میں لیسب بھی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ

کی طرف منسوب ہے تو یہ نسبت حقیقی ہوگی اور پہلی یعنی فرشتے کی طرف مجازی۔

(مفردات الفرقان صفحہ ۲۰۰)

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ مولوی اسماعیل دہلوی کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

بجائے طور پر کسی کو رسول بخش یا احمد بخش وغیرہ کہنا نام رکھنا جائز ہے جیسا کہ مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہے اور مولوی اسماعیل دیوبند کا اس کو شرک سے تعبیر کرنا اس وجہ سے جہالت ہے۔

عبارت نمبر ۵۵: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ حکم مانتا ہے۔" (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۴ حصہ دوم)

۱۔..... خدا بھی حضور علیہ السلام کا حکم مانتا ہے، اطاعت کرتا ہے۔

(شرح الاستدلال صفحہ نمبر ۱۰۸)

۲۔..... بے شک حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم میں تھا حاکم ہیں۔ (شرح الاستدلال صفحہ نمبر ۱۰۸)

الجواب: عبارت نمبر ۱ درج ذیل حدیث کا ترجمہ ہے جس کو بگاڑ کر پیش کیا گیا ہے، صحیحین میں ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتی ہیں، میں حضور کے رب کو حضور کی خواہش میں جلدی ہی کرتا دیکھتی ہوں یعنی جو حضور چاہے میں جلدی ہی کر دیتا ہے۔ (شرح الاستدلال صفحہ نمبر ۱۱۸)

عبارت نمبر ۲: درج ذیل ہے جس کو غلط رنگ دے کر پیش کیا گیا ہے۔

شرح شفا امام کاظمی میاں سے گزرا (ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالم میں تھا حاکم ہیں اور جہان بھر میں کسی کے حکوم نہیں۔ یہ ہیں مسلمانوں کے اعتقاد۔

(شرح الاستدلال صفحہ نمبر ۱۱۸)

عبارت نمبر ۵۶: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور علیہ السلام کو خدائی قوت دی تھی۔" (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۴ حصہ دوم)

۱۔..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری خدائی طاقت دی تھی ہے جب ہی تو خدا کی

طرح عقائد رکھ اور نائب کل۔ (شرح الاستدلال)

۱۔ بخاری صفحہ نمبر ۶۹، ۷۰ جلد ۱ طبع کراچی، مسلم صفحہ نمبر ۳۷۲ جلد ۱ طبع کراچی، سنن ابی داؤد صفحہ نمبر ۵۵، ۵۶ جلد ۱ طبع کراچی، (ابو یوسف فی فضائل) (ابو یوسف فی فضائل)

الجواب: اصل عبارت درج ذیل ہے جس میں خیانت کی گئی ہے۔

ملقب اعظم ہند علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اللہ عز وجل آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے فرشتوں سے فرماتا ہے۔ اسی جہاں علی

الارض خلیفہ (بے شک میں زمین میں نائب مقرر کروں گا) اور فرماتا ہے اداؤں

انما جعلناک، علیہ فی الارض (اے داؤد بے شک ہم نے تمہیں زمین میں نائب

مقرر کیا) پر غصہ جاتا ہے کہ قدرت والے کا نائب کام کرے گا اس کی طاقت اسے دی جائے

کی جسے نہ کسی کام میں غل نہ اس کی طاقت وہ پھر ہوگا اور پھر پھر ہی کا نائب ہو سکتا ہے نہ کہ

تاکہ تو یہ صرف انبیاء کی نہیں بلکہ ان کے رب کی تو ہیں ہے۔ (شرح الاستدلال صفحہ نمبر ۱۱۸)

عبارت نمبر ۵۷: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"نور مجسم لباس بشریت میں۔" (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۰۰ حصہ دوم)

رضا خانی ملا محمد بشیر کو ملی لوہاراں والے لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت میں نور ہیں اور لباس آپ کا بشریت ہے آپ نور

مجسم ہیں اور بشریت کے لباس میں تشریف لائے۔ (کتاب تاجانور کا صفحہ نمبر ۳۸)

جواب نمبر ۱: مولوی محمد قاسم ناٹووی باقی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

رہا جمال پہ تجھے حجاب بشریت

نہ جاتا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار

(تاجانور کا صفحہ نمبر ۶)

(ماہر جو، بکرم پور جانا)

جواب نمبر ۲: حضرت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب نور الہی (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) جنس فیض میں پھر ہوا تو اس بندش کے

باعث وہ نور زیادہ ہوا اور جسم کے صغیر ہونے کے باعث دیکھنے والوں کی نگاہوں میں آسمان

ہو گیا، جیسے کہ آفتاب جب کہ میں ہوتا ہے تو دیکھنے والے اسے آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ جب اللہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور قلب آدم میں مرکب کیا تو اس کے باعث حضرت آدم علیہ السلام ہمہ دماغ کے مستحق ہوئے۔ (حجرات قرآنیہ نمبر ۳۳ طبع لاہور)

حاجی امجد اللہ مبارک کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ذرا چہرہ سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

(کلمات امدادیہ صفحہ نمبر ۲۰ طبع کراچی)

عبارت نمبر ۵۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”احمد رضا بریلوی کا غلو خیال“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲ حصہ دوم)

آ رہا ہے آدمی بن کر فرشتہ نور کا
پا گیا ہے طائرِ بدرہ کو چکا نور کا

(مدائق بخشش حصہ سوم صفحہ نمبر ۱۸)

الجواب: حدائق بخشش حصہ سوم ہمارے نزدیک غیر معتبر ہے جس پر ہم نے اور اسی گوشہ میں سیر حاصل بحث کر دی ہے۔

عبارت نمبر ۵۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”انبیاء ایک ولی کی مجلس وعظ میں“

..... مشہور ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں تمام اولیاء، انبیاء جو زندہ تھے وہ اپنے جنسوں کے ساتھ اور جو زندہ نہ تھے اپنی روحوں کے ساتھ موجود ہوتے تھے اسی طرح آپ کی تربیت و تائید کیلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بجلی فرماتے۔ علیٰ هذا اکثر اوقات حضرت خضر علیہ السلام بھی مجلس میں آتے اور حضرت خضر علیہ السلام کی جس دماغ سے بھی ملاقات ہوتی تو آپ کی مجلس میں حاضر باقی کی نصیحت فرماتے۔ (اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۲۰)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس وعظ سننے آتے ہیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دینا بہت بڑی حماقت ہے اس لیے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۱: اخبار الاخیار حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ”اعمال اولیاء“ پر ایک معتبر و مستند تالیف ہے۔ اور مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: بعض اولیاء اللہ ایسے بھی تشرع ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضور کی کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی میں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے۔

(الانوارات الودیہ صفحہ نمبر ۱۰۹ جلد ۱ طبع مکتان)

ایسے برگزیدہ اور جلیل القدر عالم دین کے عقائد و نظریات پر طعن و تشنیع کرنا خدا تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی امان و نہاد میں رکھے۔ آمین)

الجواب نمبر ۲: شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) نور اللہ مرقدہ اپنی دوسری تالیف

زبدۃ الآثار میں تحریر فرماتے ہیں: مشائخ نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ شیخ قدوہ ابی سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں چند انبیاء اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی بار جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تشریف فرما دیکھ چکا ہوں۔ جس طرح آقا اپنے غلام کو شرف بخشے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کرام کے ارواح آسمان و زمین کی وسعتوں میں سیر فرماتے ہیں..... حضرت خضر علیہ السلام کو مجلس میں دیکھا گیا میں نے ان سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا بلا جرح و کامرانی کیلئے اس مجلس میں آنا بڑا ہی ضروری ہے۔

(۱)..... (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۶۵ (حجرت) طبع لاہور ۱۳۱۳ھ)

(۲) (تبیہ ۱۱ سرور (حجرت) ماہنامہ انوار الحق طبع لاہور ۱۳۱۳ھ)

(۳) (م ۲۰۳ ص ۵) صفحہ نمبر ۱۱ طبع لاہور ۱۳۵۵ھ

حضرت ابی سعید قلیونی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

آپ حسن المنصب سید اور عراق کے بلند پایہ شیوخ میں سے تھے۔ حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے دست اقدس سے شرق خلافت و امارت حاصل کیا۔ ۵۵۷ھ/۱۱۳۱ء میں وصال ہوا۔ (طبقات الاولیاء مؤرخ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ)

مسئلہ نور و بشر اور اہل سنت کا مسلک

(جاء الحق، مقیاس حقیقت وغیرہ کتب کی عبارات کا جواب)

(ارشاد غفرلہ رب مؤرخین ۲۱۰، ۲۱۱ حصہ ۴م)

قرآن وحدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لفظ نور بھی وارد ہوا ہے اور لفظ بشر بھی، مثلاً قرآن مجید میں ہے: "لقد جاءكم من الله نور وكتاب مبين" (المائدہ آیت نمبر ۵۱)۔ یہاں نور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ نیز قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قل سبحانه ربي هادي سبب الانبيا وسولا۔ (نبی اسرائیل آیت ۹۳)

"آپ فرما دیجئے میرا رب پاک ہے میں نہیں ہوں مگر بشر (اللہ کا) پیچھا ہوا (رسول)" (الہجران)

لہذا قرآن وحدیث پر ایمان لانے کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بھی مانیں اور بشر بھی تسلیم کریں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا بشر نہ مانیں جس میں بشریت کا کوئی عیب ہو، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی معنی میں "محمد" ہیں اور لفظ محمد کے معنی ہیں "بے عیب" اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بھی ضروری ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا نور تسلیم کرے کہ بے عیب بشریت کے معنائی نہ ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وجود ہیں۔

ایک اول جو نور ہے دوسرا آخر جو بشری اور روحانی ہے۔ بشری وجود سے مراد عام

لوگوں جیسا نہیں، بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بشری، بشریت کے ہر نقص وعیب سے مبرا، انتہائی لطیف اور پاکیزہ ہے۔ جس کا تصور ہی کسی بشر کیلئے ناممکن ہے۔ آپ کی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نور حق اور نور معنوی دونوں کا پیکر ہے۔

دوسرا یہ کہ آپ کی ذات اقدس کو لفظ لفظ بشر سے پکارنا تو چونکہ اس میں آپ کی تعظیم و توقیر نہیں پائی جاتی اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو قرآن کریم میں آپ کی تعظیم و تکریم کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے "لفظ بشر" ہے آپ کو پکارنے سے گریز کرنا چاہیے۔ نیز قرآن کریم نے کفار مکہ کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ وہ انبیاء کرام کو نظر حقارت سے بشر کہتے تھے۔ قالوا ما انتم الا بشر مثنا (سورۃ یس آیت نمبر ۱۵) یولعن اطعمتم بشرا مثلكم انکم اذا الجحسون (سورۃ المؤمن آیت نمبر ۱۳) (انہوں نے کہا تم نہیں ہو مگر ہم جیسے بشر)، (اور اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی اطاعت کر لی تو اس وقت یقیناً تم ضرور خسارہ پانے والے ہو گے) (البیان) لہذا انبیاء کرام کو حقارت کی نظر سے بشر کو نا حرام ہے۔

• قادیانی عالمگیری میں ہے کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "ہذا الرسل" یہ مرد اہانت کی نظر سے کہے تو کافر ہے۔

• قبلہ عالم سید مہر علی شاہ گولڑوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ اہل ایمان کیلئے ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ طریق تکریم و تعظیم واجب اور ضروری ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ بشر کے معنی میں یہ حسب لغت عربیہ عقمت و کمال پایا جاتا ہے یا حقارت، میری ناقص رائے میں لفظ بشر منہو یا مجدداً ناقص من کمال ہے۔ مگر چونکہ اس کمال تک ہر کس و ناکس سوائے اہل تحقیق و عرفان کے رسائی نہیں رکھتا۔ لہذا اطلاق لفظ بشر میں خواص بلکہ انھیں خواص کا حکم خواص سے علیحدہ ہے۔ خواص کیلئے جائز اور عوام کیلئے بغیر زبانت لفظ وال تعظیم ناجائز ہے۔ (قادیانی صبرہ ص ۱۱۰)

یعنی عوام الناس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خیر البشر، افضل البشر اور اکمل البشر کہہ کر

پاؤ کریں۔

عبارت نمبر ۶۰: "معصف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"احمد رضا تمام لغزشوں سے محفوظ"۔ (رضا خانی مذہب نمبر ۲۲۳ حصہ دوم)

اس کے بعد "الشاہ احمد رضا" مؤلفہ مفتی غلام سرور قادری سے ایک عبارت نقل کر کے اس پر جا بلا نہ تبصرہ کیا ہے۔

الجواب: اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام معصوم عن الخطا ہوتے اور اولیاء کرام (بطور کرامت) محفوظ عن الخطا ہوتے ہیں۔ چونکہ مولانا احمد رضا بڑی غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد بات کہتے ہیں اس پر عمل کرتے اور تحریریں لکھتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور بطور کرامت قول، فعل اور تحریر کی لغزش سے محفوظ رہے۔ شایکہ فیصلہ اللہ بعونہ من یشاء۔ مولانا دوم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

لوح محفوظ است پیش اولیاء !

ہرچہ محفوظ است محفوظ از خطا

عبارت نمبر ۶۱: "معصف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سانپ سے تشبیہ دینا۔"

رضا خانی ملاں احمد یار گجرانی حضور علیہ السلام کو اثنائیت سے نکالنے کیلئے آپ کو سانپ سے تشبیہ دینا درست سمجھا تا کہ کسی طرح آپ کی بشریت کا انکار ہو سکے۔

لکھتے ہیں: عصائے موسوی سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ گل گیا تھا۔

دارے حضور لوزی بشر ہیں۔ کھانا پینا، نکاح اس بشریت کے احکام تھے۔

(مرآۃ المناجیح صفحہ نمبر ۲۲۲ جلد اول، (رضا خانی مذہب نمبر ۲۲۸ حصہ دوم)

الجواب: مفتی احمد یار خاں نعمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ بن کر جاؤ مگر ان کے تمام سانپ نکل گیا چونکہ سانپ کا وصف ہی کھانا پینا ہے۔ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور لیاں بشر میں آیا، کھانے پینے اور نکاح کرنے کا تعلق بشریت سے ہے، ایسا کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔

حافظ ابن قیم جوزی (م ۷۵۰ھ) لکھتے ہیں: لا یلزم من تشبیہ النبی بالشیء مساواتہ۔ (المدار الحلیۃ صفحہ نمبر ۱ طبع بیروت)

تشبیہ اور استعارہ سے مشابہ اور مشابہ بہ سے برابری سمجھنا پر لے کر جے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔ (تحفۃ شاہ مغربی صفحہ نمبر ۲۲۲ غازی) (ملفوظات علامہ ابن قیم ج ۲ ص ۱۹۸۲)

عبارت نمبر ۶۲: "معصف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے بدن پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔"

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے جسم پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ "حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی" (کرامات نوید صفحہ نمبر ۲۵) (رضا خانی مذہب نمبر ۲۵۶ حصہ دوم)

معصف رضا خانی مذہب کا جا بلا نہ تبصرہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی ذات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قیاس کرنا غیور و عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد کی علامت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو غیور و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید و تحقیق سے محفوظ فرمائے الخ

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۶ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۱: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر کبھی کا نہ بیٹھنا آپ کا حق و حق اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے جسم پاک پر کبھی کا نہ بیٹھنا بطور کرامت تھا اور کرامات اولیاء کا انکار معتزلہ کا مذہب ہے۔

• حضرت شیخ ابی عبداللہ محمد بن الحضر بن عبداللہ الحنفی الموصلی سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا کہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی حیرہ سال تک خدمت کرتا رہا۔ مجھے ایک دن بھی نظر نہیں آیا کہ آپ کے ناک یا گلے سے پانی بہہ نکلا ہو اور میں نے اس

مولوی محمود الحسن دیوبندی، مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات کے موقع پر مرثیہ میں لکھتے

ہیں۔

بدھر آپ ناکل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا

مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ نمبر ۸۹، ۹۰، شریک خاندان اعرافہ دیوبند)

الزام نمبر ۵۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ کی بادشاہی یا حیر جماعت علی کی“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۹۷، ۹۸، ۹۹)

حیر جماعت علی کا ایک عانی عقیدت مند اپنے حیر صاحب کی مدح کرتے ہوئے لکھتا

ہے کہ دونوں جہان میں آپ کی بادشاہت ہے۔ شعر ملاحظہ ہو۔

تم ہو مختار دو عالم دافع رنج و بلا

دین و دنیا میں شاہا بادشاہی آپ کی

(رسالہ الوار صوفی)

الجواب:

حل لغات: مختار: پسندیدہ، دافع رنج و بلا: مصائب و آلام کو دور کرنے والے۔

(۱) حدیث مسلم میں ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا چاہتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ؟ سالوں میں منادی کرو کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو اسی طرح زمین میں منادی کی جاتی ہے۔ (منہج، برواہ المسلم

(۲) ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس عالم کا جہا علماء عالمین اور صالحین کے وجود کی برکت سے ہے۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)

(۳) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محدث محلی (م ۱۳۳۴ھ)

کے حالات میں لکھتے ہیں محمد بن الحسین نے جو اس عہد کے بزرگ شخص ہیں یہ بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کتبہ والا کہتا ہے حق تعالیٰ اہل بغداد سے نطفیل و برکت محافل بلا کو

رفع کرتا ہے۔ (ایمان احمد بن (مترجم) صفحہ نمبر ۱۲۲، ۱۲۳)

تو شعر کا مطلب یہ ہوا اے میرے پیر و مرشد آپ دونوں جہان و اوان کے نزدیک

پسندیدہ ہیں اور آپ کی ذات بابرکات سے بلائیں اور خفیاں دور ہوتی ہیں۔ و معذرت ہوں یا عزیز

دار سب آپ کو اپنا سر وار و پیشوا اور پیر و نمائندے ہیں۔

الزام نمبر ۶۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”کیا انبیاء علیہم السلام حیر جماعت علی کے خادم ہیں“

حیر جماعت علی کا ایک عانی عقیدت مند سر پر اپنے حیر کی مدح کرتے ہوئے انبیاء

کرام کی ہائیں الفاظ تو ہیں کرتا ہے شعر ملاحظہ ہو۔

حور و ملک پر فرش زمیں پہ سارے

خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۲۸، ۱۲۹)

الجواب: حور و ملک: حور اور فرشتے۔ ملک: آسمان۔ خادم: غلام، خدمت کرنے والا۔

چاروں کتاب والے: یعنی چاروں کتابوں کو ماننے والے، مسلمان، یہودی، عیسائی، زبور کو ماننے والے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلا تا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس

سے پھر آسمان والے فرشتے محبت کرتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے۔ (رواہ المصنف کتاب البر والصلہ)

شاعر کہتا ہے اے میرے ہیرو مرشد آپ حوروں، فرشتوں اور زمین پر بسنے والوں کے نزدیک غلام اور قائل صد احترام ہیں ہر ایک کی توجہ آپ کی طرف ہے اور آپ کی محبت میں سرشار ہیں۔

الزام نمبر ۷۷: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"کہے چارے ہیں"

پیر جماعت علی شاہ کا ایک عالمی مرید اپنے پیر کی مدح سرائی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے چارے میں یوں بلایاں کا سرکب ہوتا ہے شعر ملاحظہ ہو۔

فرشتے تیرے چارے سے نیراب ہو کر
کہے جارہے ہیں جماعت علی شاہ

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۶۰ ص ۵۰۰)

الجواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ دونوں حضرات اس کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ارشاد فرماتے تھے کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنی مجلس (یعنی فرشتوں) میں تقاریر کے طور پر کرتا ہے۔ (ترمذی، تاج الدین، مشکوٰۃ)

مندرجہ بالا حدیث نبوی کی روشنی میں شاعر کہتا ہے اے میرے شیخ کامل جب آپ محفل ذکر و فکر منعقد کرتے ہیں تو ایک کثیر تعداد آدمیوں کی اس میں شمولیت کرتی ہے اور فرشتے اس مجلس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ اور جب محفل ختم ہو جاتی ہے تو فرشتے بھی لطف اعموز ہو کر واپس چلے جاتے ہیں اور زبان حال سے کہتے ہیں اے جماعت علی شاہ آپ نے خوب محفل ذکر و فکر قائم کی۔

الزام نمبر ۷۸: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"پیر جماعت علی شاہ بند ہیں"

پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں کا اپنے پیر کے بارے میں عقیدہ و خبیثہ ملاحظہ فرمائیں

سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ
پروانہ سا وہ عشق محمد میں فنا ہے

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۵ ص ۵۰۰)

الجواب: شاعر کہتا ہے کہ میرے ہیرو مرشد جماعت علی شاہ پروانہ کی طرح عشق رسول میں فنا ہیں زندگی کا اکثر حصہ مدینہ منورہ میں گزارتے تھے اور اپنا دل انہی مکان بھی تعمیر کر لیا تھا جس کو "جماعت منزل" کہتے تھے۔ جس طرح علی پور شریف کے بانیوں کے آپ سردار و پیر شاہ تھے اسی طرح مدینہ منورہ میں اپنے ہم عصر علماء و مشائخ کے سردار اور رہبر رہا کرتے تھے۔

عبارت نمبر ۶۳: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک رکن ہیں"

اس ضمن میں ایک عبارت بہار شریعت حصہ اول سے اور دوسری سلطنت مصطفیٰ صفحہ

نمبر ۱۳ سے نقل کی ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۸۲ ص ۵۰۰)

الجواب: اس مسئلہ پر ہم اوراق گزشتہ میں سیر حاصل بحث کر چکے ہیں۔

عبارت نمبر ۶۵: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ حضرت حسین"

..... حضرت امام حسینؑ میں طاعت تھی کہ کربلا میں غرض کوڑھ لگ لیتے۔

(جاہان صفحہ نمبر ۱۰۴)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اختیار تھا کہ کربلا کے میدان

میں جوئی کوثر منگالیتے اور رضا خانیوں کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اسلئے
(رضا خانی مذہب ستمبر نمبر ۵۲ ص ۵۰۰)

الجواب: قبلہ مفتی احمد یار خان نعمی علیہ الرحمۃ نے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے یہ بات کہی ہے اور محض نے مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ ہم اعتراض اور اس کا مکمل جواب لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں جس سے قارئین اس مسئلہ کو آسانی سے سمجھ سکیں گے۔

اعتراض: حضرت علی اور امام حسین میں اگر کچھ طاقت ہوتی تو وہ خود دشمنوں سے کیوں عہد ہوتے جب وہ اپنی مصیبت دفع نہ کر سکتے تہماری مصیبت کیا دفع کریں گے؟ رب تعالیٰ فرماتا ہے وان یسلیم الذباب شیفاً لا یستغذوا منه۔

جواب: ان میں دفع مصیبت کی طاقت تو تھی مگر طاقت کا استعمال نہ کیا کیونکہ رب تعالیٰ کی مرضی ہی ایسی تھی۔ وہی علیہ السلام کا عصا فرعون کو بھی کھاسکتا تھا۔ مگر وہاں استعمال نہ کیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ میں طاقت تھی کہ کربلا میں جنس کوثر کا لیتے فرات کی کیا حقیقت تھی مگر راضی برضا الہی تھے۔ نہ کہ خود رضوان میں پانی اٹارے پاس ہوتا ہے مگر تم الہی کی وجہ سے استعمال نہیں کرتے۔ بخلاف بتوں کے کہ ان میں طاقت ہی نہیں۔ لہذا یہ آیت انبیاء واولیاء کیلئے پڑھنا ہے یہ بتوں کیلئے ہے۔ حضرت حسین کے ڈانے بار بار اپنی انگلیوں سے پانی کے خوشے بہائے یہ پانی جنت سے آتا تھا۔ (جاء ابن ماجہ ۱۱۳)

الخرام نمبر ۹۷: ”مصفیٰ رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھا ہے:

”خدا حاجت روا یا پھر جماعت علی“

تجھے میں تو مشکل کشا ہی کہوں گا

میری تجھ سے مشکل کشائی ہوئی ہے

(رضا خانی مذہب ستمبر نمبر ۱۱۳ ص ۵۰۰)

الجواب نمبر ۱: مسئلہ استعانت انبیاء واولیاء پر ہم گزشتہ اوراق میں گفتگو کر چکے ہیں۔ دوبارہ دہرانے کی حاجت نہیں۔

الجواب نمبر ۲: علمائے دیوبند کے بزرگ و مرشد حاجی امداد اللہ اپنے ہی مرشد سید سید نور محمد کی شان میں لکھتے ہیں۔

سرور عالم شد دنیا و دیں عاشق و معشوق رب العالمین
یعنی پیر اور مرشد اور مولیٰ میرے حضرت نور محمد نیک ہے
ہیں وہ بے شک مظہر انوار حق سر سے پا تک مصدر انوار حق
دیکھ لے ہے چشم دل کی کھیل کر ہر جگہ نور محمد جلوہ گر
جس کو ہوئے شوق دیدار خدا ان کی مرقد کی کرے زیارت وہ جا
رکھنے کو حق کے پہ آنکھیں ہیں دو بے حجاب ہو دیکھ ان سے یار کو
(اعوجوا کہ نیکو چارنا)

عبارت نمبر ۶۶: ”مصفیٰ رضا خانی مذہب“ لکھتے ہیں: رضا خانی احمد یار بریلوی لکھتے

ہیں:

کہ سوال کو مطلق فرمانے سے کہ فرمایا کچھ مانگ لو کسی خاص چیز سے عقیدہ نہ فرمایا اسلئے
(رضا خانی مذہب ستمبر نمبر ۵۸۹ ص ۵۰۰)

الجواب: مفتی احمد یار خان نعمی رحمۃ اللہ علیہ نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے مشکوٰۃ شریف سے ایک حدیث اور قصیدہ بردہ سے ایک شعر نقل کر کے اس سے جو مفہوم اخذ کیا ہے ”مصفیٰ رضا خانی مذہب“ نے فقہ اس کو لکھ کر حسب عادت بددینی کا ارتکاب کیا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

مشکوٰۃ باب السجود وفضلہ میں روایت ابن کعب اسلمی سے روایت مسلم ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کچھ مانگ لو میں نے کہا کہ میں آپ سے جنت میں آپ کی بھراہی مانگتا ہوں۔ فرمایا کچھ اور مانگ ہے میں نے کہا صرف یہ ہی فرمایا کہ اپنے نفس پر زیادہ نوافل سے میری مدد کر۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ربیعہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جنت مانگی تو یہ نہ فرمایا کہ تم نے خدا کے سوا مجھ سے جنت مانگی تم مشرک ہو گئے بلکہ فرمایا وہ تو منظور ہے کچھ اور بھی مانگو۔ یہ خیر خدا سے مدد مانگنا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں اے ربیعہ تم بھی اس کام میں میری اتنی مدد کرو کہ زیادہ فوائد پر حاکم ہو یہ بھی غیر اللہ سے طلب مدد ہے۔ اسی حدیث پاک کے تحت ائمہ المتعالمات میں ہے "واز اخلاق سوال کہ فرمودہ مسئلہ تخصیص نہ کرو، مطلقاً بے خاص معلوم سے شود کہ کار جہہ بدست و کرامت دوست ہر چہ خواہم ہر کار خواہم باذن پروردگار خود بدد۔"

فان من جودک الدنیا و ضربتہا

و من علوک علم اللوح و اھتم

سوال کو مطلق فرمانے سے کہ فرمایا کچھ مانگ لو۔ کسی خاص چیز سے مقید نہ فرمایا۔

معلوم ہوتا ہے کہ سارا معاملہ حضور علیہ السلام کے ہاتھ کریمانہ میں ہے جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے رب کے حکم سے دے دیں کیونکہ دنیا و آخرت آپ ہی کی سخاوت سے ہے اور لوح کا علم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہے اگر دنیا و آخرت کی خیر چاہے وہ ان کے آستانے پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو۔ (جاہ الحق صفحہ نمبر ۱۹)

عبارت نمبر ۶۷: "مصنف رضا خانی مذہب"

لکھتا ہے کہ مفتی احمد یار خان بھرائی جاہ الحق صفحہ نمبر ۱۹۸ پر لکھتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کرام سے مدد مانگنے میں تو کسی کا اختلاف نہیں قبول کیا۔ مدد مانگنے میں اختلاف ہے۔ علماء ظاہرین نے انکار کیا۔ صوفیاء کرام اور فقہاء اہل کشف نے جائز فرمایا۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۸۶ حصہ دوم)

الجواب: حسب عادت "مصنف رضا خانی مذہب" نے مکمل عبارت نقل کی ہے۔

قاریین کرام!

کھل عبارت ملاحظہ فرمائیں جس سے مسئلہ خود بخود سمجھ میں آ جائے گا۔

حاشیہ مشکوٰۃ باب ۲۰ یارۃ القیوم میں ہے:

نبی علیہ السلام و دیگر انبیاء کرام کے علاوہ اہل قبور سے مدد مانگنے کا بہت سے فقہاء نے انکار کیا اور مشائخ صوفیاء و بعض فقہاء نے اس کو ثابت کیا ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ مومن کا حکم کی قبر قبولیت و دعا کیلئے آزمودہ قریاق ہے اور امام محمد فرمائی نے فرمایا جس سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے۔ اس سے بعد وفات بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد مفتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کرام سے مدد مانگنے میں تو کسی کا اختلاف نہیں۔ قبول اولیاء۔ مدد مانگنے میں اختلاف ہے علمائے ظاہرین نے انکار کیا اور فقہاء اہل کشف نے جائز فرمایا۔ (جاہ الحق صفحہ نمبر ۱۹، ۲۰)

عبارت نمبر ۶۸: "مصنف رضا خانی مذہب" نے جاہ الحق سے طواری عبارت لکھی ہے۔ کہ مفتی صاحب فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہوگی۔ (جاہ الحق صفحہ نمبر ۲۳)

الجواب: قبہ مفتی علیہ الرحمۃ نے جاہ الحق صفحہ نمبر ۲۳ پر مسئلہ علم غیب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اہل سنت کا مسلک ہے کہ "حضور علیہ السلام کو قیامت کا علم بھی ملا کہ کب ہوگی پھر آپ نے جاہ الحق صفحہ نمبر ۱۱۴ تا ۱۱۵ پر اس کے دلائل پیش کیے ہیں جن کو مصنف مذکور شریعہ اور سمجھ کر ہڑپ کر گیا ہے۔

عبارت نمبر ۶۹: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں"

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان و مایکون کا علم حاصل ہے حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی آپ کو دیا گیا۔ اب آپ مدلولی کتب کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ "جن اشیاء کو ہم عالم غیب میں تصور کرتے ہیں وہ خدا کا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے فضل و کرم سے جانتے ہیں اور ان کی نگاہ دور بین سے ہرگز ہرگز غفلتی و اوجھل نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیب کو جانتے ہیں۔ (سید المرسلین صفحہ نمبر ۴۵)
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۹۹ حصہ دوم)
الجواب: بے شک اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ لاکھ کیلئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

۱۔ والدیۃ المسکینہ، از مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ

۲۔ خالص الاعتقاد، از مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ

۳۔ نجم الرحمن، از مولانا غلام محمو، چلا لے نور اللہ مرقدہ

۴۔ جاء الحق، از مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ ہیماں حقیقت، از مظاہر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ علم خیر الامام، از مولانا عبدالسلام سیالکوٹی (وغیرہ)

عبارت نمبر ۷۰: (مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں) یا یہاں نبی اور نبی کے معنی میں خبر دینے والا یعنی فرشتوں کی اور عرش کی خبریں دینے والا، جہاں تار و اخبار کا کام نہ آسکیں وہاں نبی کا علم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ علم غیب نبی کے معنی میں داخل ہے۔ (جاء الحق صفحہ نمبر ۸۵)
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۹۹ حصہ دوم)

الجواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب و محل جانے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی غماز پڑھی جب سلام پھیر چکے تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا کہ اس سے پہلے بہت سے بڑے بڑے امور ہیں پھر فرمایا کہ جو کچھ پوچھنا چاہو وہ پوچھ لو، خدا کی قسم! میں جب تک اپنی اس جگہ پر ہوں جو کچھ بھی تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے جاتے "سلونی" کہ مجھ سے

پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے داخل ہونے کی جگہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا دروزخ۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے آپ پھر برادر فرماتے جاتے تھے "سلونی سلونی" کہ مجھ سے پوچھو، پوچھو۔ (بخاری کتاب الاقسام) کتاب (الدنہ)

مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی کا علم حاصل تھا اور نہ سلونی کا اعلان عام نہ فرماتے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علوم غیب کو اپنے اعلان میں مستثنیٰ فرما دیتے جب آپ نے پانچوں کو مستثنیٰ نہیں فرمایا تو دوسرا کون ہے جو آپ کے اعلان سے علوم غیب کو ممتاز کرے اور شارع کے عموم کی تخصیص کرے۔ غ

بخاری شریف کی جس حدیث سے مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے جو استدلال کیا ہے وہ بالکل صحیح و درست ہے اس کو "غلط استدلال" سے تعبیر کرنے والا خود ضال اور مضل ہے۔

(آخر نمبر ۸۰): "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"پیر جماعت علی حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل ہیں"

ایک رضا خانی مرید اپنے پیر جماعت علی کی مدح سرائی کرتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کی باریں الفاظ تو جین کرتے ہیں کہ

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے

یوسف سے تجھ پہ قربان شریں مقال والے

(انوار علی پور نمبر ۱)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۴ حصہ دوم)

الجواب: شاعر کہتا ہے کہ اس کے میرے حیر و مرشد تمام جہاں کے حسین آپ خادم ہیں اور آپ کی

ذاتِ محمد کا درجہ رکھتی ہے۔ نیز جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام اپنے عہد میں تمام انسانوں سے سب سے زیادہ حسین و جمیل تھے اسی طرح آپ کے عہد و زمانہ میں جتنے انسان حسن کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے یعنی نہایت ہی حسین و جمیل تھے وہ بھی اسے پیشی بولی بولنے والے آپ پر خدا اور قربان تھے۔

دائمن کو ذرا دیکھ

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

عہدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسف جانی

(مرثیہ تنگوشی مولیٰ نیر بلوچ دیوبند)

(نوٹ) مرثیہ تنگوشی مولوی محمود الحسن دیوبندی نے مولوی رشید احمد تنگوشی کی وفات پر لکھا تھا۔ اس شعر کو جب شاعر کا نام بتائے بغیر مدرسہ مظہر العلوم کراچی بطور اشتہار بیچا تو وہاں کے مفتی محمد اسماعیل دیوبندی نے درج ذیل جواب لکھا:

”اس قسم کے اشعار کو شریعت نا پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس قسم کے اشعار کی عہدِ ی سے شریعت نے شعراء کو گمراہ لکھا ہے کہ وہ خیالات کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں دیکھئے سورہ شعراء کا آخری رکوع پارہ ۱۹ شریعت کی نظر میں شعر دنیا درست ہے جس سے دین کی خدمت ہو اور مباحقت ہو اور باقی جو داعی جانی اشعار ہیں ان کی شریعت میں سخت مذمت ہے یہ شعر بھی انہیں اشعار میں شامل کر لیں جو شریعت کو نا پسند ہے۔“

واللہ اعلم بالصواب محمد اسماعیل غفرلہ

مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڑا کراچی پاکستان ۱۳ ازیلیقہ ۱۳۹۳ھ

ناظرین کرام!

انصاف کیجئے کہ بقول حضرات دیوبند ہم مثنویوں نے انہیں بدنام کیا، یا کہ خود ان کے آوارگی حکم نے انہیں تباہ کیا۔ کہنے والے نے کتنے بچے کی بات کہی ہے۔

آپ کہتے ہیں کیا ہم کو غیروں نے تباہ

بندہ پرورد یہ کہیں انہوں کا علی کام نہ ہو

معارف نمبر ۱: ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت بریلوی کا اپنا مقولہ نقل کرتے ہیں کہ احمد رضا خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے استاد کہ جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا مجھے سبق پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دوسرے میں کتاب دیکھ کر کتاب بند کر دیتا جب سنتے تو حرف بحرف لفظ لفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے ایک دن مجھ سے فرمانے لگے احمد میاں یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن۔ (حیات احمد رضا جلد اول، نمبر ۳۲)۔ (رضا خانی ذہب صفحہ ۲۱۱ حوالہ)

الجواب: ہمارے دیوبند میں جب کوئی شخص اپنی امت و قوت سے زیادہ کام سرانجام دے تو اس کی قوت و امت کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں بھائی جان! آپ جن ہیں یا انسان یعنی آپ نے اپنی امت سے زیادہ کام کیا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے مولانا احمد رضا بریلوی کو حد درجہ کی قوت حافظہ عطا فرمائی تھی اس لئے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ان کی قوت حافظہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مولانا بریلوی نے اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے تحصیل علوم کی۔ ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے مولانا بریلوی کہتے ہیں۔

میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتب پڑھتا تھا جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے ایک دوسرے میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا۔ جب سبق سنتے تو حرف بحرف لفظ لفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے ایک دن مجھ سے فرمانے لگے ”احمد میاں یہ تو کہو کہ تم آدمی ہو یا جن، مجھ کو پڑھانے میں دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرنے میں دیر نہیں لگتی۔“

(حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی صفحہ ۹۴-۹۳)

بتائیے اس میں کون سی بات قابل اعتراض ہے۔ یا کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے فقط بغضِ رضا ہے جس نے ”مصنف رضا خانی ذہب“ کی فکری صلاحیتوں کو مظہرِ بدعت کر دیا ہے۔

عبادت نمبر ۲: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"دروادہ اپنی تکمیل درود ہے۔" (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۳۱ حصہ دوم)

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ درود ابراہیمی یا مکمل درود ہے الخ

الجواب: مصنف مذکور نے حسب عادت یا مکمل عبارت نقل کیا ہے ہم مکمل عبارت نقل کرنے پر استحقاق کرتے ہیں جس سے مسئلہ خود بخود سمجھ میں آ جائے گا۔

(اللہ تعالیٰ فرشتوں) کیلئے صرف صلوٰۃ کا ذکر ہوا ہے اور ہم کو صلوٰۃ و سلام دونوں کا حکم ہوا۔ تیسرے یہ کہ درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں۔ نماز میں درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے کیونکہ سلام انتہی استقامت میں ہو چکا اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے۔ مگر نماز سے باہر درود درود چھو جس میں یہ دونوں ہوں۔ حضور نے درود کی جو تعلیم درود ابراہیمی سے فرمائی وہاں نماز کی حالت میں درود سرائے ہے۔ غرضیکہ درود ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں۔ (نور اعراف صفحہ نمبر ۶۸۰ از مفتی احمد یار خاں)

• حضرت ابوسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں فرمایا اے ابوسلمہ! ان احباب! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو درود بھیجتا ہے سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ وسلم کے چار حروف ہیں بر ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں ہیں تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔

(القول البدیع صفحہ نمبر ۳۳۰ آخر جہم لاہور ۱۴۰۸ھ از علامہ بخاری شافعی (م ۶۰۶ھ))

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز کے (تقدیم) میں درود پڑھا کرتے تھے، السلام میں جہر تکل و تکمل و سلام فلاں و فلاں تو (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا تو فرمایا کہ اللہ غوری سلام ہے (اس پر سلام بھیجنے کی کیا ضرورت) لہذا اب کوئی تم سے نماز پڑھے تو کہے الفحصات فذوالصلوٰۃ والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ المسلمین علیہا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین الخ (یابری کتاب الصلوٰۃ جلد اول)

۲۔ علامہ شرنوبی نے عقلمند (م ۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں: اس حدیث میں کیا پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ابراہیمی پڑھنے کا لازم ہے، تو متعین کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درود ابراہیمی نماز ہی سے حاصل ہے الخ (تحقیق الذاکرین صفحہ نمبر ۱۰۱)

عبادت نمبر ۳: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے حضور کے حرام کرنے کیلئے کتے بلیوں کو کھانا دیا۔"

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۲ حصہ دوم)

رضا خانی ملاں احمد یار بھرائی لکھتے ہیں کہ خنزیر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا۔ کتے بلیے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کھانے کے طور پر دیا گیا کہ وہ اس کو حرام فرما دیں۔

الجواب: مصنف مذکور کی متذکرہ بالا عبارت کا طرز بیان نہایت ہی گستاخانہ ہے حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے ہرگز ایسا ثابت نہیں ہوتا۔

عبادت ملاحظہ ہو۔

قبل مفتی علیہ الرحمۃ آیت کریمہ انما حرم علیکم الميتۃ والدم ولحم الخنزیر وصر الخ کے تحت حاشیہ پر لکھتے ہیں: یہاں انما کا حصر اضافی ہے حقیقی نہیں یعنی جن جانوروں کو تم نے حرام سمجھا کھانا ہے جیسے بکیر، وغیرہ حرام نہیں، حرام صرف یہ ہیں جو ہم نے فرما دیئے اس آیت سے یہ لازم نہیں آتا کہ کتا بلا حلال ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حرام فرمایا جو ارب کے حرام کتے ہونے کی طرح ہے۔ سور کے تمام اجزاء گوشت مگر گردہ وغیرہ۔ رب فرماتا ہے انہ جس اور جس یعنی پلید چیز حرام ہی ہوتی ہے لیکن رب کی مرضی یہ تھی کہ سور کا گوشت میں حرام کروں اور اس کے باقی اجزاء میرے حبیب حرام فرمائیں جیسے اس نے صرف سور کو حرام کیا یعنی باقی کتابا وغیرہ اس کے حبیب نے۔ (حاشیہ نور امراء صفحہ نمبر ۲۰۱۲)

انحراف نمبر ۸: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"نبی مصدوم نہیں"

رضا خانی ملاں احمد یار بھرائی حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں یوں گستاخی کرتے

ہیں۔

..... حضرت آدم علیہ السلام پر انکس سے پہلے مفتی نہ بنے تھے مگر غرضیہ اللہ بخیر۔

(نور اعراف صفحہ نمبر ۲۲۲)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۱۳ حصہ دوم)

الجواب: قبلہ مفتی احمد یار خاں رحمہ اللہ کی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دعائے کلمات اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے ہوں اور محبوب کبریٰ کی زبانِ اقدس سے ادا ہوں تو وہ دعا ضرور بالضرور قبول ہوگی جس طرح کہ کارِ توسلِ راضی سے مار کر تے ہیں اس جگہ کہ توسلِ راضی کی تشبیہ سے مراد دعا کا جلدی قبول ہونا ہے۔

• حافظ ابن قیم جوزی (م ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

لا یلزم من تشبہ العی بالعی مساوئہ۔ (النار، ۱۰۲، مؤلفہ ۱۰۲۱ھ حیرات)

• حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ سے زیادہ کی سمجھنا پر لے دینے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔ (غنیۃ شاہ شریعہ مؤلفہ ۱۲۱۲ھ قاری) مطبعہ لاہور، چھاپہ ۱۳۸۳ھ)

• حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا مسومن کا ہتھیار دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

(المعجم رک مؤلفہ ۲۰۲ھ جلد اول)

دعا کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جس طرح ہتھیار سے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں اسی طرح دعا سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے یعنی لفظ مقابلہ کی وجہ سے تشبیہ دی ہے یہ نہیں کہ دعا ہتھیار ہے۔ (کتاب الدعاء، لکھنؤ، مؤلفہ ۱۲۱۲ھ شیعہ لاہور، محمد فی حسن، بھوپال)

الزام نمبر ۸۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت“۔ (رضا خانی مذہب مؤلفہ ۱۳۷۵ھ ص ۱۰۵)

(والیس نے کہا) کیونکہ میں پرانا صوفی، عابد، عالم فاضل و یوبند ہوں اور آدم علیہ السلام نے ابھی نہ کچھ سیکھا نہ عبادت کی، یعنی آگے خاک سے افضل ہے اور جو افضل سے ہے وہ بھی افضل۔ (نور المعرفۃ مؤلفہ ۷۲۰ھ)

الجواب: مصنف مذکور نے عبارت نقل کرنے میں خیانت کی ہے۔ فاضل و یوبند کے الفاظ

اصل عبارت میں نہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

(شیطان نے کہا) کیونکہ میں پرانا صوفی عالم فاضل ہوں اور آدم علیہ السلام نے ابھی نہ کچھ سیکھا نہ عبادت کی، یعنی آگے خاک سے افضل ہے اور جو افضل سے ہے وہ بھی افضل ہے۔ (نور المعرفۃ مؤلفہ ۷۲۰ھ)

(ف) کیونکہ شیطان فرشتوں کا معلم رہ چکا تھا۔

الزام نمبر ۸۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو علم غیب دیا“۔ (رضا خانی مذہب مؤلفہ ۱۳۷۵ھ ص ۱۰۵)

رضا خانی ملا مفتی اعظم احمد یار گجراتی خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرتے ہوئے ابلیس کے علم غیب کا یوں اقرار کرتے ہیں کہ

..... ”معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا ہے کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے۔ جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیے، نبی ولی علاج ہیں اور شیطان بیمار کیا۔“ (نور المعرفۃ مؤلفہ ۱۵۳ھ)

الجواب: ذریعہ عبارت مفتی علیہ الرحمۃ نے اس کے تحت حاشیہ پر لکھی ہے۔ اس سے خوشتر قرآن کریم میں شیطان کے مختلف طریقوں سے بہکانے کا تعیناً ذکر موجود ہے اور جو کچھ اس نے کہا آج وہ پورا ہو رہا ہے (یعنی آئندہ زمانے کی جو اس نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی خبریں دیں مفتی صاحب نے ان کو علم غیب سے تعبیر کیا ہے)

پھر لکھتے ہیں:

معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب (آئندہ زمانے کی خبروں کا علم) دیا ہے کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے، جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیے، نبی ولی علاج ہیں شیطان بیمار کیا۔

(نور المعرفۃ مؤلفہ ۱۵۳ھ)

(۱۔) یعنی انبیاء و اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی قوت اور شان و رفعت بخشی ہے جن کو انسان عقل کے ترانوہ سے توڑنے سے قاصر ہے۔

عبارت نمبر ۴۷: "معصوم رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"شیطان موحّد ہے"۔ (رضائانی مذہب، مؤلفہ ۱۲۲، حصہ دوم)

رضائانی مذہب کے مطابق (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ مشرک ہے ہی لیکن شیطان ملعون پکا موحّد ہے۔ چنانچہ رضا خانی ملاں احمد یار گجرانی اپنی تفسیر نور المعرفان میں لکھتے ہیں:

"..... شیطان لوگوں سے شرک کراتا ہے خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحّد ہے ایسا موحّد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بجدہ تجویز نہ کیا"۔ (نور المعرفان، مؤلفہ ۱۲۱)

الجواب: معصوم مذکور نے حسب عادت، مکمل عبارت نقل کی ہے قبلہ مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ ضرورت نبوت و مقام نبوت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان لوگوں سے شرک کراتا ہے خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحّد ہے، ایسا موحّد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ السلام کو بجدہ تجویز نہ کیا۔ کیونکہ اس کو اس بجدہ سے شرک کی پو آتی تھی، یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کا انکار کر کے ساری ایمانی چیزوں کا انکار ایمان نہیں۔ شیطان رب تعالیٰ کی ذات صفات، جنت، دوزخ، حشر، نشر سب کا قائل تھا مگر کافر رہا، کیونکہ صرف اس لئے کہ نبی کا منکر تھا جس پر خدا ایمان ہے وہ نبوت کا عقیدہ ہے۔ (نور المعرفان، مؤلفہ ۱۲۱)

عبارت نمبر ۴۸: "معصوم رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"تحریف قرآن کا بدترین مظاہرہ"۔ (رضائانی مذہب، مؤلفہ ۱۲۱، حصہ دوم)

"..... کہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ بشر کلام نہیں کر سکتا سوائے ان تین مذکورہ طریقوں کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ بالمشافہ ہمکلام ہوئے بغیر پردے کے اور بغیر

جبرئیل کے"۔ (مشائخ حنفیہ، مؤلفہ ۱۲۹)

الجواب: خدا جانے اس عبارت میں کوئی قائل گرفت بات ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"نہیں طاقت ہے کسی بشر کی کہ اس کو اللہ کلام کرے، مگر وحی سے (یعنی القاء سے) یا پردے کے پیچھے یا جبرئیل بھیج کر تو وحی کرتا ہے وہ اللہ کے اذن کے ساتھ جو چاہتا ہے۔" بے شک وہ اللہ بڑا جاننے والا بڑا دانہ ہے"۔ (سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۱۰)

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ بشر کلام نہیں کر سکتا سوائے ان تین مذکورہ طریقوں کے، اور نبی کریم سے اللہ تعالیٰ بالمشافہ ہمکلام ہوئے بغیر پردے کے اور بغیر جبرئیل کے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لا وحی الی عبدہ ما اوحی۔ (سورۃ النجم آیت نمبر ۱۰)

"معصوم رضا خانی مذہب" بتائے کہ اس عبارت میں کون سی تحریف قرآن کی بات ہے، کذب بیانی اور درجہ کوئی سے تو یہ کرو، ابھی تو یہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اسلام میں انحراف تراشی انتہائی کم بزم ہے۔

الکرام نمبر ۸۶: "معصوم رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"بریلوی امت کا سلام"

رضا خانی اپنے نام نہاد نبی (علیہ السلام) کا بیان الفاظ سلام پڑھتے ہیں آپ بھی وہ سلام ملاحظہ فرمائیں۔

امام برحق احمد رضا سلام علیک

جناب نائب غوث الہدی سلام علیک

الخ (رضائانی مذہب، مؤلفہ ۲۵۵، حصہ دوم)

الجواب: میاویٰ عید الناکد و یوم بندی مدفن ایک ممتاز مسجد خانوادہ کا ایک مرید عارف اللہ لکھتا ہے:

والسلام اے آفتاب تہجد السلام اے انتخاب تہجد
 السلام اے بحر کامل السلام السلام اے شیخ فاضل السلام
 السلام اے شیخ ایمان السلام السلام اے عاشق خیر الانام
 (تہذیب منیرہ ۱۰۰)

(ماہرین کلمہ جو بولتا)

عبارت نمبر ۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ کے بندے یا حضور کے بندے“

..... ”غرض کہ ہر عرشی فرشی اس کا ہر حکومت کا بندہ ہے ذرا“۔

مصنف رضا خانی مذہب کا جابلانہ تہجرہ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام عرشی فرشی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندے ہیں
 ہیں حالانکہ یہ عقیدہ رکھنا سراسر جہالت و گمراہی ہے اس (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۰ حصہ دوم)
 الجواب: حسب عادت مصنف مذکور نے نامکمل عبارت نقل کی ہے۔ مکمل عبارت ملاحظہ
 فرمائیں۔

غرضیکہ کہ ہر عرشی فرشی اس کا ہر حکومت کے بندہ ہے ذرا، مسلماً انہو معلوم ہے وہ
 دربار کس کا ہے؟ وہ دونوں جہان کے مختار و حسیب کردگار کو نبین کے شہنشاہ و دارین کے مالک و
 مولیٰ، شفیع المذنبین، رحمتہ للعالمین احمد مکتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربار ہے۔ دوستو!
 آؤ ہم تم کو قرآن کی سیر کرائیں اور دکھائیں کہ اس نے اس سچے شہنشاہ، کو نبین کے دولہا
 (پیارے) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کے کیا ادب سکھائے۔ اس کے بعد قبلہ مشرقی علیہ
 الرحمۃ نے درپاؤ نبوی کے آداب پر بحث کی ہے۔ (سلطنت مصطفیٰ صفحہ نمبر ۸۰)

(ف) اس عبارت میں بندہ کا لفظ بمعنی غلام استعمال ہوا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ“ (سورۃ النور آیت نمبر ۲۲) یہاں
 عبادت مراد غلام ہے عربی میں غلام کو مذکر کہا جاتا ہے اس لیے مذکر لکھا جائے تو غیر مذکر صحت مند ہے (ابو الجلیل
 فیضی مقرر لکھتا)

عبارت نمبر ۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”رب ذو الجلال مالک و مختار نہیں“

..... ”سیر کا راہدہ قرار صلی اللہ علیہ وسلم محکم پروردگار کو نبین کے مالک و مختار زمین کے
 مالک آسمان کے مالک اپنے رب کی عطا سے عظیم (یعنی کہ دوزخ) کے مالک، جنت کے مالک
 رب کے احکام کے مالک، انعام کے مالک“۔ (سلطنت مصطفیٰ صفحہ نمبر ۸۰)

مصنف رضا خانی مذہب کا جابلانہ تہجرہ

رضا خانی حق تعالیٰ کو مجبور کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالق و مالک سمجھتے ہیں
 حالانکہ ہر مسلمان یہ بات جانتا ہے کہ زمین و آسمان اور جنت و دوزخ غرضیکہ ہر چیز کے مالک
 خدا تعالیٰ ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام کائنات مالک سمجھنے کا عقیدہ رکھنا سراسر باطل
 ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۰، ۸۱، ۸۲ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۲: اہل سنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالق کائنات نہیں مانتے، مصنف

مذکور نے کذب بیانی سے کام لیا ہے۔

”و جوب و جود، استحقاق عبادت، خالقیت، اختیار خود تدبیر کائنات کلی و جزوی اس
 کی ذات مقدس سے مختص ہیں۔“ (تہذیب منیرہ صفحہ نمبر ۸۰، ۸۱، ۸۲ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۲: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مالک دو جہاں ہونے کا توحید مطلب

ہے کہ رب تعالیٰ کسی چیز کا مالک نہ رہا اور تدبیر مطلب کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب تعالیٰ کی
 مخلوق ہیں۔ جس سے لازم آجائے کہ عالم کے وہ مستقل مالک ہیں بلکہ رب تعالیٰ کی
 ملکیت حقیقی قدیم اور ازلہ الابدی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت عطا کی عادت ہے،
 جیسے دنیوی بادشاہ اپنی سلطنت کے مالک ہم لوگ اپنے گھر یا ر کے مالک ہیں، حضرت سلیمان
 روئے زمین کے مالک ہوئے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رب تعالیٰ ان چیزوں کا مالک نہ رہا،
 بلکہ وہ حقیقی مالک ہے ہم مجازی، اس کی ملکیت ذاتی ہے ہماری عطا کی ہے۔ اسی طرح حضور علیہ

اصول و اسلام کی ملکیت خدا تعالیٰ کی نسبت سے ہے۔ (سلطنت مطلقہ ص ۱۵)

اس کے بعد اس مسئلہ پر مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ نے کتاب وحدیث کی روشنی میں تحقیق بحث کی ہے۔ قارئین کرام اصل کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

ایک شعر کی تفسیر: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا مختار یا غوث مختار“

یا غوث معظم نور ہدی مختار نبی مختار خدا

سلطان اوعالم قطب علی حیران وجلالت ارض و سما

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۶ حصہ دوم)

لغات: معظم: تعظیم کے لائق۔ نور ہدی: ہدایت کے نور۔ مختار: پسندیدہ۔

یہ حضرت خواجہ محمد بن الدین حسن بخاری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی شان میں کہی ہوئی منقبت کا ایک شعر ہے جس پر طر کر تا سراسر جہالت دے دیتا ہے۔

فرماتے ہیں: اے غوث معظم آپ نور ہدایت ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ ہیں۔ آپ سلطان عالم قطب علی ہیں اور آپ کی شان و رفعت دیکھ کر زمین و آسمان تبصر ہیں۔ (تذکرہ مشائخ قورچہ صفحہ نمبر ۳۴ محمد بن علی علیہ السلام ص ۱۸۵)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہو سکتا، اور مخلوق کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرح مختار کل ہونے کا عقیدہ دو کھانا بہت بڑی جہالت ہے۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۶ حصہ دوم)

(نوٹ) خدا تعالیٰ کی طرح مختار کل، اہل سنت کسی نبی، ولی کو نہیں مانتے، مگر شیعہ اور اہل حق پر ہم نے اپنے عقیدہ کی تشریح کر دی ہے۔

عبارت نمبر ۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا کن کو اور کہاں بنا ہے“

خدا کے سب ہیں بندے پر خدا مانتا نہیں ان کو

خدا مانتا ہی ان کو ہے جو ہیں بندے محمد کے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہم تنہا رہا ضروری ہو تو ہمیں خدا مل

جاتا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں، کوئی دروازہ نہیں، کوئی دروازہ نہیں، جہاں سے

خدا مل سکتا ہو، اگر محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار نہ کی جائے تو خدا انہیں مل سکتا۔
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۱ حصہ دوم)

الجباب: اس شعر اور عبارت کا مطلب یہ ہے کہ توحید باری تعالیٰ ایمان لانے کے بعد

جب تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد ان کی غلامی اتباع

اور اطاعت نہ کی جائے خداوند تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جو کہ انسانی مخلوق کا اولین

مقصد ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

۱۔ وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔ (سورۃ الذاریات آیت نمبر ۵۶)

”اور میں نے جن اور انسان کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت

کریں۔“ (البیان)

۲۔ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱)

”اے محبوب اہل کتاب سے (فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو میری

فرمانبرداری کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنائے گا۔“ (البیان)

”وہ لوگ جو میرے محبوب رسول کا اتباع نہیں کرتے اس کے نقش پا کو اپنا حضرہ

نہیں بناتے اور اس کے ارشادات کے سامنے سجدہ و اطاعت کرتے ہوئے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور پھر

کہتے ہیں کہ اے رب! ہمارے دل تیری محبت سے سرشار اور بننے تیرے نور عشق سے معمور

ہیں۔ وہ جہولے ہیں، ان کا تو مجھ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اگر واقعی انہیں مجھ سے الفت ہے تو

• شفائے مریض، عطاءے رزق، ازالہ تکالیف و مصائب بطور استقلال و خلق اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

• طیب، بادشاہ و دیگر اسباب ظاہری و باطنی مثل دعا و صحت و اولیاء بہ عطاءے باطنی بطور مسبب امور مذکورہ کے منسوب الیہ ہوتے ہیں۔

• حکیم علی الاطلاق کی عنایت و حکمت کا تقاضا ہے کہ یہ صفات و افعال الہیہ درپردہ اسباب ظہور فرماتے ہیں جیسا کہ بدینہ معلوم ہے کہ بے شمار معاش و تدبیر و مہمات و خداوندی عظیمہ و رزاقیت و غیرہ صفات قدیمہ کے ہیں۔ ایسا ہی شرعاً و کشفاً ثابت ہے کہ مقرران و رگاہ حق کی دعا و ہمت و برکت و جود و مبارکہ ظہیر فیضان جماعت الہی ہے۔ صرف اسباب کو مد نظر رکھنا اور مسبب علل شانہ کی قدرت کا مدکار نہ ماننا یا قدرت کا مد کو بعض اسباب میں ہی منحصر و محدود کرنا متغیر ہے۔ اور اسباب کا کلیہ نفی کرنا، ابطال حکمت قدیمہ کے علاوہ سعادت دین و دنیا سے محروم رہنا ہے۔ اور اسباب ظاہری و باطنی (اولیاء مقررین) کو جلوہ گاہ صفات الہیہ مان کر ان سے مستفید اور مستفیض ہونا بصیرت اور کمال ایمان کا نشان ہے۔

• عبارت نمبر ۸: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

• "خدا تعالیٰ متصرف یابی"

• "اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہ تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے۔" (میر چشمی صفحہ ۱۸۷)

• اعتراض: مذہب اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی متصرف نہیں ہو سکتا حرام کائنات پر حق تعالیٰ کا تصرف جاری ہے اس لئے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۶۲ عدد دوم)

• الجواب: خدا تعالیٰ متصرف مطلق ہے اور ولی اللہ کو یہ طاقت عطا کیا جاتی ہے اور ان کا یہ مقام دائمی نہیں بلکہ عارضی ہوتا ہے جس پر حق آتی ہے اور ولی اللہ خدا تعالیٰ کے حکم، رضا اور نشاء و نیت کے تحت کائنات میں تصرف فرماتا

• سید علی نقوی المعروف داماد کتب بخش اہوری لکھتے ہیں:

• اولیاء اللہ حق تعالیٰ کی طرف سے مدبران ملک اور جہان پرگزیدہ حضرات ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں حکامان جہاں بنا کر اس کا حل و عقد، بسط و کشادہ ان کے ساتھ وابستہ کیا ہے اس لئے (کشف المحجوب صفحہ نمبر ۱۱۱ اور ۱۱۲)

• دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

• لیکن جو اولیاء مشکلات کو حل کرنے والے اور حل شدہ کو بند کرتے والے بارگاہ حق تعالیٰ کے انگیزی ہیں وہ نہیں سوا افراد ہیں ان کو اختیار کہتے ہیں۔ چالیس اور ہیں جن کو بدل کہتے ہیں اور سات اور ہیں ان کو بزار کہتے ہیں اور چار اور ہیں ان کو اوتار کہتے ہیں اور تین اور ہیں ان کو نقباء کہتے ہیں اور ایک وہ ہوتا ہے جسے غوث اور قطب بھی کہتے ہیں یہ سب وہ ہیں جو ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور معاملات اور امور میں ایک دوسرے کی اجازت کے محتاج ہیں۔ اس پر مروی صحیح حدیثیں ناظر ہیں۔ اور اہل سنت جماعت کا ان کی سخت پر احترام ہے۔

• (کشف المحجوب صفحہ نمبر ۱۱۱ و ۱۱۲)

• مولوی محمد اسحاق دہلوی لکھتے ہیں:

• جس جو کچھ تعمیرات و انقلابات عالم یا بنی آدم میں پیدا ہوتے ہیں کوئی بھی ان کی قدرت سے نہیں ہوتے اور یہی ان میں بذاتہ کسی تصرف کی طاقت ہے بلکہ اللہ رب العزت نے ان کو تصرف عالم کے آثار کی قدرت عطا فرما کر بنی آدم کے کاروبار ان کے سپرد کر دیئے ہیں پس یہ حکم خدا اپنی طاقت صرف کرتے اور گونا گوں تصرفات اور رنگ و رنگ تعمیرات عالم کون میں ظاہر کرتے ہیں۔ اس لئے (مستند امت صفحہ نمبر ۱۱۲)

• سید عبدالعزیز دہلوی مخری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

• غرغوث و ققب جو اصحاب تصرف ہیں جو کام یا تصرف بھی کرتے ہیں وہ اللہ ہی کے حکم سے کرتے ہیں۔

• ان کے تصرف کرنے سے اللہ تعالیٰ کے متصرف ہونے کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ حق

تعالیٰ کی یہ عفت ازلی ابدی اور ذاتی ہے جبکہ اولیاء کی یہ عفت عملاتی اور حادث ہے۔

(الامجد اور توحید ج ۱ ص ۲۷۰ - حاشیہ صفحہ ۲۷۱ ملاحظہ فرمائیے)

• حضرت سیدی ابوبکر بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ملک الابدال من السماء الى الارض"۔ (تجوید اسرار اللہ ص ۱۰۲ طبع ۱۳۴۲ھ)

آسمان سے زمین تک ابدال کی ملک ہے (اور وہ اللہ کے اذن اور مشیت کے تحت

تصرف فرماتے ہیں)

• مولوی محمد اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

یہ بلند منصب واسلے تمام عالم میں تصرف کے تمام مطلق ہوتے ہیں اور انہیں یہ کہنا

پہنچتا ہے کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔ (صراط مستقیم صفحہ ۹۹ طبع ۱۳۴۲ھ)

• مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

..... دوسرے (اولیاء) وہ ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح معاش و انتظام امور

و نفع و دفع بلیات ہے کہ اپنا ہمت باطنی سے باذن اللہ ان امور کی درست کرتے ہیں اور یہ

حضرات اہل حکومین کہلاتے ہیں، جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں اور ان میں

سے جو اعلیٰ و اتویٰ ہو وہ دوسروں پر حاکم ہوتے ہیں اس کو قطب الشوین کہتے ہیں۔ اور ان کی

حالت مثل حضرات ملائکہ ہوتی ہے جن کو ہر بات امر فرمایا گیا ہے۔ (الکشف صفحہ ۹۲ طبع دہلی)

عبارت نمبر ۸۱: "مصنف رضا خانی مذہب" لکھتا ہے:

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقہ درود و سلام کا بتلایا ہے وہ بقول

رضا خانوں کے نامکمل ہے۔ لیکن جو ۸۱ھ میں ایجاد ہو مکمل ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ

نیا دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مانا علیہ و اصحابی کے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں مولوی احمد

رضا خان بریلوی احکام شریعت میں لکھتے ہیں..... اذان کے بعد (یا پہلے) صلوٰۃ و سلام پڑھنا

۸۱ھ میں ایجاد ہوا۔ (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۱۳۳)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ ۲۳۲ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۱: چونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے درود اور سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(سورہ احزاب)

نماز کے علاوہ درود اور ایسی ہی سلام نہیں ہے۔ اس لئے اس سے خدا تعالیٰ کے حکم

کی تعمیل نہیں ہوتی، اور نماز کی حالت میں التحیات میں سلام آجاتا ہے۔ نیز درود اور ایسی ہی نماز

نیکیلے خصوص ہے جیسا کہ سب حدیث سے ثابت ہے۔ اور علامہ شوکانی کا قول بھی گزر چکا

ہے۔ اس لئے نماز کے باہر وہ درود شریف پڑھیں جس میں درود و سلام دونوں ہوں۔

الجواب نمبر ۲: مصنف مذکور لکھتا ہے کہ مولانا احمد رضا بریلوی کہتے ہیں کہ اذان سے

قبل یا بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنا ۸۱ھ میں شروع ہوا۔

مگر مولانا احمد رضا بریلوی نے اس درود شریف کی نشاندہی تو انہیں کی نقطہ درود

سلام کے پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس بدیہیت کا اشارہ درود شریف اصلوٰۃ و السلام علیک

یا رسول اللہ کی طرف ہے اور اس کا اس درود شریف کو بنا دینی کہنا سلام اللہ کی کمی اور جہالت ہے۔

اس درود شریف کا پڑھنا جبرئیل امین، صحابہ کرام اور علیہ السلام نے کیا اور کیا کرنا سے ثابت ہے۔

• محدث ابن جوزی (م ۵۹۹ھ) حلیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہاں

میں روتی و فروز ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ۔

(بیان المنہج و المنہج ص ۱۰۲ محدث ابن جوزی صفحہ ۱۰۲ طبع ۱۹۸۸ھ)

• علامہ احمد شہاب بن محمد خفاجی مصری (م ۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں:

"اصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ" ہے (شم الریاض صفحہ ۵۵ جلد ۱ طبع ۱۳۴۲ھ)

• سیدنا حمزہ و بعض رضی اللہ عنہما نے فرمایا لا الہ الا اللہ کے بعد سب سے افضل و تکمیل ہے

یعنی حمد و ثناء و بوندی لکھتے ہیں: صلوٰۃ و سلام کے حکم کی تعمیل ہر اس سے ہو سکتی ہے جس میں صلوٰۃ و سلام کے

الفاظ ہوں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ الفاظ یا شخصیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیحد متحول بھی ہوں بلکہ جس

جہاد سے بھی صلوٰۃ و سلام کے الفاظ لڑا کئے جائیں اس حکم کی تعمیل اور درود شریف کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے

(معارف القرآن صفحہ ۲۲۲ جلد ۱ طبع کراچی) (ابو یوسف فی فضائل)

جہاں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ (اٹھل اسلٹ للعلیٰ بن سنیئر ۱۱۰)

مشہور بزرگان دین کے ساتھ گرامی جو زیر بحث درود شریف پڑھتے رہے ہیں:

- ۱۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت (م ۷۷۸ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۲۔ امام الاویا سید علی ہمدانی (م ۷۷۶ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۳۔ حضرت سلطان سید محمود ناصر الدین بخاری (م ۸۱۵ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۴۔ حضرت سید راجول قبال بخاری (م ۸۲۷ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۵۔ حضرت محمد ابوالکواجب شاذلی (م ۸۸۱ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۶۔ صاحب تفسیر روح البانی علامہ اسماعیل حق آفندی (م ۱۱۱۷ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۷۔ سید شیخ برہان الدین ابراہیم المومنی الشاذلی (م ۵) (نویں صدی ہجری کے مشہور بزرگ ہیں)۔

- ۸۔ حضرت اخوند درویش (م ۷۳۸ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۹۔ امام ابنہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۰۔ شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی (م ۱۳۰۰ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۱۔ حاجی اندو اللہ نہا جری چشتی صابری (م ۱۳۱۱ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۲۔ قطب عالم سید میر علی شاہ گولڑوی چشتی (م ۱۳۵۶ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۳۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیرونی علیہ الرحمۃ۔
- ۱۴۔ حضرت خواجہ محمد عظیم اللہ توکیروی (م ۱۲۵۳ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۵۔ خواجہ سلطان محمود توکیروی (م ۱۴۶۱ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۶۔ حضرت خواجہ غلام رسول توکیروی (م ۱۴۸۳ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۷۔ حضرت خواجہ کمال الدین توکیروی (م ۱۴۳۸ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۸۔ حضرت مولانا غلام محمد کھٹوئی قدس سرہ (م ۱۳۳۸ھ) علیہ الرحمۃ۔

۱۹۔ حضرت مولانا امیر شاہ قادری گیلانی پشاور علیہ الرحمۃ۔

۲۰۔ قطب عالم حضرت افضل شاہ قادری (م ۱۹۷۸ھ) علیہ الرحمۃ۔

۲۱۔ علامہ یوسف بن اسماعیل جہانیاں فلسطینی (م ۱۳۵۰ھ) علیہ الرحمۃ۔

۲۲۔ قطب عالم سید جماعت علی شاہ لاٹانی (م ۱۹۳۹ھ) علیہ الرحمۃ۔

ان تمام نمبر کے ۸: ”مصنف رضا خانی ندیب“ درج ذیل درود (جو جہاں مولانا احمد رضا

بریلوی) پر لکھا گیا التھم صل و مسلم و باریک علیہ و علی المولوی الھمام اھام

اعل السنۃ مجدد ملت رسول اللہ وارث علوم رسول اللہ سیدنا اعلیٰ

حضرت الشیخ عبدالمصطفیٰ احمد رضا رضی اللہ عنہ۔

(رضا خانی ندیب فی کتب ۲۳ نمبر ۱۰۰)

الجواب: محققین علمائے اہل سنت و خلف کے نزدیک غیر نیک پر درود مستطاب منع اور جہاں

جائز ہے چونکہ عربی شجرہ میں جہاں درود کا استعمال ہوا ہے اس لئے اس پر اعتراض کرنا کم علمی

ہے۔

• امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ۔

وقالت طاکتہ بکوز حیناً مطلقاً ولا بکوز استقلاً لا ونہ قول ابی حنیفہ وجماعۃ۔

• امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔

وقالت طاکتہ بکوز استقلاً لا لا جہاں ومی روایۃ عن احمد۔

• امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔

وکان عن الامام مالک کما تقدم وقالت طاکتہ لا بکوز مطلقاً استقلاً لا ولا بکوز جہاں۔ (القول البدیع صفحہ نمبر ۵۵۵ از شمس الدین محمد بن عبد الرحمن بخاری ۹۱۰ھ)

رہا: ”مصنف رضا خانی ندیب“ کا یہ لکھنا: مولوی حسرت علی بریلوی نے یہ جہاں

مردوں کو شجرہ طریقت طاکتہ میں مذکورہ درود مذکور ہے اور وصیت فرمائی کہ

”قبر میں طاق بتا کر اس میں یہ درود کہ دو مگر تکیر و کچہ کرواؤں چلے جائیں گے اور

سوال بھی نہ کریں گے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۰ ص ۳۳۱)

یہ مرام مولانا حسنت علی خاں علیہ الرحمۃ نے بہتان عظیم ہے۔ احمد اللہ علی الکافین۔

ایک خواب اور اس کا جواب

(فقیر غلام چبائیاں مفتی قریشی) نے دوسری رات بھر خواب دیکھا کہ شیر سے باہر خیمے نصب کئے ہوئے ہیں اور اعلان ہوا ہے کہ محبوب رب العالمین احمد رضا خانی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، یہ غلام بھی روزا ہوا کچھتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ انور پر نقاب ڈالا ہوا ہے اس غلام نے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر سوار کر لیا اور اپنے گھر لے آیا جس وقت حضور پلنگ پر تشریف فرما ہوئے، نقاب کھولا تو عین مولانا مصعب الدین کا چہرہ مبارک تھا۔ (نعت نقاب صفحہ نمبر ۱۸۸، ۱۸۹)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۵ ص ۳۳۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا چاہلا نہ تبصرہ

رضا خانیوں نے خواب مصعب الدین اجمیری کی فضیلت ظاہر کرنے کیلئے اس سن گھڑت واقعہ کا سہارا لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کا ذرہ بھر خیال نہ کیا کہ ہم دلی اور حضور کے امتی کو بلند مقام دے کر فقیر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں اسلئے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۵ ص ۳۳۶)

جواب نمبر ۱: مصنف مذکور کو یہ پتہ بھی نہیں کہ اس میں خواب مصعب الدین علیہ الرحمۃ کا تذکرہ نہیں۔ بلکہ مولانا مصعب صاحب سجادہ نشین کوٹ مٹھن شریف والوں کا ذکر ہے۔ مولوی سعید احمد (دیوبندی) نے قارئین کرام کو دھوکا دینے کی ناپاک کوشش کی ہے۔

جواب نمبر ۲: مفتی عبدالقادر (دیوبندی) دارالعلوم کبیر والا (خانوال) کے حالات میں لکھا ہے:

بندہ (مرتب) کے ایک ہم جماعت مولوی عبداللطیف نے خواب میں دیکھا کہ

لوگ دارالعلوم کی طرف دوڑے جا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ دارالعلوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہوئے ہیں نمبر کا وقت ہے یہ بھی دوڑے، دارالعلوم کی مسجد میں پہنچے لوگوں کا بڑا ہجوم تھا ایک شخص نے اشارہ سے بتایا کہ وہ حضور علیہ السلام منتیں ادا کر رہے ہیں۔ ہم نے نور سے دیکھا تو ہمیں وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت مفتی صاحب نظر آئے۔ پھر لوگ کہنے لگے کہ حضرت مفتی صاحب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالکل ہم شکل ہیں۔
(تفصیلات مفتی عبد القادر عفی عنہ صفحہ ۳۳۵، مفتی دارالعلوم کبیرا ص ۳۳۶)

(ماہر جو اکہم ہو رہا)

الزام نمبر ۸۸: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہا و پورا یا کرتے تھے"

اس کے بعد "مصنف سید المرسلین" کا واقعہ خوادان کی زبانی لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: موسم گرما کی سخت گرمیوں کا وقت تھا، حسب استطاعت اکثر لوگ اور طبیعوں سے علاج کروایا، مگر باپوسی ہی باپوسی نظر آئی۔ میں نے دل ہی دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر کیا۔ غیری نگاہ سے حدیث منورہ کی طرف دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بندہ کی پیار پر سی کیلئے تشریف لائے..... ستر کے گرد ایک چکر لگایا، سایہ رحمت سے نوازش فرمائی، چند ہدایات فرمائیں۔ بیماری کا نام و نشان نہ رہا اسلئے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰)

الجواب: حضرت اہم مسجد قلیوی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک انبیاء علیہم السلام عبدالموجود نے ایک یہ خواب دیکھا کہ ایک جنازہ ہے اور اس کے پیچھے آقا و انجمن جیسے شاکر کا بھی گھنٹن میں قلوب جنازہ کے پیچھے، دوسری ہے اور انجمن باوجود جا رہا ہے میں بھی اس انجمن میں شریک ہو گیا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے بتایا گیا کہ یہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ ہے جسے لوگ جھوٹا اور حصول برکت کیلئے لے کر جا رہے تھے وہ رہے ہیں میں نے انجمن سے کہا انا فقیر و مشرور میں جناب رسول اکرم کے چہرہ انور کی زیارت کرتا چاہتا ہوں میری بے قرانی پر جنازہ مبارک زمین پر رکھ دیا گیا اور انجمن شمس مبارک کے آرب سنے لگا ہیں نے چہرہ مبارک سے چادر ہٹائی تو وہ بیحد چہرہ محراب و نور شمس و شمس ہی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا (حیات شریف صفحہ نمبر ۶۸ مطبوعہ دارالافتاء اشرفیہ دہلی) (الکلیل فی فضائل غفرلہ)

اسلام کی ارواح آسمان اور زمیں میں ایسا چکر لگاتی ہیں جیسے کے زمانہ میں ہوا میں آغ
(پیشہ اسرار صوفیہ نمبر ۲۷۳ سترجم طبع ۱۹۹۵ء)

علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً زمرہ ہیں اپنے بدن اور روح کے ساتھ قبر میں اور
بیر و تصرف فرماتے ہیں زمین و آسمان میں اور آپ کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا۔

(عقود الجحک صلی نبیہ طبع ترکی)

علامہ ستادی (م ۹۰۲ھ) لکھتے ہیں اسی طرح کا ایک واقعہ ابن بنگوال نے

عبدالواحد ابن زید سے روایت کر کے لکھا ہے فرماتے ہیں میں حج کے ارادہ سے گھر سے نکلا
ایک شخص اٹھتے بیٹھتے آئے جاتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا تھا میں نے اس

سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کئی سال پہلے میں مکہ شریف کا ارادہ کر کے نکلا میرا والد بھی میرے
ساتھ تھا جب ہم واپس لوٹے تو کسی جگہ ہم نے قیلولہ کیا میں سویا ہوا تھا ایک آنے والا آیا اور

کہا اٹھو اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو موت دے دی ہے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ وہ کہتا
ہے میں اٹھا بیٹھانی کے عالم میں، میں نے اپنے والد کے چہرے سے کپڑا اٹھایا دوسرے تھا اور چہرہ

بھی سیاہ تھا دیکھ کر مجھے چڑب چڑی ہو گیا۔ اسی قسم کی حالت میں مجھے پھر غینہ آگئی اچانک میں
نے دیکھا کہ چار آدمی ہاتھوں میں گرز لے کر ایک سر کی جانب ایک پاؤں کی طرف ایک دائیں

اور ایک بائیں جانب کھڑے تھے تو فوراً ایک شخص سفید کپڑوں والے خوبصورت چہرے والا آیا
اس نے اس کو کہا ہٹ جاؤ پھر خود میرے والد کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اپنا ہاتھ ان کے چہرے

پر پھیلا پھر میرے پاس آیا اور کہا اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کے چہرہ کو سفید کر دیا ہے۔ میں
نے پوچھا میرے ابا باپ آپ پر قربان ہوں تو کون ہے؟ اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں۔ میں نے اپنے والد کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ بالکل سفید تھا میں نے اس کو درست
کر کے دفن کر دیا۔ (القول البدیع صوفیہ نمبر ۲۱۶ سترجم طبع ۱۹۹۵ء)

اسی کی مثل ایک واقعہ مولانا محمد زکریا سہارنپوری دیوبندی نے بھی فضا کی درود میں

لکھا ہے۔

(ماہو چو اکرم چو جوا)

عبارت نمبر ۸۲: ”معصوف رضا خانی ندیب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت“

..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک بیویوں اور اپنی آل اطہار کیلئے یہ جائز قرار

دیا کہ وہ بحالت حیض و جنابت مسجد میں بیٹھیں۔ (مقامہ رسول صوفیہ نمبر ۵۵)

معصوف رضا خانی ندیب کا چاہنا تہ صبرہ

مذکورہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے برگزستہ قول نہیں۔ اسی قسم کی تمام انویات

رضا خانوں کی حق زبان بے لگام سے نکال کرتی ہیں۔ (رضا خانی ندیب صوفیہ نمبر ۲۶۵ حصہ دوم)

الجواب: مولانا منظور احمد فیضی لکھتے ہیں: کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواج مطہرات

اور خاتون جنت کو بحالت عارضہ ماہانہ مسجد مبارک میں آنا جائز فرما دیا۔ (مقامہ رسول صوفیہ نمبر ۳۶۳)

اس کے بعد آپ نے درج ذیل احادیث نقل کی ہیں، جن کو ”معصوف رضا خانی

ندیب“ شیر ماوریکھ کر ہڑپ کر گیا ہے۔

۱۔ الا ان هذا المسجد لا یحل لجنب ولا لحائض الا للنبی صلی اللہ

علیہ وسلم وازواجه و فاطمة بنت محمد وعلی الانبیت لکم ان

تصلوا۔ (ابن ابی)

۲۔ و اخبر ج البیهقی عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لا یحل هذا المسجد لجنب ولا لحائض الا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم وعلی و فاطمة والحسن والحسين۔ (انسان کبریٰ صوفیہ نمبر ۲۳۳ جلد ۲)

اور یہ فیروہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل پر تشدد اڑانا کفر ہے۔

(دیکھئے انتقام از جہنمی عباسی اندکن ریت اللہ علیہ)

عبارت نمبر ۸۳: ”معصوف رضا خانی ندیب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”بہاالت چناہت مسجد میں“

رضا خانی ماس مشکوٰۃ احمد فیضی حضور علیہ السلام اور حضرت علیؑ کی شان میں یوں

گستاخی کرتے ہیں کہ

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علیؑ کیلئے بھی سباح کہ حالت جنب مسجد میں

ہیں۔“ (مقام رسول صفحہ ۵۰)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانی اکابر چونکہ مساجد میں مخصوص کاروبار کرنے کے عادی ہیں اس لئے ایسی

ایسی بکواس کر رہے ہیں اسلئے (رضا خانی مذہب صفحہ ۳۱۶ ص ۵۰)

الجواب: و اخروج البیہقی عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم لا یحل هذا المسجد لجنب ولا لعائض الا لرسول الله صلى الله عليه

وعلى و فاطمة و الحسن و الحسين۔ (خصائص کبریٰ صفحہ ۲۲۲ ج ۲)

نیز مصنف مذکور کا یہ کہنا کہ رضا خانی اکابر چونکہ مساجد میں مخصوص کاروبار کرنے

کے عادی ہیں۔ اس لئے ایسی بکواس کر رہے ہیں اسلئے جھوٹ اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔

(اور اللہ علی الکاذبین) اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام پاک کو خط کشیدہ و افراط سے

تعبیر کرنا کفر ہے۔

عبارت نمبر ۸۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”بغیر رضا کے عورت سے نکاح“

روائے زمانہ رضا خانی ماس مشکوٰۃ احمد فیضی لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ

اختیار تھا کہ بغیر حق مہر اور بغیر گواہی کے عورت سے نکاح کرتے، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”آپ کو یہ بھی اختیار تھا کہ بلا مہر و بلا گواہی اور بغیر گواہی اور بغیر عورت کی رضا کے

نکاح کر لیتا۔“ (مقام رسول صفحہ ۵۱)

المرء یتیم علی نفسه۔ (ابو یعلیٰ فیضی صفحہ ۵۱)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

قارئین کرام! رضا خانی ملاؤں کا امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ذات اقدس پر صریح بہتان ہے اسلئے (رضا خانی مذہب صفحہ ۶۱ ص ۵۰)

الجواب: اخرج البیہقی فی سننہ عن ابی سعید قال لا نکاح الا بولی و شہود و مہر الا ما کان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے نبی ہم نے آپ کیلئے آپ کی وہ بیویاں حلال

فرامی جنہیں آپ ان کا مہر دے چکے ہیں اور (کثیریں) جن کے آپ مالک ہیں جو اللہ نے

غیرت میں آپ کو عطا فرمائیں اور آپ کے بچا کی بیٹیاں اور چھوٹیوں کی بیٹیاں اور ماموں

کی بیٹیاں اور خالاکوں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اور ایمان والی عورت اگر

(بلا مہر) اپنے آپ کو نبی کیلئے دے دے اگر میں اسے اپنے نکاح میں لینا چاہوں یہ حکم آپ

کیلئے خاص ہے بغیر دوسرے مسلمانوں کے بے شک ہم جانتے ہیں جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر

فرمایا ان کی بیویوں اور کثیروں (کے بارے) میں (آپ کی یہ خصوصیت) اس لئے (ہے)

کہ آپ پر کوئی عقلی نہ ہو اور اللہ بہت بخشنے والا ہے حد رحم فرمانے والا ہے۔ (البیان)

(سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۰)

تشریح نمبر ۱:

معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کیلئے اس مومن عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور

بغیر شہود و نکاح اپنی جان آپ کو بیہ کرے بشرطیکہ آپ اسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے۔ کیونکہ وقت

نزول آیت حضور کی ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو بیہ کے ذریعے مشرف زوجیت

ہوئی ہوں۔ (تفسیر امجدی بحوالہ تفسیر قرآن امر فان)

تشریح نمبر ۲:

یعنی نکاح بے مہر خاص آپ کیلئے جائز ہے۔ امت کیلئے نہیں۔ امت پر

بہر حال مہر واجب ہے۔ (نور العرفان) اور جو عورت بخشنے والی گواہی جان یعنی بلا مہر کے نکاح

میں آنا چاہے وہ بھی حلال ہے اگر آپ اس طرح نکاح میں لانا پسند کریں یا اجازت خاص بغیر

کیلئے ہے۔۔۔۔۔ بخیر چہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ مہر کی قید انفرادی تھی برخلاف مومنین کے کہ ان کو نہ چارے زاد کی اجازت نہ بندوں مہر کے نکاح درست۔ (تفسیر تاجی صفحہ نمبر ۵۵۰)

عبارت نمبر ۸۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”بغیر رضا کے نکاح کریں“

رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی اختیار تھا کہ جس عورت کا جس مرد کے ساتھ بغیر عورت کی رضا مندی کے نکاح کریں کر سکتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار تھا کہ جس عورت کا جس مرد سے چاہیں بغیر اس کی اجازت و رضا اور بغیر اس کے وارث کی اجازت کے نکاح کریں۔“

(مقام رسول صفحہ نمبر ۵۵۱)

مصنف رضا خانی مذہب کا چاہا نہ تبصرہ

میرے سنی بھائیو! مذہب اسلام میں اس بات کا کہیں مذکر نہیں ملتا کہ بغیر عورت کی رضا مندی کے نکاح جائز ہو جائے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۴۷۶ حصہ دوم)

الجواب: اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا داد یہ اختیار اور حکیت و تصرف حاصل ہے کہ جس عورت کا جس سے چاہیں نکاح کر دیں نہ کوئی مسلم چوں کر تنگ ہے اور نہ کوئی مسلمہ چہ اگر نکاح ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا مندی کو فوقیت و برتری حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: ”اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ کسی مسلمان عورت کو یہ حق ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول ایک کام کا فیصلہ فرمادیں تو ان کیلئے اسے (اس) کام میں کوئی اختیار ہو۔“ (البیان)

شان نزول: یہ آیت نہیب بن جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان

کی والدہ امیہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی۔ امیہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر بھی تھیں۔ واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت میں رہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیب کیلئے ان کا پیام دیا۔ اس کو نہیب نے اور ان کے بھائی نے منکور نہ کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت نہیب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہو گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا۔

اس آیت و واقعہ سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں (اگرچہ رشتہ کے بار و میرا کی ہو) واجب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں اپنے نفس کا خود بھی نہیں۔

(۱)۔۔۔۔۔ (تفسیر: ابن امیران صفحہ نمبر ۷۷۷)

(۲)۔۔۔۔۔ (تفسیر روح البانی جلد ۲۲)

(۳)۔۔۔۔۔ (تفسیر ابن جریر جلد ۲۳)

(۴)۔۔۔۔۔ (تفسیر تفسیر جلد ۷)

عبارت نمبر ۸۶: ”مصنف رضا خانی مذہب درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم“

رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی حضور اقدس کی شان میں لکھتا ہے کہ تھے کہ جس عورت کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رغبت ہو جاتی تو اس عورت کے خاوند کیلئے ضروری تھا کہ اس کو طلاق دے تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عورت سے نکاح کریں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

..... ”جب آپ کو کسی شادی شدہ عورت سے رغبت ہو جائے تو اس کے خاوند پر

لازم تھا کہ اس کو طلاق دے تا کہ حضور علیہ السلام اس عورت سے نکاح کر سکیں۔“

(مقام رسول صفحہ نمبر ۵۵۱)

مصنف رضا خانی مذہب کا جابلانہ تبصرہ

آرٹین کرام! رضا خانوں کو گستاخوں میں وارد نہ کیجئے کہ پیغمبر و عالم پر کس قدر الزام ہے! (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۷ حصہ دوم)

الجواب: ایک استفتاء کے جواب میں دیوبندی مکتبہ کے دارالعلوم کراچی نے جو کچھ لکھا ہے ہم اسے ہی نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

استفتاء: ایک صاحب علم نے امام عبدالوہاب شمرانی کی کتاب کشف الخلفہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۴۹ مطبوعہ مصر کے حوالے سے لکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ بلامہر و بلاولی، بغیر گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح کر لیں۔ نیز جب آپ کو کسی شادی شدہ عورت سے رغبت ہو جائے تو اس کے خاوند پر لازم تھا کہ اس کو طلاق دے تاکہ حضور علیہ السلام اس عورت سے نکاح کر سکیں۔ کیا یہ صحیح ہے یا غلط۔ ایک شخص (جو امام بھی ہے) مترجم و نقل پر اور کشف الخلفہ پر اعتراض کرتا ہے کہ وہ شیعہ کی کتاب ہے کیا شمرانی شیعہ تھے یا سنی۔ اہل سنت و جماعت (حضرات دیوبند) کے نزدیک شمرانی مستند ہیں یا نہیں۔ معترض کا اعتراض صحیح ہے یا غلط اگر غلط ہے تو کس درجہ۔ کیا اس معترض کے پیچھے نماز درست ہے جس نے مذکورہ عبارت پر طعن و تشنیع کر کے بے گناہ برپا کر رکھا ہے الخ

سائل عبدالمعز یوزجانی

۱۳ ریشوال ۱۳۹۵ھ

الجواب: حامداً و منسلکاً۔

علامہ شمرانی علماء اہل سنت و جماعت میں سے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے غلط نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بلامہر و بلاولی، بغیر گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح کا جائز ہونا یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔ علماء اہل سنت کا اس میں غالباً کوئی اختلاف نہیں۔ اسی طرح آپ کو کسی عورت سے رغبت ہونے کی صورت میں اس عورت کے شوہر پر طلاق دینا واجب ہونے کا مسئلہ بھی غلط نہیں ہے۔ علماء کی تصریحات کے علاوہ قرآنی آیت ان

اراد النبی ان یتنکحها خالصة لک من دون المؤمنین کا تقاضا بھی یہی ہے۔ بہر حال یہ مسائل صحیح ہیں غلط نہیں ہیں۔ معترض کا اعتراض غلط ہے۔ بے جا دے معترض کو ان مسائل کا علم نہیں ہے۔ اس لئے یہ الجھن پیش آئی۔ چونکہ اعتراض علم عدم کی وجہ سے ہے اس لئے اس معترض کے پیچھے نماز درست ہے۔ لیکن آئندہ کو تو بہ کرے۔ واللہ بخدا علم

کتبہ محمد عبد الغفار اراکانی عفا اللہ عنہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی نمبر ۱۳

۱۱/۸/۹۵ء الجواب صحیح محمد عاشق الہی

(مقام رحول صفحہ نمبر ۵۸۶)

بقول مفتی عبد الغفار دیوبندی مذکورہ بالا مسائل میں غالباً علماء اہل سنت کا کوئی اختلاف نہیں۔ معلوم ہوا "مصنف رضا خانی مذہب" اور درج ذیل علماء دیوبند جنہوں نے اس کتاب پر تصدیقات کی ہیں۔ وارد اہل سنت و الجماعت سے خارج ہیں۔

۱۔ مولوی محمد شریف (سابق استاذ المحدث دارالعلوم دیوبند، شیخ المحدث خیر المدارس دہلی)۔

۲۔ مولوی قاضی غفر الدین (سابق مدرس دارالعلوم دیوبند، شیخ المحدث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ)۔

۳۔ مولوی محمد مالک کانہرہلوی (شیخ المحدث جامعہ اشرفیہ لاہور)۔

۴۔ مولوی حبیب اللہ رشیدی (سابقہ وال)۔

۵۔ مولوی عبید اللہ انور (لاہور)۔

۶۔ مولوی مفتی محمد حسین (استاذ المحدث نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)۔

۷۔ مولوی محمد رفیع (صدر مدرس جامعہ فیصلیہ لاہور)۔

۸۔ پروفیسر نور الحسن خاں (پنجاب یونیورسٹی لاہور)۔

۹۔ مولوی ضیاء اللہ (فیصل آباد)۔

۱۰۔ مولوی محمد رحمت خان (لاہور)۔

عبادت نمبر ۸: ”مصنف رضا خانی مدظلہ العالی کے تحت لکھتا ہے:

”محضرہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوں کو جلسہ کی طرف بلا تے ہیں“

رضا خانی ملاں بدنام زمانہ منظور احمد فیضی اپنی دستار بندی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب ”بقیہ رسول“ میں امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باریک نظر اور توجہ کو بیان کرتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”ماہ شوال ۱۳۷۸ھ کا واقعہ ہے جس سال اس فقیر کی دستار بندی ہوئی رازوی دوران شیعہ الحدیث حضرت قلیہ علامہ سیدی استاذی سید احمد سعید شاہ کاظمی نے علامہ اعلیٰ کے مدرسہ انوار العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ تھا۔ حضرت مرشد کریم شاہ بدایونی رحمہ اللہ کے بعض مریدوں نے انوار العلوم کی مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے بحالت تشہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدرسہ انوار العلوم سے جلسہ گاہ انوار العلوم بارگاہی خانے کی طرف جاتے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مہارک ہاتھ کے اشارہ سے لوگوں کو جلسہ کی شمولیت کیلئے بلا تے تھے۔ لہذا الحمد للہ (مقام رسول صفحہ نمبر ۵۶۳) (رضا خانی مدظلہ العالی صفحہ نمبر ۴۵۳) (مصدر دوم)

الجواب: اگر آقا کے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلام پر کرم فرمائیں تو کوئی بعید بات نہیں۔ یہ ٹکڑوں ایسے واقعات اسلامی کتب معتبرہ میں منقول ہیں۔

• علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً زندہ ہیں البتہ بدن اور روح کے ساتھ قبر میں اور میر و تصرف فرماتے ہیں زمین و آسمان میں اور آپ کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا۔

(غیر ملک صفحہ نمبر ۱۰۱ طبع احسنی (ترکی)

• امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کسی ولی کی حکایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ کسی فقیر کی مجلس میں حاضر ہوئے تو اس فقیر نے ایک حدیث بیان کی۔ ولی نے اس فقیر سے فرمایا یہ حدیث باطل ہے۔ فقیر نے کہا تجھے کیسے پتہ چل گیا کہ یہ حدیث باطل ہے ولی نے

فرمایا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر سے سر پر قیام فرما ہیں، اور فرما رہے ہیں یہ حدیث میں سے نہیں کہی۔ پھر فقیر سے بھی پوچھ دیا لکھ گئے، چنانچہ اس فقیر نے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا (الماہی للحدیث، مئی ۱۳۷۳ء جلد شمع فاروقی کتب خانہ ملتان)

الزام نمبر ۹: ”مصنف رضا خانی مدظلہ العالی لکھتے ہیں: ”مکی نظریہ طول آج نہ مہیا دین

تصوف کی رگوں کا خون بہا ہوا ہے اور اسی نظریے کی بنا پر بریلوی کہتے ہیں۔

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر

اتر پڑا ہے۔ دیکھنے میں مصطفیٰ ہو کر

(رضا خانی مدظلہ العالی صفحہ نمبر ۲۸۳) (مصدر دوم)

الجواب: یہ شعر کسی مقتدر عالم دین اہل سنت کا نہیں، اس لئے اس کی نسبت ہماری طرف کرنا کذب بیانی ہے۔

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ انور جمال الہی کا آئینہ ہے اور اس کے غیر متماہی انوار کا مظہر ہے۔ (مدارج بندہ جلد اول)

غرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تکس ہیں انوار ربانی کے اور خلل جن تقلبات و کمالات انبیاء کے، ہاں معاذ اللہ! خلل وغیرہ کا تحیل پیدا نہ کریں۔ کیونکہ آئینہ میں اصل خود طول نہیں کر سکتا اس کا تکس اور خلل جلوہ گر ہوتا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اور اس کا جواب

”مصنف رضا خانی مدظلہ العالی نے رضا خانی مدظلہ العالی صفحہ نمبر ۳۵۵ حصہ دوم پر جو فتویٰ

نقل کیا اس کا جواب یہ ہے:

اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کی صفات کو ذاتی، قدیم اور لامتناہی مان کر ان سے استعانت و امداد طلب کرنا اور یہ سمجھنا کہ وہ ذاتی طور پر لامتناہی علم غیب جانتے ہیں، واقعی کفر

ہے۔ اگر مقبرہ عون النبی اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کو (جس قدر اس نے ان کو عطا کی ہیں) مد نظر رکھتے ہوئے ان سے مدد طلب کرنا چاہئے ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اذان اور اس کی مشیت کے تحت اعدا فرماتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کرام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ فنا فی اللہ اور حادث علیہم غیب جانتے ہیں ممکن رہا حق ہے۔

الزام نمبر ۹: "مصنف رضا خانی قدس سرہ" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"رضا خانی ملاؤں کی شہادت"

..... "ساتھ سال تک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نجاست آخرت کا علم نہیں

تھا"۔ (الانبیاء باللہ) رسالہ دہلوی صفحہ نمبر ۲ حصہ دوم دہلوی ایوان احسنات لا ۲۱۲)

(رضا خانی قدس سرہ صفحہ نمبر ۳۰ حصہ دوم)

"الجواب: صاحب رسالہ "وما ادری" ان منکرین کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں جو یہ کہتے ہیں:

ساتھ سال تک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نجاست آخرت کا علم نہیں تھا۔ منکرین کے قول کو

"صاحب رسالہ وما ادری" کا قول کہہ کر ایک سنی عالم دین پر ظلم و تشنیع کرنا سراسر قمار کین کرام

کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"من غش فلیس منا"۔ (الامامین صفحہ نمبر ۷۷ اجزاء)

"جو کسی مسلمان کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں"۔

قلب عالم بھی سید مہر علی شاہ گوڑوی فرماتے ہیں:

نیز اس شرح عقائد میں ہے جو شخص حبیب ازلی اور شاہدِ یزلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو انما اتا بہنر مثلکم، و ما ادری ما یقع علی می ولا ینکم و قل انی ارخ اور اس کے

اظہار و امثال پر نظر کر کے تمام انسانوں کے برابر خیال کرنے اور عقیدہ رکھنے وہ گمراہ ہے اور گمراہ

کرنے والا ہے وہ اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ مسلّم کے بعد یوحٰی الٰہی نے کس قدر امتیاز پیدا کر دیا ہے

اور وما ادری اور لا املک تو با اعتبار ذات نفس ذات وارد ہوئی ہیں ورنہ اگر اللہ کی وحی کرنے کا لحاظ

کیا جائے اور اعلام الہی کو مد نظر رکھا جائے اور تملیک الہی کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو علم بظہل بی

ولا ینکم بھی حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مالک بنانے کا لحاظ کرنے سے ضرر اور رشد کا ملک بھی واضح ہے۔ (ایضاً بحکۃ اللہ صفحہ نمبر ۱۷۷)

(نوٹ) کرامات غوثیہ ہمارے نزدیک معتبر کتاب نہیں ہے ہم اس میں سے صرف وہ باتیں مانتے ہیں جن کا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے "زبدۃ الآثار" میں ذکر کیا ہے۔

(صفحہ نمبر ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰

• حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا گزشتہ رات میں نے ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرا ایک اسی بل صراط پر کبھی مٹھنوں کے ٹن اور کبھی پیسے کے ٹن ایک کر چل رہا ہے اور کبھی نیچے ٹنک جاتا ہے پس اس کا درد مجھ تک پہنچا (جو دنیا میں مجھ پر چڑھا کرتا تھا) پس میں نے اس کے ہاتھ سے پکڑا اور بل صراط پر سیدھا چاہم کر دیا حتیٰ کہ وہ صحیح سلامت (بل صراط) سے گزر گیا۔ (القول البدیع صفحہ نمبر ۲۱ مترجم طبع لاہور ۱۹۹۸ء)

• حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) حضرت آدم علیہ السلام پکاریں گے یا احمد یا احمد! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے، ایک اے ابوالبشر، آدم علیہ السلام کہیں گے آپ کا یہ اتنی دور رخ میں جا رہا ہے پس میں بڑی جستہ جستہ کے ساتھ تیز فرشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا اے میرے رب کے فرستادہ! ظہور وہ کہیں گے ہم سخت فرشتے ہیں جس کا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے اے میرے پروردگار کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے اپنی امت کے بارے میں رسوا نہ کرے گا عرش سے عدا آئے گی اے فرشتو! احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اسے لوٹا دو پھر میں اپنی گود سے سفید کاغذ انگی کے پورے کی ماتحت نکالوں گا اور اسے دائیں میزان کے پلڑے میں ڈال دوں گا اور میں کہوں گا بسم اللہ! پس وہ نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی خوش بخت ہے سعادت یافتہ ہو گیا۔ اور اس کا میزان بھاری ہو گیا ہے اے جنت میں لے جاؤ۔ (منقولاً) (القول البدیع صفحہ نمبر ۲۱ مترجم طبع لاہور ۱۹۹۸ء)

(نوٹ) گواہ کی سند میں کلام ہے مگر ضعیف ہے مضموع نہیں اور بقول امام ستاوی کے شیخ الاسلام ابو کریب النووی "الاذا کار" میں لکھتے ہیں کہ علماء حدیث (یعنی محدثین) اور فقہاء و غیرہ فرماتے ہیں کہ فضائل، اعمال، ترغیب اور ترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز اور مستحب ہے بشرطیکہ وہ موضوع نہ ہو۔ (القول البدیع صفحہ نمبر ۲۳ مترجم)

دوسرے مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی تعلق میں رسالت کا مرتکب ہو تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ درمختار باب المرتدین میں ہے کہ ہر کوئی شان خداوندی میں گستاخی کرے وہ کافر ہے واجب القتل ہے مگر توبہ کر لے تو توبہ سے معافی ہو جائے گی، لیکن جو شخص بارگاہ رسالت میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور اگر بعد میں توبہ بھی کرے تو بھی قتل کیا جائے گا، کیونکہ وہ حق اللہ تعالیٰ کا تھا اور یہ حق نبی اور توبہ سے حق اللہ عاف ہوتا ہے نہ کہ حق عبد۔ (نہج حبیب الرضی صفحہ نمبر ۷۷)

بدائع اعلیٰ حضرت، اور باغ فردوس کے اشعار کا جواب

(جو حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کی شان میں کہے گئے ہیں)

• حضرت شیخ شہاب الدین عمر سرور دی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس میں ذرہ بھر کام نہیں ہے کہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مرکز ولایت ہیں اولیاء اللہ میں ان کو برتری حاصل ہے ان کی برکات کا آفتاب روز حشر تک دنیا باریاں کرتا رہے گا۔ (ذکر و بیان صفحہ ۱۰۷۲ مترجم طبع لاہور ۱۹۵۸ء، محمود بن سلیم)

• حضرت شیخ حماد دہاس رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اگرچہ مہداتقار (علیہ الرحمۃ) انہی نو جوان ہیں مگر میں ان کے سر پر رو چھنڈے گئے دیکھ رہا ہوں یہ جھنڈے ولایت کے ہیں ان جھنڈوں کی فرمانروائی تحت الطغری سے لے کر ملک اعلیٰ تک ہے میں نے اپنے کانوں سے حکومت اعلیٰ پر سنا کہ انہیں ان القاب سے نوازا جاتا ہے جن سے صدیقین کا نوازا جاتا ہے۔

(زبدۃ الآلاء، صفحہ نمبر ۷۷ مترجم طبع لاہور ۱۹۵۸ء، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

• شیخ عارف سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تمام عالم کے سرور اور تمام اولیاء میں منفرد ہیں، اور آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عالم موجودات اور نظام مگوئی میں تصرف کے اور عطا کیے۔ (مجموع صفحہ نمبر ۲۰۰ مترجم طبع لاہور ۱۹۵۸ء، ابو الخلیل فیض خفرا)

اقتیارات عطا فرمائے ہیں وہ شخص خوش قسمت ہے اور بشارت ہے اس کیلئے جو آپ کی صحبت میں بیٹھا یا جس کے قلب میں آپ کا تصور آیا۔

(تاریخ جامعہ برائے سید محمد علی قادیانی)

(جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ و ۱۰۸)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوالہرکات بن سحر اموی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر گیلانی ہر ولی کے ظاہری و باطنی احوال پر نظر رکھتے ہیں کوئی ولی اللہ اپنے ظاہری و باطنی احوال میں آپ کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا۔ (زبدۃ القادریہ صفحہ ۹۵ و ۹۶)

• عارف و نقاد ابوالحسن غارب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی ہمارے سرتاج محققین کے شیخ صدیقین کے امام، عارفین کے محبوب اور سالکین کے پیشوا ہیں۔ (علامۃ الانوار صفحہ ۱۸۰ امام باقی)

• حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

راہ ولایت میں فیوض و برکات جس کو بھی ہو خواہ وہ اقطاب و نبیاء ہوں آپ (سیدنا عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کے واسطے ہی سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز ان کے ملاہ اور کسی کو میسر نہیں ہوا۔ (مکتوبات جلد ۲ مکتوب نمبر ۱۲۳)

• شیخ قدوۃ الی سید قلیوی (م ۵۵۵ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ میں چند اہمیاہ کرام اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی بار جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تشریف فرما دیکھ چکا ہوں۔ جس طرح آقا اپنے غلاموں کو شرف بخشے ہیں۔

(۱) (زبدۃ القادریہ صفحہ ۹۵ و ۹۶)

(۲) (زبدۃ القادریہ صفحہ ۹۵ و ۹۶)

• حضرت علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بالہفید نے شیخ ابوسعید علیہ الرحمۃ سے قطب کی ہایت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: قطب وہ شخص ہے جس پر زمانہ کی ولایت ختم ہو۔

ولایت کے تمام لوگوں کی لپیٹ میں جوتے ہیں اور تمام کائنات کے انتظام و انصرام آپ کے دست ہوتا ہے۔

میں نے پوچھا کہ زمانہ حاضر کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ۔ (زبدۃ القادریہ صفحہ ۹۶ و ۹۷)

• حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کرو، جو کوئی شخص مصائب و مشکلات میں مجھے پکارتا ہے اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور ہو جاتی ہے اور جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے۔ (زبدۃ القادریہ صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶)

مولوی محمد احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی لکھتے ہیں:

حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب امام الاولیاء دینی المسلمۃ والدین غوث اعظم ابو محمد سید عبدالقادر گیلانی حنفی قدس سرہ سلسلہ قادریہ کے بانی اور سرخیل اولیاء کرام ہیں جو مقام غوثیت اور مقام قطبیت اور مقام قربانیت سے عروج کر کے مقام محبوبیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ (غوث اعظم صفحہ ۲۵ و ۲۶)

نیز لکھتے ہیں صاحب نعمات نے لکھا ہے کہ چار اولیاء ہیں جو اپنے عمارات میں زندہ بزرگوں کی طرح روحانی تصرف میں مشغول رہتے ہیں۔ مخلوق خدا کی اصلاح و ہدایت کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ایک حضرت معروف کرنی دوسرے شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر گیلانی تیسرے شیخ عقیل ثانی چوتھے شیخ حیات حراتی رحمۃ اللہ علیہم۔

(غوث اعظم صفحہ ۲۵ و ۲۶)

صاحب مدائح اعلیٰ حضرت اور صاحب بارخ فردوس نے بزرگان دین کے انہی ارشادات کو نظم کی صورت میں پیش کیا ہے۔ نیز مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی کے تاثرات نقل کر دیتے ہیں۔

”مدائح اعلیٰ حضرت“ اور ”بارغ فرودیں“ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شان

میں کہے ہوئے اشعار کا جواب

علمائے دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر کی اپنے پیر و مرشد میاں جیونود محمد
جمعی نوکی کی شان میں لکھتے ہیں:

سرور عالم شہ دنیا و دین عاشق و معشوق رب العالمین
بانی دریائے توحید خدا مظہر حق ، مصدر سبز خدا
واقف اسرار حق دانائے راز بے نیاز عالم سے حق سے بایاز
شاہ دین سرخیل جملہ اولیاء تاج بخش اصفیاء و انبیاء
آخر چرخ جدی باہ عطا بحر علم معرفت غم الہدی
قبلہ ارباب و اصحاب یقیں کعبہ عباد و زہاد و اہل دین
یعنی پیر اور مرشد اور سوتی سرے حضرت نور محمد نیک پے
حضرت نور محمد اولیاء پیر و مرشد ہیں سرے اور رہنما
ہیں وہ بے شک مظہر انوار حق سر سے پانک مصدر انوار حق
دیکھ تک جلوہ ذرا اس نور کا جس سے ہیں پر نور یہ ہر دوسرا
سارے عالم پر ہے اس کا پرتو کون سی جا وہ نہیں جلوہ نما
جس کے سر پر خاص سایہ اس کا ہو ملک شہی کا ہوا سلطان وہ
دیکھ لے ہے چشم دل کی کھول کر ہر جگہ نور محمد جلوہ گر
چاہیے تجھ کو اگر وصل خدا سایہ نور محمد میں تو آ
گرچہ یہاں سے کز گئے ہیں انتقال فیض باطنی ہے دے ان کا بحال
۱۲۵۹ھ میں کر کے انتقال اس جہاں سے جا ملے ہاں الجلال
جس کو ہو دے شوق دیدار خدا ان کے مرقد کی کرے زیارت و جا

اعتقاد دل سے جو جاوے وہاں اس پہ سب اسرار باطن ہوں مہیاں
دیکھتے ہی اس کے مجھ کو ہے یقیں اس کو ہو دیدار رب العالیین
کرتے ہی زیارت عزار پاک کی ہوں ظاہر اس پہ اسرار
کیوں پھرتے ہے جا بجا سر بارتا سایہ نور محمد میں تو

نیر برقع کرم باہ عطا گوہر ذریعہ نعم بحر
صاحب ارشاد و تحقیق ہدا عاشق رب غائب خیر ولہری
عالم و زاہد دلی اہل مقام متقی و پارسا و نیک نام
یعنی ہیں حافظ محمد ضامن اب فیض کی طالب ہے جن سے خلق سب
(اصحوا کہم فوجوا بنا)

(کلیات امداد یہ مولیٰ سرمد ۱۲۹۰ھ)

داس کو ذرا دیکھ

مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات پر مرثیہ

اؤ کلم مولوی محمود الحسن کے چند اشعار
حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی
زبان پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعلیٰ و جلیل شاید
آٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا بیانی
قبولیت دے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی
خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلایق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

جدھر کہ آپ مائل تھے اوعصری حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعب تھے حقانی سے حقانی
چھپائے جامہ فالوں کیوں کر شیخ روشن کو
تھی اس نور مجسم کے کفن میں وہی عربانی
شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیات شیخ کا مگر ہو جو ہے اس کی نادانی
وفات سرور عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
نغمی ہستی مگر نظیر ہستی محبوب سبحانی
رہے منہ آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم وہی ایمانی
تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کیوں ہوں بار بار ارفی میری دیکھی بھی نادانی
نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
اس کا جو حکم تھا سیف قضاے میرم
مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری اکبر مریم
پھرتے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

"مصنف رضا خانی مذہب" متبرجہ بالا مرثیہ گنگوہی کے اشعار بار بار چڑھ کر

جواب دے کیا یہ اشعار درست ہیں؟

عبارت نمبر ۸۸: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وزیر اعظم ہیں"

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے
وزیر اعظم ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... مگر اس کلمہ محمد کو اللہ کے ساتھ بہت ہی مناسبت ہے..... جس سے معلوم ہوا
کہ رب سلطان اور محمد رسول اللہ وزیر اعظم ہیں۔ (شان حبیب الرحمن صفحہ نمبر ۱۴۱)
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۳۵ ص ۱۰۰)

الجواب: مصنف مذکور نے "شان حبیب الرحمن" سے عبارت نقل کرتے وقت خیانت سے
کام لیا ہے، مکمل عبارت ملاحظہ ہو۔

کلمہ محمد حضور علیہ السلام کا اسم ذاتی ہے اور باقی اسمائے طیبہ اسمائے صفاتیہ جیسے کلمہ
اللہ خدا کا اسم ذاتی، باقی اسماء صفاتیہ ہیں مگر اس کلمہ محمد کو اللہ کے ساتھ بہت ہی مناسبت ہے۔
محمد میں صرف چار ہیں، اللہ میں بھی چار، محمد میں نقشہ یک ایک، اللہ میں بھی ایک، مگر لفظ اللہ کی
تقدید پر الف ہے اور یہاں وہ نہیں جس سے معلوم ہوا کہ رب سلطان اور محمد رسول اللہ وزیر اعظم،
پھر اللہ یولو تو دونوں لب وحدہ علیحدہ ہو جائیں اور محمد یولو تو نیچے کا ہونٹ اوپر سے لٹا جاوے،
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی ذات بلند و بالا کہ ہم بندوں کی وہاں تک رسائی ناممکن مگر محمد
رسول اللہ ان نیچوں کو اس بلند و بالا تک پہنچانے والے ہیں۔ (شان حبیب الرحمن صفحہ نمبر ۱۴۱)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مطلق اور نائب کل ہیں جو جانتے ہیں
کرتے ہیں اور جو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں (چونکہ مازوں من اللہ ہیں)۔

(بیض اللغات جلد ۱ صفحہ نمبر ۳۳۵ ص ۱۰۰)

• حضرت قاضی عیاض ماگلی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انبیاء و رسل اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں جو کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ
کے احکامات، منہیات اور وعدہ و وعید پہنچاتے ہیں اور انہیں وہ باتیں بتاتے ہیں جو وہ نہیں جان

لکھتے۔ (الفتا، (مترجم) مؤلف نمبر ۱۱۱ جلد ۱۱ طبع ۱۱۰۰ھ)

کارمین کرام!

حضرت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ نے عوام الناس کو پیش نظر رکھتے ہوئے
”خلیفہ مطلق اور نائب کل“ کا ترجمہ ذریعہ اعظم کیا ہے۔

عبارت نمبر ۸۹: ”مصنف رضا خانی مدہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”مکرمات شہر کوہ مدینہ منورہ بنیادیں“

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہے تو
مکرمات شہر کوہ مدینہ منورہ بنادیتے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

..... ”حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جسے جو چاہیں بناویں اگر چاہیں تو مکرمات
(شہر) کوہ مدینہ بنادیں“۔ (مترجم شرح مشکوٰۃ مؤلف نمبر ۵۲۸ جلد ۸)

مصنف رضا خانی مدہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانوں کا خیال ہے کہ مدینہ منورہ مکرمات شہر میں ہونا چاہیے تھا تاکہ یہ لوگ روغہ
کے مجاورین کو خائفہ ہی کرشمہ دکھا سکتے۔ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رضا خانی
عقیدے کے مطابق (نعمہ باللہ) بہت بڑی غلطی کی ہے اس طرح (رضا خانی مدہب مؤلف نمبر ۲۶۶ حصہ دوم)
الزام کا جواب:

ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب عقاریت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
غزوہ بدر میں شریک ہونے والے حضرات ان صحابہ سے افضل ہیں جو شریک نہ ہوئے۔ خیال
رہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بدر میں حکم شریک تھے (یعنی بنفس نفیس موجود نہ
تھے)۔ کہ ان کا گھر ان کیلئے میدان بدر بنا دیا تھا کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کے حکم سے گھر میں
رہے جناب رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمارداری کیلئے (مگر پھر بھی ان کا شمار
بدری صحابہ میں ہوتا ہے) (معلوم ہوا کہ) حضور جسے جو چاہیں بناویں، اگر چاہیں تو مکرمات کو

(اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیت کے تحت) مدینہ بنادیں ہر مومن کی قبر انشاء اللہ مدینہ (راحت کا
گھر) ہوگی۔ (مترجم شرح مشکوٰۃ مؤلف نمبر ۵۳۸ جلد ۸) کتب خانہ گجرات)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہیں تو مکرمات شہر کوہ مدینہ منورہ بنا
دیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق اور خلیفہ اعظم ہیں اور اس بیان سے فقط آپ کا
منصب حقاریت نما کرنا مقصود ہے۔ اس عبارت سے یہ اخذ کرنا کہ اہل سنت کہتے ہیں کہ
مدینہ منورہ مکرمات میں بنانا چاہیے تھا سراسر اندرونگوئی کذب، بیانی اور بہتان عظیم ہے۔

وامن کو ذرا دیکھ

محمد اقبال دیوبندی (ساکن مدینہ منورہ) لکھتے ہیں:

۱۰۔ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء آج بعد عشاء ایک بزرگ نے روغہ
القدس پر صلوٰۃ و سلام کے بعد حضرت (مولانا محمد ذکریا) کی محبت اور رخصتان شریف کے
بارے میں جہاں خبر ہو وہاں کیلئے دعا اور توجہ کیلئے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سکوت فرمایا تھوڑی دیر بعد موصوف نے پھر عرض کیا اور یہ بھی کہ ان کے (حضرت شیخ) دل میں
پاکستان آ رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دل میں تو اللہ ہی کی طرف سے آ رہا
ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی طرف سے بھی کچھ چاہیے تو حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ہنسی و ہار فرمائی شروع کر دی۔ کافی دیر تک متوجہ ہے اور پھر فرمایا ”و حلقۃ الخیر
الکثیر السی یا کستان ان شاء اللہ“ اس عبارت کو دو تین بار بہت سنجیدگی سے فرمایا۔ پھر
جیسے فیصل آباد کا دارالعلوم نظر آیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ٹکڑا تو رمضان میں انشاء
اللہ ریاض الجنت بنانا ہی جائے گا گو ذکر کثیر کی طرف اشارہ فرمایا اس طرح

(بجہ القرب مؤلف نمبر ۲۰ مرتبہ محمد اقبال شیخ لاہور ۱۳۰۰ھ)

۲۳۔ ۲۳ رجب ۱۳۰۱ھ ۶ جون ۱۹۸۰ء آج بعد عشاء عزیز عبد الحفیظ نے صلوٰۃ و سلام
کے بعد میری (حضرت شیخ) طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں حرمین

کار مضامین چھوڑ کر پاکستان (فیصل آباد) اس لئے جا رہا ہوں کہ وہاں جا کر لوگوں کو اللہ اور اس کے حبیب کا نام لینا آ جائے اس کیلئے، خافر مائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سے بڑھ کر کون سا کام ہو سکتا ہے پھر فرمایا کہ حرمین کا ثواب تو انشاء اللہ تمہیں ملے گا نہیں۔ پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے پھر (بیچہ القلوب صفحہ ۲۱ طبع ۱۳۰۱ھ)۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ ذرا غلط تشبیہ الفاظ کو پڑھیں کیا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام حقارت ثابت نہیں ہوتا۔

عبارت نمبر ۹۰: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”فرشتے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں“

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے بارے میں بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتے انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور عورتوں سے ہمستری بھی کرتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے بلکہ (عورتوں سے صحبت بھی کر سکتے

تھے)۔“ (مرآۃ المناجیح صفحہ نمبر ۲۲ جلد اول)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۱ حصہ دوم)

الجواب: حضرت قبلہ مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ حدیث جبرئیل کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت جبرئیل کے بال کالے کپڑے سفید (چٹے) ہونا شکل بشری کا اثر تھا ورنہ وہ خود نوری ہیں لباس اور سیارہ بالوں سے بری ہاروت و ماروت فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے بلکہ صحبت بھی کر سکتے تھے عصا موسوی سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ کھل گیا تھا ایسے ہی ہمارے حضور نوری بشر ہیں کھانا پینا نکاح اس بشریت کے احکام سے روز وصال میں نورانیت کی جلوہ گری ہوتی تھی بغیر کھائے پئے عرصہ دراز گزار لیتے تھے آج صد ہا سال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر کھائے پئے آسمان پر جلوہ گر ہیں یہ نورانیت کا ظہور ہے۔

(مرآۃ المناجیح صفحہ نمبر ۲۲۲ جلد اول)

ہاروت و ماروت کے قصہ کو جلیل القدر صحابہ کرام تابعین اور مفسرین سلف و خلف نے نقل کیا ہے حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ہاروت و ماروت کا یہ قصہ تابعین میں سے بھی اکثر لوگوں نے بیان کیا ہے جیسے مجاہد، سدی، حسن بصری، قتادہ، ابو العالیہ، زہری، ربیع بن انس، عقیل بن حیان وغیرہ وغیرہ رحمہم اللہ۔ اجماع اور حقدین اور مفسرین نے بھی اپنی اپنی تفسیروں میں اسے نقل کیا ہے لیکن اس کا زیادہ تر دارودہ اور بنی اسرائیل کی کتابوں پر ہے کوئی صحیح مرفوع متصل حدیث اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں اور قرآن کریم میں اس قدر وسط و تفصیل ہے۔ پس ہمارا ایمان ہے کہ جس قدر قرآن میں ہے صحیح اور درست ہے اور حقیقت حال کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (قرآن کریم کے ظاہری الفاظ، مسند احمد، ابن حبان (صحیح) وغیرہ کی مرفوع حدیث، حضرت علی، حضرت ابن عباس، ابن مسعود وغیرہ کی موقوف روایات، تابعین وغیرہ کی تفسیر وغیرہ ملا کر اس واقعہ کی بہت کچھ ثبوت ہو جاتی ہے اس میں کوئی محال عقلی ہے نہ اس میں کسی اصول اسلامی کا خلاف ہے۔ پھر ظاہر سے بے جا حسد اور تکلفات اٹھانے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ واللہ اعلم (صحیح البیان)، (تفسیر ابن کثیر ج ۱ صفحہ نمبر ۱۷۱ جلد اول طبع لاہور)

عبارت نمبر ۹۱: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”ابلیس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی آواز نکل سکتا ہے“

مولوی احمد رضا بریلوی کے خلیفہ رضا خانی ملاں احمد یار بھرائی لکھتے ہیں کہ ”شیطان

اپنی آواز حضور کی آواز کے مشابہ کر سکتا ہے“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۲)، (مرآۃ المناجیح جلد ۱)

جواب: اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن راقم کے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ اس سلسلہ میں جو مختلف روایات پائی جاتی ہیں۔ ان میں اضطراب ہے جو کہ قابل استدلال نہیں۔ نیز ان روایات میں ایسی روایات موجود ہیں جو کہ محال اور محتمل بالکذب ہیں۔ طوالت کے پیش نظر مختصر اور جامع مدلل جواب دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔

علامہ فتاحی نقل (م ۱۰۶۹ھ) علیہ الرحمۃ شرح شفا میں لکھتے ہیں:

(۱)۔ (راکبہ الطریق) القی روایات منها (عنہم فیہا) ای لی هذه الفصی

(واہید) ماقطعہ الخ۔

(۲) - واختلاف کلماتہ ، هو قرب من الاضطراب الخ۔

(۳) - ولقي سبر من مطلقا : ان الشيطان القادى منبه كما ذكره الكلبي عن ياذان عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ، وقد قالوا : انه باطل نقله عقلا وميائى مافي منه۔

(۴) - کلی کے متعلق علامہ جرجانی اور ابن معین فرماتے ہیں :

الله يضع الاحادیث و کذاب لا یحییہ۔

(۵) - محدث بزار فرماتے ہیں :

انه کذاب و ضاع لا یوثق به (نیم الرایع صفحہ ۶۲ : ۶۳ جلد ۵ طبع بیروت ۱۴۰۱ھ)

(نوٹ) : علماء سے سہو ہو جاتا ممکن ہے مگر اس وجہ سے ان پر طعن کرنا بدعتی ہے۔ نیز مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ کو سولانا احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا خلیفہ لکھنے سراسر بہتان تراشی اور کذب بیانی ہے۔

عبارت نمبر ۹۲ : ”مصنف رضا خانی مذہب“ ”دریچہ لیل عنوان کے تحت لکھا ہے :

”روضہ رسول تین روزہ خالی رہا۔“

رضا خانی مولوی احمد رضا بریلوی کی شان بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلوٰۃ

والسلام کی باریں طریقہ توہین کرتے ہیں

..... ایک عورت عالم خواب میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئی وہاں اس نے (حضرت محمد)

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا۔ الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۴۵ جلد دوم)

جواب : اس واقعہ کا تعلق خواب سے ہے اس پر شریعت کا حکم نہ لگایا جاتا۔ بخاری شریف

میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ

دیوانے سے جب تک وہ ہوش میں نہ آئے اور بچے سے جب تک بالغ نہ ہو جائے۔ اور مرنے

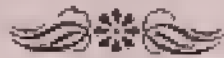
والے سے جب تک بیدار نہ ہو جائے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ (بخاری (مترجم) صفحہ ۲۳ جلد ۳)

یہ جس کتاب کا حوالہ دیا ہے وہ ہمارے کسی بھی جید عالم کی کتاب ہی نہیں۔

اور مقام الحمد للہ مصنفہ مولانا عبد العزیز مبارکپوری میں یہ عبارت منقول ہی نہیں۔

اس لئے اس خواب کے پیش نظر مذہب حقد اہل سنت پر طعن و تشنیع کرنا سراسر

جہالت ہے۔



مصنف رضا خانی مذہب کے دس سوال اور ان کا جواب

(رضا خانی مذہب نسخہ نمبر ۱۲۱ء صدر دوم)

سوال کی دس شکلیں

- ۱۔ اگر اللہ کے سوا کوئی اور سستی مشکل حل کر سکتی ہے تو بتائیے کہ مسائل اور مشکل کشا کے درمیان ہزاروں میل کی دُوری پر وہ زندگی میں یا زندگی کے بعد قبر میں آواز سن سکتا ہے؟
- ۲۔ بالفرض اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اپنے خاصوں پر آواز سن سکتا ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ دنیا کی ہر زبان سے واقف ہے یا نہیں؟
- ۳۔ اگر یہ بات بھی ثابت کر دی جائے کہ وہ سستی ہر زبان سے واقف ہے تو پھر سوال پیدا ہو گا کہ ایک لہر میں سینکڑوں یا ہزاروں لوگ اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کریں تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لہر میں اور سمجھ لے گا یا اس کیلئے قطار بنانے کی ضرورت پیش آئے گی؟
- ۴۔ کیا اس سستی کو کبھی چند بھی آتی ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے اگر کبھی نیند آتی ہے تو پھر ہمارے پاس ایک لسٹ ہونی چاہیے کہ کب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے تاکہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جب کہ وہ سو نہ رہا ہو یا وہ نیند میں بھی مبتلا ہے؟
- ۵۔ ایک شخص بولنے سے قاصر ہے وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلا بند ہو چکا ہے۔ اگر وہ دل میں اپنی مشکل پیش کرے تو کیا وہ اس کی دلی فریاد بھی سن لے گا؟
- ۶۔ انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اگر وہ تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل کر سکتا ہے تو پھر غیر کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر غیر ان تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی کیا حاجت؟
- ۷۔ اگر غیر اللہ مشکل کشا تمام مشکلات حل کرنے پر قادر نہیں، تو ہو سکتا ہے کہ کچھ مشکلات حل کرنے کا بیڑہ خدا نے اٹھایا ہو اور کچھ مشکلات حل کر لے کے اختیار کسی غیر کو دے رکھے ہوں۔ ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ فہرست ہونی چاہیے کہ کون سی مشکلات

ضمیمہ

خدا تعالیٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کون کون سی مشکلات غیر حل کر سکتا ہے تاکہ مسائل اپنی مشکل اسی کے سامنے پیش کر سکے جو اس کو حل کرنے پر قادر ہو؟

۸۔ کیا خدا کے سوا جو ہستی مشکل سے نکال سکتی ہے وہ مشکل میں ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی مادی صرف حل کرنے پر ہے؟ اگر وہ مشکل حل کر سکتی ہے تو پھر ڈالنے والا کون ہے؟

۹۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ مشکل ڈالنے والا ہے اور غیر اللہ مشکل حل کرنے والا، بالآخر ایک ہستی مشکل ڈالنے پر مہر ہوا اور دوسری مشکل حل کرنے پر متور دونوں میں سے کون سی ہستی اپنا فیصلہ واپس لے گی؟

۱۰۔ کسی بھی برگزیدہ یا گنہگار ہستی کا پناہ پڑنا ہو تو اس کی بخشش کیلئے اللہ کو آواز دی جائے یا کسی مشکل کشا کو؟ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۳ تا ۱۳۴ ص ۱۳۳)

یہ سوال کی مکمل عبارت جو ہم نے لفظ بلفظ نقل کی ہے۔ جو شعر اس کے کہ ہم ان کا تفصیلی جواب لکھیں۔ دو باتیں ذہن نشین کرانا ضروری ہے۔

اولاً: دوست، مددگار، کارساز، فریادرس، مشکل کشا، یہ الفاظ اگرچہ علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن مفہوم اور مدلول ان سب کا ایک ہی ہے۔ یعنی بچاؤ کی حالت میں کسی کی چارہ گری کرنا۔ اس مفہوم کیلئے قرآن مجید میں لفظ ولی استعمال ہوا ہے جو کہ مذکورہ بالا تمام الفاظ کو شامل ہے۔

ثلاً عبد القادر جیلانی نے لہم دار السلام عندہم وهو وليہم کا یوں ترجمہ کیا ہے۔

”اللہ تعالیٰ یاری کرنے والا اور کارساز اور مددگار ان کا ہے۔“

ثانیاً: اللہ تعالیٰ کی تمام صفات بالا صالت ہیں۔ مخلوق کے کسی بھی فرد میں کوئی صفت بالا صالت ماننا شرک ہے۔ البتہ بعض اوصاف خداوندی ایسے ہیں جو کہ اس کے مقبول و محبوب بندوں کو بالقیابت (تاج کی حیثیت سے) حاصل ہوتے ہیں۔

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ایچ اندرون کا ولی یعنی دوست، مددگار، کارساز، خاصہ خداوندی ہے یا اس میں نیابت جاری ہے۔ قرآن مجید اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ

دوستی، مددکاری، کارسازی، بالا صالت تو اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے البتہ ان کے نیابت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے کامل تبعین بھی اسی صفت سے مستفید ہیں۔

چنانچہ: بعض لوگ ہر بات میں اہل سنت کو یہ کہتے ہیں کہ یہ بات قرآن مجید میں دکھایا حدیث شریف میں دکھاؤ۔ یہ ان لوگوں کی جہالت ہے کسی معاملے کو حل کرنے کی صرف یہ دہی راہیں نہیں بلکہ ایک تیسری راہ بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من تعرض لي قضاء بعد اليوم فليقتض ليہ بما في كتاب الله عز وجل ،
لاني جاءہ ماليس في كتاب الله فليقتض بما قضی به رسول الله صلى الله عليه
ومسلم لاني جاءہ ما ليس في كتاب الله ولم يفتض به رسول الله صلى الله عليه
ومسلم فليقتض بما قضی به الصالحون۔ (امری شریف، رازلی صفحہ نمبر ۱۵۷ ص ۱۵۷)

ترجمہ: ”آج سے لے کر قیامت تک اگر کسی کو معاملے کا فیصلہ درپیش ہو تو وہ قرآن مجید کے مطابق اس معاملے کا فیصلہ کرے اگر قرآن مجید میں اس کا فیصلہ نہ پائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق فیصلہ دے۔ اگر معاملہ ایسا ہے کہ اس کا فیصلہ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات میں نہ پائے تو صالحین امت کے مطابق اس معاملے کا فیصلہ کرے۔“

مذکورہ حدیث شریف سے پتہ چلا کہ جس طرح قرآن و حدیث کی شہادت مقبول ہے اسی طرح اولیاء امت کی شہادت بھی دنیا اور آخرت میں مقبول ہے۔ ان تینوں میں کسی ایک بھی شہادت کو رد کرنا سراسر نا انصافی ہے۔

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ جو معاملہ ہمیں درپیش ہے (یعنی کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا بھی ہمارا مددگار، کارساز ہے یا نہیں) اس کے بارے میں مذکورہ تینوں شہادہ قرآن، حدیث اور اولیاء امت اثبات میں جواب دیتے ہیں یا نفی میں۔

شہادۂ اول قرآن مجید کی شہادت

اور شہاد پائی ہے:

انما وليكم الله ورسوله والذین امنوا۔ (پارہ ۶، النور آیت نمبر ۵۵)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور اولیاء تمہارے مددگار کارساز ہیں۔“

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کارسازی بالاصالت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کا مددگار ہونا ثانیات ہے۔ آیت مبارکہ میں ترتیب اس پر شہاد ہے کہ اولیاء کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے تابع ہیں۔

لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کے نائب نہیں۔ وہ اصلی اور حقیقی کارساز ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اولیاء کرام کی کارسازی غیر خدا کی کارساز نہیں بلکہ مددگاری فریادری، کارساز میں تینوں کا ایک ہی حکم ہے۔

گہر کی گواہی

محمد بن عبد اللہ غزنوی غیر مقلد بابی تفسیر جامع البیان کے حاشیہ میں لکھتا ہے:

مذکور بالا آیت میں اقل اولیاء حکم نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔

ثم یقل اولیاء اشارۃ الی ان المجموع لہی حکم واحد والی التنبیہ علی ان الولاية علی الاصلۃ لله تعالیٰ والباقی تبع۔

(تفسیر جامع البیان، صفحہ نمبر ۷۵، ج ۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اولیاء حکم نہیں فرمایا اس لئے کہ مجموعہ مذکورہ یعنی اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء از روئے مددگاری، کارساز، فریادری کے ایک کا ہی حکم رکھتے ہیں اور اس میں یہ بھی تنبیہ ہے کہ دلائل اللہ تعالیٰ کیلئے بالاصالت ہے اور دوسروں کیلئے بالتبع۔

اس مذکورہ تقریر سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اولیاء کی کارساز، فریادری، مشکل کشائی کو غیر خدا کی کارساز، فریادری یا مشکل کشائی قرار دینا معصیہ رضا خانیہ و سب کی جہالت ہے۔

شہاد دوم حدیث شریف کی شہادت

ان الله تعالى عباده اعنصهم بحوائج الناس يفرغ الناس اليهم في حوائجهم۔ (جامع الصغير صفحہ ۲۳، ج ۱)

(طب) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت روائی کا منصب عطا فرمایا ہے۔ لوگ اپنی حاجت روائی کیلئے ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔“

یہ حدیث طبرانی شریف میں ہے اور حافظہ حدیث امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو سند کے اعتبار سے حسن کا درجہ دیا ہے۔

اولیاء اللہ دین اور دنیاوی نعمتوں کے خزانے ہیں

حدیث عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

خصصهم بالنیابة عنه فی خلقهم وجعلهم خزائن نعمه الدنویة والدنویة

لینفقوا علی المحتاجین۔ (فیض القدر صفحہ نمبر ۷۷)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی مخلوق میں اپنا نائب کیا ہے اور ان کو اپنی دینی اور دنیاوی نعمتوں کے خزانے بنایا ہے تاکہ وہ ان خزانوں کو کھاتوں پر صرف کریں۔“

جب حدیث پاک سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو مخلوق کی حاجت روائی کا منصب عطا کیا ہے۔ یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ حاجت روائی کے تمام لوازمات ہے بھی وہ مقبول بندے متصف ہیں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ حاجت روائی کے تمام لوازمات

حاجت روا کو جلا فرمائے بغیر اسے اس منصب پر مقرر فرمادے تو یہ تکلیف مانا بلاق ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ نادم اور برتر ہے۔

حاجت روائی کے لوازمات

حاجت روا کیلئے ضروری ہے:

- ۱۔ کہ وہ دو روز و یک، حیات اور بعد از وفات ہر حالت میں برابر رہے۔
- ۲۔ کہ وہ ہر فریادی کی زبان کو سمجھے۔ کیونکہ وہ مخلوق کا حاجت روا ہے اور مخلوق کی مختلف زبانیں ہیں۔
- ۳۔ کہ وہ (حاجت روا) ہر وقت ہر ایک محتاج کی رہے۔
- ۴۔ کہ وہ ہر وقت اپنے منصب (حاجت روائی) پر قائم اور دائم ہو نیکو جانکوار سے محتاجوں سے غافل نہ کرے۔ جیسا کہ سرور انبیاء علی صلوٰۃ وعلیہم اعلیٰ السلام خود فرماتے ہیں:

لن اقام عینی ولا ینام لقلبی۔

یعنی میری آنکھ سوئی ہے میرا قلب نہیں سوتا۔ اس کی بھی یہ وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق کے مامور اور مخرج ہیں۔ وہی بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل طور پر قبیح ہونے کی وجہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہے۔

- ۵۔ کہ وہ اس بات کا محتاج نہ ہو کہ مسائل زبان سے ہی اپنی حاجت پیش کرے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ اس بات کا محتاج نہیں کہ مسائل زبان ہی عرض کرے تو مستثنیٰ ہے بلکہ دل کی بات بھی مستثنیٰ ہے۔ یہی وصف اس کے ناجیوں کو انزروئے نیابت حاصل ہونا چاہیے مگر نہ تو وہ بعض کا حاجت روا ہوگا اور بعض کا نہ ہوگا۔ لیکن اس بات کو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما والی حدیث رد کرتی ہے کیونکہ اس میں ہے کہ ان مقبول بندوں کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی حاجت روا کی پر مقرر فرمایا ہے۔ لوگوں میں ہر قسم کے افسان ہیں۔ گونگے اور بوسنے والے بھی۔

یہاں تک سوال کی پانچ شکلوں کا جواب ہو گیا ہے۔ اب صرف اتنا باقی ہے کہ جو

پانچ باتیں لوازمات مشکل کشائی ہیں اور ان کے بغیر حاجت روا اپنے فرض منصبی کو نہیں نبھاسکتا۔ کیا انزروئے قرآن مجید یا حدیث شریف یا اکابرین امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ان تمام باتوں کا ان ناجیوں کو ملنا ثابت ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت روا کی پر مبین و مقرر فرمایا ہے۔

حدیث شریف کی شہادت

ماہر ال عبدی، یقرب الی بالثو الل حتی احبہ لاذاء احبہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ ویبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ الذی یتلمس بہا ورجلہ الذی یمشی بہا۔ (مشکوٰۃ شریف، مؤرخہ ۱۹۷۷ء)

ترجمہ: ”میرا بندہ تو اقل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں جب میں اس کو محبت کرتا ہوں تو میں اس کی قوت سامعین ہاں ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ میں جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ چمکتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔“

یہ حدیث قدسی ہے۔

اس حدیث مبارکہ پر ہم زیادہ حاشیہ آرائی نہیں کرتے صرف اتنا اشارہ ہی کافی ہے کہ جس انسان کے کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں خدائی قدرت ہوں اس کی طاقت کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ خدائی قدرت کی کوئی انتہا ہے ہی نہیں۔

حضرت امام رازی کا فرمان

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

العبد اذا واطب علی لفظاعات بلغ الی المقام الذی بقول اللہ کنت لہ سمعاً و بصرأ فاذا صار لور جلال اللہ سمعاً لہ سمع القریب والباعد واذا صار ذالک النور بصرأ لہ رأى القریب والباعد واذا صار ذالک النور بدالہ قدر علی التصرف فی الصعب والسهل والباعد والقریب (تکبیر مجید ۲۱۲ مؤرخہ ۱۹۷۷ء)

ترجمہ: ”بھبھند، اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر تکلفی اختیار کرتا ہے تو وہ اس مقام کو پہنچ جاتا ہے جو اللہ نے فرمایا کہ میں اس کی سچ اور بھر ہونا ہوں۔ سو جب اللہ کے جلال کا نور اس کی سچ میں جاتا ہے تو وہ بندہ قریب اور دور سے جدا ہوتا ہے۔ بھبھب یہی نور اس کی بھر ہو جاتا ہے تو قریب اور دور سے برابر دیکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا یہی نور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ تکلفی و قوی میں قریب و بعید میں انصراف پر برابر قادر ہوتا ہے۔“

حضرت عبدالعزیز دہلوی کا فرمان

عارف کامل حضرت عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے ایک ایسے ولی کو دیکھا جو بہت بڑے مرتبہ تک پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ اسے تمام مخلوقات چاند بار اور بے جان وحوش و حشرات آسمان و ستارے زمینیں اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب کا مشاہدہ حاصل تھا اور تمام کرم و عالم اس سے مدد لیتا تھا وہ ایک کلمہ میں تمام کرم و عالم کی آواز اور کلام کو سن لیتا تھا۔ اور ہر ایک کو اس کی ضرورت اور معلومت کی چیز عطا کرتا۔ البتہ اس کے کہ کوئی ایک اسے دوسرے سے روک رکھے بلکہ جہان کا اوپر کا حصہ اور نیچا حصہ اس کیلئے ایک جیسے تھے۔ (کتاب الادب عربی ص ۲۶۹ بحوالہ معارف سنیہ ۲۶۸)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب فرماتے ہیں:

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب فرماتے ہیں:

الکمال المطلق عبادة عن مقام ولی فیہ يعطى الکمال حقائق الاشياء حقیقہا بالتمام والکمال فی تصفہ بساتر صفات الربوبیة وجميع صفات العبودیة فی آن واحد۔ (الاسرار الخفية ص ۱۵۱)

ترجمہ: ”کمال مطلق کو ولی اللہ کے اس مقام سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں ولی کامل کو تمام اشیا کی حقیقت سے کامل طور پر آگاہی کی جاتی ہے پس وہ ولی ایک ہی وقت میں ربوبیت اور عبودیت کی تمام صفات سے مشغول ہوتا ہے۔“

اور درجہ حدیث شریف اور اقوال بزرگان سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس انسان کو اپنی مخلوق کی حاجت روائی، مشکل کشائی، فریاد رزی کا منصب عطا فرماتا ہے اسے اس منصب کے پہنچ کر اوقات بھی عطا کرتا ہے۔

چھٹا سوال:

مصنف رضا خانی مذہب کے سوال کی بعض شکل کا مفہوم:

مصنف رضا خانی مذہب کہتا ہے کہ اگر تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل کرتا ہے تو غیر اللہ کی کیا حاجت؟ اگر تمام مشکلات غیر اللہ میں کر لے پر قادر ہے تو پھر اللہ کی کیا حاجت؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کیا تمہارا ہے تو ایک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے پالنے والا ہے یا نہیں۔ اگر جواب نفی ہے تو یہ بات قرآن کریم کے سراسر خلاف ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے پالنے والا ہے تو اس عقیدے کے مطابق جب ہمارے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی پرورش پر ہی چھوڑ دینا چاہیے۔

بچے کو ماں اور باپ کی کیا حاجت، اگر نہ پرورش، ماں باپ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو سب کے پالنے والا ماننے کی کیا حاجت؟ اس بات کا جو جواب تم سوچو گے وہی جواب مشکل کشائی کے مسئلے کا سمجھ لیتا۔

ساتواں سوال: مصنف رضا خانی مذہب کے سوال کی ساتویں شکل:

کیا غیر اللہ مشکل کشا تمام مشکلات حل کر لے پر قادر ہے یا بعض؟

جواب: اس کا جواب وہ حدیث شریف جو ہم صفحہ نمبر ۵۶۱ پر تحریر کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے بعض مقبولات کو لوگوں کی حاجت روائی پر مقرر کیا ہوا ہے۔ لوگ اپنی حاجتوں میں ان مقبولان بارگاہ ایزدی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں بعض وکل کی کوئی تقسیم نہیں۔ واللہ یهدی من یشاء۔

آٹھواں سوال: مصنف رضا خانی مذہب کے سوال کی آٹھویں شکل:

کیا مشکل کشا مشکل ڈالتا بھی ہے یا صرف مشکل کشائی کرتا ہے اور ڈالنے والا

کوئی اور ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کسی کو مشکل میں نہیں ڈالتا اور نہ ہی اس کا نائب کسی کو مشکل میں ڈالتا ہے کیونکہ جو مشکل کشا ہے وہ کسی کو مشکل میں کیوں ڈالے گا۔ مشکلات میں تو انسان خود بخود پھنستا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ لِّمَّا كَسَبْتُمْ أَيْدِيَكُمْ۔ (سورہ ائوری آیت نمبر ۳۰)

”یعنی تم پر جو بھی مصیبت آئی ہے وہ تمہارے برے عملوں کے سبب آئی ہے۔“

مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ لِّلْفَلْسَفَةِ وَمِنْ أَسَاءٍ فَعَلَهَا۔ (سورہ حم اسجد آیت نمبر ۳۶)

”یعنی جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کی ذات کو ہے اور جو برائی کرتا ہے اس کی عاقبت میں وہی پھنستا ہے۔“

ثابت ہوا کہ انسان اپنا بد عمل کی عاقبت میں خود پھنستا ہے۔ پھر عاقبت میں پھنسا ہوا انسان ان بزرگنیزہ ہستیوں کی طرف رجوع کرتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی مشکل کشائی پر مقرر فرمایا ہوا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ خود کسی پر مشکل ڈالتا ہے اور نہ ہی اس نے اپنے کسی مقبول بندے کو لوگوں پر مشکلات ڈالنے پر مقرر کیا ہوا ہے۔

مصنف رضا خانی مذہب کی بے شعوری اور نویں سوال کا جواب

مصنف رضا خانی مذہب کو اتنا شعور بھی نہیں کہ جو بت ممکن ہیں وہ بت پرست کیسے ہو سکتے ہیں اور جو بت پرست ہیں وہ بت کتنی کیونکر کر سکتے ہیں۔ اس لئے جو مشکل کشا ہیں وہ مشکل ڈالنے والے کیونکر ہو سکتے ہیں اور جو مشکل ڈالے گا وہ مشکل کشائی کیوں کرے گا۔ مشکل کشا کا کام تو مشکل کشائی کرنا ہے۔ مشکلات میں انسان خود پھنستا ہے لیکن اتنا ضرور دیا ہے کہ کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ سب مشیت ایزدی کے تحت ہوتا ہے۔ ہماری اس تقریر میں سوال نمبر ۶ کا جواب بھی ہو گیا۔

سوال: مصنف رضا خانی مذہب کے سوال کی دوسری شکل۔

مصنف رضا خانی مذہب کہتا ہے کہ اگر کسی کا جنازہ پڑھا جوق بخشش کیلئے اللہ کو آواز دی جائے گی یا کشتی مشکل کشا ہوگی؟

جواب: اگر مصنف رضا خانی مذہب ذرا قدرے کام لیتا تو اسے سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ موصوف ذرا یہ بتائے کہ مشکل کشائی کے مسئلہ کو بخشش کے مسئلہ سے کیا واسطہ؟

مشکل کشائی فریادری، حاجت روائی، اللہ تعالیٰ کی ایسی صفت ہے جس میں نیابت باری ہے کہ اللہ تعالیٰ بالا صا کت مشکل کشا، فریادری اور حاجت روا ہے اور اولیاء اللہ بالتبع ہیں لیکن شان غفاری تو خاصہ خداوندی ہے جس میں نیابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

مَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ۔

”یعنی کون ہے گناہ بخشے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔“

جس کام میں نیابت نہیں اس میں ایمان و راصل کو ہی پکارے گا اور جس میں نیابت باری ہے وہ ان نامحسب کی طرف ہی رجوع کیا جائے گا جس طرح ہم نے قرآن مجید سے ثابت کر دیا کہ شان غفاری خاصہ خداوندی ہے لہذا کسی دوسرے کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح اگر کوئی دوست قرآن وحدیث سے یہ ثابت کر دکھائے کہ مشکل کشائی فریادری، حاجت روائی خاصہ خداوندی ہے اور یہ صفت از روئے نیابت کسی میں بھی نہیں پائی جاتی۔ ایسے صاحب کو ایک ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

(کتاب الاموال صفحہ نمبر ۲۳۳ (تحریر قبل ۱۲۴۱ھ امام ابن حجر عسقلانی حضرت علامہ مولانا محمد امجد علیہ)

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ

خواص عباد کی صفات کو باطل نہیں کیا جاسکتا بلکہ وہ ان کی حقیقت واقعہ کا اظہار ہے۔

جس سے صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہوتا ہے۔

صفات عبودیت کو صفات ربوبیت میں شریک کرنے والا مشرک ہے اور ان کا مطلقاً

مگر کمر اور مبتدئ ہے اور ہر ایک کے حقوق پر غور رکھنے والا سرِ عالمِ مستقیم پر ہے۔

(ان واقعات میں امامِ امت علیہ السلام نے)

اللہ تعالیٰ ہر کسی مخلوق کو کوئی کمال عطا فرماتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ اعتقاد مومن ہونے کیلئے کافی نہیں کہ یہ کمال اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اچھی بات تو مشرکین بھی اپنے سبوعودوں کے حق میں تسلیم کرتے تھے بلکہ مومن ہونے کیلئے ضروری ہے کہ عطاۓ خداوندی کا عقیدہ رکھتے ہوئے یہ اعتقاد بھی رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ جو کمال کسی مخلوق کو عطا فرماتا ہے وہ عطا کے بعد حکم خداوندی اور ارادہ مشیتِ ایزدی کے ماتحت ہے ہر آن خدا تعالیٰ کی مشیت اس کے ساتھ مخلوق ہے اور اس بندے کا ایک آن کیلئے اللہ تعالیٰ سے بے نیاز اور مستغنی ہونا قطعاً محال ہے۔ (ان واقعات میں سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ)

یہ مشکل کشا ایسا نام نہیں جس کا استعمال قرآن و حدیث نے باری تعالیٰ کیلئے مخصوص قرار دیا ہو اور دوسروں کیلئے شرک بنایا ہو۔ بلکہ یہ لفظ خالق و مخلوق دونوں پر بولا جاسکتا ہے۔ البتہ خالق کیلئے استعمال ہونے کی صورت میں اس کے جو معنی ہوتے ہیں مخلوق کیلئے وہ معنی مراد نہیں لے جاتے جس طرح رکوف، رحیم، کریم، مسیح بھیر ہوتے ہیں مگر ہر جگہ معنی الگ الگ ہیں۔

مصنف رضا خانی مدظلہ سے سوال (۱۶) سوالات

افن سنت و جماعت کا یہ اسلامی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعارفات عطا فرمائے ہیں جن کی ایک مثال ”قرآن پاک“ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے اسی حضرت آصف برہنہ کی ہے۔ جنہوں نے سینکڑوں میل دور سے ملکہ بلقیس کے تخت کو آنکھ جھپکے سے قتل حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش فرما دیا تھا۔ اس قرآنی حقیقت سے انکار نے والوں سے چند سوالات:

۱۔ کیا شیطان مخلوق ہے اور وہ بھی جنات سے؟

۲۔ کیا شیطان ہر جگہ موجود ہوتا ہے؟

۳۔ کیا شیطان نے مختلف ملکوں کے دورے کیلئے لہرستہ بنا رکھا ہے اور اوقات مقرر کر رکھے ہیں؟

۴۔ کیا شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے؟

۵۔ کیا شیطان انسانوں کے دلوں کے مجید اور خواہشات کو بھانپ جاتا ہے اور اسی لحاظ آہنچتا ہے؟

۶۔ کیا شیطان کو واقعی نیند، ناناگھ آتی ہے؟

۷۔ کیا شیطان تمام زبانیں جانتا ہے یا سمجھ لیتا ہے؟

۸۔ کیا شیطان انسان کو عیاشیوں میں اور بعض اوقات مشغلوں میں بھی مبتلا کر دیتا ہے؟

۹۔ کیا باری تعالیٰ (جل شانہ) شیطان پر قادر نہیں ہے؟

۱۰۔ کیا جن انسانوں میں داخل ہو کر انسان کی حرکات اور سکنت کو اس پر مبالغہ عاید ہے؟

۱۱۔ کیا چور، ڈاکو، راہزن اور ظالم جو شیطان کے روپ ہیں ان سے نجات حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کی بجائے تھانیدار، محسٹریٹ یا جج کے پاس مدد کیلئے جانا شرک ہے؟

۱۲۔ کیا روحانی یا جسمانی مریض اپنی مشکل سے نجات کیلئے اللہ تعالیٰ کی بجائے ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتا ہے؟

۱۳۔ کیا ریخ اور بی دنیا وغیرہ سے ناسخ گانے کے پروگرام بھی واقعی اللہ تعالیٰ (جل شانہ) کے حکم سے چلتے ہیں؟ اور اسی وجہ سے کیا ہزاروں میل دور دیکھے یا سنے جاسکتے ہیں؟

۱۴۔ کیا انسانوں کے بنائے ہوئے آلات سے ہزاروں میل دور سے گفتگو اور بغیر تار کے ریخ اور بی دنیا سے آوازیں اور تصاویر لاکھوں گھروں میں بیک وقت سنی اور دیکھی جاسکتی

۱۵۔ اگر آپ تمام مندرجہ بالا غیر اللہ کے تصرفات کو مانتے ہیں تو کیا صرف انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے تصرفات سے ہی انکار ہے؟

”بخاری شریف“ و ”مشکوٰۃ شریف“ کی حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے قریب ہوتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس سے محبت فرماتا ہوں اور جب اسے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔“ (المح)

۱۶۔ درج بالا حدیث شریف کو بد نظر دیکھیں اور انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے تصرفات کی حدود متعین کریں۔ کیا یہ کام آپ کر سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ایمان اور عقائد کی درستی عطا فرمائے۔ آمین

کتاب ”اوراق غم“ کی عبارتوں کا جواب

خدا شرف برائے برائے خیرے روان باشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد با صلی علی رسولہ الکریم

سنگ بدگوہر اگر کا سے زردین غلغہ

قیمت سنگ بخراید و زر کم نشود

عرض حال

اوراق غم میری ایک تاریخی کتاب ہے۔ جسے تالیف کئے آج سات سال ہو جاتے ہیں۔ اور یہ میری تالیف ہے جو فن تاریخ میں لکھی تھی۔ چونکہ مجھے ریاست الور کے قیام میں روافض کی حقیقت اتنی ظاہر تھی کہ یہ جماعت قرآن کی منکر ہے خلفاء راشدین کو گالیاں دیتی

ہے۔ میں نے قیام الور میں ان کا رد شروع کیا عوام چہلا محرم میں تقویہ داری وغیرہ اس کثرت سے وہاں کرتے تھے کہ روافض کے صرف دو یا تین تقویہ نکلتے تھے۔ اور سنیوں کے سینکڑوں کی تعداد میں محاسن قائم میں زیادہ اہتمام سنیوں کا ہی ہوتا تھا۔ مہندی، جتنی زیادہ تعداد نکلتی۔ وہ عام طور پر سنی بہال کی طرف سے غرضیکہ اس کا سد باب کرنے میں اس قدر مساعی کی گئیں کہ عشرہ کے جلسے مقرر کئے جس سے بفضل سنی راہ راست پر آئے لیکن پھر بھی تقویہ داری کا سلسلہ باقی رہا۔ اسی حالت میں مجھے فرمائش کی گئی کہ ایک کتاب تاریخ شہادت پر لکھوں چنانچہ جو کتابیں مجھے وہاں میسر آئیں۔ ان سے میں نے اس کتاب کو جمع کیا جس کی فہرست دریاچہ کتاب میں لکھ چکا ہوں۔ اسکے ساتھ معذرت بھی پیش نظر میں کی ہے۔ کہ اگر کسی مقام پر کہیں غلطی یا لغزش ملاحظہ فرمائیں۔ تو اس میں کرم سے اسے غلط فرما کر زبان ثلثین دراز نہ کریں۔ بلکہ فقیر کو اس غلطی سے مطلع فرما کر شکواریت کا موقعہ بخشیں۔

چنانچہ اس پر اگر عمل کیا تو دینی سے میرے ایک مخلص دوست نے کیا کہ مجھے برادران یوسف علیہ السلام اور فضائل صحابہ کے اندر ایک عبارت کی اصلاح کیلئے لکھا۔ اس واقعہ کو دو سال گزر جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب کہ مفتی عبدالقادر عبدالحمید کے پردہ میں مجھے الوری رافضی لکھ رہے تھے میں نے اسی وقت ایک دو ورقہ میں عبدالحمید وغیرہ کی شرافتیں لکھاتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اور اوراق غم کے ساتھ وہ پرچہ جانے لگا۔ ان کی حسد پروری کی سزا خدا نے انہیں دی۔ اور وہ انجام ہوا۔ جو ایمان لاہور نے دیکھا۔

پھر ہاشم علی ثانی ایک شخص نے شامی جنتی والد قبیلہ کو لا کر دکھائی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر علماء احناف سے اس پر یو یو کر یا چونکہ اس جنتی میں کوئی بے دینی نہ تھی۔ سب نے ر یو یو کر دیا۔ پھر ۳۳ اور ۳۴ء کی جنتی میں وہ کھیل کھیلا اور اس نے غلط حوالہ کتابوں کے لکھ کر صندوقہ فاروق رضی اللہ عنہما کے ایمان پر چوٹ کی۔ حضرت امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں وہ گستاخیاں کیں کہ اخیاذ باللہ۔ حتیٰ کہ حضرت علی کو بمسم اللہ غلطی لکھ مارا۔ بڑھتے بڑھتے

یہاں تک پہنچا کہ حضور سے حضرت علی کو انکسلی لکھ گیا۔ اس پر والد قبلہ نے اس کا رد کیا۔ پھر آیا تھا۔ وہ والد قبلہ کے منہ آتے آتے مجھ پر بھی حملہ کر۔ نے لگا۔ حالانکہ مجھے نہ اس کی جنتری کا علم تھا۔ نہ میں اسے جانتا تھا لیکن جب "باب پینا" عنوان کا پرچہ نظر سے گزرا تو اس کی جنتری دیکھی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ تو کوئی رافضی ہے۔ لیکن اس کے حلو پر سکوت کیا گیا کیونکہ بہت سے اعتراضات محض لائسنی تھے۔ اور ایسے لائسنی کہ مرد و نواں خود انہیں دیکھ کر اس کی جہالت کا اندازہ کر سکتا تھا۔ مجملہ اس کے اس نے لکھا تھا کہ اور اراق غم کے صلے میں ارا پر دعات سید المرسلین میں تمہیدی مضمون جو میں نے لکھا ہے۔ اسے کٹ کر رکھا ہے۔ اور اصل مضمون یہ ہے:

"جس سر دہی نے جن وجود میں بلندی حاصل کی۔ اسے اڑھ فٹا نے پنج دین سے کاٹا جس نہال تازہ نے گلشن حیات میں آشوب و شاپا کی حیرمات نے اسے نہ کیا۔

کھائی سرور را والد او بلندی

کہ بادشاهم نہ گمراہ از درد مٹدی

اس پر آپ جہالت میں آکر مجھے لکھتے ہیں "مواہی مغتری مولا۔ اور اراق غم من اور کان کھول کر نہ۔ نیز تمام اہل سنت ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تو کذاب دریدہ واک ہے۔" اراق غم میکہ ایسی ایسی بیہودہ چیزیں وہ لکھ کر اپنی جہالت دکھاتا رہا۔ میں نے اثبات نہ کیا اور اذا خطاطہم الجافلون قاتلو ملاما پر عمل کیا۔

پھر جب فیصلہ کن مناظرہ مسجد درم خان میں ہوا اور تمام مسلمانان لاہور پر واضح ہو گیا کہ فرقہ واپس اور بد مذہب اور ثناء اللہ امر تہیہ یہ سب ایک ہی قبیلے کے چنے بے ہیں۔ اور اثنا و مناظرہ میں مولوی ثناء اللہ کو جب مولوی احمد علی کی جماعت نے اسٹیج پر براہمان کر دیا تو لوگوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ جمیعت الاحناف حقینقا جمیعتہ اللہانیہ ہے۔

اس میں میرا کیا قصور تھا جیسا کیا ویسا پایا

دوسرے جمیعت الاحناف کے سیکرٹری نے تحریر میں یہ لکھا تھا کہ مناظرہ کیلئے مولوی

اشرف علی کولائیں گے۔ یا ان کے وکیل مناظرہ کو اور مناظرہ حفظہ ایمان، براہین قاطعہ مولوی ظلیل احمد، صراط مستقیم اور تجلیر الناس کی عبارات غریبہ پر ہوگا۔ مگر مولوی اشرف علی کو تو نہ آتا تھا نہ آئے اور چونکہ وہ کم از کم عالم ہیں سمجھتے تھے کہ میں اپنے کفر کا وکیل شرعاً کیسے بنا سکتا ہوں۔ انہوں نے بہت کچھ ٹالا جب یہ فرامندے مصر ہوئے تو مجبوراً انہوں نے ایک رقعہ لکھ دیا جس میں لکھا کہ حفظہ ایمان کی عبارت کی تفہیم کیلئے غلام غلام کو میں بھیجتا ہوں۔ چنانچہ اسی معاملہ میں دو دن ٹکرا گئے کہ آخر میں مولوی ثناء اللہ کی مدد لینے۔ نہ ان کا رہا سہا بھرم خاک میں ملا دیا۔ کافی رسوائی ہو گئی میں بعد بیماری اہلیہ اپنی پریشانی میں تھا۔ اس وجہ سے ایام مناظرہ میں شریک مناظرہ بھی نہ ہوسکا۔ اور تاخیر جمیعت الاحناف نے جب بات بگڑتی دیکھی۔ فوراً کوتوال صاحب سے کہا کہ اب نقص اس کا خوف ہے۔ انہوں نے نہ قانوناً جلسہ بند کر دیا۔

پھر کیا ہوا؟

یہ سب جماعت، مذہبی حرکات کیلئے رقعہ کی متلاشی رہی کہ ہاشم علی کی آواز جو ہمارے خلاف سنی بلا خوف مذہب اس کی پیٹھ چاٹھ کر ڈی جب دیکھا کہ اس پر بھی ہمارا کام نہ ہوا اور سمجھا کہ جمیعت الاحناف کا نام تو بدنام ہو چکا ہے فوراً جماعت المسلمین نام رکھ کر چند خوارج شریک کر کے اس کے پردہ میں مجھ پر حملہ شروع کر دیے۔ لیکن ان حملوں میں یہ ضرور کیوں گا کہ بعض مسئلہ میرے حق میں مفید ہونے کے کچھ میری غلطی پر اطلاع ملی۔

اس امر میں، میں جماعت المسلمین کا منظور ہوں

اس لئے کہ نہ صرف میں بلکہ ہماری جماعت بغض ہمیشہ سے حق کو اور حق نوش و حق نبوت رہی ہے۔ قبول حق میں ہمیں کبھی عار نہ ہوئی اور خدا کرے کہ کبھی میں مولوی اشرف علی یا دیوبندی وہابیوں کے ہمیں ضد نہ آئے۔ خدا حق نوشی حق کوئی حق نبوتی پر ہی خاتمہ فرمائے۔

آمین

یہ جملہ کیوں کیا اور اوراقِ غم کیوں اٹھایا؟

مفصل اس خیال خام میں کہ اس میں تقریباً پینسولوی سید احمد اور حضرت قبلہ کی ہیں وہ بدنام ہوں اور خاک بد میں بد خواہ حزب الاحناف کو قوی سمندر پہنچے جس میں اس وقت کافی تعداد مفتی طلباء کی دودھ حدیث کر رہی ہے اور ستر (۷۰) کے قریب دیگر علوم منطق فلسفہ دینیات کے طلباء ہیں مگر

ایں خیال است و محال است و جنون

اور یہ خبر نہیں کہ وہ اپنی تقریبوں میں صاف لکھ رہے ہیں۔ کہ اگرچہ میں اولیٰ الی الاخر نہ دیکھ سکا۔ مگر بعض مضامین مختلف مقامات سے دیکھے۔ عمدہ تحقیق کی ہے۔ اور محافل میں بد آئین کو دشمن ٹھکانا جواب دیکھے ہیں۔ پھر آگے تر خبر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں مجاہدہ رعایت فصاحت و بلاغت و طرزِ قول و جملہ فرماں عام پسند ہے۔ مسلک ادب عالمائے کمالہ البتہ بعض جگہ خیال نہیں رہا ہے۔ رہیں وہ روایتیں جن میں حضرت خاتونِ جنت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی گریہ و زاری کا فراق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ذکرِ گریہ و زاری اہل بیت کرام کا حضراتِ حسین رضی اللہ عنہما کے غم میں کیا گیا ہے وہ روایتیں اول تو مختلف ہیں۔ اور

اسی طرح عزیز از جان مولوی ابوالبرکات سید احمد لکھتے ہیں۔ اس کتاب کو فقیر نے چند روز تک اپنے پاس اس غرض سے رکھا کہ میں اس کو از اول تا آخر بغور پڑھوں۔ اور خطا اٹھاؤں۔ اور اگر بعض امور مرے فہم ناقص سے ہلائز ہوں تو حضرت متوفی ممدوح کی خدمت میں گزارش کروں۔ لیکن ایک جانب تو دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کی مہربانی سے اس وقت دوسری جانب فتوحی نویسی۔ الخ

غرضیکہ ہر دو حضرات بالا متعاب نہ دیکھ سکے۔ لہذا ان پر اعتراض ہے جا ہے اور علماء نہ تحقیق ہوتی تو میری ابتدا کی معروض کے مطابق مجھے مطلع کرتے مگر جہاں اپنی رسوائی کا اہتمام لیتا مقصود ہو وہاں حقائق حق کہاں۔ اور چونکہ میں زمانہ تالیف میں انداد وقت و تہذیب میں

بھی مشغول تھا۔ جلدی جلدی مسودہ لکھ کر یہاں لاہور بھیجا۔ اور یہاں کی عدم افریقہ اس کے مطالعہ سے مانع رہی۔ افسوس

مر نور کی فطانت و سگ باغ کی زند
سگ رہبرس خشم تو با ماہتاب چوشت
خیر مخفیہ کہ مجھے قول حق میں بھی عار نہیں۔ میں ان غلطیوں کا اعتراف کرتا ہوں
اور جو اوراقِ غم میں ہو گئیں۔

بندہ ہمارا چ کہ زخمیر خولقی

عذر بدرگاہ خدا آید

ناظرین کرام کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل مقامات پر اوراقِ غم میں اصلاح فرمالیں:

صفحہ	مطرح	غلط	صحیح
۲	۷	فکار تیر غزلت	مرکزت سے ہے۔ فارہما الشیطان کی طرف اشارہ ہے
۶۳	۳	اتالیق سید کوٹا ہوا آیا	روتا ہوا آیا
۱۷۱	۱۷	تواب نظر سقا میں	تواب ہماری نگاہوں سے اوٹ چھل ہو کر اس کا اپنے مبداء اسلی کی طرف لوٹنا ضروری ہوا
۱۷۱	۸	ولادت علی کرم اللہ وجہہ	یہ ایک روایت ہے نہ معلوم کہاں تک صحیح ہے اسے بھی کاٹ دیں
۱۷۳	۱	علی سلا سے شقیق ہے	اس میں برائی بھی نہیں بلندی کے معنی ہیں
۳۰	۱۷۰۳	چو تو فواہ بے رحمتوں	تا پندہ ہو کاٹنے دیا
			انہوں نے لکھ لیں

۱۷۶ خلافت پر اترے سارے اس سے اوپر کی عبادت یوں پر ہمیں
صاحب حدیث احمد اہب نے رافضیوں
کے لہجہ کی تردید میں اپنی مسدس میں
خوب لکھا ہے

۲۹۳ ۵ زہیر باقم آل محمد اس شعر کو نکالتے ہیں
۳۰۸ سطر اول ہم تو سرنگے ہیں یہ کسی کا مسدس رقت آمیز لکھ دیا تھا اس
سارے مسدس کو نہ پڑھیں

غرضیکہ جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو ہمارے اوراق غم کا غلط نامہ سمجھیں اور
اصلاح کر لیں۔ دوسرے ایڈیشن میں ہم کافی تحقیق کے ساتھ خود مضامین بدل دیں گے۔ اور
جماعت المسلمین نے اپنے بدعت کے جام جم میں سلسلہ خفیہ کے متعلق جو اعتراض کیا ہے۔
اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جماعت المسلمین درحقیقت ایک نمائشی نام ہے ورنہ یہ دعویٰ ہیں جو
تحقیق میں شان سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے والوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ مگر ہمارے
عقیدہ میں حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظاہر الہی حکمران عالم ہیں اور یہی تمام اہل سنت و
جماعت کا عقیدہ ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اوراق غم کی غلطیاں جن سے جماعت المسلمین مجھے شبہ لکھ رہی
ہے۔ اس سے مجھ پر کیا حکم لگتا ہے۔ علماء احناف سے اگر استفتاء کیا جائے گا۔ تو غایت مانی
الباب ان غلطی کی صحت پر اصرار کرنے والے کو گنہگار کہہ سکیں گے۔ اور میں تو ان غلطیوں کو
تسلیم کر رہا ہوں کیا اس قسم کا غلط پروپیگنڈہ پھیلانے سے وہ اپنے دیوبندی مولویوں کے کفر کو
اٹھانا چاہتے ہیں۔

مجھے رافضی لکھ کر

تو رافضی کہنے والے خود رافضی ہیں۔ اس لئے کہ رافضی وہ ہے جو سب شیخین

کرے۔ قرآن کریم کو مخرف بنانے، امامت کرنے والا، تخریب نگاہی والا گنہگار ہوگا۔ نہ کہ خالص
رافضی بے دین ہو جائے۔ اس لئے کہ یہ افعال کرنے والا عاصی اور سخت گنہگار ہے۔ روافض کا
کفر تو ان کے اعتقادات کی وجہ میں ہے۔ خراب دعا ہے کہ جس طرح ہم نے اپنی غلطیاں تسلیم
کیں۔

خدا کرے کہ اسی طرح

مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ ان کے علماء حفظ الایمان وغیرہ کی عبارتوں سے
رجوع کا اعلان کر دیں۔ اور ہمیشہ کیلئے تائب ہو کر زمرہ مسلمین میں داخل ہو جائیں۔ آمین غم
آمین۔ اور خدا کرے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی اب آخری وقت اپنے چالیس وجہ کے کفر
سے توبہ کر لیں۔ جو ان کے اساتذہ اور نجدی مولویوں کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اب

آخری عرض یہ ہے کہ

اوراق غم محض ایک تاریخی کتاب ہے۔ اس کو اعتقادات سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وجہ
ہے کہ میں نے جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو اپنے اوراق غم کا غلط نامہ تسلیم کیا ہے۔ اس
واسطے کہ اگر اس کی تمام روایات کی بھی کوئی مخالفت کرے تو کرے ہمیں اس پر کوئی اعتراض
نہیں۔ ہاں شریعہ تعلیم کی سرفہ جو بدعت کے جام جم میں قائم کی ہے۔ اور ہمارے سلسلہ
دینیات کے پہلے نمبر پر حملہ کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم متاوینا چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لکھا
ہے۔ وہی ہمارا مذہب ہے۔ اور ان کا اعتراض بالکل غلط ہے۔ باقی صرف اوراق غم کے متعلق
جو بھی لکھیں۔ اس پر ہمیں عذر نہیں۔ مگر انصاف یہ چاہتا تھا کہ وہ انصاف سے کام لے کر جہاں
بعض اشعار میں سے چند الفاظ لے کر نقل کر دیے ہیں۔ وہاں اوراق غم کی وہ عبارتیں بھی درج
کر دیے جن میں رافضیوں کا میں نے رد کیا ہے۔ جو بیٹے نمودار خود ارے درج ذیل ہیں۔

اوراق غم صفحہ نمبر ۱۰۸ پر حروف محض آنسوؤں سے رونا تو سب رحمت ہے۔
میں نے جو منع کیا ہے وہ منہ اور سینہ کوٹنے کپڑے بھاڑنے کو کیا ہے۔ آگے حدیث ہے۔

اور اراق غم صفحہ نمبر ۸۷۱ اس کے (خلافت) متعلق حضرات شیعہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی عداوت باغی کی وجہ سے بہت لمبا چوڑا قصہ بنا گئے ہیں۔
اور اراق غم صفحہ نمبر ۱۸۹ مگر ہاں سب و شتم کی وہی جرات کر سکتا ہے جو رفیع امر شیر خدا کرے اور حضرت علی کو اپنا بیٹا قرار دینے سے علی مانے اور دل میں ان کی کوئی وقعت نہ رکھتے۔
اور اراق غم صفحہ نمبر ۱۸۰ اب وہ حضرات جو سب شیخین کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم اس رسالہ میں کچھ لکھ کر لطف قلموں کو خراب کرنا نہیں چاہتے مگر ہاں اتنا کہنا ہے جا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ شیر خدا کو دروازہ عرفان کچھ کر ہاں محل عرفان کی دودھ یاریں منہدم کر کے اس محل کو غیر محفوظ کر چکے ہیں۔ جس مکان جس قلعہ میں دروازہ مستحکم ہوا اور دیواریں منہدم نہ ہو، نہ کچھ بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ یہی سبب ہے کہ ان حضرات نے اس منہدم میں کہ جامع قرآن حکمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں قرآن کریم تک سے انحراف کر کے قرآن کریم کو محرف مان کر اپنا حصہ اسلام سے بھی چھوڑ دیا۔

اس قسم کے بہت سے مضامین تھے

جو اوراق غم میں ہیں۔ مگر جہاں حسد و عداوت ہو۔ وہاں حق گوئی سے کیا قطع۔ مذکر کے مسئلہ پر میں نے اوراق غم کے صفحہ نمبر ۱۶۳ میں کافی بحث کی ہے۔ مگر جہالت و حسد کا براہو۔ کہ محض باقتضائے مضامین جو اشعار وقت آمیز لکھے۔ انہیں جوش و خروش انتقام میں لکھ کر عوام میں فتنہ پھیلا دیا۔

اب ذرا جماعت المسلمین اور دیوبندی جماعت کے عقائد کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

شیطان و ملک الموت کو حضور سے زیادہ علم تھا

برائین قاطعہ صفحہ نمبر ۳۰ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کو ان ہی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام اصول کو رد کر کے ایک شرک۔
اصطفیٰ مولوی ظیل اسرار ایچوئی

ثابت کرتا ہے۔

صحابہ کرام کو معاذ اللہ کافر کہنے والا سنی ہے

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۲، جو صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب ملت و جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

حضور حبیب عالم معاذ اللہ بچے یا گلوں اور جانوروں کو ہے

حفظ الایمان صفحہ نمبر ۷، پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا۔ اگر بقول زید مسیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مسمیٰ و مسمون بلکہ صحیح حیوانات و بیہائم کیلئے بھی حاصل ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے۔

خدا معاذ اللہ جمہورت پول سکتا ہے

برائین قاطعہ صفحہ نمبر ۳، امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا ہے۔ بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے اور بہت ہی کتابوں میں اس مسئلہ کو بڑے شد و دہ سے لکھا ہے۔

رحمۃ للعالمین حضور کی صفت خاص نہیں

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۲ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہے۔

علاوہ اس کے ان حضرات کی بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو کفر و اسلام کا سوال پیدا کرتی ہیں۔ جو انتقام اللہ کسی اور موقعہ پر نذرناظرین کی جائیں گی۔

اصطفیٰ مولوی رشید احمد تنگدہی

اصطفیٰ مولوی اشرف علی قاضی

اصطفیٰ مولوی ظیل اسرار ایچوئی

آخری معروض

ہم بفضلہ تعالیٰ حنفی سنی ہیں، رہی غلطی تو انسان مرکب میں الخطاء والنسایان، ہمارے کام نہیں کہ قبول حق میں عار کی جائے۔ اب اس جماعت والوں کو بھی اللہ توفیق تو دے جو دیوبندی مولوی کی طرف داری میں ایمان کی طرف سے بے پرواہ ہیں۔ میں نے اراکین وائرۃ الاسلام کو حقیقت حال سے مطلع کر دیا ہے۔ اور میری تصدیق پر تمہوں نے اپنا اطمینان کر کے ایک اشتہار بعنوان "معزاداری حسین کی حقیقت" شائع بھی کر دیا ہے جس سے حق پسند طبائع حقیقت حال معلوم کر لیں گی اور آئندہ میری نسبت غلط فہمی میں نہ پڑیں گی۔

فقیر قادری ابو الحسنات سید محمد احمد

خطیب مسجد وزیر خان لاہور

عرض ضروری

از جانب سیکرٹری بزم تنظیم مسجد وزیر خان لاہور

چونکہ ہاشم علی کی اشتہار معزاداری حسین میں نہایت چالاکانہ سے کام لیا گیا تھا۔ یعنی مشتہر کا نام نہایت باریک قلم سے لکھ کر عوام کو چلی مٹا سے حضرت مولانا نام دکھا دیا۔ لیکن الحمد للہ اس کی فریب کاری بہت جلدی ظاہر ہو گئی اور وائرۃ الاسلام نے اس کا رد چھاپ دیا۔

اب بالخصوص برادران ملت سے گزارش ہے کہ اس پروپیگنڈہ میں سیکرٹری جمعیت الاخوان اور دو جماعت جو مناظرہ میں ذک اعلا کر گئی ہے۔ شریک ہے میں نے خود جمعیت الاخوان کے سیکرٹری کو ہاشم علی کے ساتھ ساز باز کرتے دیکھا ہے۔ لہذا ان کے دام میں آکر آپ اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ لہذا غرض اطلاع یہ پمفلٹ حاضر کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ ہاشم علی کے پردہ میں اس پمفلٹ پر بھی انہیں میر خدائے اور پھر بھی زہر انگشتے رہیں تو ہم مطلع کر دینا چاہتے ہیں کہ جو چاہیں لکھیں ہم آئندہ جواب دے کر قوم کا پیسہ برباد اور حضرت مولانا کا قیمتی وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ ہم وہ کام کرنا چاہتے ہیں جس سے قوم کا پہلا ہوا اور

مناظرہ میں اور اراق غم کا دوسرا ایڈیشن آپ کے سامنے حاضر کیا جائے گا جس کے مطالعہ سے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ جس سنی کے پاس اوراق غم ہوگی وہ اپنے آپ کو تہذیب شیعہ کا بہترین مناظرہ سمجھے گا۔ اس لئے کہ دوسرے ایڈیشن میں تمہاری مضمون خصوصیت سے روشید کا علیحدہ لکھا گیا۔ لے گا۔ یہ ایڈیشن زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو ماہ میں انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا اور

ہاشم علی کی جتنی ۳۳

میں اس قدر با اعتقادات ہیں جن کے پڑھنے سے ایک سنی مسلمان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ یہ جتنی والا یقیناً رافضی ہے۔ اگر مٹا حشر کرنا ہو۔ تو دفتر بزم تنظیم میں شریف لکھنا، خط فرمائیں۔

والسلام

سیکرٹری بزم تنظیم

بادبان، جہارت اور اسلامی جمہوریہ کی غلط بیانی کا پردہ چاک ہو گیا

فیصل آباد میں مولانا نورانی کے بارے میں اسٹیج سیکرٹری سے ملاقات (منسوب) کئے گئے

جامعہ انیسویں لیل آباد کے جناب غلام رسول نے جہارت کے ایڈیٹر کو ایک مکتوب تحریر کیا ہے۔ آزاد کی حیثیت کے دعویداروں کے دہرے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس کو شائع کریں یا نہ کریں، بہر حال مکتوب نگار کی درخواست پر ہم اس خط کا مترادف میں شائع کر رہے ہیں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ جہارت کراچی

جہارت کے حالیہ شمارہ کا ادارہ یہ پڑھ کر از حد افسوس ہوا کہ آپ جیسا سچیدہ شین

سمانی بھی ملکی سیاسیات میں الجھ کر صحافتی اصولوں کو فراموش کر بیٹھا۔

۳۲ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء فیصل آباد میں مولانا شام احمد نورانی صدیقی

(رحمۃ اللہ علیہ) کے والد ماجد مولانا اسلام شاہ عبدالعظیم صدیقی (رحمۃ اللہ علیہ) کا عرس

قہار مہمان خصوصی علامہ شاہ احمد نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) تھے۔ میں نے اسٹیج سیکرٹری کی حیثیت

سے مولانا کی تقریر سے پہلے یہ کلمات کہے تھے کہ موجودہ دور میں حضرت نورانی کا چہرہ دیکھ

کفارہ گناہ ہے مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی باک نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بچے
غلام کا چہرہ دیکھنا گناہوں کے معاف کرانے کے مترادف ہے۔ میں یہ واضح کاف الفاظ میں
بیاد دینا چاہتا ہوں کہ میں نے ہرگز ہرگز مصدقہ ذیل الفاظ اور نہیں کہے کہ ”مولانا نورانی کی
زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے برابر ہے“

جب میرا ایمان یہ ہے کہ مولانا نورانی سمیت کل کائنات کو جو بھی مقام ملا ہے وہ سب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاک پاکی فلامی کے صدقہ میں ملا ہے۔ یہ مفہوب الخاط کہنے کی کس طرح جرأت کر سکتا ہوں۔

میں ایک بار پھر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں منسوبہ الفاظ کو سرور کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں صراحتاً گستاخی سمجھتا ہوں اور ایسے الفاظ سے اپنی برائت کا اظہار کرتا ہوں۔ اور خداوند قدوس کے دربار میں یہ عرض کرتا ہوں کہ "اے نبی جو الفاظ میری طرف منسوب کئے گئے ہیں ان پر میں اپنی طرف سے اسلامی جمہوریہ کے رپورٹر، مفت روزہ پادشاہ اور روزنامہ چسارت کے مدیر صاحبان کی طرف سے تیسرے دربار میں معافی کا طلبگار ہوں خدا یا تو ہی گناہوں کو معاف فرمائے والا ہے اور سیدھا راستہ دکھا کر حسد اور کینہ سے بچانے والا ہے۔

قطر والاسلام

خللاعم رسول، عائذی، ایم اے

معرفت چا سدا امینہ رقصیہ محمد پور فیصل آباد
(جملت روزانہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۸ء تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء اور ۱۹ دسمبر ۱۹۷۸ء تا ۲۳ دسمبر ۱۹۷۸ء صفحہ نمبر ۱۶)

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

مہر و دی، واپائی رسائل، اسلامی جمہوریہ، نقیب ملت، بادرپان اور جہان کی شرمناک

مصطفیٰ غنڈہ گردی

فیصل آباد میں مولانا شاہ احمد نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے بیان سے نقل شیخ سیکرٹری

نے کہا ہے۔ کہ معاذ اللہ ”مولانا نورانی کی زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے برابر ہے۔“ ولا حول ولا قوة الا باللہ

پہلے ہفت روزہ اسلامی جمہوریہ میں یہ خبر شائع کرائی گئی۔ پھر رسالہ بادبان نے بڑھا چڑھا کر بیان کی۔ اور بادبان کے حوالہ سے نقیب ملت اور جسارت کراچی نے اس کو اچھالا۔ اور پھر بغیر کسی تحقیق و حقیقت کے اس خود ساختہ جعلی خبر کو نہایت ڈھنسنائی و سینہ زوری کے ساتھ مولانا نورانی و شیخ سکرٹری کی گستاخی قرار دے کر فی الواقع بے ادب گستاخ دیوبندی، مودودی اور غیر مقلدوں بیوں نے تحریریں و تقریریں طوط پر ملک بھر میں طوفان بدتمیزی برپا کر دیا۔ اور صحتی فتنہ گردی کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا کہ خود ہی جھوٹی خبر گھڑی۔ اپنے ہی راوی تیار کئے اور اپنے ہی مودودی، وہابی خاندان کے رسائل سے کیے بعد انگریز نقل کرتے اور بات کا بھنگو

بہر وقت عقلی زحمت کہ میں چاہتا تھا اسباب

حالانکہ ملٹی مینیجر احمد صاحب سے منسوب جعلی بیان کی طرح اس جھوٹی خبر کے تیز رفتاری پھیلنے سے یہ بے تکلیفی کی بات ہے اور مجدد دہلوی بھند کے گستاخوں کو لاکھ مارنے والے کسی سنی پریس کی ایسی جسارت کی ہرگز توقع نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور شیخ مسکین ٹریڈ صاحب کے وصفا حتی بیان نے انچھہرہ دہلوی بھند کے گستاخوں کو بے نقاب کر دیا اور جھوٹوں کا منہ کالا ہو گیا۔

مولانا غازی غلام رسول صاحب نے فیض آباد سے اطلاع دی ہے کہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۸ء بعد نماز عشاء فیض آباد میں مولانا شاہ احمد نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے والد ماجد مولانا غلام شاہ عبدالعظیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس تھا۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا شاہ احمد نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) اور سٹیج سیکرٹری میں تھا۔ میں نے مولانا نورانی کی تقریر سے پہلے یہ کلمات کہے تھے کہ موجودہ دور میں حضرت نورانی کا چہرہ دیکھنا کفارہ گناہ ہے۔ میں یہاں تک الفاظ نہیں بتا دیتا چاہتا ہوں کہ میں نے ہرگز ہرگز مندرجہ ذیل الفاظ ادا نہیں کئے کہ ”مولانا نورانی کی

زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے برابر ہے جب میرا ایمان یہ ہے کہ مولانا نورانی سمیت کل کائنات کو جو بھی مقام ملا ہے وہ سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کے حدود میں ملا ہے۔ تو میں منسوبہ الفاظ کہنے کی اس طرح جرأت کر سکتا ہوں۔ میں ایک بار پھر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں منسوبہ الفاظ کو سرور کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں صراحتاً گستاخی سمجھتا ہوں اور ایسے الفاظ سے اپنی برکت کا اظہار کرتا ہوں۔ اس وضاحت سے یہ واضح ہو گیا کہ مولود کی دہائی رسائل کا پروپیگنڈہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے اس وضاحت میں "کفارہ گناہ" کے لفظ میں قس و قال اور اتقاق و عدم اتقاق الگ چیز ہے لیکن وہ بات ہرگز نہیں جس کا وہ اپنے لئے تاثر دیا ہے۔ (ماہنامہ رسالے معیضہ کوثر اقبال نومبر ۱۹۷۸ء اور دسمبر ۱۹۷۸ء)

اہل سنت و ذرہ اسلامی جمہوریہ باطل سنت و جماعت کا مخالف رسالہ تھا اور مخالف کی روایت قبول کرنا اصول حدیث کے بھی خلاف ہے اور عقل کے بھی خلاف ہے۔ لیکن ہم روایت دیتے ہیں اور مخالف کو کثر اعمال شریف کی ایک حدیث سناتے ہیں۔

من ذار العلماء فقد زانی۔ (کثر معال حدیث نمبر ۲۸۸۷)

ترجمہ: "یعنی جس نے علماء کی زیارت کی تو بے شک اس نے میری زیارت کی۔"

مولانا نورانی بھی کیا جتنے علماء حق ہیں سب کی زیارت کے بارے میں یہ حدیث ہمیں کچھ بتا رہی ہے۔ کیا معترض بتائیں گے کہ یہ حدیث کی باتاری ہے؟

(حاجو ابراہیم حاکم ان کتھم صادقین)

نورث الحق

الحمد لله رب العالمين
الصلوة والسلام على من لا نبي بعده

Nusxatulhaq@yahoo.com

محمد رضا سلطان بنوری قادری (رحمہ اللہ)
04-04-2012

ابن ہودبا حیدر (در فتویٰ النور) ۱۴۰۰ھ
حال بالذات والا ۱۲۱۶ھ

متنب یا منشی ۱۵۵/۱۵۲
مدور کا برسات ۱۵۸-۱۶۸
عبد الرحمن اناری ۱۶۹

سرت سائے مولانا ۱۸۹
نستیج ۲۵۲

فدوت فاکر ۲۹۷
مدیا نسا جبروت و کافو

لحن دار اعظم ۵۹۶
من کا قیوم ۲۴۱

نورانی ماد و دود ۲۵۷
نورانی تعلیم و ادب ۲۵۸

منشی انبیا ۲۵۹
ربنا آئی نظر شریعت ۲۶۲

مولانا دیوانی ۲۷۳
دور و شاکر جودا ۲۸۴

نورانی ۲۹۵
نورانی ۴۱۵

نورانی ۴۱۹
نورانی ۴۲۶

نورانی ۱۳۵
نورانی ۱۳۵

[illegible]

۱۱۹
 ۱۲۴
 ۱۲۸
 ۱۳۱
 ۱۳۷
 ۱۴۱
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۵
 ۱۵۸
 ۱۶۲
 ۱۶۹
 ۱۷۸
 ۱۸۰
 ۱۸۵
 ۱۸۸
 ۱۹۱
 ۱۹۶
 ۲۰۲
 ۲۰۴
 ۲۱۰
 ۲۱۳
 ۲۳۱
 ۲۳۴
 ۲۳۸
 ۲۴۱
 ۲۵۸

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

297
 298
 299
 300
 301
 302
 303
 304
 305
 306
 307
 308
 309
 310
 311
 312
 313
 314
 315
 316
 317
 318
 319
 320
 321
 322
 323
 324
 325
 326
 327
 328
 329
 330
 331
 332
 333
 334
 335
 336
 337
 338
 339
 340
 341
 342
 343
 344
 345
 346
 347
 348
 349
 350
 351
 352
 353
 354
 355
 356
 357
 358
 359
 360
 361
 362
 363
 364
 365
 366
 367
 368
 369
 370
 371
 372
 373
 374
 375
 376
 377
 378
 379
 380
 381
 382
 383
 384
 385
 386
 387
 388
 389
 390
 391
 392
 393
 394
 395
 396
 397
 398
 399
 400
 401
 402
 403
 404
 405
 406
 407
 408
 409
 410
 411
 412
 413
 414
 415
 416
 417
 418
 419
 420
 421
 422
 423
 424
 425
 426
 427
 428
 429
 430
 431
 432
 433
 434
 435
 436
 437
 438
 439
 440
 441
 442
 443
 444
 445
 446
 447
 448
 449
 450
 451
 452
 453
 454
 455
 456
 457
 458
 459
 460
 461
 462
 463
 464
 465
 466
 467
 468
 469
 470
 471
 472
 473
 474
 475
 476
 477
 478
 479
 480
 481
 482
 483
 484
 485
 486
 487
 488
 489
 490
 491
 492
 493
 494
 495
 496
 497
 498
 499
 500
 501
 502
 503
 504
 505
 506
 507
 508
 509
 510
 511
 512
 513
 514
 515
 516
 517
 518
 519
 520
 521
 522
 523
 524
 525
 526
 527
 528
 529
 530
 531
 532
 533
 534
 535
 536
 537
 538
 539
 540
 541
 542
 543
 544
 545
 546
 547
 548
 549
 550
 551
 552
 553
 554
 555
 556
 557
 558
 559
 560
 561
 562
 563
 564
 565
 566
 567
 568
 569
 570
 571
 572
 573
 574
 575
 576
 577
 578
 579
 580
 581
 582
 583
 584
 585
 586
 587
 588
 589
 590
 591
 592
 593
 594
 595
 596
 597
 598
 599
 600
 601
 602
 603
 604
 605
 606
 607
 608
 609
 610
 611
 612
 613
 614
 615
 616
 617
 618
 619
 620
 621
 622
 623
 624
 625
 626
 627
 628
 629
 630
 631
 632
 633
 634
 635
 636
 637
 638
 639
 640
 641
 642
 643
 644
 645
 646
 647
 648
 649
 650
 651
 652
 653
 654
 655
 656
 657
 658
 659
 660
 661
 662
 663
 664
 665
 666
 667
 668
 669
 670
 671
 672
 673
 674
 675
 676
 677
 678
 679
 680
 681
 682
 683
 684
 685
 686
 687
 688
 689
 690
 691
 692
 693
 694
 695
 696
 697
 698
 699
 700
 701
 702
 703
 704
 705
 706
 707
 708
 709
 710
 711
 712
 713
 714
 715
 716
 717
 718
 719
 720
 721
 722
 723
 724
 725
 726
 727
 728
 729
 730
 731
 732
 733
 734
 735
 736
 737
 738
 739
 740
 741
 742
 743
 744
 745
 746
 747
 748
 749
 750
 751
 752
 753
 754
 755
 756
 757
 758
 759
 760
 761
 762
 763
 764
 765
 766
 767
 768
 769
 770
 771
 772
 773
 774
 775
 776
 777
 778
 779
 780
 781
 782
 783
 784
 785
 786
 787
 788
 789
 790
 791
 792
 793
 794
 795
 796
 797
 798
 799
 800
 801
 802
 803
 804
 805
 806
 807
 808